پروفیسر شاہ
تحریر: زنور رائٹس

"بریرہ میرا دل نہیں کر رہا کلب میں جانے کو۔۔"
افرح اپنی شرٹ ٹھیک کرتی بریرہ سے بولی تھی جو اس کی دوست اور فلیٹ میٹ تھی۔۔

"برڈی (Birdy) میرا برتھ ڈے ہے آج تو میرے ساتھ آجاو"
بریرہ کے بولنے پر افرح لب کاٹتے خاموش ہو گئی تھی۔۔

افراح بلیک جینز اور ریڈ شارٹ شرٹ میں تھی جو اس کے گھٹنوں سے کچھ اوپر آتی تھی۔۔ بریرہ نے اس کا لائٹ سا میک اپ کیا تھا جس سے اس کے فیس فیچرز مزید واضح ہو رہے تھے۔۔ بالوں کو کھولا چھوڑے افراح نے لوز کرل ڈالے تھے۔ اس کے پاوں بلیک ہیلز میں مقید چمک رہے تھے۔ گوری رنگت اور تیکھے نین نقش والی افراح تھوڑی ڈرپوک، تھوڑی پاگل اور زندگی سے بھرپور تھی۔ افراح کینڈا میں پڑھنے کے لیے آئی ہوئی تھی۔۔ اسے یہاں آئے ہوئے چار مہینے ہو چکے تھے۔۔ وہ بریرہ کے ساتھ فلیٹ شئیر کرتی تھی۔ بریرہ کے پیرنٹس کو افراح کی آنٹی جانتی تھی جس کی وجہ سے ان کی ملاقات ہوئی تھی۔ اور چند ہی مہینوں میں وہ دونوں اچھے دوست بن گئے تھے۔

اس کے برعکس بریرہ کنفیڈینٹ اور بولڈ تھی۔۔ وہ یہاں کینڈا میں ہی پیدا ہوئی تھی امیر ماں باپ کی اکلوتی اولاد اور افراح کی دوست تھی۔ سفید رنگ اور بھورے بالوں والی بریرہ سب کو ایک ہی ادا میں اپنی طرف اٹریکٹ کر لیتی تھی۔۔ بریرہ پیلی ٹاپ اور وائٹ جینز میں ملبوس تھی۔ بالوں کو سٹریٹ کیے وہ اپنی کمر پر کھلا چھوڑ چکی

تھی۔۔اس کا میک اپ ڈارک اور بولڈ تھا جو دیکھتے ہی سب کی اٹینشن حاصل کر سکتا تھا۔

"بریرہ مجھے اکیلا مت چھوڑنا۔۔"
کلب کی بھیڑ دیکھتے افرحہ گھبرا گئی تھی۔۔اس نے اپنے بیگ پر گرفت مضبوط کی تھی جس میں اس کا انحیلر موجود تھا۔

بریرہ سر ہلاتی اس کا ہاتھ پکڑتی اسے کھینچ کر بار کی طرف لے گئی تھی۔اپنے لیے ڈرنک آرڈر کرتے اس نے افرحہ کے لیے سوفٹ ڈرنک آرڈر کی تھی۔

"میں سموکنگ کرنے جا رہی ہوں یہاں سے ہلنا بھی مت۔"
اسے تنبیہ کرتی اپنے بیگ سے سگریٹ کا پیکٹ نکالتی باہر چلی گئی تھی۔۔افرحہ نے منہ بناتے ہوئے اسے جاتے دیکھا تھا۔وہا سے کئی دفعہ سگریٹ پینے سے منع کر چکی تھی لیکن ہر بار وہ افرحہ کو اگنور کر جاتی تھی یہی وجہ تھی افرحہ اسے بولنا چھوڑ چکی تھی۔

"ہیلو کیوٹی آئی ایم جیمز تم یہاں اکیلی ہو؟"
اس کے ساتھ والے سٹول پر بیٹھتے بھورے بالوں والے جیمز نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

افرحہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔وہ جیمز کی مسلسل خود پر نظریں محسوس کرتی وہاں سے اٹھ کر واشروم کی طرف چلی گئی تھی۔۔اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔بریرہ بھی غائب ہو چکی تھی۔۔
واشروم میں جاتے شیشے میں دیکھتے اس نے اپنی لپ اسٹک ٹھیک کی تھی۔۔کچھ دیر وہاں رکتی وہ باہر نکلی تھی جب جیمز کو باہر دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیلی تھیں۔
وہ اسے دیکھتی خاموشی سے اگنور کرتی آگے گزرنے لگی تھی جب مقابل کے اچانک بازو تھامنے پر وہ ڈر گئی تھی۔۔

"میرا ہاتھ چھوڑیں۔"
وہ سنجیدگی سے انگلش میں بولی تھی جبکہ مقابل کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ نمایاں ہوئی تھی۔۔

افرحہ کو شدید گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔اسے جیمز کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔

"میرے ساتھ کچھ ٹائم سپینڈ کرو۔"

جیمز اسے اپنی جانب کھینچتا ہوا بولا تھا۔افرحہ اس کے قریب آنے پر گھبراتی ہوئی اپنی دائیں ٹانگ اس کی ٹانگوں کے بیچ زور سے مار چکی تھی۔جیمز کی گرفت اپنی کلائی پر ڈھیلی پڑتے محسوس کرتے وہ تیزی سے بائیں جانب بھاگی تھی۔جیمز کو اپنے پیچھے آتے دیکھ کر وہ دائیں طرف مڑتی پہلے ہی روم کا دروازہ کھولتی اندر داخل ہو گئی تھی۔۔

دروازہ بند کرتی وہ ٹیک لگاتی اپنا سانس بحال کرتی پیچھے مڑی تھی۔۔جب سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا سانس سینے میں اٹک گیا تھا۔

صوفے پر بیٹھا شاہزیب ٹیبل پر جھکا پاوڈر فارم میں موجود ڈرگز کو ناک کے ذریعے اپنے اندر اتار رہا تھا۔۔

دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنتے اس نے ڈر گز لیتے سرخ آنکھوں سے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔ وہاں کھڑی کسی لڑکی کو دیکھ کر اس کی ماتھے کی رگیں ابھر آئیں تھیں۔

"گیٹ آوٹ۔"
وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتا چیخا تھا۔ افرحہ اس کی آواز سنتی ڈر کر اچھلی تھی۔

"مجھے ایک شخص فولو کر رہا ہے پلیز میری ہیلپ کریں۔"
افرحہ نرم لہجے میں بمشکل اپنا سانس بحال کیے بول رہی تھی۔

"میں نے کہاں نکل جاو یہاں سے۔"
شاہزیب ناگواریت سے اسے دیکھتا بولا تھا۔۔ اس کا دل سامنے کھڑی لڑکی کا گلا دبانے کا کر رہا تھا جس نے اس کے سکون کے لمحات میں خلل ڈالا تھا۔

"مجھے صرف پانچ منٹ رکنے دیں۔ میں اپنی فرینڈ کو کال کر لوں۔"

افرحہ شاہزیب کو کھڑا ہوتے دیکھتی بولی تھی۔۔
شاہزیب نے ہاتھ سے اپنے ہونٹوں کے اوپر لگے ڈر گز کو صاف کیا تھا۔۔وہ چلتا ہوا افرحہ کے پاس آیا تھا۔۔افرحہ اس کی اتنی نزدکی پر گھبرا گئی تھی۔

"مجھے صرف دو منٹ دے دیں۔" افرحہ اپنے لب کاٹتی بول رہی تھی اس کے قریب آنے پر اس کی حالت پتلی ہو رہی تھی وہ شخص اس کے آگے پہاڑ لگ رہا تھا۔۔وہ گردن اٹھا کر اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

اسے زور سے بازو سے تھامتے شاہزیب نے دروازہ کھولتے بنا اس کی التجاؤں پر دھیان دیے اسے باہر دھکا دیا تھا۔وہ اسے باہر نکالتا دروازہ واپس بند کر چکا تھا۔

افرحہ سیدھی زمین بوس ہوئی تھی اس کے کہنیاں رگڑیں گئی تھی۔۔اپنے آنسو روکتے اس نے اٹھ کر کانپتے ہاتھوں سے اپنا فون نکال کر بریرہ کو

کال کی تھی۔ جو پانچ منٹ میں اس کی پاس پہنچ چکی تھی۔ بریرہ کے آنے تک وہ اس روم کے باہر ہی کھڑی رہی تھی۔۔

"تم پاگل ہو اس سیکشن میں کیا کر رہی تھی اور یہ تمھاری بازو زخمی کیسے ہوئیں؟"

بریرہ اسے واپس گھر لے آئی تھی لیکن افرحہ اس سے شدید ناراض ہو چکی تھی تبھی کلب سے لے کر گھر پہنچنے تک اس سے وہ ایک لفظ بھی نہیں بولی تھی۔

"بڑی میں کچھ پوچھ رہی ہوں۔"

بریرہ کے سنجیدگی سے پوچھنے پر وہ ساری بات بتا چکی تھی۔۔ جس پر بریرہ اس سے معافی مانگتی اس کی کہنیوں پر بینڈیج کر چکی تھی۔ بریرہ کو گڈ نائیٹ بولتی افرحہ اپنے روم میں آتی لیٹ گئی تھی۔ آنکھیں بند کرتے اس کی آنکھوں کے پردوں پر جھپاک سے شاہزیب کی تصویر نمایا ہوئی تھی۔ وہ فورا اپنی آنکھیں کھول کر بیٹھ گئی تھی۔

"شاہزیب تمھیں میں نے کتنی بار کہا ہے یہ ڈرگز وغیرہ نہ لیا کر اور تم نے پچھلی بار وعدہ بھی کیا تھا کلب میں نہیں جاو گے۔ پھر کل رات کو وہاں کیوں گئے۔"

عادل شاہزیب کا دوست اس سے غصے سے بولا تھا۔ شاہزیب نے اس کی آواز سے سر میں اٹھنے والے درد کو بمشکل دبایا تھا۔

شاہزیب فون کان سے لگائے دوسرے ہاتھ میں اپنا لیپ ٹاپ بیگ پکڑے یونیورسٹی کی پارکنگ سے نکلتا اپنے کیبن کی طرف جا رہا تھا۔

"میں تمھارے ڈیلی لیکچرز سننے کے موڈ میں نہیں ہو عادل۔۔"

ابھی اس کی بات منہ میں ہی تھی جب تیزی سے اپنی کلاس کی جانب بھاگتی ہوئی افرحہ اس میں بجی تھی۔ اس اچانک افتاد پر شاہزیب کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر زمین پر گر گیا تھا۔

شاہزیب نے غصیلی نظروں سے زمین پر اپنے ٹوٹے موبائل پر ڈالتے سامنے دیکھا تھا جہاں افرحہ آنکھیں پھیلائے کبھی اسے اور کبھی زمین پر ٹوٹے موبائل کو دیکھ رہی تھی۔

"س۔۔ س۔۔ سوری۔۔"
افرحہ کے حلق سے پھنسی پھنسی آواز بمشکل نکلی تھی۔ وہ اسے ایک ہی نظر میں دیکھ کر پہچان گئی تھی جو کالے تھری پیس سوٹ میں فارمل ڈریسنگ میں انتہا کا ہینڈسم اور ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

"شٹ اپ اس نقصان کے پیسے مجھے تم دو گی۔"
وہ غصے سے اسے گھورتا سخت لہجے میں بولا تھا۔۔

"میں کیوں پیسے دوں گی؟ آپ کی غلطی ہے آپ دیکھ کر نہیں چل رہے تھے۔"
وہ منہ بگاڑتی ہمت مجتمع کر کے بولی تھی۔ شاہزیب نے غصے سے سفید شرٹ اور بلیک جینز میں ملبوس گلے میں سٹالر اس

چھوٹے پٹاخے کو دیکھا تھا جو اس کے سینے تک بھی بمشکل پہنچ رہی تھی اور الزام بڑی دیدہ دلیری سے اس پر لگا رہی تھی۔

"یہ تو تم ہر حال میں کرو گی۔"
وہ تیز لہجے میں بولتا زمین پر جھکا اپنا موبائل اٹھانے لگا تھا جب افرحہ تیزی سے اسے دھکا دیتی وہاں سے رفوچکر ہوئی تھی۔
شاہزیب اس کے دھکا دینے پر دھڑام سے زمین پر گرا تھا۔ آتے جاتے سٹوڈنٹ رک کر اسے دیکھنے لگے تھے۔ اسے کچھ سٹوڈنٹس کے ہنسنے کی آوازیں بھی آنے لگی تھیں۔ وہ مٹھیاں بھینچتا اپنا ٹوٹا موبائل اٹھاتا لمبے لمبے ڈھگ بھرتا اپنے آفس میں چلا گیا تھا۔

"میں چھوڑوں گا نہیں اس ٹڈی کو سمجھتی کیا ہے خود۔۔۔ مجھے شاہزیب میر حاتم کو دھکا دینے کی جرت کیسے کی اس نے۔۔"
وہ غصے سے بڑبڑاتا اپنے آفس میں داخل ہوا تھا۔۔ اس کا غصہ ساتویں آسمان پر تھا۔

وہ اپنا غصہ بمشکل کنٹرول کرتا اپنا شیڈیول دیکھتا فرسٹ لیکچر لینے کے لیے چلا گیا تھا۔

اس کو یہ نئی کلاس ملی تھی۔اس کے کلاس میں داخل ہوتے ہی گہری خاموشی چھا گئی تھی۔لڑکیاں منہ کھولے مبہوت سی اسے دیکھ رہیں تھی وہ ایسا ہی تھا۔بے حد ہینڈسم اور ڈیشنگ کے دیکھنے والا دیکھتا ہی رہ جاتا۔۔

چھ فٹ سے نکلتا قد۔۔گندمی رنگت۔۔کالے گھنے بال اور کالی ہی گہری آنکھیں جن کے پیچھے ڈھیروں راز اور دکھ چھپے ہوئے تھے۔وہ سوٹڈ بوٹڈ کھڑا سب کو اپنے طرف متوجہ کر گیا تھا۔

"میں آپ کا نیا پروفیسر ہوں۔آج سے یہ سبجیکٹ میں پڑھاوں گا۔۔آپ لوگ مجھے پروفیسر شاہ یا سر شاہ جو بہتر لگے وہ پکار سکتے ہیں۔۔"

بورڈ پر اپنا نام لکھتا وہ سیدھا ہوتا کلاس کی جانب متوجہ ہوا تھا جب اس کی نظر پہلی ہی سیٹ پر منہ چھپانے کی کوشش کرتی افرحہ پر پڑی تھی۔وہ اسے کیسے کہ پہنچتا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو سب کے سامنے وہ اس کی عزت کا جنازہ نکال کر آئی تھی۔

افرحہ کی آنکھیں شاہزیب کو دیکھ کر ابل پڑی تھیں۔۔وہ اس کا پروفیسر تھا اسے یقین نہیں آرہا تھا۔اوپر سے وہ اسے گرا بھی چکی تھی۔۔اسے پورا یقین تھا اب پروفیسر شاہ اسے چھوڑیں گے نہیں۔۔

شاہزیب نے خاموشی سے پہلے اپنا لیکچر دینا شروع کیا تھا۔وہ جانتا تھا اس لڑکی کا دھیان اس کے لیکچر پر نہیں ہے تبھی اس نے افرحہ کو پوائنٹ آوٹ کیا تھا۔

"ہے یو۔۔یس یو۔۔مجھے سمری بتائیں جو میں نے ابھی پڑھایا اس سب کی۔۔"
افرحہ کانپتی ٹانگوں سے کھڑی ہوئی تھی اس نے ایک لفظ بھی نہیں سنا تھا۔

"آپ اتنی جلدی بھول بھی گئے ہیں پروفیسر جو مجھ سے سمری پوچھ رہے ہیں۔۔"
وہ بہادر بنتی جو منہ میں آیا بول گئی۔ شاہزیب نے اسے غصیلی نظروں سے دیکھا تھا جس سے اس کا منہ فورا بند ہو گیا تھا۔

"آپ سے جو پوچھا گیا ہے اس کا جواب دیں۔"
وہ تیز لہجے میں بولا تھا۔۔ افرحہ نے بے ساختہ اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھی۔ وہ بہت مشکل سے اپنا سانس اکھڑنے سے روکے ہوئے تھی۔

"مجھے نہیں پتا۔۔"
افرحہ نے لب بھینچ کر جواب دیا تھا۔ شاہزیب یہ ہی سوال سننے کے انتظار میں تھا۔

"آپ سے زیادہ اڈیٹ اور ڈمب سٹوڈنٹ میں نے آج تک نہیں دیکھا ایک سمپل سی ڈیفینشن بھی نہیں آتی تو سبجیکٹ کو سمجھیں گی کیسے۔۔"

ساری کلاس کے سامنے سکندر کے ڈانٹنے پر وہ اپنا بیگ اٹھاتی تیزی سے کلاس سے بھاگ گئی تھی۔شاہزیب نے خاموشی سے اسے جاتے دیکھا تھا۔اس کے جاتے ہی وہ بنا ڈسٹرب ہوئے اپنا لیکچر کنٹینیو کر چکا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

افرحہ تیزی سے کلاس سے نکلتی واشروم میں آئی تھی۔اس نے گہرے سانس لیتے ہوئے کانپتے ہاتھوں سے اپنا انحیلر بیگ سے نکال کر استعمال کیا تھا۔

وہ اپنا سانس بحال کرتی واشروم سے جب باہر نکلی تھی اسے اس کی کلاس میٹ کا میسج آیا ہوا تھا۔پروفیسر شاہ اسے اپنے آفس میں بلا رہے تھے۔۔

وہ مٹھیاں بھینچتی خود کو پر سکون کرتی اس کے آفس کا پوچھتی اس طرف گئی تھی۔زور سے دروازہ ناک کرتی وہ جواب ملتے ہی اندر داخل ہوئی تھی۔

"مس افرحہ آپ نے جو کلاس کے سامنے میرے ساتھ بد تمیزی کی ہے اس کی وجہ سے آپ کی پنیشمنٹ ہے یہ
اسائنمنٹ آپ مجھے کل صبح سبمنٹ کروائیں گی۔۔اور نہ جمع کروانے کی صورت میں آپ کے گریڈز میں اچھے نہیں دوں گا۔۔"

وہ طنزیہ نگاہوں سے افرحہ کو دیکھتا بولا تھا۔اسے اگر کسی چیز سے شدید نفرت تھی تو مخالف جنس تھی۔۔افرحہ کو دیکھ اس کے اندر موجود سارے نفرت کے جذبات ابھر آئے تھے۔

"اور ہاں میرے موبائل توڑنے کے پیسے بھی آپ مجھے کل پے کریں گی۔۔ورنہ آپ کے لیے اچھا نہیں ہو گا۔"
شاہزیب تنفر سے بولا تھا۔۔نظریں افرحہ پر ٹکی تھی جس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

"سڑیل۔۔ہنہ۔۔"

وہ منہ بگاڑتی خاموشی سے اسائمنٹ والا پیپر اس کے میز سے اٹھا گئی تھی۔

"کچھ کہا آپ نے۔۔"

شاہزیب اس کے منہ پر بڑبڑانے پر جھنجھلایا تھا۔

"کچھ نہیں پروفیسر کل آپ کو دونوں چیزیں مل جائیں گی۔"

وہ اس سے پنگے لے کر اپنے گریڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی بمشکل خود کو روکتی چپ کروا گئی تھی۔

"گیٹ آوٹ۔۔"

اس کے جواب دینے پر اپنا لیپ ٹاپ اوپن کرتے شاہزیب نے کہا تھا۔۔ذلت کے احساس سے افرحہ کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔من میں اسے گالیاں دیتی وہ تیزی سے اس کے آفس سے نکل گئی تھی لیکن زور سے دروازہ بند کرنا نہیں بھولی تھی۔

شاہزیب نے گھور کر دروازے کو دیکھا تھا جیسے وہاں افرحہ کھڑی ہو۔ وہ اپنا سر جھٹکتا دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

افرحہ جب اپارٹمنٹ میں داخل ہونے لگی تھی اس کی نظر ساتھ والے اپارٹمنٹ پر گئی تھی جو کافی دیر سے خالی تھا لیکن اب وہاں سامان شفٹ ہو رہا تھا۔۔

نئے ہمسایوں کا سوچتے اس کا موڈ تھوڑا بہتر ہوا تھا۔

"بڑی آج کا دن کیسا رہا؟"
ٹی وی دیکھتی بریرہ نے اسے اندر داخل ہوتے دیکھ کر پوچھا۔

"بہت گندہ اور منحوس۔۔"
وہ ناک چڑھا کر بولی تھی۔ بریرہ کے ساتھ بیٹھتی وہ اسے ساری بات بتا چکی تھی۔۔

"اس پروفیسر کے لیے موڈ خراب مت کرو اسے ہم مل کر کسی دن مزا چکھائیں گے۔۔ ابھی تم ہمارے نئے ہمسائیوں کے لیے کچھ کھانے کو بناو رات کو ان کی طرف چلیں گے۔۔ اور ان کی مدد بھی کر دیں گے۔۔"

بریرہ اس کی باتوں پر بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کرتی اس کا دھیان پروفیسر شاہ سے ہٹا چکی تھی۔
افرحہ بریرہ کے ہمراہ ساتھ والے اپارٹمنٹ میں چکن والا پلاو بنا کر لے کر گئی تھی۔

چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ اور بریرہ دونوں دروازہ کھلنے کے منتظر تھے۔۔۔

سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر افرحہ کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔ جبکہ مقابل بھی اسے سامنے دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔

"آپ۔۔"

"تم۔۔"

شاہزیب اور افرحہ کے منہ سے ایک ساتھ الفاظ نکلے تھے۔۔

"تم انھیں جانتی ہو بڑی ؟۔۔"

بریرہ نے حیرت سے پوچھا تھا۔

"ہاں یہ پروفیسر شاہ ہیں۔۔"

وہ دانت کچکچا کر بولی تھی۔

"اوہ اچھا۔۔"

بریرہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔۔

"یہاں کس کام سے آنا ہوا؟"

شاہزیب نے آنکھیں گھماتے طنزیہ پوچھا تھا۔اس کی نظریں بے ساختہ افرحہ کے ہاتھ میں موجود کھانے کی ٹرے پر گئی تھیں۔

"ہم آپ کے لیے کھانا لائے تھے۔۔ پروفیسر۔۔"
خود کو پرسکون کرتی افرحہ بولی تھی۔

"مجھے اس کی ضرورت نہیں اور ایک بات میری کان کھول کر سن لو۔۔ دوبارہ میرے اپارٹمنٹ کے پاس بھٹکنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔"
شاہزیب سنجیدگی سے بولتا کھٹاک سے دروازہ ان کے منہ پر بند کر گیا تھا۔

"تم نے دیکھا کتنے سڑیل اور جلاد ہیں۔۔"
افرحہ منہ پھولاتی ہوئی بولی تھی۔۔

"اگنور کرو بڑی ابھی بہت سے موقعے آئیں گے تب حساب برابر کرنا۔۔"
اس کے کندھے پر بازو پھیلاتی وہ اسے واپس اپارٹمنٹ میں لے گئی تھی۔

"فلحال میرے مائینڈ میں ایک آئیڈیا ہے۔۔"
بریرہ کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ آئی تھی۔ افرحہ نے اس کی طرف دیکھا تھا جب بریرہ نے اسے اپنا پلان بتایا تھا۔۔

ان لوگوں نے شاہزیب کو زچ کرنے کے لیے فل آواز میں گانے لگا دیے تھے۔۔ تھوڑی ہی دیر بعد ان کو ساتھ والے اپارٹمنٹ کے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔وہ اپنے دروازے پر بیل کے منتظر تھے جو ایک بار بھی نہیں ہوئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ میوزک بند کر چکے تھے۔۔افرح تو سونے کے لیے لیٹ گئی تھی جبکہ بریرہ تیار ہو کر کسی پارٹی پر نکل گئی تھی۔۔

"شاہ یار کیوں ڈرگز لیتے ہو؟۔۔کتنی بار میں منع کر چکا ہوں مجھے تو لگتا ہے میری بات کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے۔"
عادل خفگی سے شاہزیب کی طرف دیکھتا بولا۔عادل اس کا بہترین دوست تھا۔جو اس کے مشکل وقت میں ساتھ تھا۔

"اور تمھیں میں کتنی بار جواب دے چکا ہوں یہ میرے لیے سکون کا باعث ہیں۔۔ورنہ میری سوچیں مجھے پاگل کر دیں گی۔"

وہ سگریٹ سلگاتا گہرے کش لیتا خالی نظروں سے آسمان کو دیکھتے ہوئے بولا۔ وہ اس وقت عادل کے گھر موجود تھا۔ وہ عادل کے بلانے پر اس سے ملنے آیا تھا۔

"یہ ڈرگز تمھاری جان لے لیں گے۔۔"
عادل جھنجھلا کر بولا تھا۔

"زندہ رہنا کون چاہتا ہے؟"
وہ احساسات سے عاری لہجے میں بول رہا تھا۔ عادل کی نظریں بے ساختہ اس کے چہرے کی طرف گئی تھیں۔ جہاں گہری مایوسی اور وحشت کے سائے لہرا رہے تھے۔

"شاہ میں جانتا ہوں ماضی میں جو ہوا وہ تیرے لیے ٹرامیٹک ہے لیکن اب ماضی سے نکل آو۔۔ حال میں جینا سیکھو۔۔ اور اپنی فیملی کے بارے میں سوچو۔۔"
عادل نے آخری الفاظ بولتے ہی اپنے لب دبائے تھے۔

"ایک بات تو میری کان کھول کر سن لے۔۔دوبارہ کبھی میری فیملی کا ذکر نہ کرنا۔۔ورنہ تیری جان لے لوں گا۔۔کوئی نہیں ہے میرا۔۔"
ایک ہی جھٹکے میں اٹھتے شاہزیب نے اس کو شرٹ سے پکڑ کر کھڑا کرتے وحشت زدہ لہجے میں کہا تھا۔

"شاہ۔۔میرے منہ سے غلطی سے نکل گیا تھا۔"
عادل پشیماں سا بولا تھا۔

"دوبارہ کبھی یہ غلطی کرنے کی کوشش نہ کرنا۔۔ورنہ تو منہ سے کچھ بولنے کے قابل نہیں رہے گا۔"
اس کی شرٹ چھوڑتا وہ سرخ آنکھوں سے سگریٹ کے کش لگاتا بول رہا تھا۔۔اس کے لہجے میں موجود وارننگ سے عادل بھی ڈر گیا تھا۔

سگریٹ زمین پر پھینکتا وہ اپنے پاؤں سے مسل چکا تھا۔عادل کی طرف دیکھے بنا وہ ٹیبل سے اپنی گاڑی کی کیز اٹھاتا چلا گیا تھا۔۔

اس نے اپنا موبائل نکالا تھا جس کی سکرین ٹوٹ چکی تھی۔۔وہ کل اسے چینج کروانے کا سوچتا موبائل ڈیش بورڈ میں پھینک چکا تھا۔

افرحہ کا خیال ایک پل کو اس کے ذہن کے پردوں پر لہرایا تھا جسے وہ سر جھٹکتا اگنور کر گیا تھا۔۔اپنے اندر کی وحشت ختم کرنے کے لیے اس نے ایک بار پھر کلب کا رخ کیا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

افرحہ جب اپارٹمنٹ سے باہر نکلی تھی اس کا سامنا شاہزیب سے ہوا تھا جو اسے مکمل طور پر اگنور کیے لفٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔افرحہ ناک چڑھاتی اس کے پیچھے ہی لفٹ میں داخل ہوئی تھی۔

"گڈ مورننگ پروفیسر۔"
افرحہ نے مسکراتے ہوئے پرجوش لہجے میں کہا۔

شاہزیب نے ایک نظر اسے دیکھ کر اپنی نگاہیں پھیر لی تھیں۔ افرحہ کا پارہ ایک دم ہائی ہوا تھا۔

"کسی کو اتنا سڑیل بھی نہیں ہونا چاہیے۔۔"
افرحہ دھیمی آواز میں بولی تھی۔

گرین کرتے اور جینز میں گرین ہی سٹالر گلے میں لپیٹے افرحہ نے بالوں کو پونی میں مقید کیا ہوا تھا۔ اس کے برعکس شاہزیب نے فارمل ڈریسنگ کی ہوئی تھی۔۔ اس کے ماتھے پر بکھرے کالے بال اس کے سنجیدہ چہرے پر بے حد جچ رہے تھے۔

شاہزیب نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے اس ٹڈی کو گھورا تھا۔ رات ڈرنکنگ کرنے کی وجہ سے اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا اور اس کے ساتھ افرحہ کی چک چک نے اس کا دماغ مزید ہلا دیا تھا۔

"کیا آپ کے منہ میں درد ہو رہا ہے۔۔ چچ۔۔ آج آپ بولنے سے قاصر ہیں۔"

افرحہ اسے تنگ کرنے کے لیے مزید بولی تھی۔

شاہزیب کا پارہ ایک دم ہائی ہوا تھا۔ اسے ایک دم بازو سے تھامتے شاہزیب نے اسے لفٹ کی ایک سائیڈ پر لگایا تھا۔

افرحہ کے چہرے پر تکلیف دہ تاثرات نمایاں ہوئے
تھے۔ شاہزیب کی انگلیاں اسے اپنے بازو کے اندر پیوست ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

"ایک سیکنڈ لگے گا مجھے تمھارا منہ بند کرنے کے لیے۔۔"
"اور میں جس طریقے سے منہ بند کروں گا وہ تمھیں پسند نہیں آئے گا۔"

اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لاتا وہ افرحہ کی آنکھوں میں دیکھتا چبا چبا کر بولا تھا۔

افرحہ کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ شاہزیب کے سینے پر رکھتے اسے پیچھے دھکا دینے کی کوشش کی تھی جو ناکام ثابت ہوئی تھی۔

"کیا ہوا؟ اتنی جلدی زبان بند ہو گئی؟"
وہ بھنویں اچکاتا استہزائیہ نظروں سے اسے دیکھتا پوچھ رہا تھا۔ لڑائی کرتے وہ دونوں یہ نہ دیکھ سکے کہ لفٹ کب کی ایک جگہ رکی ہوئی تھی۔

"آ۔۔ آپ حد سے بڑھ رہے ہیں۔۔"
وہ آنکھیں پھیلائے ہمت کرتی تھوڑے غصے سے بولی۔

"ابھی تمھیں میرا اندازہ نہیں۔۔ میں کیا کر سکتا ہوں اور کس حد تک جا سکتا ہوں یہ جاننے کی کوشش نہ کرنا انجام اچھا نہیں ہو گا۔۔"
اسے دھمکاتے وہ جھٹکے سے اس کی بازو چھوڑ چکا تھا۔ افرحہ کو اس سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔ وہ اپنے بازو میں اٹھتی تکلیف محسوس

کرتی لب بھینچ کر جلد سے جلد لفٹ سے نکلنا چاہتی تھی۔جب اس کا دھیان لفٹ کے بند دروازے کی طرف گیا تھا۔

"ی۔۔ یہ لفٹ چل کیوں نہیں رہی۔۔"
افرحہ نے کانپتی آواز میں پوچھا تھا۔شاہزیب نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

افرحہ کی طبیعت خراب ہونے لگی تھی۔اسے سانس لینے میں مشکل ہونے لگی تھی۔

"م۔۔۔ج۔۔۔مجھے سانس نہیں آر۔۔آرہا۔۔"
کھینچ کھینچ کر سانس لیتی وہ بہت مشکل سے بولی تھی۔

اس کی آواز سنتے شاہزیب کی نظر بے ساختہ اس کی طرف گئی تھی۔جس کی حالت بگڑ رہی تھی۔

"پینک کیوں ہو رہی ہو؟ جسٹ سٹے کالم۔۔"

شاہزیب کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے اس لیے وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

"م۔۔میرا۔۔انحیلر۔۔بیگ۔۔"
افرحہ کے زمین پر پڑے بیگ کی طرف اشارہ کرنے پر شاہزیب نے فوراً جھکتے اس کا بیگ اٹھا کر کھولتے انحیلر نکالا تھا۔

شاہزیب کے انحیلر پکڑانے پر کانپتے ہاتھوں سے اس نے انحیلر استعمال کیا تھا۔ جس سے آہستہ آہستہ اس کی سانس بحال ہونے لگی تھی۔

"پینک ہونے کی ضرورت نہیں ہے کچھ ہی دیر میں لفٹ اوپن ہوجائے گی۔۔"

شاہزیب اس کی طرف سے رخ موڑ تا سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔ افرحہ نے گہری نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا۔ جو بے نیاز بنا اپنا ٹوٹا موبائل نکال کر استعمال کرنے لگ گیا تھا۔

افرحہ ناک چڑھاتی خود کو پر سکون کرنے کے بعد لفٹ کے فلور پر بیٹھ گئی تھی۔ کچھ ہی دیر میں لفٹ واپس چل پڑی تھی۔ ٹیکنیکل ایشو کی وجہ سے لفٹ کچھ دیر کے لیے رک گئی تھی۔

شاہزیب لفٹ کھلتے ہی تیزی سے نکل گیا تھا۔ افرحہ نے اسے روکٹ کی سپیڈ سے جاتے دیکھ کر ناک چڑھایا تھا۔

"سڑیل۔۔۔"
"کھڑوس۔۔"
وہ منہ میں بڑبڑاتی تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

افرحہ اسائمنٹ مکمل نہ کرنے کی وجہ سے ایک بار پھر شاہزیب کے سامنے آفس میں موجود تھی۔ منہ بگاڑتی وہ ہاتھوں کو بے چینی سے مسل رہی تھی۔۔

"مس افرحہ آجائیں آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا۔۔"
اسے دیکھتا شاہزیب طنزیہ بولا تھا۔۔

افرحہ اپنا حلق تر کرتی اسے بس گھور کر رہ گئی تھی۔

"پہلے میرے موبائل کی پیمنٹ کریں۔۔"
شاہزیب کے پیسے مانگنے پر اس نے منہ بگاڑا تھا۔

"غلطی آپ کی بھی تھی۔۔"
وہ منہ بنا کر بولی تھی۔

"ابھی اور اسی وقت میرے پاس شرافت سے یہاں رکھ دو۔۔ورنہ تم جانتی نہیں میں بہت خطرناک بندہ ہوں۔۔"
شاہزیب اپنا کورٹ اتار کر کرسی پر لٹکا چکا تھا اب وہ اپنے بازو کے کف فولڈ کرتا خطرناک انداز میں بولتا افرحہ کا خون خشک کر گیا تھا۔

"میں بس اتنے ہی پیسے دے سکتے ہوں۔۔"
چند سکے اور ایک نوٹ اپنے بیگ سے نکالتی وہ میز پر رکھ چکی تھی۔

"تم سے اتنے پیسوں کی ہی امید تھی۔۔۔اب اسائمنٹ کی بات کرتے ہیں۔۔کل تین بار وہ ہی اسائمنٹ کر کے لانا ورنہ کلاس میں آنے کی ضرورت نہیں۔۔"
شاہزیب پیسے اپنی جانب کھینچتا بولا تھا۔

"اللہ معاف کرے آپ جیسا (سڑیل) شخص میں نے زندگی میں نہیں دیکھا۔۔آپ کو شرم نہیں آئی مجھ معصوم کے پیسے لیتے ہوئے۔"
اپنے پیسے چلے جانے کے غم میں دہائی دیتے ہوئے بولی تھی۔

"ایک منٹ میں یہاں سے چلی جاو۔۔نہیں تو باقی پیسے بھی لے لوں گا۔۔"

شاہزیب آنکھیں گھماتا بولا تھا۔۔یہ لڑکی اسے سخت زہر لگ رہی تھی۔

"اللہ پوچھے آپ سے۔۔"
وہ دہائی دیتی پیر پٹھکتی چلی گئی تھی۔شاہزیب نے اس کے جاتے ہی سکون کا سانس لیا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

رات کا وقت بریرہ کلب سے نکلتی گاڑی میں بیٹھی فلیٹ پر جا رہی تھی۔جب گاڑی خراب ہونے کی صورت میں وہ گاڑی سے نکلتی لفٹ مانگنے لگی تھی۔۔

ایک گاڑی بمشکل اس کے پاس رکی تھی بریرہ نے شکر کا سانس لیا تھا۔

"مجھے لفٹ چاہیے۔۔"

بریرہ نے گاڑی سے جھانکتے شخص کی طرف دیکھتے کہا تھا۔۔

"کہاں جانا ہے۔۔"
عادل نے اس لڑکی کا حلیہ دیکھتے منہ پھیر لیا تھا۔شارٹ بلیو شرٹ اور ٹائٹ جینز میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔بریرہ کے اڈریس بتانے پر وہ لفٹ دینے کے لیے راضی ہو گیا تھا۔وہ بھی اسی طرف جا رہا تھا شاہزیب سے ملنے کے لیے۔

بریرہ کے قریب سے آتی شراب کی سمیل سے عادل نے منہ بگاڑا تھا۔۔

"شرم نہیں آتی اس وقت کلب میں جاتے ہوئے۔۔"
"تمھارے پیرنٹس وغیرہ نہیں روکتے۔۔"
عادل ناگواریت سے بولا۔

"میرے پیرنٹس تک پہنچنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔اپنی حد میں رہو۔۔صرف لیفٹ مانگی سر پر چڑھ کر ناچنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

بریرہ اس کی بات پر بھڑک اٹھی تھی۔

"نکلو۔۔پہلی فرصت میں نکلو تمھاری جیسی آوارہ لڑکیوں کو میں منہ نہیں لگاتا بس ترس کھا کر لفٹ دی تھی۔۔"

ایک جگہ گاڑی روکتے اس نے بنا لحاظ کیے بریرہ سے کہا تھا۔۔

"چٹاخ۔۔آوارہ تم ہو گے۔۔بغیرت انسان۔۔"

بریرہ غصے میں تھپڑ مارتی اسے ساکت چھوڑ کر گاڑی سے نکل گئی تھی۔۔عادل نے غصے سے اس کو جاتے دیکھا تھا۔۔اپنی تربیت کا لحاظ نہ ہوتا تو وہ بھی اس کو دو چار تھپڑ لگا دیتا۔۔

"جاہل۔۔بدتمیز۔۔بھاڑ میں جائیں سب۔۔میرا جو دل کرے گا میں وہ ہی کروں گی۔۔"

وہ سگریٹ نکالتی سلگانے لگی تھی۔۔ سگریٹ بھی جب اسے پر سکون نہ کر سکی تو اسے بجھاتے وہ چلتے ہوئے گھر جانے لگی تھی۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

افرح نے آج جان چھڑوانے کے لیے شاہزیب کی کلاس ہی اٹینڈ نہیں کی تھی۔اس نے اسائمنٹ بھی مکمل نہیں کی تھی اور ساری کلاس کے سامنے وہ ایک بار پھر اپنی انسلٹ نہیں کروانا چاہتی تھی۔۔

آج وہ اپنا موبائل بھی گھر بھول گئی تھی۔اس لیے سارا دن وہ بور ہوتی رہی تھی۔۔ تبھی اپنی بوریت دور کرنے کے لیے اس نے کام کرنے کا سوچا تھا۔

وہ لائبریری میں سے اپنی اسائمنٹ کے لیے بک لینے آئی تھی۔۔وہ بک شلف میں سے اپنی مطلوبہ کتاب نکال رہی تھی۔۔

کتاب ڈھونڈتے اس کے ہاتھ میں کوئی انگلش اولڈ ناول لگ گیا تھا۔۔اسے پکڑتی وہ زمین پر بیٹھ کر پڑھنے لگی تھی۔۔وہ ایک سائیڈ پر بیٹھی ناول کی دنیا میں گم تھی جب لائبریری کا دروازہ بند ہونے پر وہ چونکی تھی۔۔لائبریری کی لائٹس بھی ڈم ہو چکی تھیں۔۔

اس کی نظر سیدھی اپنی کلائی پر بندھی گھڑی پر گئی تھی۔۔جہاں شام چھ بجے کا وقت تھا۔۔لائبریری چھ بجے بند ہو جاتی تھی۔۔

وہ آنکھیں پھیلائے تیزی سے اٹھی تھی اس کے پاس موبائل بھی نہیں تھا وہ گھبراتی ہوئی لائبریری کے دروازے کی طرف گئی تھی۔جو بند تھا۔ڈر سے اس کے پسینے چھوٹ پڑے تھے۔۔

"کوئی ہے؟ پلیز مجھے یہاں سے نکالیں۔۔ا"
اس کا سانس اکھڑنے لگا تھا گھبراہٹ سے۔۔

"اللہ جی مجھے بچالیں۔۔۔آئندہ کے بعد میں کبھی ناول نہیں پڑھوں گی۔۔پلیز آج بچالیں مجھے۔۔"

اپنے پیچھے سے قدموں کی آواز سنتے وہ زور سے آنکھیں میچے بولنے لگی تھی۔۔

"جن جی پلیز مجھے معاف کردیں میں خود یہاں پھنسی ہوئی ہوں۔۔کوئی نکالو مجھے یہاں سے پلیز۔۔"
وہ اپنی طرف بڑھتے قدموں کی آواز سنتی اکھڑے سانس سے بمشکل بول رہی تھی۔۔

"شٹ اپ!"۔۔۔"ایڈیٹ"
جانی پہچانی آواز سنتی وہ اچھل کر پیچھے مڑی تھی۔۔

"پ۔۔۔پروفیسر ش۔۔شاہ"
وہ بگڑے تنفس سے بولی تھی۔۔اسے دیکھ کر افرحہ کو تھوڑی تسلی ہوئی تھی۔۔

شاہ زیب خاموشی سے دیکھتے اس کے قریب آیا تھا۔۔افرحہ انھیں اپنے قریب آتے محسوس کرکے آنکھیں پھیلائے دیکھ رہی تھی۔۔

"ی۔۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔"
شاہ زیب کو اپنے قریب محسوس کرتے اس نے اپنی آنکھیں زور سے میچ لی تھیں۔۔

شاہ زیب نے آنکھیں گھماتے خاموشی سے افرحہ کے پیچھے موجود سوئچ سے لائٹس اون کی تھی۔۔

وہ آنکھیں بند کیے کھڑی افرحہ کو ایک نظر دیکھتا خاموشی سے وہاں موجود ٹیبلز میں سے ایک ٹیبل کی کرسی نکالتا بیٹھ گیا تھا۔۔

اس کا موبائل آف میں تھا جس کی وجہ سے وہ کسی کو کال نہیں کر سکتا تھا۔ جبکہ لائبریری یونیورسٹی کے جس بلاک میں تھی اس حصے میں رات کے وقت کوئی نہیں آتا تھا۔

وہ جانتا تھا تبھی خاموشی سے بیٹھ گیا تھا۔۔

افرحہ کچھ نہ ہونے پر آنکھیں پٹ سے کھول چکی تھی۔۔ شاہ زیب کو دیکھتی وہ منہ بناتی اس کے قریب گئی تھی۔۔

"آپ یہاں سے ہمیں نکالنے کے لیے کسی کو کال کریں۔"

وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی اس کی سانس بھی اب اکھڑ نا رک چکی تھی۔۔

"میرے پاس سیل فون ہوتا تو رات کہ اس وقت میں تمھارے ساتھ یہاں ہوتا؟"

وہ بے زاریت سے بھاری آواز میں بولا تھا۔۔ افرحہ منہ بناتی اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

"اب ہم ساری رات یہاں ہی رہیں گے؟"
وہ ناک چڑھاتی معصومیت سے پوچھ رہی تھی۔۔

"مس افرحہ براہ مہربانی اپنا منہ بند کر لیں۔"
شاہ زیب اپنا ماتھا مسلتا تیز لہجے میں بول تھا۔۔

"میری مرضی۔۔ میرا منہ۔۔ میرا جتنا دل کرے گا میں بولوں گی۔۔ میرا دل گانا گانے کو کرے گا میں گانا گاؤں گی آپ مجھے روک نہیں سکتے۔"
وہ اس کے تیز لہجے پر غصہ میں بولتی یہ بھول گئی تھی کہ وہ اس کا پروفیسر ہے۔۔

شاہ زیب نے اسے گھور کر دیکھا تھا جس کی زبان فورا بند ہو گئی تھی۔۔

"میں کسی کا سپنا ہوں جو آج بن چکا ہوں سچ اب یہ میرا سپنا ہے کہ سب کے سپنے سچ میں کروں۔۔ آسمان کو چھولوں۔۔ تتلی بن اڑھ۔۔"
افرحہ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بور ہوتی اونچی آواز میں ڈوریمون کا گانا گانے لگی تھی۔۔

"شٹ اپ"

ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارتے شاہ زیب نے اسے خاموش کروایا تھا۔۔

افرحہ کا اچانک تنفس بگڑنے لگا تھا اس کا سانس اکھڑنے لگا تھا۔۔

"تمہارا انحیلر کہاں ہے؟"

اس کا سانس اکھڑتے دیکھ شاہ زیب ماتھے پر بل ڈالے پوچھ رہا تھا۔۔

"م۔۔۔میرے پہ۔۔۔پاس نہی۔۔یں۔"

وہ نفی میں سر ہلاتی بمشکل بولی تھی۔شاہ زیب کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیسے اس کی مدد کرے۔۔

وہ کڑوے گھونٹ بھرتا اس کے سر پر ہاتھ رکھے اس کے بال سہلاتے نرم آواز میں اس کی مدد کرنے لگا تھا۔۔

"میری آواز پر فوکس کرو افرحہ۔۔۔گہرا سانس لو۔۔ہاں بالکل ایسے ہی۔"

وہ اسے گہرے سانس لیتا دھیرے سے اس کے بال دہلا رہا تھا۔۔ چند ہی سیکنڈز میں اس کا سانس بحال ہو گیا تھا۔۔

شاہ زیب فوراً اس سے دور ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

"تھینک یو"
افرحہ دھیمی آواز میں بولی تھی شاہ زیب نے جواب میں صرف ہنکار بھرا تھا۔۔

افرحہ ٹیبل پر سر رکھے لیٹ گئی تھی اسے نہیں پتا چلا کب اس کی آنکھ لگ گئی۔ جب دوبارہ اس کی آنکھ کھلی تو رات کے گیارہ بج رہے تھے۔۔

اس کی نظر بے ساختہ پروفیسر شاہ زیب کی طرف گئی تھی۔۔ جو اچانک کرسی دھکیلتا اٹھا تھا۔۔ اپنی آنکھیں بچوں کی طرح ملتے افرحہ حیرانی سے منہ کھولے شاہ زیب کو دیکھنے لگی تھی جس نے

کرسی اٹھاتے لائبریری کی کھڑکی پر زور سے ماری تھی۔۔وہ گلاس ونڈوں تھی جو اوپن نہیں ہوتی تھی لیکن اس سے باہر اور اندر دیکھا جا سکتا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کو چوٹ لگ جائے گی۔"
افرحہ پریشانی سے اٹھتی اس کے قریب گئی تھی۔

"چپ چاپ منہ بند کر کے واپس ٹیبل پر جا کر بیٹھ جاو۔"
اس کی طرف دیکھتے شاہ زیب نے سختی سے کہا تھا۔۔اس کے غصے سے بھرے چہرے کو دیکھتی افرحہ لڑکھڑاتی ہوئی پیچھے ہٹ گئی تھی۔۔

شاہزیب نے زور سے کرسی گلاس ونڈو پر ماری تھی۔۔ایک بار۔۔دو بار۔۔تیسری بار مارنے پر ونڈوں میں دڑار آ گئی تھی۔۔

افرحہ خاموشی سے اسے پاگلوں کی طرح گلاس ونڈوں کو توڑتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔جبکہ اس سے پیدا ہونے والی آواز پر وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔

شاہزیب کی لگاتار کوشش رنگ لائی تھی اور آخر کار ونڈو ٹوٹ ہی گئی تھی۔۔ونڈوں کے ٹوٹنے کے شور پر افرح کے منہ سے چیخ نکلی تھی۔۔

شاہزیب اسے اگنور کرتا باہر نکل گیا تھا۔۔اسے جاتے دیکھ کر افرح بھی اس کے پیچھے بھاگی تھی۔لائبریری سے نکلتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔

-

ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"یہ تمھارے چہرے پر کیا ہوا ہے ؟"
اتوار کا دن تھا جب عادل شاہزیب سے ملنے آیا تھا۔عادل کے سامنے کافی رکھتے شاہزیب نے حیرت سے پوچھا تھا جس کے دائیں گال پر انگلیوں کے نشان دکھائی دے رہی تھی۔

" تمھاری طرح ایک سر پھری،پاگل اور شرابی کی غلطی سے مدد کرنے کا نتیجہ ہے۔۔"

وہ اپنے گال کی طرف اشارہ کرتا بولا تھا۔ شاہزیب کے ہونٹ ہلکے سے اوپر اٹھے تھے۔

"تو یہ تھپڑ کیوں پڑا؟"
اپنے لیے وائن کا گلاس بھرتے شاہزیب نے پوچھا۔۔ اسے شراب گلاس میں ڈالتے دیکھ کر عادل نے بمشکل خود کو کچھ کہنے سے روکا تھا۔

"میں نے اسے آوارہ بول دیا تھا۔۔ مسلم تھی یار میں کیسے برداشت کرتا۔۔ تو جانتا ہے اس معاملے میں کنٹرول نہیں کر پاتا"
وہ کافی پیتا افسوس سے بول رہا تھا۔

"دوسروں کے معاملے میں داخل اندازی کرنے پر یہی تھپڑ تحفے میں ملے گا۔۔"
شاہزیب آنکھیں گھماتا بولا تھا۔

"تمھیں پتا ہے نہ اگر یونیورسٹی کو تمھارے ڈرگز لینے کے بارے میں پتا چلا تو جوب سے نکال دیں گے۔۔"
عادل شاہزیب کو دیکھتا سنجیدگی سے بولا تھا۔

"مجھے اس بارے میں کچھ نہیں سننا۔۔"
شاہزین ایک ہی گھونٹ میں وائن کا گلاس خالی کرتا بولا تھا۔

"تم نے کبھی کسی کی سنی بھی ہے؟ ہر بات پر اپنی ہی منمانی کرتے ہو۔۔"
عادل کافی کت گھونٹ بھرتا بولا تھا۔

دروازے پر بیل ہونے پر وہ عادل سے ایکسکیوز کرتا باہر نکلا تھا۔

"کون تھا؟"
اسے واپس اندر آتے دیکھ کر عادل نے پوچھا۔

"پاکستان سے کورئیریر آیا ہے۔۔"
وہ ماتھے پر بل ڈالے بولا تھا۔

"کس نے بھیجا ہے؟"
عادل کافی کا کپ رکھتا اس کے قریب آیا تھا۔

"دادا نے بھیجا ہے۔۔"
وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

"اسے جاتے ہوئے باہر پھینک جانا۔۔"
بنا اسے کھولے شاہزیب اسے عادل کو پکڑا چکا تھا۔

"ایک بار دیکھ لو کیا ہے اندر۔۔"
عادل نے کوریئر پکڑتے ہوئے کہا تھا۔

"تمھیں جو کہا ہے وہ کرو۔۔مجھے بتانے کی ضرورت نہیں کیا کروں اور کیا نہ کروں۔۔"
شاہزیب اپنی مٹھیاں بھینچتا غصے سے بولا تھا۔

"ایزی بڈی۔۔ میں اس لیے بول رہا تھا شاید کوئی ضروری چیز نہ ہو۔" عادل نے پرسکون لہجے میں کہا تھا۔۔ شاہزیب نے ایک گہرا سانس خارج کرتے خود کو پرسکون کیا تھا۔

"جاو یہاں سے۔۔ بعد میں بات کریں گے۔۔"

شایزیب ہاتھ کے اشارے سے اسے یہاں سے جانے کا بول رہا تھا۔ عادل خاموشی سے اپنی چیزیں اٹھاتا اور کورئیر ایک سائیڈ پر رکھتا چلا گیا تھا۔

شاہزیب اپنے بال کھینچتا اپنی گاڑی کی چابی اٹھاتا گھر سے نکل گیا تھا۔۔ اسے بند گھر میں وحشت سی ہو رہی تھی۔ کھلی فضا بھی اس کی وحشت اور گھٹن کم نہیں کر سکی تھی۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"تممم۔۔۔"

بریرہ جو مارننگ واک سے لوٹی تھی۔ عادل کو اپنی بلڈنگ میں دیکھتے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی۔

"تم میرا پیچھا کر رہے ہو؟"

بریرہ نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھور کر دیکھا تھا جیسے سالم نگاہوں سے نگلنے کا ارادہ ہو۔۔

بلیک ٹریک سوٹ میں وہ سرخ شعلہ لگ رہی تھی۔ بالوں کو پونی میں قید کیا ہوا تھا کچھ آوارہ لٹیں اس کے چہرے پر جھول رہی تھیں۔

"تمہاری شکل ایسی ہے کہ میں۔۔ میں عادل فرہاد مرزا تمہارا پیچھا کروں۔۔"

عادل ناگواریت سے اس پر نظر ڈالتا بولا تھا۔

"اوئے چھلے ہوئے آلو۔۔۔ تم سے نہ ہزار گنا میں خوبصورت ہوں۔ اس لیے اپنی اوقات میں رہو۔۔"

وہ اس کے کلین شیو چہرے پر چوٹ کرتی بولی تھی۔

عادل کا منہ کھل گیا تھا اس کے الفاظ سن کر۔۔

"کس خوش فہمی میں ہو سفید بندریاں۔۔؟"
عادل اپنے لب بھینچتا تیز آواز میں بولا تھا۔۔

"تم بندر ہو چھلے ہوئے آلو۔۔ خبردار جو مجھے بندر کہا۔۔"
وہ تپے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔ خود کو سفید بندریاں کہلائے جانے پر اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔

"میں نے "بندریاں" کہا ہے عقل سے پیدل۔۔ "بندر" نہیں۔۔
عادل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا طنزیہ مسکراہٹ سے بولا

"تم۔۔۔ تم دوبارہ اس بلڈنگ کے باہر دیکھے تو تمہارا حشر بگاڑ دوں گی۔۔"
غصے کی شدت سے کانپتی وہ طیش کے عالم میں چیخ رہی تھی۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے کھڑے شخص کا منہ نوچ لے۔

"یہ بلڈنگ تمھارے باپ کی ہے نہیں نہ تو پھر میں یہاں ہر روز آوں گا مجھے روک سکتی ہو تو روک لینا۔۔"
عادل سنجیدگی سے بازو سینے پر باندھتے ہوئے بولا تھا۔مقابل کو تپانے میں ایک الگ ہی سرور مل رہا تھا۔

"میں تم پر کیس کر دوں گی۔۔جاہل انسان"
وہ غصے میں بولی تھی۔اس کے الفاظ نے آگ لگا دی تھی۔

"اوہ بابا کی پرنسز۔۔۔مجھ پر کیس کرے گی۔۔آہ میں تو ڈر گیا"
وہ طنزیہ ڈرتا ہوا بولا تھا۔

"پولیس کو میں اپنی جیب میں لے کر گھومتا ہوں۔۔"
وہ اپنا بیج نکال کر اس کی آنکھوں کے آگے لہراتا ہوا مزید بولا تھا۔

"بھاڑ میں جاو بدتمیز۔۔۔کمینے۔۔۔۔"
وہ حیرانی وغصے کی ملے جلے تاثرات سے اسے ایک نظر پولیس بیج پر ڈالتی بلڈنگ کے اندر چلی گئی تھی۔

"تپانے والا میشن اکمپلیشڈ۔۔"
وہ اسے جاتا دیکھ کر مسکرا کر بڑبڑایا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"تمھیں کیا ہوا ہے اتنے غصے میں کیوں ہو؟"
بریرہ کو غصے میں اندر داخل ہوتے دیکھ کر افرح نے پوچھا۔

"ایک گدھے سے پالا پڑ گیا تھا۔۔کمینہ پتا نہیں اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے۔۔۔"
وہ پانی کا گلاس بھرتی بولی تھی۔افرح کو پراٹھا کھاتے دیکھ کر اس نے ناک چڑھائی تھی۔

"مجھے ایک جوب ملی ہے۔۔"
افرح ناشتہ مکمل کرتی بریرہ سے بولی تھی۔

"کیسی جوب؟ اور تمھیں کیا ضرورت ہے جوب کرنے کی؟"
بریرہ نے حیرت سے پوچھا۔

"بہت مزے کی جوب ہے یار۔۔"
افرحہ چمکتی آنکھوں سے بولی تھی۔

"بڑی۔۔ کونسی جوب بتاو؟"
بریرہ نے اب کی بار اشتیاق سے پوچھا۔

"وہ پانڈا کے کوسٹیم میں لوگوں کو پمفلٹ دینے کی جوب ہے۔۔"
وہ اپنی چیزیں اٹھاتی چہکتی ہوئی بولی تھی۔ بریرہ نے منہ بگاڑتے اسے دیکھا تھا۔

"تمھارا دماغ صحیح ہے بڑی؟ بس یہ ہی جوب ملی تھی تمھیں؟"
بریرہ بے یقینی سے اسے دیکھتے بولی تھی۔۔

"میرا دل ہے یہ جوب کرنے کو۔۔اور میں ویسے بھی شوقیہ جوب کر رہی ہو کچھ دنوں تک چھوڑ دوں گی۔"

افرحہ جواب دیتی تیزی سے نکل گئی تھی۔۔بریرہ اس کے جاتے ہی فریش ہونے چلی گئی تھی۔۔

کوسٹیم ڈالتے وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی۔۔پمفلٹ ایک جگہ رکھتے وہ ایک پل کو سانس لینے کو روکی تھی جب اس کی نظر کچھ دور کھڑے شاہزیب پر پڑی تھی۔

وہ کار سے ٹیک لگائے سگریٹ کے گہرے گہرے کش لے رہا تھا۔۔جب اس کے پاس چلتے ہوئے کوئی لڑکی آئی تھی۔۔افرحہ کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔

شاہزیب کو اس کے ساتھ جاتے دیکھ کر وہ اپنا کام بھولتی متجسس سی ان کے پیچھے چل پڑی تھی۔

انھیں اوپن ائیر ریسٹورنٹ میں بیٹھتے دیکھ کر وہ کچھ فاصلے پر کھڑی ہو گئی تھی۔۔ اس کے کان ان لوگوں کی طرف ہی تھے۔۔ لیکن وہ ایک لفظ بھی نہیں سن سکی تھی۔

ان کو اٹھتے دیکھ کر وہ تیزی سے واپس جانے لگی تھی۔

"ہے یو۔۔۔۔رکو تم۔۔"
شاہزیب کی آواز سنتے ہی وہ تیز تیز چلتی بھاگنے لگی تھی۔۔

پیچھے مڑتے شاہزیب کو دیکھتی وہ سیدھا سٹریٹ لائٹ میں بجتی زمین پر گری تھی۔۔

"ہائے اللہ۔۔ میرا سر"
اپنے سر پر ہاتھ رکھے وہ بولی تھی۔۔ ساری دنیا اسے اپنی نظروں کے سامنے گھومتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔۔

شاہزیب نے کھینچ کر اس کے چہرے سے پانڈا کا کو سٹیم ہٹایا تھا۔وہ اسے کافی دیر سے نوٹ کر رہا تھا تبھی اپنے کام سے فارغ ہوتا وہ اس کی طرف بڑھا تھا۔۔

"میری باتیں سن رہی تھیں؟"
شاہزیب سنجیدگی سے اسے سر پکڑے بیٹھا دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔۔

"خدا کا خوف کریں۔۔میں اپنا کام کر رہی تھیں۔۔اور آپ ایسی کونسی باتیں کر رہے تھے جنھیں سننے جانے کا ڈر تھا۔۔"
وہ کھڑا ہوتی تیز لہجے میں بولی تھی۔

"مجھ پر نظر رکھنے کا کام کر رہی تھی۔۔"
شاہزیب اپنا چہرہ ایک سائیڈ پر کرتا اس کے چہرے پر نظریں گاڑھے بولا تھا۔مقابل کی لمبی زبان کاٹنے کا شدت سے دل چاہ رہا تھا۔

"ن۔۔نہیں مجھے کیا ضرورت ہے آپ پر نظر رکھنے کی؟"

وہ منہ بگاڑتی کپکپاتی آواز میں بولی تھی۔

"مجھ سے جھوٹ بول رہی ہو۔۔ میں نے خود تمھیں پیچھا کرتے دیکھا تھا۔۔"

شاہزیب اپنی مٹھیاں بھینچتا خود کو بمشکل اس کا گلا دبانے سے روکے ہوئے تھا۔

"آپ کوئی ہیرو ہیں؟ یا کوئی سپر سٹار؟"

"بتائیں مجھے۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ پھر خود کو کیوں آسمان پر چڑھا رہے ہیں۔۔ مجھے کوئی ضرورت نہیں آپ کا پیچھا کرنے کی۔۔"

وہ منہ پھولاتی شاہزیب سے نظریں ملاتی بولی تھی۔۔

"دوبارہ میرا پیچھا کرنے اور میری باتیں سننے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔ کیونکہ مجھے تمھارا یہ حسین چہرہ بگاڑنے میں بالکل بھی افسوس نہیں ہوگا۔۔"

وہ دھیمی آواز میں سرخ چہرے سے اس کی جانب دیکھتا خطرناک انداز میں بولا تھا۔۔افرحہ نے آنکھیں پھیلا کر اس کی طرف دیکھا تھا جو اس پر نگاہِ غلط ڈالے بنا چلا گیا تھا۔۔

"کھڑوس۔۔"
وہ بڑبڑاتی ہوئی واپس کام پر لوٹ گئی تھی۔۔اس کے کام سے غائب ہو جانے کی مینجر کو خبر ہو گئی تھی جس نے اسے کام سے نکال دیا تھا۔۔

اسے شدید افسوس ہو رہا تھا وہ نہ تو شاہزیب کی باتیں سن سکی اور اپنی جوب بھی گنوا چکی تھی۔۔

"تم اتنی جلدی واپس کیوں آ گئی؟"
افرحہ کو دیکھتے بریرہ نے پوچھا

"مجھے جوب سے نکال دیا ہے۔۔"

وہ صوفے پر اس کے پاس گرتی اداسی سے بولی تھی۔

"کیوں؟ میری برڈی کو نکالنے کی انھوں نے ہمت کیسے کی۔۔"
بریرہ اس کا اداس چہرہ دیکھتی اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے اپنے ساتھ لگاتی پوچھنے لگی۔۔

"اس کھڑوس پروفیسر کی وجہ سے یہ ہوا ہے۔۔"
اسے ساری بات بتاتی افرحہ آخر میں بولی تھی۔

"یار تمھیں کیا ضرورت تھی اس کا پیچھا کرنے کی؟"
بریرہ نے حیرت سے پوچھا تھا۔

"میرا دل کر رہا تھا۔۔پاگل ہو گئی تھی۔۔ دماغ خراب ہو گیا تھا۔۔"
وہ جھنجھلاتی ہوئی بریرہ کے قریب سے اٹھتی روم میں بند ہو گئی تھی۔ بریرہ نے اسے جاتے دیکھ کر سر جھٹکا تھا۔

Zanoor Writes

شام کا وقت تھا افرحہ کا موڈ قدرے بہتر ہو چکا تھا۔۔
افرحہ بریرہ کو تنگ کرنے کا سوچتی پانی غبارے میں بھرتی اس میں سرخ رنگ ملاتی بریرہ کو ڈھونڈنے لگی تھی جو اسے بالکونی میں کھڑی ملی تھی۔۔

افرحہ غبارہ اپنے پیچھے چھپاتی بالکونی میں گئی تھی۔۔

"بریرہ۔۔"
اسے پکارتے افرحہ نے غبارہ اس کی طرف پھینکا تھا۔۔بریرہ بروقت نیچے جھک کر خود کو بچا چکی تھی۔

لیکن غبارہ سیدھا اڑتا فون سنتے شاہزیب کے منہ پر زور سے لگتا پھٹ گیا تھا۔۔ جس سے اس کی ساری شرٹ بھیگ گئی تھی۔

ان دونوں فلیٹس کی بالکونی ساتھ ساتھ ہونے کی وجہ سے آسانی سے کوئی بھی چیز ادھر ادھر جا سکتی تھی یہی وجہ تھی کہ غبارہ نیچے گرنے کی بجائے شاہزیب کے بجا تھا۔

"ہائے اللہ مر گئ میں۔۔"

افرحہ نے بے ساختہ اپنے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

شاہزیب نے فون بند کرتے غصے سے افرحہ کی طرف دیکھا تھا جو گھبرا کر اپنی انگلی منہ میں ڈال چکی تھی۔

"س۔۔ سوری پروفیسر۔۔"

وہ تھوک نگلتی بولی تھی۔۔ بریرہ تو چھپ کر فورا نکل گئی تھی۔۔

"شٹ اپ۔۔ تم۔۔ تم سے بڑا اڈیٹ میں نے اپنی ساری زندگی نہیں دیکھا۔۔"

وہ فون جیب میں ڈالتا غصے میں بولا تھا۔ بالکونی میں آنا اسے اپنی سب سے بڑی غلطی لگنے لگی تھی۔

افرحہ کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا۔۔ اس نے بریرہ کے لیے نظریں دوڑائی تھیں جو اسے اندر زبان دکھاتی بھاگ گئی تھی۔۔

"پ۔۔ پروفیسر م۔۔ میں آپ کو نئی شرٹ لادوں گی۔۔"

وہ سرخ رنگ اس کی شرٹ پر دیکھ کر ڈرتے ڈرتے دھیمی آواز میں بولی تھی۔۔ شاہزیب کے قہر سے بچنے کے لیے وہ کچھ بھی کرنے کو راضی تھی۔

"اب دوبارہ میرے سامنے مت آنا۔۔ ورنہ تمھارا گلا دبادوں گا۔۔ میری زندگی حرام کردی ہے اڈیٹ۔۔"

شاہزیب اسے غصے سے گھورتا واپس اپنے فلیٹ میں چلا گیا تھا۔۔ وہ بالکونی میں آنے پر خود کو کوس رہا تھا۔۔

"بریرہ میں تمیں چھوڑوں گی نہیں۔۔"
شاہزیب کے جاتے ہی وہ چیخ کر اندر بریرہ کے پیچھے بھاگی تھی۔۔

"بڑی میری کوئی غلطی نہیں ہے۔۔ تمھیں کس نے کہا تھا پانی کا غبارہ بھر کر مجھے مارنے کے لیے۔۔"
بریرہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی مسکراتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے یار۔۔ انھوں نے کہا ہے وہ میرا گلا دبا دیں گے۔ اگر رات کو ہمارے اپارٹمنٹ میں گھس کر انھوں نے نیند میں میرا گلا دبا دیا تو کیا ہوگا۔۔"
افرحہ رونے والی صورت بناتی آنکھیں پھیلا کر بولی تھی۔۔

"تمھیں ہاتھ تو لگا کر دکھائیں میں منہ توڑ دوں گی۔۔"
اس کے قریب آتے وہ اپنے حصار میں لیتی بولی تھی۔۔

"میں بھی افرحہ ہوں کسی سے نہیں ڈرنے والی۔۔"

افرحہ بریرہ کی ڈھارس پاتے ہی پرجوش انداز میں بولی تھی۔۔بریرہ نے اس کے۔نازک سراپے کی طرف دیکھتے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔۔

"تو پھر پروفیسر کے سامنے ڈر کر کیوں کانپ رہی تھی۔۔؟"
بریرہ نے مسکراہٹ چھپاتے پوچھا۔۔

"و۔۔وہ تو بس ایسے ہی گھبرا گئی تھی میں۔۔"
افرحہ اسے گھورتے ہوئے بولی تھی جس پر بے ساختہ بریرہ ہنس پڑی تھی۔۔

"مجھ سے بات کرنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔"
افرحہ اسے ہنستے دیکھ کر منہ پھولاتے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔

Zanoor Writes

افرحہ اپنے کلاس میٹس کے ساتھ کیفے میں بیٹھی ٹرتھ اور ڈئیر کھیل رہی تھی۔ آج شاہزیب کا لیکچر نہیں تھا اس لیے وہ سکون میں تھی ورنہ کل کی حرکت کے بعد اس کے سامنے جانے کا سوچ کر ہی اسے جھرجھری محسوس ہو رہی تھی۔ بوٹل سپن کرنے پر اس بار وہ افرحہ پر رکی تھی جس نے برا سا منہ بنایا تھا۔

"ٹرتھ یا ڈئیر"

اس کی کلاس میٹ چارلی نے پوچھا۔

"ڈئیر"

وہ بہادر بنتی گردن اکڑا کر بولی تھی۔

"ٹھیک ہے جو بھی اب کیفے میں داخل ہو گا تم اسے ڈنر ڈیٹ کے لیے پوچھو گی۔۔"

چارلی کی بات نے اس کا سارا جوش ختم کر دیا تھا۔ لیکن بہادری کا مظاہرہ کرتے اس نے گردن ہاں میں ہلاتے رضامندی بھری تھی۔

سب کی منتظر نگاہیں کیفے کی انٹرنس پر تھی۔افرحہ دل میں دعا مانگ رہی تھی کہ کوئی لڑکی ہی ہو۔۔
کیفے میں داخل ہوتے شخص کو دیکھ کر اس کا سانس خشک ہو گیا تھا۔۔

وہ مر کر بھی اپنے پروفیسر سے ڈنر ڈیٹ کے لیے نہ پوچھتی تبھی اپنے کلاس میٹس کی طرف وہ مڑی تھی۔

"میں یہ ڈئیر نہیں کر سکتی کوئی اور ڈئیر دو۔۔"
وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔

"نو۔۔ یہ ڈئیر ہی کرنا پڑے گا۔۔"
چارلی استہزائیہ نظروں سے اسے دیکھتی بولی تھی۔افرحہ کو اس وقت چارلی اپنی زندگی کی سب سے بڑی ولن محسوس ہو رہی تھی۔

افرحہ مرتی کیا نہ کرتی کے مصداق اپنی جگہ سے اٹھتی مردہ قدموں سے چلتی کافی لیتے واپس جاتے شاہزیب کے سامنے گئی تھی۔۔

شاہزیب اچانک اس کے سامنے آجانے پر ناگواریت سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔افرحہ نے اپنے لب تر کرتی ایک بیچاری نظر اپنے کلاس میٹس پر ڈالی تھی جو اسے بولنے کے اشارے کر رہے تھے۔

شاہزیب ایک سائیڈ سے ہوتا گزرنے لگا تھا۔جب افرحہ کی بات سن کر اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔

"پروفیسر۔۔ک۔۔کیا آ۔۔آپ میرے ساتھ ڈنر پر چلیں گے۔۔" وہ کپکپاتی آواز میں لب چباتے ہوئے بول رہی تھی۔دل کی دھڑکن اس قدر تیز تھی کہ اسے اپنے کانوں میں محسوس ہو رہی تھیں۔

"شرم نہیں آتی ایسی بات پوچھتے ہوئے کم سے کم اپنے اور میرے درمیان پیشے کا ہی لحاظ کر لیا ہوتا۔۔ لیکن نہیں تمھارے دماغ میں گند بھرا ہوا ہے۔۔ دوبارہ میرے سامنے آکر کوئی بکواس کی نہ تو ڈین کو بتا کر سسپینڈ کروا دوں گا۔۔ اڈیٹ"
مٹھیاں بھینچے افرحہ کو غصے سے دیکھتے وہ کٹیلے لہجے میں بولا تھا۔

احساسِ ذلت سے افرحہ کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔۔ شاہزیب کی باتوں سے اس کا ڈوب کر مرنے کو دل کر رہا تھا۔۔ کیفے میں گہری خاموشی چھا گئی تھی۔

افرحہ اپنی آنکھوں میں جمع ہوتے آنسو روکتی تیزی سے بنا کسی کی طرف دیکھے باہر بھاگ گئی تھی۔

شاہزیب اس کے جانے کے بعد خود کو پرسکون کرتا واپس اپنے آفس میں لوٹ گیا تھا۔ افرحہ کی باتیں اسے زہریلے تیر کی طرح لگی تھیں۔ جو اس کے تن بدن میں زہر پھیلا گئی تھیں۔۔ اسے افرحہ سے اس چیز کی امید نہیں تھی۔

افرحہ باقی سارے لیکچر سکیپ کرتی یونیورسٹی سے نکل گئی تھی۔۔ گھبراہٹ سے بگڑتی طبیعت کی وجہ سے اس کا سانس اکھڑنے لگا تھا۔۔ ایک جگہ رکتے اس نے کانپتے ہاتھوں سے انحیلر نکال کر استعمال کیا تھا۔

وہ بریرہ کو کال کر کے بتا چکی تھی وہ رات کو لوٹے گی۔۔ فلحال اپنا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے وہ مال چلی گئی تھی۔ ونڈو شاپنگ کرتے ہوئے اس کا موڈ قدرے بہتر ہو چکا تھا۔۔

اس نے رات کو اپنے پیرنٹس کو کال کرنے کا سوچا تھا۔ بس سٹاپ پر اترتی وہ پیدل فلیٹ کی جانب روانہ ہوئی تھی جو بس سٹاپ سے پندرہ منٹ کی دوری پر تھا۔۔

ہر طرف اندھیرا چھا چکا تھا جبکہ ٹھنڈی ہوا بھی چلنے لگی تھی۔۔اپنا کوٹ مضبوطی سے اپنے ارد گرد لپیٹے وہ سٹریٹ لائٹس کی روشنی میں تیزی سے قدم اٹھاتی گھر جا رہی تھی۔

آج اندھیرا کچھ زیادہ ہی چھا چکا تھا۔۔سنسان روڈ پر چلتے اس کے دل کی دھڑکن بڑھ گئی تھی۔اپنے پیچھے قدموں کی آواز سنتے وہ مزید تیزی سے چلنے لگی تھی جب پیچھے سے کسی کے بازو پکڑنے پر اس نے اپنے دوسرے ہاتھ میں موجود بیگ زور سے اس شخص کے منہ پر مارا تھا۔

اس شخص کی گرفت ہلکی ہونے پر وہ اس سے اپنا بازو چھڑواتی تیزی سے بھاگنے لگی تھی جب اس شخص نے ایک ہی جست میں اسے پکڑتے زمین پر گرایا تھا۔۔

افرحہ کے منہ سے تکلیف سے سسکاری نکلی تھی۔۔

"ہیلپ می۔۔"

افرحہ خود کو اس شخص کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کرتی چیخی تھی۔۔اس شخص نے زور سے افرحہ کے منہ پر تھپڑ مارتے دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھا تھا۔۔

افرحہ کی مزاحمت ڈھیلی ہوگئی تھی۔۔اس شخص کے منہ پر ہاتھ رکھنے کی وجہ سے اسے سانس لینے میں مشکل ہونے لگی تھی۔۔جبکہ چہرے پر پڑنے والی تھپڑ نے اس کا جبڑا ہلا دیا تھا۔

اپنا کورٹ کھلتا محسوس کرتے وہ چاہ کر بھی خود کو اس سے آزاد نہیں کروا پا رہی تھی۔۔

تکلیف اور خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو نکلتے اس کی کن پٹی سے ہوتے بالوں میں جذب ہونے لگے تھے۔۔

اس کے ہاتھ اپنے جسم پر محسوس کرتے افرحہ کے دل سے شدت سے دعا نکلی تھی جو شاید بروقت قبول ہوگئی تھی۔۔

چند سیکنڈ بعد ہی ایک گاڑی کی تیز روشنی اسے اس طرف آتے ہوئے دکھائی دی تھی۔۔ تکلیف سے سانس لیتے ہوئے اس کی نظریں گاڑی پر ہی تھی جو اس کے قریب سے گزر گئی تھی۔۔ افرحہ کی ہمت کی جواب دے گئی تھی۔ وہ اپنی آنکھیں بند کر لینا چاہتی تھی۔۔ وہ واپس پاکستان اپنے ماں باپ پاس جانا چاہتی تھی۔

گاڑی کے تھوڑی دور جا کر رو کنے کی آواز پر افرحہ کو امید کی کرن دکھائی دی تھی۔۔

اس شخص کو کسی نے کھینچ کر افرحہ سے دور ہٹاتے مکہ جڑا تھا۔۔ افرحہ تکلیف سے سانس لیتے شاہزیب کو دیکھ رہی تھی جو اس شخص کو ایک کے بعد کئی مکے جڑتا اپنے ہوش میں نہیں لگ رہا تھا۔۔

کانپتے ہاتھوں سے اپنی شرٹ صحیح کرتی وہ اپنے ارد گرد بازو لپیٹتی گھڑی بن کر بیٹھ گئی تھی۔ کوٹ وہ شخص پہلے ہی اس کا اتار چکا تھا۔۔ گہرے

گہرے سانس بھرتی وہ اپنے سینے میں محسوس ہوتے درد کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

انحیلا اس کا بیگ میں موجود تھا جو اس شخص کو مارنے کے چکر میں وہ پیچھے ہی کہیں گرا چکی تھی۔۔

شاہزیب جو یونیورسٹی سے واپس لوٹ رہا تھا۔۔ اپنی سوچوں میں گم وہ گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جب فٹ پاتھ پر کسی شخص کو لڑکی سے زبردستی کرتے دیکھ کر اس نے آگے جاتے ہی فورا بریکس لگائی تھی۔۔

گاڑی سے نکلتے تیزی سے شاہزیب نے اس شخص کو کالر سے پکڑ کر لڑکی سے دور کیا تھا۔۔ اندھیرے میں وہ لڑکی کا چہرہ صحیح سے دیکھ نہیں پایا تھا۔

اس شخص کو اچھے سے مارنے کے بعد وہ اسے ادھ موی حالت میں زمین پر پھینکتا اندھیرے میں کانپتی لڑکی کے پاس آیا تھا۔۔

اپنے موبائل کی لائٹ اون کرتے اس نے لڑکی کی طرف کی تھی۔۔افرحہ نے تکلیف سے سانس لیتے آنسو سے تر چہرہ اٹھاتے شاہزیب کی طرف دیکھا تھا۔۔

افرحہ کو دیکھتے ہی شاہزیب کو مزید غصہ آیا تھا اس کا دل اس شخص کو قتل کرنے کا کر رہا تھا۔۔

"م۔۔مجھ۔۔مجھے س۔۔س۔۔سانس ن۔۔نہیں۔۔"
وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں آنسو بہاتے ہوئے بول رہی تھی۔

"تمھارا انحیلر کہاں ہے؟"
شاہزیب نے لب بھینچ کر پوچھا۔افرحہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔
شاہزیب اس کے پاس ایک گھٹنے کے بل بیٹھا تھا۔

"افرحہ میرے ساتھ سانس لو۔۔سانس اندر کھینچو ہاں۔۔اب سانس باہر نکالو۔۔"

اس نے ہچکچاتے ہوئے افرحہ کے بالوں کو سہلایا تھا۔ افرحہ اس کی نقل کرنے لگی تھی۔۔

کچھ ہی دیر میں اس کا سانس بحال ہو چکا تھا۔ شاہزیب نے اپنا کورٹ اتارتے اس کے کندھوں پر ڈالا تھا۔۔

موبائل کی روشنی افرحہ کے چہرے پر پڑنے پر شاہزیب کے نظر اس کے سرخ گال پر چھپی انگلیوں پر گئی تھی۔۔ لب بھینچے وہ موبائل افرحہ کے پاس رکھتا لمبے لمبے ڈھگ بھرتا نیم بے ہوشی کی حالت میں پڑے اس شخص کے قریب گیا تھا۔۔

دو تین ٹھوکریں اپنے بوٹ سے اس کے پیٹ پر مارتا شاہزیب اپنی مٹھیاں بھینچتا واپس افرحہ کے پاس آیا تھا۔۔ جو کانپتی ٹانگوں سے کھڑی بھیگی آنکھیں پھیلائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

"گاڑی میں جا کر بیٹھو۔۔"

اسے گاڑی کی طرف جانے کا اشارہ کرتے شاہزیب نے اپنا موبائل اٹھاتے عادل کو کال ملائی تھی۔۔افرحہ ڈر کے مارے اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں تھی۔۔وہ کچھ فاصلے پر کھڑی گاڑی کے پاس بھی نہیں جانا چاہتی تھی۔

شاہزیب اس کے اپنی جگہ سے نہ ہلنے پر خاموشی سے عادل کے فون اٹھانے پر ساری بات بتا چکا تھا۔عادل نے اسے معاملہ سنبھالنے کی تسلی دیتے اسے گھر لوٹ جانے کا کہا تھا۔۔

"چلیں۔۔؟"

شاہزیب نے سنجیدگی سے کال بند کرتے افرحہ سے پوچھا تھا۔۔

افرحہ نے سر ہلایا تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی شاہزیب کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی جو اس کی خاطر چونٹی کی سپیڈ سے چل رہا تھا۔۔

گاڑی میں بیٹھتے شاہزیب نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

"تم رونا بند کروں گی یا آج ہی ساری ندیاں بہانے کا ارادہ ہے۔۔"
اس کے مسلسل رونے پر چوٹ کرتے وہ اس کی جانب اپنا رومال بڑھاتا ہوا بولا تھا۔۔

اشارہ صاف تھا کہ اپنے آنسو پونچھ لو۔۔

"اب میں آزادی سے ر۔۔رو بھی ن۔۔نہیں س۔۔سکتی۔۔"
وہ کانپتے ہاتھوں سے رومال پکڑتے ہوئے کپکپاتی آواز میں بولی تھی۔۔شاہزیب نے لب بھینچ کر کوئی بھی جواب دینے سے خود کو روکا تھا۔۔

"رات کے اس وقت اس روڈ پر کیا کر رہی تھی؟"
شاہزیب نے اس پر ایک نظر مرسرسے ڈالتے پوچھا۔۔

"اب آپ مجھے آوارہ سمجھ رہے ہیں ہوں گے۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔بس اسٹاپ سے واپس آ رہی تھی۔۔"

وہ شاہزیب کی موجودگی میں خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی تبھی اسے دوبدہ جواب دے رہی تھی۔

"آئندہ کے بعد اکیلے رات کے ٹائم وہاں سے آنے کی ضرورت نہیں اپنی کسی دوست کو بلا لیا کرو۔۔ ہر بار میں تمھیں بچانے نہیں آسکتا۔۔"
گاڑی پارکنگ لاٹ میں روکتے شاہزیب نے سنجیدگی سے بنا اس کی طرف دیکھے کہا تھا۔

"شکریہ آپ کا اگر آج آپ نہیں تو نا جانے کیا ہو جاتا۔۔ اللہ نے آپ کو میرے لیے فرشتہ بنا کر بھیجا تھا۔۔"
وہ سیٹ بیلٹ کھولتے متشکر سی بولی تھی۔۔ شاہزیب اس کی بات پر ساکت ہوا تھا۔۔

وہ اور فرشتہ؟ ایسا ممکن ہی نہیں تھا۔۔ افرحہ گاڑی سے نکلتی خاموشی سے سڑھیوں کے ذریعے اوپر جانے لگی تھی کیونکہ لفٹ میں اس دن کی ٹیکنکل خرابی کی وجہ سے وہ کم ہی جانے لگی تھی۔۔

افرحہ کے جاتے ہی اس نے فلیٹ میں جانے کی بجائے گاڑی دوبارہ بلڈنگ سے نکالتے کلب کا رخ کیا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

وسکی کا گلاس ہاتھ میں پکڑے وہ معمول کے مطابق کلب کے پرائیویٹ روم میں موجود تھا۔۔ آنکھیں بند کیے صوفے سے ٹیک لگائے وہ اپنے اندر موجود بے چینی کو ختم کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔

عادل کچھ دیر بعد دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا تھا۔۔ شاہزیب نے اسے ایک نظر دیکھتے آنکھیں واپس بند کرلی تھیں۔۔

"تم تو جہنم میں جاؤ گے ہی مجھے بھی اپنے ساتھ ہی لے کر جاؤ گے۔۔ کیا ضرورت تھی کلب میں آنے کی گھر میں ہی ڈرنکنگ کر لیتے۔۔"

عادل اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ کر بولا تھا۔ کلب کے ماحول سے اسے سخت نفرت تھی وہ صرف شاہزیب کی وجہ سے مجبوری میں یہاں آتا تھا۔۔

"تمھیں یہاں کس نے بلایا تھا۔"
وہ سیدھا ہوتا گلاس میں وسکی گھماتا سنجیدگی سے بولا۔

"مجھے تمھاری فکر تھی۔۔ تمھارے فلیٹ پر گیا تھا۔۔ وہاں تم موجود نہیں تھے۔ اس لیے یہاں آیا ہوں۔۔"

"اور تم نے اس شخص کو اتنا کیوں مارا؟ وہ ہوسپٹلائزڈ ہے۔۔ اور اپنے ہاتھوں پر بینڈیج تو کروا لیتے کم سے کم۔۔"
عادل کی بولتے ہوئے نظر اس کے زخمی ہاتھوں پر گئی تھی جو اس شخص کو مارنے کی وجہ سے ہوئے تھے۔۔

"وہ کسی لڑکی کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔"

سرخ آنکھوں سے وسکی کے گھونٹ بھرتا وہ عادل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"کونسی لڑکی۔۔؟"
عادل نے حیرت سے پوچھا کیونکہ اس کی مخالف جنس سے نفرت کا اسے اچھے سے اندازہ تھا۔۔

"تمہارا جاننا ضروری نہیں۔۔"
شاہزیب سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھتا بولا تھا۔ عادل خاموش ہوگیا تھا۔

"وہ لڑکی میرے حواسوں پر چھانے لگی۔۔"
صوفے پر بازو پھیلاتے ہوئے وہ کمرے کی چھت کو گھورتے ہوئے ایک لمبے وقفے کے بعد بولا۔ عادل اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

"اس نے مجھے۔۔ مجھے یعنی شاہزیب میر حاتم کو فرشتہ کہا۔۔ ہاہاہا۔۔ اڈیٹ۔۔"

وہ سر پیچھے پھینکتا ہنسا تھا۔۔اس کے لہجے میں چھپی اذیت کا اندازہ عادل لگانے سے قاصر تھا۔۔

"میں کتنا برا اور بے رحم ہوں اسے اندازہ نہیں۔۔"
وہ ایک دم سنجیدہ ہوتا سفاکیت سے بولا تھا۔۔

"شاہ۔۔تمھیں خدا کا واسطہ ہے ماضی سے نکل آو۔۔آگے بڑھو۔۔"
عادل کے پاس الفاظ ختم ہو گئے تھے۔۔

"ماضی کے زخم اب ناسور بن گئے ہیں جن سے چھٹکارا پانا ممکن نہیں۔۔"
وہ بنا عادل کی طرف دیکھے اپنے ہاتھ میں موجود کانچ کا گلاس زمین پر پھینک چکا تھا۔

"چلو اب جاو یہاں سے مجھے تھوڑی دیر سکون محسوس کرنے دو۔۔"
وہ شراب کی بوتل اٹھاتا منہ سے لگا چکا تھا۔۔عادل لب بھینچ کر خاموشی سے اٹھ گیا تھا۔۔شاہزیب کے معاملے وہ خود کو ہمیشہ بے بس محسوس کرتا تھا۔

"اوئے چھلے ہوئے آلو۔۔۔"

عادل جو روم سے نکلتا باہر جانے لگا تھا۔۔جانی پہچانی آواز اور الفاظ سن کر وہ تپا ہوا مڑا تھا۔۔

بریرہ کالی لانگ سلیولیس ڈریس میں بالوں کو کھولا چھوڑے بولڈ میک اپ میں غضب ناک لگ رہی تھی۔۔اس کی اچانک ہی عادل پر نظر پڑی تھی۔اور اس نے ساتھ ہی اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کا سوچا تھا۔

"تم جیسا نیک اور پاکباز شخص یہاں کیا کر رہا ہے؟"

بریرہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتی طنزیہ پوچھ رہی تھی۔۔

"اگر مجھے معلوم ہوتا سفید بندریاں یہاں بھی موجود ہوتی ہیں تو میں ہرگز یہاں قدم بھی نہ رکھتا۔۔"

عادل حد درجہ خود کو پر سکون رکھے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا۔

"اوہ مسٹر ایم آئی ٹو مچ پرفیکٹ۔۔۔ تمہارے کرتوتوں کا مجھے اندازہ تمہاری یہاں موجودگی دے ہو گیا ہے۔۔
بریرہ اس کی بات اگنور کیے استہزایہ لہجے میں بولتی عادل کو مزید تپا گئی تھی۔

"تمہاری طرح کم سے کم شرابی نہیں ہوں یہاں صرف اپنے دوست سے ملنے آیا تھا۔۔ ناکہ شرابیوں میں جھولنے کے لیے۔۔"
وہ اس کی حالت اور نشے میں دھت لوگوں کے ناچنے کی طرف اشارہ کرتا بولا تھا۔

"آؤ تمھیں بھی آج ایک ڈرنک پلاؤ تمہارا یہ دو ٹکے کا غصہ بھک سے اڑ جائے گا۔۔"
بریرہ اس کی بات کو نظر انداز کیے اس کا ہاتھ تھام چکی تھی۔۔

عادل نے ناگواریت سے اسے دیکھتے جھٹکے سے ہاتھ اس کی گرفت سے نکالا تھا۔

"تمہاری طرح میرا ایمان نہیں مرا ہے جو حرام چیز کو منہ اور ہاتھ لگاؤں۔۔"
وہ بپھرا ہوا تیز لہجے میں بولا تھا۔۔غصے سے اس کی گردن کی شریانیں ابھر آئیں تھیں۔

"بہت دین دار اور پاکباز سمجھتے ہو خود کو۔۔ تمہارا یہ ہی غرور توڑوں گی۔۔"
وہ غصے کی شدت سے کانپتی بولی تھی۔۔وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔ لیکن عادل کو اس سے کراہت محسوس ہو رہی تھی۔

"اپنی حد میں رہو اور دوبارہ میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"
عادل اس کی بات پر مٹھیاں بھینچے بولا تھا۔

"تمہارے چھلے ہوئے آلو جیسے منہ کو لگنے کا مجھے شوق بھی نہیں ہے۔۔"

وہ اس کے روبرو کھڑی چیخی تھی۔عادل نے اپنے دانت پیسے تھے۔اس لڑکی نے اس کا پارہ ہائی رکھنے کی قسم اٹھائی ہوئی تھی۔۔

"تم جیسے سفید بندریاں کے منہ میں لگنا بھی نہیں چاہتا۔۔"
وہ دوبدہ جواب دیتا تپا ہوا لمبے لمبے ڈھگ بھرتا کلب سے نکل گیا تھا۔بریرہ اس کے جانے کے بعد خود بھی کچھ دیر بعد نکل گئی تھی۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

خالی اپارٹمنٹ میں داخل ہوتے ہی افرحہ نے گہری سانس لی تھی۔۔وہ اس شخص کا لمس خود پر ابھی تک محسوس کر رہی تھی۔۔
اپنے کمرے کی طرف بڑھتے شاہزیب کا کوٹ کندھوں سے اتارتی وہ آرام سے بیڈ پر رکھتی شاور لینے چلی گئی تھی۔۔

شاور لینے کے بعد وہ بہتر محسوس کر رہی تھی۔شاہزیب کا کورٹ وہ اسے صبح دینے کا سوچتی طے لگا کر رکھ چکی تھی۔

بال کنگھی کرتے اس کی نظر اپنے چہرے پر پڑی تھی۔۔اس کا گال ہلکا ہلکا سوجا ہوا لگ رہا تھا۔۔

گال کو ہلکا سا انگلیوں سے چھوتے اس کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔اس کی آنکھوں کے آگے دوبارہ وہ منظر آیا تھا۔۔

اپنا سر جھٹکتے وہ بال بنا کر لیٹ گئی تھی۔۔اس کے ذہن کے پردوں پر شاہزیب کی لڑتے ہوئی یاد لہرائی تھی۔۔شاہزیب کے بارے میں سوچتے وہ نیند کی وادیوں میں کب کھو گئی اسے علم نہ ہوا۔۔

آج وہ یونیورسٹی جانے کی بجائے فلیٹ میں ہی تھی۔۔فریش ہوتی وہ اپنے لیے ناشتہ بنا رہی تھی جب بریرہ کیچن میں داخل ہوئی تھی۔

"گڈ مارننگ بڑی۔۔"
بریرہ مسکرا کر بولی تھی۔

"گڈ مارننگ۔۔"

افرحہ نے بھی مسکرا کر اسے جواب دیا تھا۔بریرہ کی مسکراہٹ اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی سمٹی تھی۔۔

"اوہ مائی گاڈ بریرہ یہ کیا ہوا ہے تمھارے چہرے پر۔۔"
بریرہ نے قریب آتے افرحہ کے چہرے کو بغور دیکھا تھا۔۔افرحہ نے ناشتہ بناتے اسے دھیمی آواز میں سب بتا دیا۔۔

"کہاں ہے وہ کمینہ اس کو تو میں خود اپنے ہاتھوں سے قتل کروں گی۔۔اس کــ*ـے کی ہمت کیسے ہوئی اپنے گندے ہاتھوں سے تمھیں چھونے کی۔۔"

بریرہ اس کی باتیں سن کر اسے اپنے گلے سے لگاتی طیش میں بول رہی تھی۔۔

"اللہ کا شکر ہے پروفیسر شاہ وقت پر آ گئے بریرہ۔۔"

وہ نم آنکھوں سے بولی تھی۔۔وہ اس کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتی تھی لیکن کس طرح کرے اسے یہ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔

"میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں تم بتاو میں کیا کروں۔۔۔"
افرحہ بریرہ سے الگ ہو کر پوچھنے لگی۔۔

"کیوں نہ تم ان کے لیے کچھ کھانے میں اچھا سا بنا کر لے جاو۔۔۔"
بریرہ نے زیادہ دماغ پر زور دیے بنا جواب دیا۔۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے میں آج ویسے بھی بیکنگ کرنے کا سوچ رہی تھی۔۔"
افرحہ نے چہکتے ہوئے کہا تھا۔۔پل میں اس کا موڈ بدل کر خوشگوار ہو گیا تھا۔۔

بریرہ کے ساتھ ناشتہ کرنے کے بعد وہ لنچ بناتی اس کے بعد اپنے کام میں جٹ گئی تھی۔

"عادل تمھاری گرل فرینڈ کافی دیر سے تمھارا کیبن میں ویٹ کر رہی ہے۔۔"
عادل جو لنچ کر تا واپس لوٹا تھا اسے اس کے ساتھ جان نے بتایا۔۔

"میری کیا؟"
اس نے حیرت سے ائبر و اچکاتے پوچھا۔

"تمھاری گرل فرینڈ کی بات کر رہا ہوں عادل۔"
جان جھنجھلا کر بولا تھا۔۔

"میری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے۔۔"
وہ جون کو جواب دیتا تپا ہوا اپنے کیبن کی طرف بڑھا تھا۔۔ جہاں اس کی نامعلوم گرل فرینڈ موجود تھی۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے خود سے منصوب
کرنے کی۔۔۔"

عادل اپنے کیبن میں کرسی پر بیٹھی ٹیبل پر ٹانگیں رکھے بیٹھی بریرہ کو
دیکھتا ناگواریت سے تیز لہجے میں بولا تھا۔۔

"تمھیں اپنی گرل فرینڈ بنانا تو دور کی بات میں تو کبھی تمہاری
طرف دیکھوں بھی نہ۔۔"
عادل اس کی ولگر ڈریسنگ پر نظر ڈال کر بولا تھا جو پینٹ شرٹ
میں ملبوس تھی۔۔ جبکہ بریرہ کا کوٹ کرسی کی پشت پر جھول رہا تھا۔

"پہلی ملاقات میں میرے ہاتھ سے کھایا گیا تھپڑ اتنی جلدی
بھول گئے ہو؟"
ٹیبل سے ٹانگیں ہٹاتے وہ کھڑی ہوتی اس کے روبرو آئی تھی۔۔ جو غصے سے
سرخ ہونے لگا تھا۔۔

"تمھیں پولیس پر ہاتھ اٹھانے کے جرم میں اندر بند کرنے میں مجھے زرا بھی مسئلہ نہیں ہوگا۔۔"
عادل غصے سے کٹیلے لہجے میں بولا تھا۔

"اتنے سرخ کیوں ہو رہے ہو؟ پریشر کوکر کی طرح پھٹ نہ جانا ویسے مجھے تمھارے کانوں سے دھواں نکلتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔۔"
بریرہ اسے مزید تپانے کے لیے اس کا سرخ چہرہ دیکھتی بول رہی تھی۔۔عادل کی رات کی باتیں وہ بھولی نہیں تھی تبھی عادل کا پوچھتی اس جگہ آئی تھی۔۔

"منہ بند رکھو اپنا۔۔اور صاف صاف بتاو کس کام کے لیے آئی ہو۔۔"
عادل مٹھیاں بھینچتا سنجیدگی سے بولا تھا۔مزاق اپنی جگہ مگر اس کا یہاں آنا اسے قطعی پسند نہیں آیا تھا۔۔

"تمھیں تپانے آئی تھی آلو۔۔"

وہ ایک آنکھ دبا کر بولی تھی۔ عادل نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے خود کو مقابل کی سانسیں بند کرنے سے روکا تھا۔۔

"ویسے آفس اچھا ہے تمھارا۔۔"

"میرے نوکر بنو گے۔۔؟ اوپس میرا مطلب میرے باڈی گارڈ۔۔"
وہ آنکھ دبا کر بولتی عادل کو زہر لگ رہی تھی۔

"ایک منٹ سے پہلے نکل جاو یہاں سے ورنہ لاک اپ میں بند کر دوں گا۔۔"
عادل غصے سے بولا تھا۔۔

"اوہ میلے بے بی کو غصہ آگیا ہے۔۔ میں اپنے بے بی سے ملنے آتی جاتی رہا کر ووں گی۔۔"
عادل کو تپاتی وہ مزید اسے چھیڑتی گنگناتی ہوئی نکل گئی تھی۔۔ اس کا مقصد عادل کو تنگ کرنا تھا جو وہ اچھے سے کر چکی تھی۔۔ جبکہ عادل اس کی بات پر کلس کر رہ گیا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

شام کے وقت افرحہ فریش ہوتی شاہزیب کا کوٹ اور اس کے لیے کپ کیکس بنا کر لے گئی تھی۔۔اس کے چہرے کی سوجن کافی حد تک ختم ہو گئی تھی جس کا اس نے شکر ادا کیا تھا۔

شاہزیب کے فلیٹ پر بیل دیتے وہ منتظر سی کھڑی تھی۔۔کچھ منٹ گزر جانے کے بعد جب اسے کوئی جواب نہ ملا وہ مایوسی سے واپس لوٹنے لگی تھی۔جب دروازہ کھولنے پر اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔

"ہ۔۔ہیلو پروفیسر۔۔"

بلیک سویٹ شرٹ اور گرے ٹراوزر میں ملبوس شاہزیب کو دیکھتی وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی تھی۔۔اس کے نم بال اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ وہ ابھی شاور لے کر نکلا تھا۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

سفید فراک میں ملبوس افرحہ کو دیکھتے اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے۔۔ اس کی نظریں بھٹک کر افرحہ کے چہرے پر موجود حسین مسکراہٹ پر گئی تھی جو اس کی بات سن کر سمٹ گئی تھی۔۔ جسے دیکھتے اس کے ماتھے پر مزید بل پڑ گئے تھے۔۔

"م۔۔ میں آپ کا کوٹ دینے آئی تھی۔۔"
وہ کوٹ والا بیگ اس کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی تھی۔۔ شاہزیب نے اس کے ہاتھ سے بیگ چھیننے کے انداز میں لیتے دروازہ کھٹاک سے افرحہ کے منہ پر بند کرنا چاہا تھا جب افرحہ نے دروازے میں پاؤں بے ساختہ رکھتے اسے روکنا چاہا تھا۔۔

لیکن شاہزیب کے تیزی سے دروازہ بند کرنے کے چکر پر وہ زور سے افرحہ کے پاؤں پر لگ چکا تھا۔

"آہہ۔۔ میرا پاؤں۔۔"
افرحہ کی سسکاری سنتے ہی شاہزیب نے جھٹکے دروازہ واپس کھول دیا تھا۔۔

"عقل نام کی کوئی چیز ہے تم میں یا نہیں؟ مجھے تو شک ہے تمھارا دماغ ہی خالی ہے۔۔ ایڈیٹ۔۔"
اس کی بے وقوفی پر شاہزیب بنا اس کے زخمی پاؤں کا لحاظ کیے تیز لہجے میں بول تھا۔۔

"مجھے کوئی شوق نہیں تھا پاؤں دروازے میں دینے کا۔۔ آپ کے شکریہ ادا کرنے کے لیے یہ بنا کر لائی تھی۔۔ لیکن آپ ٹھہرے کھڑوس کوٹ پکڑ کر فورا دروازہ بند کرنے لگے تھے۔"
وہ اسے زبردستی کپ کیکس کا باکس پکڑاتی اپنے پاؤں کی طرف دیکھتی رونے والی آواز میں بول رہی تھی۔۔ اس کے پاؤں سے خون نکلنے لگا تھا۔۔ جس سے اسے تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔۔

"مجھے تمھارا شکریہ کی ضرورت نہیں ہے۔۔ بس ایک کام کرو میرے پر بہت بڑا احسان ہو گا۔۔"
شاہزیب کے بولنے پر افرحہ اپنی آنکھیں اٹھاتے اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

"کیا کام؟"
افرحہ نے لب تر کرتے پوچھا۔

"میرے سامنے مت آیا کرو۔۔"
وہ بنا لحاظ کیے سرد لہجے میں بولا تھا۔۔

"آ۔۔۔ آپ بہت کھڑوس ہیں۔۔"
وہ غصے اور تکلیف سے بولتی تیزی سے اپنے فلیٹ میں چلی گئی تھی۔۔ شاہزیب نے اس کے پاوں سے نکلتی خون کی چند بوندیں زمین پر گرتے دیکھ کر مٹھیاں بھینچی تھیں۔۔

اپنے فلیٹ کا دروازہ زور سے بند کرتے شاہزیب نے کپ کیکس والا باکس اوپن کیچن کے کاونٹر پر رکھ دیے تھے۔۔ اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا یہ کھانے کا۔۔۔

Zanoor Writes

"کھڑوس۔۔"

اپنے زخمی پاؤں کو صاف کرتے مرہم لگاتے ہوئے وہ بڑبڑائی تھی۔۔اپنی تکلیف کا بدلہ اس سے لینے کا سوچتے افرحہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔بریرہ معمول کے مطابق فلیٹ سے باہر تھی۔۔

وہ رات ہونے کا انتظار کررہی تھی۔۔رات کے گیارہ بجتے ہی وہ اپنے فلیٹ سے نکلتی شاہزیب کے فلیٹ کے دروازے کے پاس جاتی بیل بجاتی واپس اپنے گھر لڑکھڑاتی ہوئی بھاگ آئی تھی۔۔

شاہزیب جس کی پندرہ منٹ پہلے ہی آنکھ لگی تھی۔دروازے پر بیل سنتا وہ دروازہ پر گیا تھا۔۔دروازے کھولنے پر باہر کسی کو نہ دیکھنے پر شاہزیب نے بےزاریت سے ادھر ادھر راہداری میں جھانکتے دروازہ بند کر دیا تھا۔۔

دروازہ بند ہونے کی آواز سنتے ہی افرحہ دوبارہ اپنے فلیٹ سے نکلتی شاہزیب کے فلیٹ پر بیل بجا کر واپس تیزی سے اپنے فلیٹ میں چلی گئی تھی۔۔

شاہزیب جو ابھی کیچن میں کھڑا پانی پینے لگا تھا۔۔ایک بار پھر بیل سنتا ماتھے پر بل ڈالے دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔
باہر دوبارہ کسی کو نہ پا کر اس کو جھنجھلاہٹ کے ساتھ غصہ آنے لگا تھا۔۔

دو تین منٹ ایسے ہی دروازہ کھول کر وہ ادھر ادھر دیکھتا رہا تھا۔ ابھی وہ دروازہ بند کرتا واپس اندر آیا ہی تھا کہ ایک بار پھر بجتی بیل نے اس کا پارہ ہائی کر دیا تھا۔۔
دوبارہ دروازہ کھولنے پر کسی کو نا پا کر وہ مٹھیاں بھینچتا دروازہ زور سے بند کرتا باہر ہی کھڑا ہو گیا تھا۔۔

دروازہ بند ہونے کی آواز سنتی افرحہ جو دوبارہ اپنے فلیٹ سے نکلی تھی۔۔ بپھرے ہوئے شاہزیب کو باہر دیکھ کر اس کی ہوائیاں اڑی تھیں۔۔

افرحہ کو دیکھتے ہی اس کا میٹر شارٹ ہوا تھا۔ایک ہی جست میں اس کے پاس پہنچتے وہ اس کا بازو دبوچ چکا تھا۔۔

"یو ایڈیٹ۔۔تم ہی بار بار میرے فلیٹ کی بیل بجا کر مجھے تنگ کر رہی تھی نہ۔۔"

وہ اسے جھنجھوڑتا ہوا پوچھ رہا تھا۔۔غصے کی شدت سے اس کی گندمی رنگت میں سرخیاں گھلنے لگی تھیں۔۔آج اس کی برداشت جواب دے گئی تھی۔۔

"آ۔۔آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔"

افرحہ پکڑے جانے پر آنکھیں پھیلائے ڈرتی ہوئی انکار میں بولی۔۔

"شٹ اپ مجھے اچھے سے پتا ہے میری زندگی حرام کر کے تمھیں سکون ملتا ہے۔۔"

شاہزیب اس کے جھوٹ بولنے پر مزید بپھرا۔۔

"س۔۔ سوری۔۔"
وہ کپکپاتی آواز میں بولی تھی۔۔ مقابل کے غصے کی شدت کا اندازہ اسے اچھے سے ہو گیا تھا۔۔

"آج میں تمھیں بتاتا ہوں تجھے تنگ کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔۔"
شاہزیب اسے بازو سے کھینچتا ہوا اپنے اپارٹمنٹ کی طرف لے جانے لگا تھا۔۔
افرحہ کے ڈر سے پسینے چھوٹ پڑے تھے۔۔

"آئی ایم سوری پروفیسر۔۔"
شاہزیب کی گرفت میں پھڑپھڑاتی وہ کانپ اٹھی تھی۔۔ شاہزیب بنا اس کی بات پر کان دھرے اسے کھینچتا ہوا فلیٹ میں لایا تھا۔۔

"یہاں سے ایک قدم بھی اٹھانے کی کوشش مت کرنا۔۔"

شاہزیب افرحہ کی آنکھوں میں دیکھتا وارن کر رہا تھا۔۔افرحہ آنکھیں پھیلائے اس کی بات کو اگنور کیے فلیٹ کے دروازے کی طرف بھاگی تھی۔۔

اسے لاونج میں چھوڑتا شاہزیب جو اپنے روم میں گیا تھا۔۔واپس آتے ہی اسے باہر بھاگتا دیکھ کر اس نے چھوٹی آنکھیں کر کے اس ٹڈی کو گھورا۔۔

"روکو۔۔تمھیں میں نے کہا تھا یہاں سے ہلنا بھی مت۔۔"
ایک ہی جست میں افرحہ کے پاس پہنچتا وہ اسے اپنی طرف کھینچتا ہوا بولا تھا۔۔

افرحہ کا ہاتھ سیدھا اس کے سینے سے ٹکرایا تھا۔۔شاہزیب نے اپنے دوسرے ہاتھ میں موجود گن افرحہ کے سر پر رکھی تھی۔۔

گن دیکھ کر افرحہ کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا۔۔

"مجھ جیسی پیاری اور معصوم لڑکی کو مایں گے آپ؟"

"مجھ معصوم کو مار کر سیدھا جہنم میں جائیں گے۔۔"

وہ اس کے اتنے قریب ہونے پر اور گن دیکھتے گھبراتی ہوئی بول رہی تھی۔۔

"معصوم بچوں کو مارنا بہت بڑا گناہ ہوتا ہے۔۔"

وہ معصوم منہ بناتی سیانوں کی طرح بولی تھی۔۔وہ افرحہ ہی کیا جو خاموش ہو جائے۔۔

"شٹ یور ماوتھ۔۔ یہ کو تم چیپ ٹرکس کر کے مجھے اپنی طرف لبھانے کی کوشش کر رہی ہو ان طریقوں کو میں بہت قریب سے دیکھ چکا ہوں۔۔ دوبارہ یہ جاہلوں والی حرکتیں۔ میرے ساتھ کرنے سے پہلے سو بار سوچ لینا کیونکہ اب کی بار میں تمھیں قتل کرنے سے گریز نہیں کروں گا۔۔"

"اور میں بہت خطرناک بندہ ہوں۔۔ سیدھا لوگوں کو جہنم پہنچانے میں مجھے ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی۔۔ تم جیسے دو تین معصوموں کو مارنے سے اس دنیا کا بھلا ہو جائے گا۔۔ اور میری بھی جان چھوٹے گی۔۔"
وہ بندوق کی نال اس کے ماتھے پر دباتا سفاکیت سے بولتا افرحہ کا سانس خشک کر گیا تھا۔۔

اسے شاید پہلی بار میں شاہزیب سے صحیح ڈر محسوس ہو رہا تھا۔۔ ٹھنڈی گن اپنی پیشانی میں کھبتی محسوس کر کے افرحہ کی ٹانگیں کانپنے لگی تھیں۔۔

"اس سے پہلے میں اپنا ارادہ بدل لوں بھاگ جاو۔۔"
اس کا بازو جھٹکے سے آزاد کرتا شاہزیب سپاٹ لہجے میں بولا۔۔

افرحہ موقع پاتے ہی تیزی سے وہاں سے بھاگتی اپنے پاوں میں اٹھنا والا درد بھی نظر انداز کر گئی تھی۔۔

شاہزیب نے آج اسے اچھا خاصا ڈرا دیا تھا۔۔وہ آئندہ اس سے پنگا نہ لینے کا سوچتی سو گئی تھی۔ لیکن شاہزیب کی حرکت نے اسے اندر تک ہلا دیا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

افرحہ شاہزیب کے کل ڈرانے کی وجہ سے آج شرافت سے اس سے دور رہنے کا سوچ رہی تھی۔۔
مہرون ٹاپ اور بلیک جینز میں سکن لونگ کوٹ میں وہ بالوں کو باندھے مفلر گلے میں ڈالے اپنے فلیٹ سے نکل رہی تھی جب شاہزیب کو باہر نکلتے دیکھ کر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی۔

شاہزیب ایک نظر اس پر ڈال کر آنکھیں گھماتا لفٹ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔افرحہ بھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پیچھے لفٹ کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

اس کے پاؤں میں ابھی بھی ہلکی ہلکی درد تھی جس کی وجہ سے وہ قدرے سلو چل رہی تھی۔ افرحہ کے لفٹ میں داخل ہوتے ہی شاہزیب نے گراونڈ فلور کا بٹن دبایا تھا۔

"گ۔۔گڈ مارننگ۔۔"

افرحہ چند سیکنڈ بعد منہ بناتے ہوئے بولی تھی۔۔ شاہزیب نے اسے بخوبی نظر انداز کر دیا تھا۔۔ وہ اس وقت ٹڈی سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

اس کے بری طرح نظر انداز کرنے پر افرحہ کو غصہ آیا تھا۔۔ لفٹ کے کھلتے ہی شاہزیب نکل گیا تھا۔۔ افرحہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چھوٹے قدم اٹھاتی جانے لگی تھی۔۔

"میرے پیچھے پیچھے کیوں آ رہی ہو؟"

اپنے پیچھے افرحہ کے نازک قدموں کی آواز سنتے شاہزیب ماتھے پر بل ڈالے اس کی جانب مڑا تھا۔۔

"و۔۔وہ م۔۔ میں۔۔"
افرحہ اپنی انگلیاں مڑوڑتی آنکھیں معصومیت سے جھپکاتی گھبرا گئی تھی۔

"تمھیں رات میں میری بات سمجھ میں نہیں آئی تھی؟"
یہ لڑکی صبح صبح ہی اس کا دماغ گرم کرنے لگی تھی۔ شاہزیب نے مٹھیاں بھینچتے اسے گھورا تھا۔ اسے حیرت تھی کہ رات کو ڈرانے کے باوجود بھی وہ لڑکی پھر اس سے پنگا لینے کی جرات کر رہی تھی۔۔

"م۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے بس اسٹاپ تک اکیلے جاتے ہوئے۔۔ اور میری دوست بھی گھر نہیں ہے جو مجھے بس اسٹاپ تک چھوڑ سکے۔۔"
وہ نظریں جھکاتی معصومیت سے بول رہی تھی۔۔

"اس سے میرا کیا لینا دینا؟ میں نے تمھاری حفاظت کا ٹھیکہ نہیں لیا ہوا۔۔ کیب کرواؤ اور چپ چاپ میرے سامنے سے غائب ہو جاؤ۔۔"

شاہزیب اکھڑے انداز میں احساس سے عاری لہجے میں گویا ہوا۔۔

"آپ پلیز مجھے بس اسٹاپ تک چھوڑ دیں میں پکا آپ کو تنگ نہیں کروں گی۔۔"
وہ اس کی بات پر کان دھرے بغیر بولی تھی۔۔ کیب وہ کروانا نہیں چاہتی تھی کیونکہ اکیلے سفر کرنے سے اسے ڈر لگ رہا تھا۔۔

"میں تمھاری کوئی مدد نہیں کروں گا پہلی فرصت میں نکل جاو۔"
وہ سرد مہری سے بولتا اپنی کار کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"پلیز اس بار چھوڑ دیں اسٹاپ پر آئندہ نہیں کہوں گی۔۔"
وہ شاہزیب کے پیچھے پیچھے دوبارہ چلنے لگی تھی۔

"یہ آخری بار ہے اس کے بعد میں کوئی مدد نہیں کروں گا۔۔"
شاہزیب گہرا سانس لیتا اس کی جانب مڑتا خود پر قابو پا کر سخت لہجے میں بولا تھا۔۔

"شکریہ پروفیسر۔۔"
وہ چہک کر بولی تھی۔ شاہزیب کے ساتھ وہ آرام سے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔۔ چند منٹ کی خاموشی کے بعد افرحہ کی زبان پر کھجلی ہونے لگی تھی اور وہ افرحہ ہی کیا جو خاموش بیٹھ جائے۔۔

"کیا آپ کی کوئی فیملی نہیں ہے؟"
اس نے متجسس ہوتے پوچھا۔ شاہزیب کی گرفت سٹئیرینگ ویل پر مضبوط ہوئی تھی۔۔

"اگر تم نہیں چاہتی میں تمھیں گاڑی سے باہر پھینک دوں تو خاموشی سے منہ بند کرلو۔۔"
شاہزیب اس کی طرف دیکھے بنا تیز لہجے میں بولا تھا۔۔

"س۔۔ سوری اب میں کچھ نہیں بولوں گی۔۔"
وہ اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتی آنکھیں پھیلا کر بولی تھی۔۔

"اچھا صرف ایک بات بتا دیں اس کے بعد کچھ نہیں بولوں گی۔۔"
چند سیکنڈ کی خاموشی کے بعد وہ مزید بولی تھی۔

"کیا آپ میرڈ ہیں؟ یا آپ کی کوئی گرل فرینڈ ہے؟ "
افرحہ اشتیاق سے پوچھ رہی تھی۔ اس کے ذہن میں اس دن شاہزیب کے ساتھ دیکھی لڑکی کی تصویر لہرائی تھی۔

"اٹس نن آف یور بزنس۔۔ ناؤ گیٹ آوٹ۔۔ ایڈیٹ"
بس اسٹاپ کے سامنے کار کی بریک لگاتے وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔ اس لڑکی کی زبان محال ہے جو کبھی بند ہو جائے۔۔

"شش۔۔ شکریہ پروفیسر۔۔"
وہ ہلکی سے مسکان سے بولتی تیزی سے نکل گئی تھی۔۔ شاہزیب کے خطرناک تیوروں سے وہ ڈر گئی تھی۔ اس کے گاڑی سے نکلتے ہی شاہزیب فل سپیڈ سے گاڑی چلاتا ہوا کے جھونکے کی طرح غائب ہو گیا تھا۔

افرحہ یونیورسٹی میں کلاسز سکون سے لیتی گھر کے لیے جلد نکل گئی تھی۔۔ ٹھنڈی ہوا اور ہلکی ہلکی ہوتی برفباری سے اس کے گال سرخ پڑ گئے تھے۔

فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے وہ برفباری کو انجوائے کرتے ہوئے بس اسٹاپ تک گئی تھی۔۔ بیگ میں سے ہیڈ فونز نکالتے وہ بس میں بیٹھ چکی تھی۔۔ سن ہوتے ہاتھوں کو کوٹ میں چھپائے وہ بس سے باہر نکل کر اسٹاپ پر کھڑی ہو گئی تھی۔۔

واپسی کے راستے کی طرف دیکھتے اسے وحشت ہو رہی تھی اس کا اکیلے گھر جانے کا دل نہیں کر رہا تھا۔ سردی میں ٹھٹھرتی وہ بس اسٹاپ پر ہی بیٹھ گئی تھی۔ بریرہ کو پک کرنے کے لیے بلانے کا سوچتے اس نے سن ہوتے ہاتھوں سے موبائل نکالا تھا۔

کئی بار کال ملانے کے بعد بھی بریرہ نے اس کی کال نہیں ریسیو کی تھی۔۔اپنے لب دباتے وہ سنسان رستہ دیکھتی گہری سانس لیتی اس طرف جانے لگی تھی۔۔

تیز تیز قدم اٹھاتی وہ ایک دو جگہ سلپ ہوتی بچی تھی۔۔اپنی بلڈنگ کے قریبی مارکیٹ کے پاس پہنچ کر اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔

بلڈنگ کی طرف بڑھتے اس کے کانوں میں بلی کی آواز پڑھی تھی۔۔اس نے ارد گرد دیکھا تھا جب روڈ کے سائیڈ پر ایک پنجرے میں اسے بلی پڑی ہوئی دکھائی دی تھی۔۔

"اتنی کیوٹ مانو کو کون یہاں چھوڑ گیا ہے۔۔؟"
اس نے بڑبڑاتے ہوئے سفید رنگ کی بلی کو دیکھا تھا۔۔بلی کو پنجرے سمیت اٹھاتی وہ بڑھتی ٹھنڈ محسوس کرتی تیزی سے بلڈنگ میں چلی گئی تھی۔۔

فلیٹ میں داخل ہوتے وہ اسے لاونج میں ایک سائیڈ پر رکھ چکی تھی۔۔ گھر میں انسٹال ہیٹنگ سسٹم سے اسے سکون ملا تھا۔۔

فریج میں سے دودھ نکال کر بلی کو پنجرے سے نکال کر اس کے سامنے رکھتی وہ چینج کرنے چلی گئی تھی۔۔ چینج کرتی وہ باہر نکلی ہی تھی جب لاونج میں موجود صوفوں کا حشر دیکھ کر وہ صدمے میں چلی گئی تھی۔۔

بلی اپنے پنجوں سے سارے صوفوں کو ادھیڑ چکی تھی جبکہ وہاں موجود شو پیس کو بھی وہ توڑ چکی تھی۔۔

افرحہ نے آنکھیں پھیلا کر لاونج میں بلی کے لیے نظریں دوڑائیں تھیں۔ وہ اسے اوپن کیچن کے کاونٹر پر بیٹھی دکھی تھی۔۔

دانت نکالتی وہ افرحہ کی طرف بھاگی تھی جب افرحہ اس جنگلی بلی کو اپنے طرف بڑھتے دیکھ کر باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔ کانپتے ہاتھوں سے لاک کھولتے وہ بلی کے اپنے پاس پہنچنے سے پہلے ہی فلیٹ سے باہر نکلتی دروازہ واپس بند کر گئی تھی۔۔

اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھتی وہ ڈر سے کانپتی فلور پر بیٹھ گئی تھی۔ ٹھنڈ اسے اپنے جسم کو چیرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی چونکہ اس نے گھر میں پہننے والا ٹرواوزر اور سمپل سی لانگ شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ جس سے اسے اپنی ہڈیاں جمتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔

موبائل بھی اس کا کمرے میں تھا وہ کسی کو کال بھی نہیں کر سکتی تھی اور فلیٹ کی کیز بھی اس کے پاس نہیں تھی جس سے وہ دوبارہ اندر چلی جاتی۔۔ بریرہ بھی اپنے پیرنٹس کے گھر گئی ہوئی تھی اور جیسا موسم تھا اسے لگ رہا تھا وہ صبح ہی واپس لوٹے گی اور صبح تک یقیناً اس نے فریز ہو جانا تھا۔۔

فلور پر سکڑ کر بیٹھتی وہ خود کو گرم رکھنے کی حد درجہ کوشش کر رہی تھی۔ لیکن ٹھنڈ سے بجتے گال اور سن پڑتا جسم اس کے حواس بھی منجمد کرنے لگا تھا۔۔

شاہزیب لفٹ سے نکلتا لمبے لمبے ڈھگ بھرتا اپنے فلیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا جب اس کی نظر زمین پر بیٹھی افرحہ پر پڑی تھی جو اب اسے آنکھیں اٹھا کر امید سے دیکھتی کھڑی ہو گئی تھی۔۔

"پ۔۔پروفیسر۔۔"
پرپل ہوتے ہونٹوں سے سرگوشی میں وہ دھیمی آواز میں بول رہی تھی۔۔شاہزیب نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا تھا جب اسے گرتے دیکھ کر ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے وہ اسے تھام چکا تھا۔۔

"افرحہ۔۔"
اس کا ٹھنڈا گال تھپتھپاتے وہ اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ناکام ہوتے وہ اپنا پتھر دل موم کرتا اسے بازوں میں اٹھا کر اپنے فلیٹ میں لے گیا تھا۔۔اسے لاونج میں صوفے پر لیٹاتا شاہزیب واپس اس کے فلیٹ کی طرف گیا تھا۔۔

اس کے فلیٹ پر مسلسل بیل دینے کے باوجود کسی کے دروازہ نہ کھولنے پر وہ گہرا سانس بھرتا اپنے فلیٹ لوٹ گیا تھا۔۔یقیناً اس مصیبت کے اٹھنے تک اسے اپنے فلیٹ میں ہی شاہزیب کو رکھنا پڑنا تھا ورنہ صبح تک ٹھنڈ میں اس نے سرد لاش بن جانا تھا۔۔

اپنے روم سے کمفرٹر نکال کر وہ صوفے پر پڑی افرحہ پر احسان کرنے کے انداز سے پھینک چکا تھا۔ شاور لے کر فریش ہوتا شاہزیب اپنے لیے کھانے کو بنانے لگا تھا۔۔ایک عرصہ اکیلے رہنے سے اسے کوکنگ کرنی آگئی تھی۔

اپنے لیے پاستہ بناتا ساتھ ریڈ وائن نکالتا وہ کیچن کاونٹر پر رکھتا وہاں بیٹھ کر کھانے لگا تھا۔۔برتن واش کر کے وہ ابھی فری ہوا ہی تھا کہ فلیٹ کی بیل بجتی سن کر دروازہ کھولنے گیا تھا۔۔عادل کو دیکھتے ہی اس نے آنکھیں گھمائیں تھی وہ تن کر دروازے کے آگے کھڑا ہو گیا تھا۔۔افرحہ کی موجودگی میں وہ عادل کو اندر نہیں بلانا چاہتا تھا۔۔

"پیچھے ہٹو اندر آنے دو مجھے ورنہ ٹھنڈ میں میری کلفی جم جائے گی۔۔"
وہ شاہزیب کے تن کر دروازے کے آگے کھڑا ہونے پر بجتے دانتوں کے ساتھ بولا تھا۔

"تم کل آنا ابھی میں کچھ مصروف ہوں۔۔"
شاہزیب سنجیدگی سے بولا تھا۔۔ عادل نے اسے مشکوک نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

"اچھا تو پیچھے تو ہٹ مجھے ابدر تو آنے دو میں ڈسٹرب نہیں کروں گا۔۔"
وہ شاہزیب کو ہلکا سا پیچھے پش کرتا بولا تھا جو چٹان بن کر دروازے میں کھڑا تھا۔

"میں نے بولا نہ کل آنا ابھی میں کچھ مصروف ہوں۔۔ اب جاو یہاں سے۔۔"

شاہزیب نے تیز لہجے میں بولتے دروازہ بند کرنا چاہا تھا جب عادل اسے دھکا دیتا اندر داخل ہوا تھا۔۔

"زرا مجھے بھی تو دیکھنے دو کس چیز میں مصروف ہو تم۔۔"
تیزی سے بولتا وہ اندر داخل ہوا تھا جب اس کی نظر صوفے پر لیٹی افرحہ پر گئی تھی۔

"تمھیں میری بکواس سنائی نہیں دی تھی۔۔"
شاہزیب غصہ میں بولا تھا اس کا بے دھڑک اندر آجانے پر اسے شدید غصہ آرہا تھا۔

"یہ کون ہے شاہزیب؟"
عادل نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔

"میری سٹوڈنٹ ہے بے ہوش ہو گئی تھی صرف اس لیے یہاں لایا ہوں۔"
شاہزیب بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا تھا۔

"تمھارا دماغ خراب ہے؟ اسے اس کے گھر چھوڑ کر آو۔۔"

"کسی نے اسے تمھارے گھر دیکھ لیا تو جانتے ہوں نہ کیا ہوگا۔۔اس لڑکی کو وہ یونیورسٹی سے نکال دیں گا ساتھ ہی تمھیں بھی سسپینڈ کر دیں گے۔۔"
عادل شاہزیب کو دیکھتا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"یار ساتھ والے اپارٹمنٹ میں رہتی ہے۔۔شاید اس کی دوست ابھی گھر نہیں ہے وہ آئے گی تو میں اسے نکال دوں گا۔۔"
شاہزیب سٹریس کم کرنے کے لیے کیچن کی طرف بڑھتا کیبنیٹ میں سے شراب کی بوتل نکال کر گلاس میں انڈیلنے لگا تھا۔

"فار گاڈسیک۔۔۔اس لڑکی کی ذمہ داری تم پر ہے اور تم ڈرنک کر رہے ہو۔۔"

"پہلے ڈرگز اور اب یہ لڑکی۔۔تم نے اپنا کئرئیر برباد کرنے کی قسم اٹھائی ہوئی ہے۔۔"

عادل تپا ہوا بولا تھا۔۔ شاہزیب کی گرفت گلا س پر بے ساختہ مضبوط ہوئی تھی۔۔

"مجھے اچھے سے اندازہ ہے میرے ساتھ کیا ہو سکتا ہے تمھیں یاد دلانے کی ضرورت نہیں۔۔"
شاہزیب جھنجھلا کر تیز لہجے میں بولا۔۔

"یہ ہی وہ لڑکی تھی جسے تم نے اس شخص سے بچایا تھا؟"
عادل نے گہری نظروں سے اسے دیکھتے پوچھا۔۔ شاہزیب کی خاموشی نے اس کے سوال کا جواب دے دیا تھا۔۔

"تم پسند کرتے ہو اس لڑکی کو؟"
شاہزیب کے چہرے پر نظریں جمائے عادل نے پوچھا۔ اس کا سوال شاہزیب کو حیران کر گیا تھا۔

"تم پاگل ہو گئے ہو۔۔ مجھے یہ لڑکی سخت زہر لگتی ہے۔۔ صرف انسانیت کی خاطر اس کی مدد کی ہے۔۔"

شاہزیب شراب کے گھونٹ لیتا عادل کو غصے سے گھورتا ہوا بولا تھا۔

"انسانیت کی خاطر؟ ہمم۔۔۔ چلو مان لیتے ہیں شاہزیب۔۔ لیکن اس لڑکی سے دور رہو تمھاری جاب بھی اس کی وجہ سے جا سکتی ہے۔"

عادل سنجیدگی سے اس سے بولا تھا۔۔جواباً شاہزیب نے ہنکار بھرا تھا۔عادل اس سے کچھ مزید دو چار باتیں کرتا اسے وارن کر کے واپس چلا گیا تھا۔۔

شاہزیب بھی گہری سانس لیتا ایک نظر افرحہ پر ڈال کر روم میں چلا گیا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"ہائے اللہ مر گئی۔۔"

صوفے سے زمین پر گرنے سے افرحہ کی آنکھ کھلی تھی۔اپنی آنکھیں مسلتے اس نے ادھر ادھر کنفیوز نظروں سے دیکھا تھا۔۔رات کو اپنی بے وقوفی یاد کرتے اس کی آنکھیں پوری کھل گئی تھیں۔

"باہر کا راستہ اس طرف ہے۔۔"
شاہزیب جو کیچن میں بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔۔اسے خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔

شاہزیب کی آواز سنتے افرحہ نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میرے پاس فلیٹ کی کیز نہیں ہیں۔۔"
وہ منہ پھولاتی بولی تھی۔

"یہ میرا سر درد نہیں ہے اب نکل جاو یہاں سے۔۔ شکر کرو رات کو تمھیں باہر جمنے سے بچا لیا۔۔"

شاہزیب اپنے ناشتے کی پلیٹ واش کرتا ہوا بولا تھا۔۔افرحہ نے لب کاٹے تھے۔

"میرے فلیٹ میں ایک جنگلی بلی ہے اسی کی وجہ سے میں فلیٹ سے باہر نکلی تھی۔۔آپ پلیز کسی کو بلا کر میرے فلیٹ کا لاک اوپن کروا دیں۔۔میرے پاس موبائل نہیں ورنہ میں خود ہی کال کر لیتی کسی کو۔۔"
افرحہ اپنے بال ٹھیک کرتی شاہزیب سے بولی تھی۔

"اوکے میں یہ کام کروا دیتا ہوں لیکن اس کے بعد میرے سامنے مت آنا۔۔"
اپنا موبائل نکالتا سنجیدگی سے بولتا شاہزیب اپنے جاننے والے ایک دوست کو بلا چکا تھا جو لاک کھولنے میں ماہر تھا۔

شاہزیب کے فرسٹ لیکچرز نہیں تھے اس لیے اس نے تھوڑا لیٹ ہی یونیورسٹی جانا تھا۔جبکہ افرحہ کا فلحال یونیورسٹی جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

کچھ ہی دیر میں شاہزیب کا دوست لاک کھول کر جا چکا تھا۔

"پلیز بس لاسٹ کام کر دیں اس جنگلی بلی کو پنجرے میں بند کرنے میں مدد کر دیں۔۔"

افرحہ فلیٹ کے باہر کھڑی شاہزیب کے آگے ہاتھ جوڑ کر التجائیہ بولی تھی۔۔ شاہزیب نے غصے سے اس ٹڈی کو گھورا جو اس پر مصیبت بن کر نازل ہوئی تھی۔۔

اس سے بنا بحث کیے وہ گھر میں داخل ہوا تھا۔ افرحہ باہر ہی کھڑی تھی اس کا فلحال اندر جانے کا ارادہ نہیں تھا۔۔

شاہزیب نے نظریں ادھر ادھر دوڑاتے بلی کو ڈھونڈنا چاہا تھا جب وہ اسے صوفے پر بیٹھی دانت نکال کر دیکھتی ہوئی دکھائی دی تھی۔۔

شاہزیب نے آگے بڑھتے اس بلی کو پکڑنے کی کوشش کی تھی جب بلی نے اپنے پنجے شاہزیب کے بازو پر مارے تھے۔۔ اس کے بازو سے خون نکلنے لگا

تھا۔۔ شاہزیب نے اپنے بازو پر ہوتی جلن کو نظر انداز کر کے پھرتی سے کام لیتے تیزی سے بلی کو دوسرے ہاتھ سے دبوچتے صوفے کے پاس پڑے پنجرے میں بند کر دیا تھا۔

"بلی کو بند کر دیا ہے میں نے اب دوبارہ میرے سامنے مت آنا۔۔ بہت بڑا احسان ہو گا تمھارا۔۔ میری زندگی اجیرن ہو گئی ہے جب سے میں نے اس فلیٹ میں رہنے کی غلطی کر لی ہے۔"
فلیٹ سے باہر نکلتے شاہزیب افرحہ سے کٹیلے لہجے میں بولا تھا۔

"شکریہ۔۔ آپ نے میری بہت ہیلپ کی ہے۔۔ واقعی آپ میرے لیے فرشتہ ہیں۔۔ جو اللہ نے خاص میری مدد کے لیے بھیجا ہے۔"
وہ مسکراتی ہوئی بول رہی تھی جب شاہزیب کے بازو پر نظر پڑتے اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

"ی۔۔ یہ آپ کے بازو پر کیا ہوا ہے ؟۔۔ آئیں میں آپ کے بینڈیج کر دوں۔۔"

پنجوں کے نشان دیکھتے افرحہ نے اس کا بازو تھامنا چاہا تھا لیکن وہ پیچھے ہٹ گیا تھا۔

"مجھے دوبارہ چھونے کی کوشش مت کرنا۔۔"
اسے سختی سے بولتا وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا ڈاکٹر کے پاس چلا گیا تھا۔۔افرحہ کی اداس اور پریشان نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"موم فار گاڈ سیک۔۔ میں ابھی کسی سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔ابھی میں صرف اپنی لائف انجوائے کرنا چاہتی ہوں۔۔"
بریرہ جو اپنے پیرنٹس سے ملنے آئی ہوئی تھی۔ان کی شادی کی بات چھیڑنے پر وہ ہتھے سے اکھڑ گئی تھی۔۔

"ہم شادی طے کر چکے ہیں۔۔ساتھ بزنس ڈیل بھی سائن ہو چکی ہے۔۔تم خود کو تیار کر لو ایک مہینے بعد تمھاری انگیجمینٹ ہے۔"

مسز شہروز نے سختی سے کہا تھا۔ بریرہ ان کی اکلوتی بیٹی تھی اور اس کی بھی وہ زبردستی شادی کرنا چاہتے تھے۔

"مجھے کسی سے شادی نہیں کرنی۔۔ موم۔۔"
وہ غصے سے سرخ پڑتے چہرے ساتھ بول رہی تھی۔ ان کی بچپن کی زیادتیاں اور اپنی محرومیاں اسے آج کچھ زیادہ ہی محسوس ہو رہی تھیں۔۔

"بریرہ ہم نے تمھیں مکمل آزادی اس لیے نہیں دی تھی کہ بعد میں تم ہمارے ہی خلاف محاز کھول کر بیٹھ جاو۔۔"
شہروز صاحب سنجیدگی سے اپنی بھاری آواز میں بولے تھے۔۔

"ڈیڈ میں اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ کبھی بھی آپ دونوں کو نہیں کرنے دوں گی۔۔"
وہ تلخی سے بولی تھی۔

"تم نے یہ شادی نہ کی تو تم بھول جانا کہ ہم تمھیں سپورٹ کریں گے۔۔ تمھیں اس پروپرٹی میں سے پھوٹی کوڑی بھی نہیں ملے گی۔۔"

مسز شہروز غصے سے بولی تھی۔۔اپنی صاحبزادی کی مخالفت نے انھیں بھڑکا دیا تھا۔

"آپ مجھے فورس نہیں کر سکتی۔۔میں اپنی جان دے دوں گی لیکن آپ کی پسند کے لڑکے سے شادی نہیں کروں گی۔۔"

بریرہ بھی انھی کے لہجے میں تیز آواز میں بولتی ان دونوں کو ساکت کر گئی تھی۔۔

"تمھارے پاس ایک مہینہ ہے اپنا مائینڈ بنالو۔۔۔انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔۔"

شہروز صاحب سخت لہجے میں بولتے وہاں سے چلے گئے تھے۔۔

"میں کبھی بھی آپ کی پسند کے لڑکے سے شادی نہیں کروں گی۔۔"

بریرہ چیخ کر بولتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔گھر میں عجیب سی گھٹن ہونے لگی تھی۔۔وہ مر کر بھی کبھی ان لوگوں کی پسند سے شادی نہ کرتی۔۔اور جیسے یہ لوگ تھے ان کی حقیقت وہ ہی جانتی تھی۔

بریرہ کے گھر آنے سے پہلے افرحہ سارے گھر کی صفائی کرنا چاہتی تھی۔ جنگلی بلی کو وہ واپس اسی جگہ چھوڑ کر آ چکی تھی۔۔بلی صوفے پھاڑ چکی تھی جن کا کوئی حل نہ تھا لیکن وہ پوری کوشش کرتی باقی چیز سمیٹ چکی تھی۔

اس جنگلی بلی نے کچھ شوپیس بھی توڑ دیے تھے جبکہ کیچن کا بھی سیاناس کر دیا تھا۔وہ تو شکر تھا کہ اس کے اور بریرہ کے کمرے کا دروازہ بند تھا۔ورنہ کوئی شک نہ تھا بلی وہاں بھی تباہی مچا دیتی تھی۔۔

کام کرتے وقت اس کے ذہن میں مسلسل شاہزیب کا خیال تھا۔اسے شدید دکھ ہو رہا تھا شاہزیب کی چوٹ کے بارے میں سوچ کر۔۔

بریرہ کے آنے سے پہلے وہ سارا گھر سمیٹنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ فریش ہو کر اپنے لیے بریڈ جیم نکالتی وہ کیچن کاونٹر پر پلیٹ رکھتی وہاں موجود سٹول کھینچ کر بیٹھ چکی تھی۔۔

وہ اپنے ماں باپ کی لاڈلی اور اکلوتی اولاد تھی۔۔ شروع سے ہی اپنے ماں باپ کی لاڈلی افرحہ شرارتی اور تھوڑی جھلی تھی۔۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہونے والی، دوسروں کا خیال رکھنے والی۔۔ اسے دوسرے ملک جا کر پڑھنے کا شوق چڑھا تھا تبھی اپنے ماں باپ سے ضد کر کے وہ یہاں پڑھنے آئی تھی۔۔
بریرہ اس کی اچھی دوست اور ساتھی تھی لیکن وہ زیادہ تر گھر سے باہر ہی رہتی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ شروع کے دنوں میں کافی اداس ہو جاتی تھی۔۔ لیکن آہستہ آہستہ اسے عادت ہو چکی تھی۔

شاہزیب کے آنے سے وہ ایک بار پھر کھل کر جینے لگی تھی۔۔ اس کو تنگ کرنے میں اسے مزا آتا تھا۔۔ وہ اس کی انسلٹ کو دل پر نہ لیتی تھی کیونکہ اس کے خیال میں شاہزیب بھی دل سے یہ باتیں نہیں کہتا تھا۔۔

لیکن آج اس نے خود سے وعدہ کیا تھا وہ شاہزیب کو کچھ دن تنگ نہیں کرے گی۔۔ اس کا شکریہ ادا کرنے کا سوچتی وہ اپنے ناشتے کے برتن دھو کر رکھتی اپنے کمرے میں گئی تھی۔۔

اس نے اپنی چیزوں سے ڈھونڈ کر آرٹ اور کرافٹ کا سامان نکالا تھا۔۔

یوٹیوب سے کارڈ بنانے کی ویڈیوں نکالتی وہ اپنے کام میں ایسا مصروف ہوئی کہ وقت گزرنے کا اسے علم ہی نہ ہوا تھا۔۔ بریرہ کی آواز سنتی وہ ہوش میں آئی تھی۔۔

"برڈی۔۔ برڈی۔۔"

بریرہ کے اونچی آواز میں بولانے پر وہ اپنا کام چھوڑتی باہر بھاگی تھی۔۔

"کیا ہوا بریرہ؟"

افرحہ نے روم سے باہر نکلتے پریشانی سے اس سے پوچھا۔

"یہ صوفے پر کیا ہوا ہے اور یہ گھر کا سامان کہاں غائب ہو گیا ہے۔۔"

وہ اپنا غصہ ٹھنڈا کر کے فلیٹ پر لوٹی تھی جب کافی شو پیس غائب دیکھ کر اور صوفے کی ابتر حالت دیکھ کر اس نے افرحہ کو پکارا تھا۔۔

"و۔۔وہ ایک جنگلی بلی نے یہ سب کیا ہے۔۔"

افرحہ منہ پھولا کر بولی تھی بریرہ کے بھنویں اچکانے پر وہ لب دباتی اسے سب کچھ بتا چکی تھی۔۔

"بڑی تمہارا دماغ خراب ہے۔۔ آئندہ کے بعد باہر سے کوئی جانور فلیٹ میں مت لانا۔۔ اور تمھیں معلوم ہے نہ اگر تمہارا پروفیسر کے فلیٹ میں رہنے کا کسی کو علم ہو گیا تمھیں یونیورسٹی سے سسپینڈ کر دیں گے۔۔"

بریرہ جھنجھلا کر سختی سے بول رہی تھی۔۔اسے افرحہ کی بے وقوفی پر بے حد غصہ آرہا تھا۔۔

"انھوں نے صرف میری مدد کی تھی اس میں کوئی غلط بات نہیں ہے۔۔"
افرحہ ناسمجھی سے اسے دیکھتے معصومیت سے بول رہی تھی۔۔

"تم بہت بے وقوف ہو۔۔کوئی یہ نہیں پوچھے گا تم وہاں کیوں گئی تھی لوگ خود سے سب کچھ سوچ لیتے ہیں۔۔بڑی تم خود سمجھدار ہو۔۔تمھاری وجہ سے اس بندے کی جاب بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔۔"
بریرہ اس بار قدرے سکون سے بولی تھی۔

"مجھے اس بارے میں نہیں پتا تھا۔۔میں آئیندہ احتیاط کروں گی۔۔"
افرحہ اداسی سے بولی تھی۔

"میں تمہارے لیے برگر لے کر آئی ہوں وہ کھالینا اور رات کو میں لیٹ آوں گی۔۔ میری فکر مت کرنا۔۔"
بریرہ نرمی سے بولی تھی۔۔ افرحہ کی معصوم صورت اسے ہمیشہ پگھلا دیتی تھی۔

"ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا۔۔"
افرحہ ہلکی سی مسکان سے بولی تھی۔

"یار مجھے تمہاری فکر ہے صرف اس لیے سمجھایا تھا میری باتوں کا غصہ نہ کرنا۔۔"
افرحہ کے گلے میں بازو ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچتے بریرہ سنجیدگی سے بولی تھی۔۔

"مجھے پتا ہے۔۔ تم ٹینشن مت لو۔۔"
بریرہ کو مسکرا کر جواب دیتی وہ اپنے برگر کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

Zanoor Writes

اس نے ایک خوبصورت سا کارڈ شاہزیب کے لیے بنایا تھا جس کی ایک سے زیادہ تہہ تھیں۔۔ ہر تہہ میں اس نے ایک ایک لائن لکھی تھی۔۔ آسمانی رنگ کے کارڈ پر نفاست سے اس نے سب کچھ لکھتے اپنے کمرے میں موجود واس سے آرٹی فیشل سرخ رنگ کا پھول نکالتے ان دونوں کو ربن سے باندھتے وہ اپنے فلیٹ سے نکلتی اس کے فلیٹ کے دروازے کے پاس رکھتی بیل بجا کر فوراً اپنے فلیٹ میں بھاگ آئی تھی۔۔

شاہزیب نے دروازہ کھولتے دائیں بائیں نظر ڈالی تھی۔۔ افرحہ کی شرارت کا سوچتے اسے ایک دم غصہ آیا تھا جب زمین پر پڑے پھول اور کارڈ کو دیکھتے اس نے نیچے جھک کر اٹھا لیا تھا۔

دروازہ بند کرتے اس نے کارڈ کو کھولا تھا۔ جس کے باہر "تھینک یو سو مچ" لکھا تھا۔۔ اگلے کارڈ میں "آئی ایم سوری" لکھا تھا جبکہ آخری کارڈ میں "یو آر دا بیسٹ پرسن.. میری مدد کرنے کے لیے
شکریہ۔۔ آپ کا احسان میں ہمیشہ یاد رکھوں گی" لکھا ہوا

تھا۔۔جسے پڑھتے شاہزیب کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔اسے انداز ہو گیا تھا یہ کارستانی ساتھ والی ٹڈی کی تھی۔

کارڈ کو پھینکنے کی بجائے وہ اپنے روم میں رکھ آیا تھا۔۔اس کے بازو پر بینڈیج تھی شکر تھا انفیکشن نہیں ہوا لیکن اس جنگلی بلی نے اس کو کافی زور سے پنجا مارا تھا۔۔

کچھ دیر لاونج میں بیٹھ کر سنوفال کے سٹارٹ ہونے پر وہ اپنے لیے کافی بناتا بالکونی میں جانے کا سوچ رہا تھا۔۔

کافی کا کپ تھامے وہ بالکونی میں آیا تھا جب ساتھ والی بالکونی میں افرحہ کو آنکھیں بند کیے باہیں پھیلائے کھڑا دیکھ کر وہ ساکت ہوا تھا۔

اس کے سفید مومی گال سردی کی شدت سے سرخ پڑ رہے تھے جبکہ چھوٹی سی ناک بھی شدید لال دکھائی دی رہی تھی۔رف سے حلیے میں وہ سفید لانگ شرٹ اور کھلے ٹراوزر میں ملبوس سرخ

سیب لگ رہی تھی۔ بالوں کو کمر پر کھولا چھوڑے وہ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کے ساتھ لہرا رہی تھی۔

اس کے چہرے پر چھائی معصومیت سے شاہزیب نے بمشکل اپنی نظریں افرحہ کے چہرے سے ہٹائی تھی۔ وہ لڑکی ہر وقت اس کی سوچوں پر قابض ہونے لگی تھی۔

وہ کچھ گنگنا رہی تھی۔ شاہزیب خاموشی سے کافی کے گھونٹ لیتا اس سے نظریں موڑ گیا تھا۔۔ افرحہ اب باقاعدہ کوئی انگلش گانا گانے لگی تھی۔۔

اس کی سوفٹ وائس کو سن کر شاہزیب چاہ کر بھی اسے گانے سے روک نہ سکا تھا۔ خاموشی سے کافی کے گھونٹ بھرتا وہ اس کا گانا سننے لگا تھا۔

"آہہ۔۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟"

گانا مکمل کرنے کے بعد افرحہ نے مسکراتے ہوئے آنکھیں کھولی ہی تھیں جب شاہزیب کو دیکھ کر ڈرتے ہوئے اس نے سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔ شاہزیب کے کارڈ اٹھانے پر وہ بے حد خوش تھی تبھی انجوائے کرنے کے لیے بالکونی میں آئی تھی مگر اسے کیا معلوم تھا یہاں شاہزیب بھی آسکتا تھا۔۔

"تم بھول رہی ہو یہ میرا فلیٹ ہے میں جہاں چاہوں جا سکتا ہے۔۔"
اس کی بات پر شاہزیب آنکھیں گھماتا سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

"آپ نے کچھ سنا تو نہیں؟"
اپنی انگلیاں چٹخاتی وہ نروس سی پوچھ رہی تھی۔

"ڈونٹ وری۔۔ تمھاری خوبصورت آواز سن کر میرے کان کے پردے پھٹے نہیں ہے۔۔"

شاہزیب کے طنزیہ بولنے پر افرحہ نے لب دباتے منہ پھولایا تھا۔۔اس کا پھولا ہوا منہ واقعہ سیب کی طرح لگنے لگا تھا۔

"کسی کا دل رکھنے کے لیے ہی اس کی تعریف کر دینی چاہیے۔۔"
وہ سیانوں کی طرح بولی تھی۔شاہزیب نے ایک نظر اسے دیکھنے کی غلطی کی تھی۔جب وہ دوبارہ ساکت ہوا تھا۔

"جو تعریف کے لائق ہوتے ہیں میں ان کی تعریف بھی کرتا ہوں۔۔آئیندہ کے بعد اپنا گلا پھاڑنے کے لیے بالکونی میں مت آنا۔۔میں نہیں چاہتا تمھاری وجہ سے میرے کان خراب ہوں۔۔"
شاہزیب اپنا سر جھٹکتا اپنی نگاہیں پھیرتا سنجیدگی سے بولا تھا۔

"آپ کا بازو کیسا ہے۔۔؟"
اس کی باتوں کو اگنور کرتے کپکپاتے ہونٹوں سے افرحہ نے اس کے بینڈیج لگے بازو پر نظریں ٹکائے پوچھا تھا۔

"اٹس ناٹ یور کنسرن"
وہ درشتگی سے بولتا بنا اس پر نظر ڈالے اندر چلا گیا تھا۔ اس کی بے رخی اور اکھڑے لہجے نے افرحہ کا سارا موڈ خراب کر دیا تھا۔

سردی کی شدت بڑھتی محسوس کر کے وہ بھی کچھ دیر کھڑی رہنے کے بعد اندر چلی گئی تھی۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"ہیلو کون بات کر رہا ہے؟"
عادل فریش ہوتا واشروم سے نکلا تھا جب موبائل پر کال آتی دیکھ کر اس نے فوراً اٹینڈ کی تھی۔

"ہ۔۔ہیلو آلو۔۔۔کی۔۔۔کیسے ہو؟"
بریرہ نشے کی حالت میں ہچکیاں لیتی پوچھ رہی تھی۔
سفید بندریاں عرف بریرہ کی آواز سنتے اسے حیرت ہوئی تھی۔

"تم نے میرا نمبر کہاں سے لیا؟"
عادل نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ش۔۔شٹ اپ۔۔فو۔۔فوراً مجھے آکر پک ک۔۔کرو کلب سے۔۔"
وہ نشے کی حالت میں واشروم کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی تھی۔۔

"میں تمھارا نوکر نہیں ہوں دوبارہ کال مت کرنا۔۔"
عادل تیز لہجے میں بولتا کال بند کرنے لگا تھا جب اس کے بولنے پر رک گیا تھا۔

"پ۔۔پلیز کسی ن۔۔نے مم۔۔میری ڈرنک میں ک۔۔کچھ مم۔۔مکس کر دیا ہے۔۔"
وہ اپنا چکراتا سر تھامتی نم آواز میں التجائیہ بول رہی تھی۔

"کونسے کلب میں ہو؟ میں آ رہا ہوں تمھیں پک کرنے۔۔"

اپنی گاڑی کی چابیاں اٹھاتا وہ تیزی سے کوٹ پہنتا باہر نکلا تھا۔۔بریرہ کے اڈریس بتانے پر وہ چند منٹوں میں ہی اس تک پہنچ چکا تھا۔شاہزیب اسی کلب میں آتا جاتا رہتا تھا تبھی اسے اندر جلدی داخل ہونے میں بھی پریشانی نہیں ہوئی تھی۔

لیڈیز واشروم کے باہر جاتے اس نے بریرہ کو کال کر کے باہر آنے کا بولا تھا۔۔

لڑکھڑاتے قدموں سے چلتی بریرہ باہر نکلی تھی۔عادل کو دیکھتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔

بریرہ کی حالت دیکھتے عادل کی آنکھیں پھیلی تھیں۔وہ شاید رو رہی تھی جو اس کی آنکھوں کے نیچے سارا لائنر پھیل چکا تھا۔۔جس سے اس کی ساری آنکھیں نیچے سے کالی ہوئی پڑی تھیں۔۔عادل کو وہ اس وقت چڑیل لگ رہی تھی۔

"تھین۔۔تھینک یو آ۔۔آلو۔۔"

بریرہ کمزور مسکراہٹ سے بولی تھی۔

"میرے پاس زیادہ ٹائم نہیں چلو تمھیں گھر چھوڑ آوں۔۔"
عادل سنجیدگی سے بولتا چلنے لگا تھا۔۔بریرہ بھی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اس کے پیچھے جانے لگی تھی۔۔

عادل نے اسے گاڑی میں بیٹھاتے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

"تم ب۔۔ بب۔۔۔بہت برے ہو۔۔"
وہ اسے گہری نظروں سے دیکھتی کھینچ کر بولی تھی۔عادل نے ائبرو اچکاتے اسے دیکھا تھا۔

"لیکن میرے پیرنٹس سے اچھے ہو۔۔"
وہ گال پر ہاتھ رکھے معصومیت سے بولتی عادل کو کہیں سے بھی لڑاکا طیارہ بریرہ نہیں لگی تھی۔

"و۔۔وہ ب۔۔۔بہت برے ہیں میری زبردستی شادی کروانا چاہتے ہیں۔۔للل۔۔لیکن میں بھ۔۔بھاگ ج۔۔جاؤں گ۔۔۔گی شادی نہیں کروں گی۔۔"

وہ بڑبڑاتی ہوئی بول رہی تھی عادل نے خاموشی سے اسے ایک نظر دیکھا تھا وہ اب تک جن لڑکیوں سے ملا تھا اسے بریرہ بھی ان جیسی ہی لگتی تھی لیکن اس وقت وہ اسے ایک راز لگ رہی تھی۔

بلڈنگ کے سامنے گاڑی روکتے عادل نے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا۔۔

"اوہ مائی گاڈ۔۔"

بریرہ جس کا دل خراب ہو رہا تھا اچانک ابکائی آنے پر وہ الٹی کرنے لگی تھی جبکہ عادل بروقت اس سے فورا دور ہو گیا تھا۔

"اوپ۔۔۔پس سوری آ۔۔آلو۔۔شش۔۔شکریہ پک کرنے کے لیے۔۔"

بریرہ اپنا منہ صاف کرتی جھولتی ہوئی گاڑی سے نکل کر بلڈنگ کے اندر چلی گئی تھی اس کے جاتے ہی عادل نے سکون کا سانس لیتے اپنے گھر کا رخ کیا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

کل برفباری میں کافی دیر کھڑا رہنے کی وجہ سے افرحہ کو فلو ہو گیا تھا۔یونیورسٹی سے پہلے ہی کافی چھٹیاں کرنے کی وجہ سے اس کا کافی کام اور اسائمنٹس پینڈنگ پر تھیں۔ تبھی بہتی ناک اور چکراتے سر کے ساتھ وہ یونیورسٹی آئی ہوئی تھی۔

"اچھو۔۔اچھو۔۔"
چھینکتی ہوئی وہ سیکنڈ روم میں آکر بیٹھ چکی تھی۔۔ سکن شرٹ اور بلیو جینز کے ساتھ بلیک لانگ کورٹ اور گردن کے گرد مفلر لپیٹے وہ سوں سوں کرتی اچھی خاصی بیمار لگ رہی تھی۔

شاہزیب کا لیکچر شروع ہونے والا تھا۔وہ خاموشی سے بیٹھی تھی شاہزیب کے کلاس میں داخل ہونے کے ساتھ ہی اس نے اپنی نوٹ بک نکالی تھی۔

شاہزیب اپنا لیپ ٹاپ کھولتا سلائیڈز شئیر کرتا لیکچر دینے لگا تھا۔۔ سکرین کی طرف رخ کیے وہ لیکچر دے رہا تھا جب اپنی کمر پر کچھ لگتا دیکھ کر وہ خاموش ہوا تھا۔اس کی نظر زمین پر گرے کاغذ کی طرف گئی تھی۔۔

کاغذ اٹھاتے اس کی نظر بے ساختہ افرحہ کی طرف اٹھی تھی جو خاموشی سے نظریں جھکائے ٹیشو سے اپنا ناک صاف کر رہی تھی۔

کلاس میں چھائی گہری خاموشی میں شاہزیب کی غصے سے بھری آواز سنتی افرحہ ڈر کر اچھلی تھی۔

"یو سٹینڈ اپ۔۔اگر تمھیں نہیں پڑھنا تو میری کلاس میں آنے کی ضرورت نہیں۔۔۔تمھاری انھی فضول حرکتوں کی وجہ سے سب ڈسٹرب ہو رہے ہیں بیگ اٹھاو اور کلاس سے نکل جاو۔۔اور ایک ہفتے تک کلاس میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

افرحہ کی طرف اشارہ کرتا وہ درشتگی سے بنا یہ جانے کے کس کا قصور ہے اسے بے عزت کر گیا تھا۔

افرحہ بنا کسی قصور کے شاہزیب کے ڈانٹنے ہر ساری کلاس کے سامنے شرمندہ ہوتی لب بھینچ کر نم آنکھوں سے بنا شاہزیب کی طرف دیکھے تیزی سے نکل گئی تھی۔

"سر کا غز چارلی نے نہیں ولیم نے آپ کو مارا تھا۔۔"

چارلی افرحہ کی بلاوجہ بے عزتی ہونے پر فورا بول اٹھی تھی۔۔باقی کلاس نے بھی چارلی کے ساتھ گردن ہلائی تھی۔افرحہ ان کی اچھی کلاس میٹ تھی جو ان کی ہمیشہ مدد کرتی تھی۔۔

"ولیم کلاس سے نکل جاو اور لیکچر ختم ہونے کے بعد میرے آفس میں ملنا۔۔"

شاہزیب چارلی کی بات سنتا مٹھیاں بھینچ کر غصے سے بولا تھا۔۔افرحہ کو بلاوجہ ڈانٹنے پر اسے برا محسوس ہوا تھا۔اسے بعد میں بات کرنے کا سوچتے شاہزیب نے دوبارہ اپنا لیکچر دینا شروع کیا تھا۔

کلاس ختم ہوتے ہی وہ ولیم سے نبٹتا سگریٹ پینے کے لیے کچھ دیر ڈیپارٹمنٹ کی بیک سائیڈ پر آیا تھا۔۔

سگریٹ کا گہرا کش لیتے اس کی نظر اچانک ہی دائیں طرف بنی سڑھیوں پر پڑی تھی جہاں بیٹھی افرحہ اسے گھور رہی تھی۔۔

"افرحہ میری بات سنو۔۔"

شاہزیب نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا تھا۔افرحہ بنا اس کی بات سنے تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔شاہزیب نے آج اس کی جو انسلٹ کی تھی وہ بھول نہیں سکتی۔۔

"ڈیم اٹ۔۔"

اسے جاتا دیکھ کر سگریٹ کا گہرا کش لیتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ جھنجھلایا ہوا بڑبڑایا تھا۔۔ایک عرصے بعد کسی لڑکی نے اسے برا محسوس کروایا تھا۔ورنہ وہ ان جذبات کو کب سے محسوس کرنا چھوڑ چکا تھا۔۔

افرحہ سے بعد میں بات کرنے کا سوچتا وہ سگریٹ بجھاتا اپنا اگلا لیکچر لینے چلا گیا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

ایک ہفتہ ہو گیا تھا افرحہ نے اسے دوبارہ تنگ کرنے یا پریشان کرنے کی کوشش نہ کی تھی بلکہ وہ شاہزیب کی کلاس بھی

جلدی لے کر نکل جاتی تھی۔اس کی خاموشی سے اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔

وہ جو اس کے ہر وقت بولنے اور شرارتوں سے تنگ آچکا تھا اب اس کی خاموشی بھی اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھی۔آج وہ کافی دنوں بعد دوبارہ کلب میں بیٹھا ڈرگز لے رہا تھا۔۔

"خیریت تم نے مجھے یہاں بلایا۔۔"
عادل جو اس کے بلانے پر کلب آیا تھا اس کے ساتھ موجود صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

"ہمم۔۔ویسے ہی تمھیں ملنے کے لیے بلایا ہے۔۔"
ڈرگز لیتا اپنی ناک صاف کرتا وہ ایک دم سیدھا ہوتا صوفے کی پشت سے سر ٹکا گیا تھا۔۔عادل نے گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا تھا۔جو معمول کے برعکس آج کچھ زیادہ ہی بے چین نظر آرہا تھا۔۔

"اچھا۔۔"

عادل نے لفظ "اچھا" پر خاصا زور دیتے ہوئے کہا تھا۔

"وہ لڑکی میرے اعصابوں پر سوار ہو گئی ہے۔۔"
کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ آنکھیں موند تا زہریلے لہجے میں بولا تھا۔

"کونسی لڑکی؟"
'عادل جانتا تھا وہ کس کی بات کر رہا ہے لیکن اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔

"اس کی خاموشی سے مجھے وحشت ہوتی ہے۔۔"
وہ عادل کے سوال کو نظر انداز کرتا سپاٹ انداز میں بولا۔

"اس ایڈیٹ نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے۔۔"
وہ اپنے بال کھینچتا اپنی ہی کیفیت سے سخت بے زار لگ رہا تھا۔

"شاہزیب جسٹ کنٹرول یور سیلف۔۔"
عادل سنجیدگی سے اسے دیکھتا بولا تھا۔۔

"آئی ہیٹ ہر۔۔"
"میرا دماغ خراب کر کے رکھ دیا ہے۔۔"
وہ غصے میں دھاڑا تھا۔۔ عادل نے اسے کافی دیر بعد اتنے غصے میں دیکھا تھا۔

"میں پاگل ہو جاؤں گا اس کے بارے میں سوچ سوچ کر۔۔"

"مجھے ایسا لگ رہا ہے میری سوچوں پر اب میرا اختیار نہیں رہا۔۔"

عادل کی طرف دیکھتا شاہزیب کٹیلے لہجے میں بول رہا تھا۔

"تم خود اسے زیادہ سوچ رہے ہو۔۔ جسٹ اگنور ہر۔۔"
عادل کی بات سن کر وہ بے ساختہ لب بھینچتا اپنی سرخ آنکھوں کو میچ گیا تھا۔

عادل نے گہری نظروں سے اسے دیکھا تھا جو گھٹنا ہلاتا آنکھیں بند کیے بکھرے بالوں کے ساتھ کچھ زیادہ ہی وحشت زدہ لگ رہا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"افرحہ بیٹا اتنی کمزور ہو گئی ہو کھانا صحیح سے نہیں کھاتی تم؟" ماجدہ بیگم افرحہ کو موبائل کی سکرین میں دیکھتی پریشانی سے بولی تھیں۔افرحہ دوبارہ صحت مند ہونے کے بعد آج اپنی پیرنٹس سے ویڈیو کال پر بات کر رہی تھی۔

"مما میں اچھے سے کھانا کھاتی ہوں۔۔بس آج کل کچھ موسم کی وجہ سے بیمار ہو گئی تھی تبھی یہ میری آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے پڑ گئے ہیں۔" افرحہ منہ پھولاتی اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی تھی۔بیمار رہنے کی وجہ سے اسے اچھی خاصی ویکنس ہو گئی تھی۔

"گڑیا اپنا خیال رکھا کرو ہر وقت ہمیں تمھاری فکر رہتی ہے۔۔"

رحیم صاحب افرحہ کو دیکھتے محبت سے بولے تھے اکلوتی بیٹی کے دور رہنے سے ویسے ہی انھیں ہر وقت دھڑکا لگا رہتا تھا۔

افرحہ کی ضد نہ ہوتی تو وہ اسے کبھی خود سے اتنا دور نہ کرتے ان کے گھر کی رونق تھی افرحہ۔۔

"بابا جانی میں اپنا خیال رکھتی ہوں آپ ایسے ہی پریشان ہو رہے ہیں اور آپ دونوں ایسے اداس نہ ہوں مجھے جیسے ہی چھٹیاں ہوں گی میں آپ لوگوں سے ملنے ضرور آوں گی۔۔"
افرحہ مسکراتے ہوئے ان کا موڈ بہلانے کے لیے بول رہی تھی۔ چند ایک باتیں مزید ان سے کرتی وہ کال بند کر چکی تھی۔۔

آج بریرہ رات کو اسے باہر ڈنر پر لے جا رہی تھی۔ اسی کے بارے میں سوچتی وہ اپنی ڈریس نکالنے لگی تھی۔ جب مطلوبہ مفلر نہ ملنے پر وہ ماتھے پر بل ڈالے باہر نکلی تھی۔ جہاں سے بریرہ کو عجلت میں جاتے دیکھ کر اس نے روکا تھا۔

"بریرہ میرا بلیک مفلر کہیں دیکھا ہے۔۔"

"ہاں مجھ سے پانی گر گیا تھا اس پر۔۔ میں نے اسے بالکونی میں ڈرائے ہونے کے لیے رکھا ہے۔۔ میں شام کو واپس آوں گی تیار رہنا۔۔" بریرہ جواب دیتی اپنا کورٹ پہنتی باہر نکل گئی تھی۔ افرحہ نے گہرا سانس خارج کیا تھا بالکونی کا دروازہ کھولتے وہ بالکونی میں داخل ہوئی تھی۔۔

اپنے مفلر کے لیے اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں
تھیں۔۔ جب اس کی نظر ساتھ والی بالکونی پر گئی تھی جہاں اس کا مفلر بڑی شان سے زمین پر پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔۔

اس نے منہ بگاڑا تھا۔ وہ شاہزیب کو آج کل جیسے اگنور کر رہی تھی۔ وہ کبھی بھی اس سے مفلر مانگنے نہ جاتی۔۔ وہ اس کے سوری کرنے کے انتظار میں تھی۔ مگر مجال ہے جو وہ بندہ اس سے اپنے کیے کی معافی مانگ لیتا۔۔

اس نے ادھر ادھر بالکونی میں نظریں دوڑائیں تھیں۔ تا کہ کوئی ایسی چیز مل سکے جس سے وہ اپنا مفلر وہاں سے اٹھا سکے۔۔ بے حد کوششوں کے بعد بھی جب وہ مفلر نہ اٹھا سکی تب اس نے خود اس کی بالکون میں جانے کا سوچا تھا۔

وہ ساتھ ہی جڑی ہوئی تھیں جس سے با آسانی وہ اس کی بالکونی میں جا سکتی تھی۔ ہمت کرتے وہ گہرا سانس لیتی چھلانگ لگا کر ساتھ والی بالکونی میں کودی تھی۔ مفلر اٹھاتی وہ واپس جانے لگی تھی جب بالکونی کا دروازہ کھلنے کی آواز میں تیزی سے اپنی بالکونی کی طرف جاتے وہ شاہزیب کی آواز پر ساکت ہو گئی تھی۔۔

"یہاں کیا کر رہی ہو تم؟"
شاہزیب بالکونی سے آتی آواز سن کر اس طرف آیا تھا۔ یہاں افرحہ کو دیکھ کر اسے شدید حیرت ہوئی تھی۔

"میرا مفلر گر گیا تھا بس وہ ہی لینے آئی تھی۔"

وہ لب کاٹتی سنجیدگی سے منہ بنا کر بول رہی تھی۔ شاہزیب نے ابرو اچکاتے اس کے ہاتھ میں پکڑا مفلر دیکھا تھا۔

"تم فرنٹ ڈور سے بھی آ سکتی تھی۔۔ یوں بنا اجازت میری بالکونی میں تمہارا آنا مجھے بالکل پسند نہیں آیا۔۔"
وہ درشتگی سے بول رہا تھا۔۔

افرحہ کو اس پر شدید غصہ آرہا تھا۔ تبھی اسے مزا چکھانے کا سوچتی وہ اسے گھورنے لگی تھی۔

"یہ غرور کس بات کا ہے آپ میں؟۔۔"
وہ اپنی آنکھیں شاہزیب سے ملاتی کمر پر ہاتھ ٹکائے پوچھ رہی تھی۔

"میں مانتی ہوں آپ بہت ہینڈسم ہیں۔۔ آپ پر یونیورسٹی کی ساری لڑکیاں فدا ہے۔۔ لیکن پھر بھی اس میں غرور کرنے والی کیا بات ہے؟"۔۔

"تم مانتی ہو میں ہینڈسم ہوں؟"
شاہزیب نے حیرانی اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ پوچھا۔

"یہ بھی پوچھنے والی بات ہے؟ میں اندھی نہیں ہوں جو مجھے دکھائی نہیں دیتا۔۔"
"لیکن خوبصورت میں بھی کم نہیں ساری کلاس کے لڑکے مجھ پر فدا ہیں۔۔"
"لیکن میں نے تو کبھی غرور نہیں کیا۔۔ پھر آپ کو کس بات کا غرور ہے؟"
افرحہ اپنے بال جھٹکتی ایک ادا سے بولی تھی۔

"اور پڑھاتے بھی آپ ٹھیک ٹھاک ہی ہیں لیکن یہ غرور کس چیز کا کرتے ہیں۔۔"
وہ آج اسے زچ کر دینے کے موڈ میں تھی۔ شاہزیب نے مٹھیاں بھینچتے اس ٹڈی کو دیکھا تھا جو قد میں اس کے سینے تک بھی نہیں آتی تھی لیکن زبان اپنے قد سے بھی لمبی رکھتی تھی۔

"کیا میں نے پوچھا تم پر کون فدا ہے؟"
وہ ایک قدم افرحہ کے قریب بڑھاتا پوچھنے لگا۔۔

"م۔۔می۔۔ میں مزاق کر رہی تھی۔۔"
افرحہ ہوش کی دنیا میں لوٹتی بولی تھی۔زبان چلاتے ہوئے اسے یہ خیال نہیں رہا تھا کہ سامنے کھڑا شخص اس کا پروفیسر تھا۔

"ہم دونوں کے بیچ کونسا مزاق ہے؟"
وہ بھنویں اچکا کر پوچنے لگا۔۔افرحہ نے اپنی زبان بے ساختہ دانتوں تلے دبائی تھی۔

"میں بس جارہی ہوں اب دوبارہ یہاں نہیں آوں گی۔۔"
وہ شاہزیب پر ایک نظر ڈالتی بولی تھی۔۔

""پاگل ہوں یہاں سے کیوں جارہی ہوں۔۔"
اسے بالکونی کودنے کی تیاری کرتے دیکھ کر شاہزیب نے اسے ٹوکا۔۔

"کیونکہ میں یہاں سے ہی آئی تھی۔۔اگر آپ کی اجازت ہو اب میں واپس جانا چاہتی ہوں۔۔"

وہ آنکھیں گھماتی دوبارہ اپنی بالکونی طرف جانے لگی تھی شاہزیب نے اس ٹڈی کو گھورا تھا۔

"فرنٹ ڈور سے جاو۔۔"

شاہزیب سنجیدگی سے بولا تھا۔

"میرے پاس کیز نہیں ہیں۔۔"

وہ بولتی ہوئی تیزی سے اپنی بالکونی طرف کود گئی تھی۔شاہزیب نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے اس کی حرکت دیکھی تھی۔۔

"دوبارہ میری اجازت کے بنا میری بالکونی میں تم آئی تو پولیس کے حوالے کر دوں گا۔۔ایڈیٹ"

غصے سے بولتا شاہزیب اندر چلا گیا تھا۔

"کھڑوس مجال ہے جو سوری بول دے۔۔"
وہ بڑبڑاتی ہوئی مفلر لیتی اندر چلی گئی تھی۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"ہیلو آفیسر۔۔"
ہونٹوں پر زچ کر دینے والی مسکراہٹ سجاتے بریرہ عادل کے کیبن میں داخل ہوئی تھی۔ اس دن عادل کے گھر چھوڑ دینے کے بعد وہ اس سے بات نہیں کرپائی تھی۔ آج فرصت ملتے ہی یہاں آئی تھی۔۔

بلیک ٹاپ بلیو جینز اور ریڈ لونگ کوٹ پہنے وہ بالوں کو کھلا چھوڑے بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ عادل نے ناگواریت سے اسے دیکھا تھا جو بنا ناک کیے دھڑلے سے اندر گھس آئی تھی۔ اتنے دنوں بعد اسے دوبارہ اپنے سامنے دیکھتے اسے حیرت ہوئی تھی۔

"نکلو یہاں سے فورا۔۔ میرے پاس تمھارے لیے فضول وقت نہیں ہے۔۔"

عادل آنکھیں دکھاتا ہاتھ کے اشارے سے اسے باہر جانے کا بول رہا تھا۔

"حد سے زیادہ بدتمیز ہو تم۔۔"
اس کے میز کے سامنے موجود کرسی کھینچ کر بیٹھتے بریرہ سنجیدگی سے بولی تھی عادل نے اسے تپ کر دیکھا تھا۔

"تمھیں میری بات سنائی نہیں دیتی میں ابھی مزاق کے موڈ میں نہیں ہو مجھے بہت زیادہ کام ہے اس لیے میرا دماغ خراب کرنے سے بہتر ہے چلی جاو۔۔"
عادل سنجیدگی سے سرد لہجے میں بولا۔۔

"شش۔۔ دو منٹ چپ ہو گے؟"
بریرہ نے اپنے ہاتھ میں موجود باکس اس کے سامنے میز پر رکھتے کہا تھا۔

"یہ کیا ہے۔۔؟"

عادل نے ائبرو اچکاتے پوچھا۔۔

"میں کسی کا احسان نہیں رکھتی۔۔ تم نے اس دن میری ہیلپ کی تھی اس کے بدلے میں یہ تمھیں دے رہی ہو۔۔"
وہ رولیکس کا باکس نکال کر اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولی۔۔

"یہ اٹھاو اور میرے کیبن سے دفع ہو جاو۔۔"
وہ اس کی بات پر آگ بگولہ ہوتا اپنی سیٹ سے کھڑا ہوتا ہوا بولا تھا۔۔

"اس میں اتنا ہائپر ہونے کی کیا ضرورت ہے۔۔؟اور یہ تمھارے وقت کی ہی قیمت ہے جو تم نے مجھ پر ضائع کیا تھا۔۔"
وہ بھی کھڑی ہوتی دوبدو بولی تھی۔۔

عادل نے وہ باکس اٹھاتے زور سے زمین پر دے مارا تھا۔۔بریرہ ایک پل کو حیران رہ گئی تھی۔

"کرلی میں نے اپنی قیمت وصول اب جاو یہاں سے۔۔"

وہ غصے سے سرخ پڑتا بول رہا تھا۔۔بریرہ نے آنکھیں گھما کر اسے گھورا تھا۔

"پتا نہیں کس بات کی اکڑ ہے تم میں۔۔بدتمیز آلو۔۔"
وہ بڑبڑاتی ہوئے غصے سے اسے گھورتی اپنا بیگ اٹھا کر چند قدم اٹھاتی اس کے قریب بڑھی تھی۔عادل ائبرو اچکائے اسے ہی دیکھ رہا تھا جس نے اس کی شرٹ سینے سے پکڑتے اسے اپنی طرف تھوڑا جھکایا تھا۔۔

"زیادہ شو حنا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔بس مجھے اچھا نہیں لگا تم نے جو مجھ پر احسان کیا تھا یہی وجہ تھی تمھارے لیے گفٹ لے کر آئی مگر تم اس قابل ہی نہیں ہو۔۔"
عادل جو اس کی حرکت پر ششدر کھڑا تھا۔۔اس کی بات سنتے وہ ہوش کی دنیا میں آیا تھا تب تک بریرہ اس کا کالر چھوڑتی پیچھے ہٹ گئی تھی۔۔

ایک نظر عادل کے حیران چہرے پر ڈالتی وہ اس کی شرٹ صحیح کرتی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

"بندریاں۔۔"

وہ اس کے جانے کے بعد دروازے کو دیکھتا غصے سے بڑبڑایا تھا۔۔رولیکس کا باکس اٹھا کر بھی وہ خاموشی سے اپنے ٹیبل کے دراز میں رکھ چکا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

بریرہ جب تک گھر واپسی لوٹی تھی تب تک افرحہ تیار ہو چکی تھی۔۔اسے پانچ منٹ کا بولتے بریرہ بھی اپنا میک اپ ریفریش کرتی اسے لے کر فلیٹ سے کچھ دور موجود ہی ہوٹل میں آئی تھی۔

افرحہ کے ساتھ ڈنر کر کے اس کا موڈ فریش ہو جاتا تھا۔افرحہ نیوی بلیو شرٹ اور لائٹ بلیو جینز کے ساتھ ڈینم

جیکٹ پہنے گلے میں مفلر لپیٹے بالوں کو کھلا چھوڑے لائٹ سے میک اپ میں بے حد کیوٹ لگ رہی تھی۔

افرحہ نے بریرہ کے سامنے بیٹھی تھی ہلکی پھلکی بات چیت کرتے اس نے ویٹر سے مینیو کارڈ لے کر دیکھنا شروع کیا تھا۔۔

مینیو کارڈ سے نظریں اٹھاتے اس نے بریرہ کی طرف دیکھا تھا جب اس کی نظریں بریرہ کے پیچھے موجود ٹیبل پر کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھے شاہزیب پر پڑی تھی۔۔ افرحہ نے فورا نظریں جھکاتے اپنے چہرے کے آگے مینیو کارڈ کر لیا تھا۔۔

"اس پروفیسر کو بھی سارے ہوٹلز کی جگہ یہ ہی ہوٹل ملا تھا۔۔"
افرحہ نے دل میں سوچا تھا۔۔

"افرحہ کیا ہوا آرڈر نہیں کر رہی تم؟"
بریرہ کے پوچھنے پر وہ تیزی سے ویٹر کو اپنا آرڈر لکھوا چکی تھی۔۔ مینیو کارڈ ویٹر کو واپس لوٹاتے وہ مفلر کی مدد سے اپنا چہرہ چھپانے لگی

تھی۔۔اس کا سارا دھیان بریرہ کی باتوں کی بجائے اس کے پیچھلے ٹیبل پر تھا۔۔

"شاہ بابا جانی سے ایک بار مل لو تم۔۔ان کی طبیعت بھی آج کل خراب۔۔وہ بس تم سے بات کرنا چاہتے ہیں ایک بار ان کی بات سن لو۔۔"
ماہین نے شاہزیب کی طرف دیکھتے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

"پھپھو میں واپس کبھی بھی پاکستان نہیں جاوں گا۔۔سب لوگ جیسا چاہتے تھے ویسا ہی ہو رہا ہے۔۔۔ان سب لوگوں نے مل کر مجھے برباد کیا ہے۔۔سب لوگ جانتے تھے میں بے قصور ہوں پھر بھی کسی نے میرا ساتھ نہیں دی۔۔اگر آپ مجھے یہاں نہ بلاتی تو یقینا ابھی میں کہیں سڑکوں پر دھکے کھا رہا ہوتا۔۔۔"

وہ سپاٹ لہجے میں بولتا ماہین کو کہیں سے بھی وہ ہنس مکھ شاہزیب نہیں لگا جس میں سب کی جان ہوتی تھی۔

"شاہ بابا جانی کو یقین ہے تم پر ایک بار ان کی بات سن لو۔۔"
ماہین اداس سی بولی تھیں۔۔

"وہ ساری پروپرٹی میرے نام کر چکے ہیں۔۔"
شاہزیب ماہین کی طرف دیکھتا بولا۔۔

"مجھے پتا ہے۔۔ تمھارے باپ کے کہنے پر ہی ایسا کیا گیا ہے۔۔ تم بس ایک بار پاکستان چلے جاو پلیز"
ماہین کے بتانے پر شاہزیب کو شدید حیرت ہوئی تھی۔۔

"میں اس بارے میں سوچوں گا۔۔"
شاہزیب کے پر سوچ انداز میں بولنے پر ماہین خاموشی سے کھانا آرڈر کرنے لگی تھی۔۔

شاہزیب اپنا آرڈر لکھوا رہا تھا جب سامنے والے ٹیبل پر نظر پڑتے ہی اس نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے سامنے موجود افرحہ کو گھورا تھا۔وہ اس کے مفلر میں چھپے ہوئے منہ کو بھی پہچان گیا تھا۔۔

"م۔۔ میں واشروم سے ہو کر آئی۔۔"

شاہزیب سے نظریں ملنے پر آنکھیں پھیلاتی وہ بریرہ سے بولتی واشروم کی طرف بھاگی تھی۔۔ اس کا جیسا انداز تھا ایسے ہی لگ رہا تھا جیسے وہ شاہزیب کو سٹالک کر رہی تھی۔۔ اور اب پکڑے جانے پر بھاگ رہی تھی۔۔

"مجھے ایک ضروری کال کرنی ہے میں پانچ منٹ میں آیا پھپھو۔۔"

شاہزیب ماہین سے ایکسکیوز کرتا افرح کے پیچھے گیا تھا۔۔

افرح جب واشروم میں داخل ہوئی تو وہاں کوئی نہیں تھا جس پر اس نے سکون کا سانس لیتے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا چہرہ دیکھا تھا۔۔ جو گھبراہٹ سے سرخ ہوا پڑا تھا۔۔

اپنے گال تھپتھپاتے اس نے اپنی تیز دھڑکن درست کرنی چاہی تھی۔۔ دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز پر اس کی نظر بے ساختہ دروازے کی جانب گئی تھی۔۔

جہاں دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا شاہزیب سینے پر بازو باندھے اسے گھور رہا تھا۔۔

"آ۔۔ آپ ی۔۔ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟ یہ لیڈیز واشروم ہے جینٹس واشروم ساتھ والا ہے۔۔؟"
وہ شاہزیب کو دیکھتی گھبرا گئی تھی۔

شاہزیب خاموشی سے اس کی طرف قدم بڑھانے لگا تھا۔۔ افرحہ پیچھے کو ہوتی دیوار سے چپک گئی تھی۔۔ اس کی دھڑکنیں اتھل پتھل ہونے لگی تھی گھبراہٹ سے تنفس بھی بگڑنے لگا تھا۔۔

اس کے سر کے اوپر ہاتھ رکھتا شاہزیب اس کے چہرے کی جانب جھکا تھا۔۔ افرحہ نے بے ساختہ آنکھیں میچ لیں تھیں۔۔

"مجھے سٹالک کر رہی تھی؟"
شاہزیب نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

"ن۔۔ نہیں میں یہاں اپنی فرینڈ ساتھ لنچ کرنے آئی ہوں۔۔"
افرحہ دھیرے سے آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھتی معصومیت سے بولی تھی۔۔

"اور پلیز آپ تھوڑا پیچھے ہو کر کھڑے ہوں مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے"
افرحہ سراسیمگی سے نظریں جھکاتے ہوئے بولی تھی۔۔ شاہزیب اس کے بولنے سے تھوڑا پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔ لیکن وہ ابھی بھی اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔ چھوٹا قد ہونے کی وجہ سے وہ بالکل اس کے سینے کے پیچھے چھپ سی گئی تھی۔

"اگر اپنی فرینڈ کے ساتھ آئی ہو تو پھر مجھ سے چھپ کر کیوں بھاگ رہی تھی۔۔؟"
اس کے سرخ چہرے پر نظریں ٹکاتے شاہزیب نے سپاٹ انداز میں پوچھا تھا۔

"و۔۔وہ مجھے باہر گھبراہٹ ہو رہی تھی اسی لیے فریش ہونے آئی تھی۔۔"
وہ لب دبا کر شاہزیب کے سینے پر نظریں ٹکائے بولی تھی۔۔

شاہزیب مزید اس سے کچھ بولنا چاہتا تھا جب دروازے پر
ناک ہونے پر وہ اس سے دور ہوتا دروازہ کھول کر باہر کھڑی لڑکی کی گھوری کو
نظر انداز کر کے ٹیبل پر چلا گیا تھا۔۔

افرحہ نے اس کے پیچھے ہوتے ہی اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا جو تیزی
سے دھڑک رہا تھا۔۔جبکہ اسے اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس
ہو رہا تھا۔۔

شیشے میں اپنے سرخ چہرے کو دیکھتی وہ سر جھٹکتی شاہزیب کی
سوچوں کے حصار سے نکلتی بریرہ کا سوچتی اس کے پاس چلی گئی تھی۔۔
۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣ

افرحہ ہوٹل سے واپس آکر ساری رات سو نہیں سکی تھی۔۔جب بھی وہ آنکھیں بند کرتی تو سامنے شاہزیب کی تصویر دکھائی دیتی تھی۔۔

"ہائے اللہ میں کیا سوچ رہی ہوں۔۔"
وہ اٹھ جر بیٹھتی اپنا سر جھٹکتی ہوئی بولی تھی۔۔

"وہ کھڑوس مجھے سونے بھی نہیں دے رہا۔۔"
وہ منہ بنا کر غصے سے بولی تھی۔۔دوبارہ لیٹتی منہ پر تکیہ رکھ کر وہ زور سے آنکھیں میچتی الٹی گنتی گننا شروع ہو گئی تھی۔۔جس سے جلد ہی وہ نیند کی وادیوں میں کھو گئی تھی۔۔

صبح وہ تیار ہو کر یونیورسٹی کے لیے فلیٹ سے نکلی تھی جب لفٹ میں داخل ہوتے ہی اس کا سامنا نیوی بلیو فارمل پینٹ شرٹ میں ملبوس شاہزیب سے ہوا تھا۔۔

"گڈ مارننگ۔۔"

وہ آہستہ سے نرم آواز میں بولی تھی۔۔

"گڈ مارننگ۔۔"
شاہزیب گھمبیر آواز میں بنا اس کی طرف دیکھے جوابا بولا تھا۔۔افرحہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔۔گردن موڑتے اس نے ساکت نگاہوں سے شاہزیب کو دیکھا تھا۔۔

"میں آج زیادہ ہینڈسم لگ رہا ہو جو مجھے ایسے دیکھ رہی ہو؟"
وہ بنا اسے دیکھے سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

اس کی بات سن کر افرحہ کا منہ کھل گیا تھا۔۔

"آ۔۔آپ۔۔م۔۔میں۔۔میں آپ کو نہیں لفٹ کو دیکھ رہی تھی۔۔"
وہ لب دبا کر گھبراتے ہوئے بولی تھی۔۔

"اچھا۔۔۔"

اس کی طرف رخ کرتے شاہزیب نے ائبرو اچکاتے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔لفٹ کے کھلتے ہی وہ باہر نکلا تھا جب افرحہ بھی اس کے پیچھے ہی باہر نکل آئی تھی۔۔

شاہزیب نے آج پہلی بار اس سے سکون سے بات کی تھی ورنہ ہمیشہ ہی اس بیچاری کو کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا۔۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟"
افرحہ نے کنفیوز ہوتے حیرت سے پوچھا تھا۔۔شاہزیب کے اچانک رکنے پر وہ اس کی کمر میں بجنے سے بمشکل بجتی تیزی سے دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔"
وہ سپاٹ انداز میں افرحہ پر ایک نظر ڈالتا بولا تھا۔۔جو حیران اور کنفیوز سی بے حد کیوٹ لگ رہی تھی۔

وہ حیران و پریشان کھڑی افرحہ کو ایک نظر دیکھتا تیزی سے پارکنگ لاٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

افرحہ منہ بناتی ہوش کی دنیا میں لوٹتی بس اسٹاپ کی جانب روانہ ہو گئی تھی۔۔ شاہزیب نے آج اسے صحیح حیران کر دیا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

یونیورسٹی پہنچ کر وہ معمول کے مطابق کلاسسز لینے لگی تھی۔وہ آج شاہزیب کی کلاس کے لیے لیٹ ہو گئی تھی۔اب اسے کلاس کی طرف جاتے ہوئے تھوڑا ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں شاہزیب اسے ڈانٹ ہی نہ دے۔۔

بیک ڈور سے کلاس روم میں داخل ہوتے شاہزیب کو اپنی جانب دیکھتے پا کر وہ بہادر بنتی اپنی بال ایک ادا سے جھٹکتی لاسٹ رو میں ہی بیٹھ گئی تھی۔۔

شاہزیب نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس ٹڈی کو دیکھا تھا جو ایک تو اس کی کلاس میں لیٹ آئی تھی دوسرا اسے ہی ایٹیٹیوڈ دیکھا رہی تھی۔۔ کڑوا گھونٹ پیتے اس نے بمشکل خود کو کچھ کہنے سے روکا تھا۔۔

اپنا لیکچر جاری رکھتے ہوئے آخر میں اس نے ساری کلاس کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔

"آپ سب لوگوں کا منڈے کو ٹیسٹ ہو گا جس میں تین لوگ جن کے سب سے اچھے مارکس آئیں گے۔وہ میرے ساتھ یونیورسٹی کی طرف سے کانفرنس میں جائیں گے۔۔جو آپ کی جوب کے لیے بھی بہترین ثابت ہو سکتا ہے۔۔اس لیے سب اچھے سے تیاری کر کے آیئے گا۔۔"
شاہزیب سنجیدگی سے بولا تھا۔۔کلاس میں سب سٹوڈنٹس اس کی بات سنتے ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگ گئے تھے۔

افرحہ بھی سر ہلاتی اچھے سے تیاری کرنے کا سوچ رہی تھی۔۔

"اور آپ لوگوں کا پچھلے ویک جو ٹیسٹ ہوا تھا اس کے گریڈز بھی آپ کے پورٹل پر پوسٹ ہو چکے ہیں۔۔بیسٹ آف لک فار دی نیکسٹ ویک۔۔"

شاہزیب اپنا لیپ ٹاپ بند کر کے بیگ میں رکھتا ایک نظر کلاس پر ڈالتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔

افرحہ نے اپنا گریڈ چیک کرنے کے لیے لوگ ان کیا تھا۔۔اپنے ٹیسٹ میں "سی" گریڈ دیکھتے اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔۔

غصے سے مٹھیاں بھینچتی وہ اپنی چیزیں بیگ میں ڈالتی شاہزیب کے آفس کی طرف روانہ ہوئی تھی۔۔

شاہزیب جو ابھی اپنے آفس میں آکر بیٹھا تھا۔۔دروازے پر ناک ہونے پر اس کی اجازت سے افرحہ اس کے آفس میں داخل ہوئی تھی۔۔

"مجھے لگتا ہے آپ کو مجھ سے کوئی خاص پروبلم ہے پروفیسر۔۔"
وہ ٹیبل پر ہاتھ رکھتی اپنا غصہ بمشکل کنٹرول کیے بولی تھی۔۔

"مجھے تم سے کوئی پروبلم نہیں ہے۔۔"
وہ سنجیدگی سے اپنا لیپ ٹاپ چارج پر لگاتا ہوا بولا تھا۔۔

"پہلے آپ نے میری ساری کلاس کے سامنے بنا کسی قصور کے انسلٹ کی اور مجھ سے معافی بھی نہیں مانگی پھر اب یہ ٹیسٹ میں سی گریڈ دیا ہے۔۔ میرا کبھی بھی سی گریڈ نہیں آیا لیکن آپ کو تو کوئی خاص دشمنی ہے۔۔"
وہ اسے گھورتی ہوئی بنا پلکیں جھپکے تیز لہجے میں بولی تھی۔۔

"اپنا لہجہ درست کرو اور آہستہ آواز میں بات کرو۔۔"
شاہزیب ناگواریت سے اس کی اونچی آواز سن کر سرد لہجے میں بولا تھا۔۔

"مجھے یہ بتائیں آپ نے مجھے سی گریڈ کیوں دیا؟"
وہ اب کی بار دھیمی آواز میں پوچھ رہی تھی۔

"تمھارا ٹیسٹ اتنا شاندار نہیں تھا کہ میں اسے اے پلس گریڈ دیتا۔۔"
شاہزیب سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"تمھارے کنسیپٹ نہیں کلئیر تم نے بہت سی غلطیاں کی تھیں۔۔ شکر کرو میں نے تمھیں سی گریڈ دے دیا ورنہ ڈی گریڈ بنتا تھا۔۔"

شاہزیب اس کے چہرے پر نظریں ٹکائے سنجیدگی سے بولا تھا۔۔ افرحہ نے اس کی بات سنتے اپنی مٹھیاں بھینچتے خود کو کچھ بھی غلط کہنے سے روکا تھا۔۔

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟"
وہ لب بھینچ کر پوچھ رہی تھی۔۔

"میں یہ ہی کہنا چاہتا ہوں کہ تم بہت بڑی ایڈیٹ ہو۔۔جو گریڈ بنتا تھا میں دے چکا ہوں۔۔ لیکن یہ بات تمھیں سمجھ نہیں آرہی۔۔"

شاہزیب اب کی بار سرد لہجے میں جھنجھلا کر بولا تھا۔۔افرحہ نے منہ پھولایا تھا۔۔

"پلیز آپ میرا گریڈ بی کر دیں۔۔سی گریڈ بہت لو ہے۔۔"

افرحہ معصوم منہ بناتی التجائیہ بول رہی تھی۔۔

"تم جو ڈیزرو کرتی تھی میں نے تمھیں دے دیا اب چپ چاپ چلی جاو۔۔"

شاہزیب اس کی بات پر اپنی حیرانی چھپاتا ہوا بولا تھا۔۔

"پلیز آپ تو بہت اچھے ہیں میرا گریڈ بی کر دیں۔۔"

وہ شاہزیب کی بات کو نظر انداز کرتی بولی تھی۔۔

شاہزیب نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔۔افرحہ اس کی نظروں سے گھبرا گئی تھی۔۔

"م۔۔میں بس جا رہی ہوں۔۔"
وہ تیزی سے بولتی جھپاک سے اس کے آفس سے نکل گئی تھی۔۔

"ایڈیٹ"
شاہزیب سر جھٹکتا بڑبڑایا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

شام کا وقت تھا شاہزیب فلیٹ میں ریسٹ کر رہا تھا جب دروازے پر بیل ہونے پر وہ دروازہ کھولنے گیا تھا۔۔

افرحہ کو اپنے سامنے دیکھ کر شاہزیب نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو ہاتھوں میں ٹرے پکڑے کھڑی تھی۔۔

"یہ میں نے آپ کے لیے حلوا بنایا ہے۔۔"
وہ مسکراتی ہوئی بولی تھی شاہزیب نے مشکوک نگاہوں دے اسے دیکھا تھا۔۔

"میں تمھارا گریڈ "بی" نہیں کروں گا۔۔"
شاہزیب کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔ افرحہ کے چہرے کی مسکراہٹ ڈگمگائی تھی۔۔

"م۔۔ میں اچھا ہمائے ہونے کے ناطے آپ کو یہ دینے آئی ہوں۔۔"
افرحہ نے منہ بناتے اس کے سامنے ٹرے بڑھائی تھی۔۔ شاہزیب نے خاموشی سے اس سے ٹرے پکڑ لی تھی۔۔ دروازہ اس کے منہ پر بند کرتے وہ ٹرے میں موجود پلیٹ سے حلوا نکال چکا تھا۔۔

دروازہ کھول کر منہ کھولے کھڑی افرحہ کو ٹرے پکڑاتا وہ دوبارہ اس کے منہ پر دروازہ بند کر چکا تھا۔۔ افرحہ منہ پھولاتی غصے سے اپنے فلیٹ مین چلی گئی تھی۔۔

شاہزیب حلوا لیتا صوفے پر بیٹھتا ٹی وی اون کرتا کھانے لگا تھا۔۔ ابھی وہ حلوا کھا کر فارغ ہوا ہی تھا جب ایک بار پھر دروازے پر بیل ہوئی تھی۔

وہ آنکھیں گھماتا دروازے کی طرف بڑھتا دروازہ کھول چکا تھا۔۔

"میں آپ کے لیے شامی کباب بنا کر لائی ہوں۔۔"
وہ مسکراتی ہوئی بولی تھی۔۔

"میں تمھارا اگریڈ بی نہیں کروں گا۔۔"
شاہزیب نے جواب دیتے اس کے ہاتھ میں موجود باکس پکڑ لیا تھا۔۔

"پلیز بی گریڈ کر دیں میرا۔۔۔"
وہ ہاتھ جوڑ کر التجائیہ بولی تھی۔۔ شاہزیب نے سنجیدگی دے اسے دیکھا تھا۔

"بالکل بھی نہیں۔۔مجھے رشوت دے کر اپنا گریڈ بڑھانے کی بجائے آنے والے ٹیسٹ کی تیاری کرو۔۔"

شاہزیب جواب دیتا ایک بار پھر اس کے منہ پر دروازہ بند کر چکا تھا۔۔افرحہ پیر پٹھکتی غصے سے اپنے فلیٹ کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

شاہزیب نے ابھی باکس اپنی فریج میں رکھا ہی تھا جب ایک بار پھر دروازے پر بیل ہونے پر وہ افرحہ کے بارے میں سوچتا دروازے کی طرف بڑھا تھا۔۔

سامنے کھڑے کسی انجان لڑکے کو دیکھ کر شاہزیب نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔

"ہیلو کیا آپ بتا سکتے ہیں افرحہ کس فلیٹ میں رہتی ہے ؟"

اس شخص نے ہلکی مسکان سے پوچھا تھا۔۔

"نہیں"
شاہزیب نے آنکھیں چھوٹی کرکے اس کا جائزہ لیتے سپاٹ انداز میں کہا تھا۔۔

شاہزیب اس کے منہ پر دروازہ بند کرنے لگا تھا جب ساتھ والے فلیٹ سے نکلتی افرحہ کی آواز سن کر وہ روکا تھا۔۔

"زید۔۔۔واٹ آ سرپرائز۔۔"
افرحہ جو ایک بار پھر شاہزیب سے بات کرنے کے لیے نکلی تھی اس کے فلیٹ کے باہر زید کو دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔۔

"اوہ تھینک گاڈ تم مل گئی۔۔"
زید نے ایک جست میں اس کے پاس پہنچتے اسے گلے لگایا تھا۔۔

شاہزیب نے انھیں دیکھ کر بے ساختہ زور سے مٹھیاں بھینچی تھیں۔۔انھیں ایک نظر گھورتا وہ زور سے دروازہ بند کرگیا تھا۔۔

افرحہ جو یوں زید کے گلے لگانے پر حیران اور پریشان ہو گئی تھی۔۔ شاہزیب کا دروازہ بند ہونے پر وہ تیزی سے زید کو دھکا دیتی اس سے دور ہٹی تھی۔۔

"تم پاگل ہو۔۔ مجھے اب دوبارہ چھونا مت۔۔"
افرحہ سنجیدگی سے بولی تھی۔۔ زید اس کے ماموں کا اکلوتا اور بگڑا ہوا بیٹا تھا جس سے افرحہ کی بات چیت ہوتی رہتی تھی آج اسے اچانک کینیڈا دیکھ کر افرحہ کو حیرت ہوئی تھی۔۔ لیکن اس کا یوں چپکنا اسے بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔

"اوہ سوری یار بس ایکسائٹمینٹ میں پتا ہی نہیں چلا۔۔"
وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا مسکرا کر بولا تھا۔۔ افرحہ نے اس کی بات پر دھیرے سے سر ہلایا تھا۔

افرحہ اسے اپنے ساتھ لیے فلیٹ میں اگئی تھی۔۔ اسے صوفے پر بیٹھنے کا بولتے وہ اس کے لیے ریفریشمنٹ کا انتظام کرنے لگ گئی تھی۔۔

"تمہارا یہاں کیسے آنا ہوا؟"
افرحہ نے اس کے سامنے ریفریشمنٹس رکھتے ہوئے پوچھا۔۔

"میں یہاں بزنس ڈیل کے لیے آیا تھا سوچا تم سے بھی مل لوں۔۔"
زید مسکرا کر بولا تھا۔۔ افرحہ نے سر ہلایا تھا۔۔

"تم ساتھ والے فلیٹ پر کیا کر رہے تھے۔۔؟"
افرحہ نے اسے شاہزیب سے کے دروازے پر دیکھا تھا تبھی پوچھ رہی تھی۔۔

"اس سے تمہارے بارے میں پوچھ رہا تھا لیکن اس نے بتانے سے صاف انکار کر دیا شکر ہے تم خود باہر نکل آئی تھی۔۔"
کافی پیتے زید نے اسے جواب دیا تھا۔۔ افرحہ نے سمجھتے ہوئے دھیرے سے سر ہلایا تھا۔۔

شاہزیب کی تو ویسے ہی اس سے کوئی دشمنی تھی بھلا وہ اس کے جاننے والے کسی کو اس کے بارے میں بتا سکتا تھا۔۔افرح نے شاہزیب کے بارے میں سوچتے اپنے لب دبائے تھے۔۔وہ شخص اس کے سر پر سوار ہونے لگا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"تمھیں کیا ہوا ہے اتنے غصے میں کیوں لگ رہے ہو؟"
شاہزیب عادل سے ملنے صبح صبح ہی اس کے گھر آگیا تھا۔اس کو مسلسل سگریٹ پیتے اور ٹہلتے دیکھ کر عادل نے کافی کا کپ ٹیبل پر رکھتے پوچھا تھا۔

"مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔"
وہ غصے سے بولا تھا۔۔اس لڑکے اور افرح کا گلے لگنا یاد کر کے اسے بار بار شدید غصہ آرہا تھا۔وہ اپنی حالت بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ساری رات وہ سو بھی نہ پایا تھا۔جس سے اس کے سر میں شدید درد بھی ہو رہا تھا۔

"بکواس مت کرو۔۔ تمھیں دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے ابھی کسی کا قتل کر دو گے۔۔"
عادل کافی پیتا لب دبا کر بولا تھا۔۔ شاہزیب نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔۔

"میں تمھیں بتا رہا ہوں عادل وہ لڑکی میرے سر پر سوار ہو کر۔۔ اب میرا دماغ خراب کر کے۔۔۔ مجھے پاگل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔۔"
شاہزیب سرخ چہرہ لیے سگریٹ کے گہرے کش لیتا بولا تھا۔۔ عادل نے اس کی بات سن کر منہ بگاڑا تھا۔۔

"تم روز مجھ سے ایک ہی بات کرتے ہو۔۔ جو بھی پروبلم ہے اس لڑکی سے بات کر کے سولو کر لو۔۔ مجھے ایسے بتاتے ہو جیسے میں تمھاری محبوبہ ہوں۔۔"
عادل تپا ہوا کافی کے سیپ لیتا اسے مزید جلا گیا تھا۔۔

"شٹ اپ تمھیں دوست مانتا ہوں تبھی سب کچھ بتاتا ہوں۔۔"

شاہزیب تیز لہجے میں بولا تھا۔۔عادل نے اسے دیکھتے آنکھیں گھمائی تھیں۔۔یہ بندہ بھی عجیب پاگل تھا۔

"سٹوڈنٹ ہے وہ تمھاری کچھ شرم کرلو۔۔اب اس کا کیا قصور کہ تم ہر وقت اسے سوچتے رہتے ہو۔۔"
عادل کی بات نے اس کے تن بدن میں آگ لگادی تھی۔۔

"تم بکواس کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کرسکتے۔۔"
شاہزیب غصے سے بولا تھا عادل نے منہ بگاڑتے اپنا موبائل نکالا تھا جیسے اس کی بات سے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو۔۔

"میرے یار یہی پیار ہے۔۔"
عادل گنگناتا ہوا موبائل میں نیوز پیپر کھول چکا تھا۔

"شٹ اپ گدھے ہر وقت فضول بولتے رہتے ہو۔۔"
شاہزیب اس کے قریب جاتا اس کے سر پر تھپڑ مار کر بولا تھا۔۔

"تمھیں تو میں ابھی جیل میں ڈالتا ہوں۔۔ ہر وقت پولیس والے پر ہاتھ اٹھاتے رہتے ہو۔۔"
عادل خشمگی سے بولا تھا۔۔

"ہاتھ لگا کر تو دیکھا۔۔"
شاہزیب نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے اسے زچ کر دینے والے انداز میں کہا تھا۔ عادل اس کی بات پر بھڑک ہی اٹھا تھا۔

"واٹ۔۔"
عادل کے چیخ کر بولنے پر شاہزیب اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟"
شاہزیب نے حیرت سے پوچھا۔۔

"یہ لڑکی ان کی بیٹی ہے؟"
عادل نے حیرت سے آنکھیں پھیلائے بریرہ اور اس کے پیرنٹس کی تصویر نیوز پیپر میں دیکھتے حیرت سے پوچھا تھا۔۔وہ کسی بہت بڑی بزنس کمپنی کا انٹرویو تھا۔

"نیچے لکھا تو ہوا ہے ان کی ہی بیٹی ہے۔۔اور یہ تو افرح کی فلیٹ میٹ اور فرینڈ ہے۔۔"
شاہزیب بریرہ کو پہنچانتا ہوا بولا تھا۔عادل شاہزیب کی بات سن کر حیران ہوا تھا۔

"تم اسے کیسے جانتے ہو؟"
شاہزیب نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔

"اسی سرپھری لڑکی کی مدد کی تھی میں نے۔۔"
عادل منہ بگاڑتا بولا تھا۔۔

"اوہ تمھارے کہنے کا مطلب اس نے تمھارے گال کو سجایا تھا۔۔"

شاہزیب طنزیہ بولتا عادل کو مزید تپا گیا تھا۔۔

"بھاڑ میں جاؤ تم۔۔ میں جا رہا ہوں پولیس اسٹیشن۔۔"
اپنی کافی ختم کرتا عادل تیار ہونے کے لیے چلا گیا تھا۔۔ شاہزیب بھی اس کے بعد اپنے فلیٹ کے لیے نکل گیا تھا جہاں اس کے جانے کا دل تو نہ تھا مگر مجبوراً جانا پڑ رہا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

آج اسے یونی سے آف تھا تبھی عادل سے ملتا وہ واپس اپنے فلیٹ میں آگیا تھا۔۔ لفٹ سے نکلتے وہ اپنے فلیٹ کا لاک کھولنے لگا تھا جب ساتھ والے فلیٹ سے افراح اور زید کو نکلتے دیکھ کر وہ ساکت ہوا تھا۔۔

"گڈ مارننگ پروفیسر۔۔"

اسے دیکھتے افرحہ چہکتے ہوئے بولی تھی۔۔زید جو رات کو واپس ہوٹل میں چلا گیا تھا۔۔اب زید دوبارہ اسے لینے آیا تھا تاکہ دونوں انجوائے کر سکیں۔۔

شاہزیب نے دھیرے سے سر ہلایا تھا جبکہ زید اسے نظرانداز کرتا لفٹ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔شاہزیب بھی لب بھینچتا اپنے گھر جانے کی بجائے لفٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

افرحہ اور زید کے پیچھے ہی لفٹ میں داخل ہوتے وہ لفٹ سے ٹیک لگائے سینے پر بازو باندھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔

"کل میں نے ایک پاکستانی ریسٹورنٹس سے کھانا ٹرائے کیا تھا۔۔میں وہاں سے آج تمہیں لنچ کرواؤں گا۔۔"
زید نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلانا چاہا تھا جب اس کا ارادہ سمجھتی افرحہ اس سے تھوڑے فاصلے پر ہٹی تھی۔۔

شاہزیب نے آنکھیں چھوٹی کر کے زید کو گھورا تھا جو شرمندہ سا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا تھا۔

"ہمم ٹھیک ہے۔۔"

افرحہ نے ایک نظر پیچھے مڑ کر شاہزیب پر ڈالی تھی۔ جو بظاہر اپنا موبائل نکالے اس میں بری طرح غرق تھا۔ لیکن یہ تو شاہزیب کو ہی معلوم تھا وہ ان کی باتیں سننے کے لیے پیچھے پیچھے آیا تھا۔۔

"گڈ بائے۔۔"

افرحہ شاہزیب سے بولتی زید کے ساتھ اس کی گاڑی کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔ شاہزیب مٹھیاں بھینچے اپنی گاڑی کی طرف گیا تھا۔۔

وہ بنا سوچے سمجھے ان کا پیچھا کرنے لگا تھا۔ جو اب ناشتہ کرنے اوپن ریسٹورنٹ میں بیٹھ گیا تھا۔۔ شاہزجب ایک سائیڈ پر کار پارک کر کے انھیں پر نظریں ٹکائے بیٹھا تھا۔۔ اسے نہیں علم تھا وہ جانے انجانے میں جیلس ہوتا ان پر نظر رکھ رہا تھا۔۔

"یہ کچھ زیادہ ہی چپکو ہے۔۔اس کے ہاتھ توڑنے پڑیں گے۔۔"
زید کو افرحہ کا ہاتھ پکڑتے دیکھ کر وہ دانت کچکچاتا بڑبڑایا تھا۔۔

شدت سے سگریٹ کی طلب محسوس کرتا وہ گاڑی کا شیشہ تھوڑا نیچے کرتا ان پر نظریں گاڑھے سگریٹ پینے لگا تھا۔۔

افرحہ کو زید کے ساتھ ہنستے دیکھ کر شاہزیب نے بمشکل خود کو گاڑی سے نکل کر زید کا منہ توڑنے سے روکا تھا۔۔

خود پر ضبط کے پہرے بیٹھاتا انھیں ناشتہ کرکے اٹھتے دیکھ کر شاہزیب نے سگریٹ نیچے پھینکتے گاڑی کا شیشہ واپس اوپر کیا تھا۔۔

"میں پاگل ہو گیا ہوں۔۔"
ان کا پیچھا کرتے وہ جھنجھلا کر بڑبڑایا تھا۔۔اپنی کیفیت اسے بالکل بھی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

Zanoor Writes

زید افرح کے ساتھ مال آیا تھا اسے یہاں سے کچھ چیزیں خریدنی تھیں جس میں وہ افرح کی مدد لینا چاہتا تھا۔۔

"یہ ڈریس کیسا ہے؟"
زید نے ائبرو اچکاتے افرح کو ایک براون کلر کا لونگ ویسٹرن سٹائل کا ڈریس دیکھایا تھا۔۔

"واو۔۔ یہ بہت خوبصورت ہے۔۔"
افرح نے ڈریس کو چھوتے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔ ان سے کچھ دور کھڑے شاہزیب نے انھیں دیکھتے مٹھیاں بھینچی تھیں۔

"اوکے یہ میری طرف سے تمھارے لیے گفٹ ہے۔۔"
زید مسکراتا ہوا جوابا بولا تھا۔۔

"نہیں نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

افرحہ نے فورا منع کرتے اس سے ڈریس لیتے واپس ہینگ کر دیا تھا۔۔

"ارے یار کیا ہو گیا ہے میری طرف سے گفٹ ہے تمھارے لیے۔۔"
زید نے اسے روکتے ہوئے کہا تھا۔۔

"میں نے کہا نہ نہیں ہے ضرورت۔۔"
افرحہ ڈریس پر لگا ٹیگ دیکھ چکی تھی۔وہ کافی مہنگا ڈریس تھا۔اسی وجہ سے انکار کر کے وہ زید کو سختی سے منع کرتی اس شاپ سے لے گئی تھی۔۔

جینٹس سیکشن میں داخل ہوتے ہی زید افرحہ کی مدد سے اپنے لیے شرٹس دیکھنے لگا تھا۔۔

زید ڈریس ٹرائے کرنے گیا تھا۔افرح اس کا انتظار کر رہی تھی۔جب اس کی دیوار پر لگے شیشے سے اپنے پیچھے کھڑے شاہزیب پر نظر پڑی تھی۔جو اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

افرح نے آنکھیں جھپکاتے اسے غور سے شیشے میں دیکھتے اپنا رخ موڑا تھا۔۔شاہزیب نے اس کو رخ پھیرتے محسوس کرتے فورا اپنا دھیان شرٹس کی طرف کیا تھا۔۔

"آپ میرا پیچھا کر رہے ہیں۔۔"
افرح نے اس کے قریب آتے گھور کر پوچھا تھا۔۔

"خواب کی دنیا سے باہر نکل آو میں یہاں شاپنگ کرنے آیا ہوں میرے پاس فضول ٹائم نہیں ہے کہ میں تمھارا پیچھا کرتا پھیروں۔۔"
شاہزیب اپنے ہاتھ میں موجود شاپنگ بیگ اس کے سامنے کرتا ہوا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"س۔۔سوری۔۔"

افرحہ اس کے بتانے پر بے ساختہ شرمندہ ہوتے نظریں جھکا گئی تھی۔۔ شرمندگی سے اس کے گال تپ اٹھے تھے۔۔

"ایکسکیوزمی۔۔مجھے شاپنگ کرنے دو۔۔"
شاہزیب اس کے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھتا بول رہا تھا۔۔

"ج۔۔جی میں کچھ ہیلپ کروں۔۔"
زید کے بارے میں بھولتی وہ شاہزیب کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے پوچھنے لگی تھی۔۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔"
شاہزیب بنا اس کی طرف دیکھے دو سویٹ شرٹس ہاتھ میں پکڑ تا دیکھنے لگا تھا۔ایک بلیک کلر میں تھی جبکہ دوسری گرے میں تھی۔۔

"بلیک شرٹ لے لیں یہ زیادہ پیاری لگ رہی ہے۔۔"

افرحہ نے مفت کا مشورہ دیا تھا۔۔شاہزیب نے بائیں ابرو اوپر اٹھاتے اس کی طرف دیکھا تھا جو بے ساختہ اپنے لب کاٹنے لگی تھی۔۔

معصومیت سے شاہزیب کی طرف آنکھیں جھپکا کر دیکھتی وہ معصوم گڑیا لگ رہی تھی۔۔شاہزیب ایک پل کے لیے ساکت ہوا تھا۔۔

"افرحہ۔۔"
زید کی آواز نے شاہزیب کا طلسم توڑا تھا۔۔افرحہ نے دائیں طرف دیکھا جہاں سے زید اس کی طرف آ رہا تھا۔۔

زید افرحہ کے ساتھ کھڑے شاہزیب کو دیکھ کر اسے گھورنے لگا تھا۔شاہزیب بنا زید پر نظر ڈالے افرحہ کو دیکھ رہا تھا۔۔

"تم مجھے اکیلا چھوڑ کر یہاں کیا کر رہی ہوں؟"
زید نے سنجیدگی سے لب بھینچتے پوچھا تھا۔

"وہ پروفیسر شاہ کو میری ہیلپ چاہیے تھی بس ان کی کچھ ہیلپ کر رہی تھی۔۔"

ایک مسکاتی نگاہ شاہزیب پر ڈالتی وہ زید سے بولی تھی۔۔

شاہزیب نے بھنویں بھینچ کر افرحہ کو دیکھا تھا جو دونوں کے درمیان بری پھنسی تھی۔۔

"تھینک یو مس افرحہ۔۔اب آپ جا سکتی ہیں۔۔"

شاہزیب دانت کچکچاتا طنزیہ انداز میں کٹیلے لہجے میں بولا تھا۔

"ہاں چلو افرحہ ابھی ہمیں مزید شاپنگ کرنی ہے۔۔پروفیسر صاحب خود اپنی شاپنگ کر لیں گے۔۔"

شاہزیب پر ایک غصیلی نگاہ ڈالتا وہ افرحہ سے سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

شاہزیب نے انھیں جاتے دیکھ کر مٹھیاں زور سے بھینچ لی تھیں۔اس کی نگاہوں نے دور تک افرحہ کا پیچھا کیا تھا۔

"تمھیں کیا ضرورت تھی ان کے سامنے ایسے بولنے کی۔۔"
افرحہ برہمی سے بولی تھی۔۔زید نے اپنا غصہ بمشکل کنٹرول کرتے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجاتے اسے دیکھا تھا۔۔

"یار مجھے نہیں پسند تم ہمارا کوالٹی ٹائم کسی اور کے ساتھ سپینڈ کرو۔۔"
زید کے نرم آواز میں بولنے پر افرحہ بھی ڈھیلی پڑی تھی۔

"اچھا۔۔ تم نے شرٹ پسند کرلی۔۔؟"
افرحہ نے موڈ ٹھیک کرتے اس سے پوچھا تھا۔۔ شاہزیب کا خیال اب بھی اس کی سوچوں کے پردوں پر لہرا رہا تھا۔۔

"افرحہ تم سن بھی رہی ہو میں کیا بول رہا ہوں؟"
اسے سوچوں میں گم دیکھ کر زید نے اسے بازو سے پکڑ کر ہلایا تھا۔۔

"ہاں میں سن رہی ہوں۔۔"
اس کی گرفت سے اپنا بازو نکلواتی افرحہ سر جھٹک کر بولی تھی۔۔

شاہزیب پکڑے جانے کے بعد خود کو سرزنش کرتا خاموشی سے واپس لوٹ گیا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

افرحہ واپس آکر اپنے ٹیسٹ کی تیاری کرنے لگ گئی تھی۔بریرہ اپنے کمرے میں سو رہی تھی جبکہ افرحہ لاؤنج میں بیٹھی تیاری کرنے میں مصروف تھی۔۔زید کے ساتھ اس کا دن اچھا گزر گیا تھا۔

اس کے پیرنٹس نے زید کے ذریعے اسے کافی چیزیں پاکستان سے بھجوائیں تھیں۔جو زید صبح ہی اپنے ساتھ لایا تھا۔۔

افرحہ تیاری کرتی ایک جگہ بری طرح پھنس گئی تھی۔اسے مطلوب ٹاپک بالکل بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔منہ بناتی وہ رونے والی ہوگئی تھی۔شاہزیب کے سی گریڈ دینے پر پہلے ہی وہ کافی پریشان ہوگئی تھی تبھی اس ٹیسٹ کے لیے اچھی تیاری کر رہی تھی۔۔

شاہزیب سے مدد لینے کا سوچتی وہ دس منٹ بعد اٹھتی کپڑے چینج کرتی فریش ہو گئی تھی۔۔ریڈ گھٹنوں تک آتی شرٹ اور سفید ٹراوزر پہنے ساتھ جیکٹ اور دوپٹہ گلے میں ڈالے وہ کتابیں پکڑے اپنے فلیٹ سے نکلتی شاہزیب کے فلیٹ پر گئی تھی۔۔

بیل بجاتے وہ شاہزیب کے دروازہ کھولنے کا انتظار کرنے لگی تھی۔۔ کسی لڑکی کے دروازہ کھولنے پر افرحہ کے چہرے پر موجود مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔ماہین کسی لڑکی کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔۔

"مجھے پروفیسر شاہ سے ملنا ہے۔۔"
افرحہ سامنے کھڑی ماہین کو غور سے دیکھتی نروس سی بولی تھی۔ماہین اپنی عمر سے کافی جوان دکھتی تھی تبھی افرحہ کو بھی وہ ینگ ہی لگ رہی تھی۔۔

"شاہزیب تم سے ملنے کوئی آیا ہے میں جا رہی ہوں۔۔"

ماہین اونچی آواز میں شاہزیب کو بتاتی افرحہ کی جانب مڑی تھی۔۔افرحہ پر ایک گہری نظر ڈال کر وہ ہلکی مسکراہٹ اسے پاس کرتی افرحہ کے راستہ دینے پر چلی گئی تھی۔۔

افرحہ کی نظروں نے دور تک اسے جاتے دیکھا تھا۔۔شاہزیب کے چٹکی بجانے پر اس کا دھیان شاہزیب کی طرف گیا تھا۔۔

"تمھیں اپنے فلیٹ میں سکون نہیں ملتا۔۔؟"

شاہزیب فلیٹ کے دروازے سے ٹیک لگائے سینے پر بازو باندھے اسے سرخ اور سفید مشرقی جوڑے میں گہری نظروں سے دیکھتا سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

افرحہ نے منہ پھولایا تھا۔۔محال ہے جو یہ شخص کبھی اس سے پیار سے بات کرلے۔۔اس کی یہ حسرت ہی رہ جائے گی۔۔

"مجھے ایک ٹاپک سمجھ نہیں آرہا پلیز وہ سمجھا دیں۔۔"

وہ کڑوا گھونٹ پیتی نظریں جھکائے بولی تھی۔۔

"تو یہ میرا ہیڈک نہیں ہے۔۔ کلاس میں ہوش میں رہتی تو سمجھ آجاتا۔۔"
شاہزیب کے اکھڑ لہجے میں بولنے پر افرحہ کا پارہ ہائی ہوا تھا۔۔

"آپ نے مجھے بلاوجہ ساری کلاس کے سامنے ڈانٹا تھا۔۔ اور آپ کی وجہ سے میں یہ ٹاپک نہیں سمجھ پائی تھی۔۔ اب یہ آپ پہ فرض ہے مجھے سمجھائیں۔۔"
وہ مہرون سویٹ شرٹ اور بلیک ٹراوزر میں رف سے حلیے میں موجود شاہزیب کو دیکھتی چیخ کر بولی تھی۔۔ اس کی کینچی کی طرح چلتی زبان نے اسے لاجواب کر دیا تھا۔۔

"میں صرف اس لیے سمجھانے لگا ہوں کیونکہ اس دن تمھاری کوئی غلطی نہیں تھی۔۔ لیکن یہ یاد رکھنا میں گریڈ تمھاری تیاری کے حساب سے دوں گا۔۔"

وہ اسے اندر آنے کا راستہ دیتا ساتھ ہی نئے ہونے والے ٹیسٹ کے گریڈ کے مطلق بتانے لگا تھا۔۔

"آپ اس دفعہ خود مجھے اے پلس گریڈ دیں۔"
افرحہ گردن اکڑا کر اندر آتی ہوئی بولی تھی۔۔ شاہزیب اس کی بات پر ہنسا تھا۔۔ افرحہ اس کو ہنستا دیکھ کر ساکت رہ گئی تھی۔۔

کتنی حسین تھی اس کی ہنسی کی آواز۔۔۔
کتنا خوبصورت لگ رہا تھا وہ کئیر فری انداز میں ہنستا ہوا۔۔
افرحہ کا دل بے ساختہ تیزی سے دھڑک اٹھا تھا۔۔

شاہزیب ایک دم ہنسی روکتا خاموش ہو گیا تھا اپنی جانب دیکھتی افرحہ کو دیکھتے اس نے گلا کھنگارا تھا۔۔ افرحہ نے اپنی نظریں فوراً جھکالی تھیں اسے اپنے گال تپتے ہوئے محسوس ہونے لگے تھے۔۔

"یہاں بیٹھ جاؤ۔۔"
شاہزیب نے اسے صوفے پر بیٹھنے کا کہا تھا۔۔

"کونسا ٹاپک ہے دیکھاو۔۔؟

دوسرے صوفے پر اس کے سامنے بیٹھتے شاہزیب اس سے پوچھنے لگا تھا۔۔

شیشے کے میز پر اپنی نوٹ بک رکھتے اس نے موبائل میں سے چند سلائڈز نکال کر اسے دکھائی تھیں۔۔

شاہزیب ٹاپک دیکھتا اسے سمجھانے لگا تھا۔۔افرحہ ڈر ڈر کر اس سے سوال کر رہی تھی۔۔شاہزیب تحمل سے اسے سمجھاتا اسے جواب دے رہا تھا۔۔

"تم اس ٹاپک کی ریڈنگ کرو جو سمجھ نہ آئے وہ پوچھ لینا۔۔"

شاہزیب بولتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔افرحہ نے خاموشی سے پڑھنا شروع کیا تھا۔۔

"افرحہ کافی پیو گی؟"

شاہزیب کے پوچھنے پر افرحہ نے حیرت سے آنکھیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔ اس کی اتنی مہربانی ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

"جی۔۔"
افرحہ مسکرا کر نرم آواز میں بولی تھی۔۔

"کیچن میں کافی مشین موجود ہے اور سارا سامان بھی اس کے پاس موجود ہے۔۔ میں کافی بنا لوں اس کے بعد خود اٹھ کر اپنی کافی بنا لینا۔۔"
شاہزیب اپنی مسکراہٹ دبا کر سنجیدگی سے بولا تھا۔۔ افرحہ شاہزیب کی بات پر تپ اٹھی تھی۔۔ اسے غصے سے گھورتی وہ منہ پھولا کر بیٹھ گئی تھی۔۔

"نظروں سے قتل کرنے کا ارادہ ہے؟"

شاہزیب مسلسل اس کی نظریں خود پر محسوس کرتا پوچھ بیٹھا تھا۔۔ وہ اوپن کیچن میں کھڑا بظاہر اپنے لیے کافی بنا رہا تھا۔ لیکن اس کی نظریں افرحہ پر ہی موجود تھی۔۔

"نہیں گلا دبا کر قتل کرنے کا ارادہ ہے۔۔"
وہ چڑ کر بولی تھی۔۔ شاہزیب کے لبوں پر ایک دلفریب مسکراہٹ آئی تھی جسے وہ باآسانی چھپا گیا تھا۔۔

"مجھے قتل کرنے کے خیالوں سے باہر نکلتے جو میں نے پڑھنے کو دیا ہے وہ پڑھو ابھی میں آکر اس کے بارے میں تم سے پوچھوں گا۔۔"
شاہزیب کی سنجیدہ آواز سنتی افرحہ پڑھنے لگی تھی۔۔ شاہزیب اپنی کافی بناتا اپنے کولیگ کی کال سننے کے لیے روم میں چلا گیا تھا۔۔

جب وہ واپس آیا تو افرحہ شیشے کے ٹیبل پر سر رکھے سوئی ہوئی تھی۔۔ آہستہ سے بنا آواز پیدا کیے وہ افرحہ کے قریب جاتا اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگا تھا۔۔

سرخ رنگ اس پر انتہائی خوبصورت اور دلنشین لگ رہا تھا۔۔ شاہزیب ٹرانس کی کیفیت میں گھٹنوں کے بل اس کے قریب بیٹھا تھا۔۔

اس کی سرخ گال اور ناک کو دیکھتے وہ بے ساختہ مسکرایا تھا۔۔ سوتے ہوئے وہ کوئی معصوم بچی لگ رہی تھی۔ لیکن یہ تو شاہزیب ہی جانتا تھا یہ چھوٹا پیکٹ بڑا دھماکہ تھی۔۔

شاہزیب نے اس کے چہرے پر نظریں ٹکائے بے ساختہ اپنا ہاتھ اس کے چہرے کی طرف بڑھاتے اس کے نرم و نازک پھولے ہوئے گالوں کو چھوا تھا جنھیں وہ غصے میں کچھ اور پھولا لیا کرتی تھی۔۔

"میری سوچوں پر قابض ہو کر تم نے بہت غلط کیا اس کا انجام بہت برا ہو گا۔۔"

شاہزیب اپنے ہاتھ کی پشت سے نرمی سے اس کا گال سہلاتا ہوا بولا تھا۔۔

افرحہ کے کسمسانے پر شاہزیب نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا تھا۔۔

"افرحہ اٹھو اور اپنے فلیٹ میں جاؤ۔۔"
شاہزیب کھڑا ہوتا اونچی آواز میں کرخت لہجے میں بولا تھا۔۔

"امم۔۔کیا ہوا ہے؟"
افرحہ نے اپنی آنکھیں مسلتے معصومیت سے شاہزیب کی دیکھتے پوچھا تھا جس کے دل نے بے ساختہ ایک بیٹ مس کی تھی۔۔

"کچھ نہیں تم اب اپنے فلیٹ میں جاؤ جو سمجھ نہ آئے وہ کل پوچھ لینا۔۔"
شاہزیب بے حد مشکل سے نظریں اس کے چہرے سے ہٹاتا بولا تھا۔۔

"تھینک یو سو مچ پروفیسر میری ہیلپ کرنے کے لیے۔۔"

افرحہ اپنی جمائی روکتی کھڑی ہوکر مسکرا کر بولتی اپنی چیزیں سمیٹ کر چلی گئی تھی۔۔شاہزیب بھی خود پر قابو پاتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

بریرہ نیند سے بیدار ہوتی فریش ہوکر کپڑے چینج کرتی گرین ویسٹرن سٹائل کا ڈریس پہنے تیار کھڑی تھی۔اس کا بالکل دل نہیں تھا پارٹی میں جانے کا لیکن اس کے پیرنٹس کی مسلسل کالز اور میسجز نے اسے مجبور کیا تھا آج پارٹی میں وہ اسے اس کے ہونے والے فیانسی سے ملوانے والے تھے۔۔

بریرہ بےزار سی اپنا کلچ اٹھاتی اور موبائل تھے باہر نکلی تھی۔افرحہ کو فلیٹ میں کہیں بھی موجود نہ پا کر اس کو انفارم کرنے کے لیے وہ سٹکی نوٹس پر اپنے جانے کا لکھ کر فریج سے لگا گئی تھی۔۔

یہ پارٹی اس کے پیرنٹس کی کمپنی کے اینول ڈنر کے لیے رکھی گئی تھی۔پارٹی میں داخل ہوتے ہی اس کی جانب کئی نگاہیں متوجہ ہوئی تھیں۔

وہ گردن اکڑاتی اپنی پیرنٹس کو دیکھتی ان کی جانب گئی تھی۔وہ جاتے ہوئے ویٹر سے وائن کا گلاس لے کر بھی اپنے اندر انڈیل چکی تھی۔۔تاکہ ٹھنڈے دماغ سے اپنے پیرنٹس سے بات کر سکے۔۔

"واٹ دا ہیل از رونگ ود یو۔۔ہم ایک گھنٹے سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔اور تم ہماری کالز اور میسجز کا بھی جواب نہیں دے رہی تھی۔۔"
مسز شہروز غصے سے اپنی آواز دھیمی رکھتی ہوئی بولی تھیں۔۔

"ٹریفک جام میں پھنس گئی تھی اور فون کی طرف میرا دھیان نہیں گیا موم۔۔"
وہ لب بھینچ کر تمیز کے دائرے میں رہتی ہوئی بول رہی تھی۔۔

"شٹ اپ بریرہ ابھی جسٹن اسی طرف آرہا ہے۔۔کوئی بھی بدتمیزی کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔"
شہروز صاحب سنجیدگی سے سخت لہجے میں بولے تھے۔۔

بریرہ نے زور سے اپنے لب اور مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔

"آپ ایک نان مسلم سے میری شادی کر رہے ہیں۔۔؟"
وہ جسٹن کا نام سنتی غصے کی شدت سے کانپتی پوچھ رہی تھی۔

"اوہ کم اون ہنی اِٹس ناٹ آ بگ ڈیل۔۔"
مسز شہروز مسکراتے ہوئے اس کے بازو کو دباتے ہوئے بولی تھیں۔۔بریرہ کے منہ سے ایک تکلیف دہ سسکی نکلی تھی۔۔ جسٹن کے ان کے قریب آنے پر مسز شہروش نے اس کا بازو آزاد کیا تھا۔۔

"ہیلو جسٹن۔۔کیسے ہو تم؟"

مسز شہروز مسکراتے ہوئے جسٹن سے گلے ملی تھیں۔۔بریرہ کو بے ساختہ ان لوگوں سے کراہت محسوس ہوئی تھی۔۔منہ پر ہاتھ رکھتے اس نے بے ساختہ آنے والی قے کو روکا تھا۔۔

"ہائے سویٹ ہارٹ یو آر لوکنگ بیوٹیفل۔۔"

جسٹن بریرہ کی طرف مڑتا مسکراتا ہوا اس کے گال پر جھکا تھا۔۔جب اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے بریرہ نے اس کو روکا تھا۔۔

"میں اس سے کبھی بھی شادی نہیں کروں گی۔۔"

جسٹن کو پیچھے دھکیلتی وہ شہروز صاحب سے غصے میں بولتی جانے لگی تھی جب مسز شہروز کا ہاتھ بے ساختہ اٹھا تھا اور بریرہ کے دائیں گال پر چھاپ چھوڑ گیا تھا۔۔

ہال میں ایک دم خاموشی چھا گئی تھی۔۔بریرہ نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتے ایک کٹیلی نظر ان دونوں پر ڈالی تھی۔اپنے ہاتھ میں موجود بیگ پر گرفت مضبوط کرتی وہ بنا کسی کی طرف دیکھے تیزی سے چلتی وہاں نکل گئی تھی۔

ہال سے باہر نکلتے ہی آنسو اس کی آنکھوں سے نکلتے گال پر بہنے لگے تھے۔۔گاڑی میں بیٹھتے سٹیرینگ ویل پر سر ٹکاتے وہ اونچی آواز میں رونے لگی تھی۔۔

پانچ منٹ بعد خود کو سنبھالتے اس نے شیشے میں اپنا چہرہ دیکھا تھا اس کا گال ہلکا ہلکا سرخ ہو گیا تھا۔۔اس نے سسکی روکتے کار اسٹارٹ کی تھی۔کار فل سپیڈ سے چلاتے ایک بار پھر اپنے چہرے پر پڑنے والے تھپڑ کو یاد کرتی وہ شدت سے رو پڑی تھی۔

آنسوؤں کی وجہ سے اسے کچھ صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔بے دھیانی سے اسے مین روڈ پر ریڈ سگنل نہیں دکھا تھا تبھی سامنے سے آتی اکر میں اس کی کار زور سے ٹکرائی تھی۔اس کے بعد اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا تھا۔۔

Zanoor Writes

اس کی آنکھ جب کھلی تو اس نے خود کو ہوسپٹل میں پایا تھا۔۔اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔اس کا ہاتھ بے ساختہ اپنے سر پر گیا تھا جہاں پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔

"اوہ فائنلی میڈم کی آنکھ کھل ہی گئی۔۔"
جانی پہچانی آواز سنتے اس نے دائیں جانب دیکھا تھا جہاں۔صوفے پر بیٹھا عادل اپنے پولیس یونیفارم میں ملبوس اسے گھور رہا تھا۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو آلو۔۔؟"

"اور مجھے کیا ہوا ہے۔۔؟"
وہ اپنا سر تھامتی بے زاریت سے پوچھ رہی تھی۔۔

"تمھارا ایکسیڈینٹ ہوا تھا۔۔کیونکہ تم نے ریڈ سگنل کروس کیا تھا۔۔تمھارے سر پر چوٹ آئی ہے ویسے کچھ نہیں ہوا۔دوسری گاڑی میں جو شخص موجود تھا اسے ہلکی پھلکی چوٹیں آئیں ہیں۔۔میں نے اسے

بہت مشکل سے تمھارے خلاف کیس کرنے سے روکا ہے۔۔ لیکن ایک بری خبر ہے۔۔"

عادل بولتا ہوا آخر پر افسوس سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔بریرہ کا دل بے ساختہ دھڑکا تھا۔۔

"کیسی بری خبر؟"
اس نے اپنا خشک گلا تر کرتے کانپتی آواز میں پوچھا تھا۔۔

"حادثے کے دوران تمھارا دماغ کہیں گر گیا ہے۔۔"
عادل مسکراہٹ دباتا بولا تھا۔۔بریرہ نے غصے سے ہوے اسے گھورا تھا۔۔اپنے دائیں جانب موجود ٹیبل سے اٹھاتے شیشے کا گلاس اس نے عادل کی طرف پھینکا تھا جو ہنستا ہوا بروقت پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔

"بدتمیز آلو۔۔۔تمھارے پاس عقل نام کی چیز ہی نہیں ہے۔۔ آہ۔۔"

غصے سے بولتے اچانک سر میں درد سے اٹھنے والی لہر محسوس کرتے وہ خاموش ہوگئی تھی۔۔

"تمھیں کچھ دیر تک یہ درد محسوس ہوتا رہے گا۔۔زیادہ چیخو مت اس سے تمھارا ابھی نقصان ہوگا اور میرے کان کر پردے بھی متاثر ہوں گے۔۔"
عادل اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا بولا تھا۔۔بریرہ نے اسے گھورا تھا۔

"کیا ٹائم ہو رہا ہے۔۔"
بریرہ نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا تھا۔۔

"صبح کے تین بج رہے ہیں۔۔۔ تمھیں ڈسچارج کر دیا گیا ہے۔۔ میں تمھارے اٹھنے کا ہی انتظار کر رہا تھا تا کہ تمھیں گھر چھوڑ سکوں۔۔"
عادل اپنی ریسٹ واچ میں ٹائم دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔

"خیریت اتنے مہربان ہو رہے ہو؟"
وہ اٹھتی ہوئی اسے گہری نظروں سے دیکھتی پوچھنے لگی۔۔

"میں اپنی ڈیوٹی کر رہا ہوں۔۔اب چپ چاپ چلو۔۔"
عادل ایک دم سنجیدہ ہوتا بولا تھا۔۔بریرہ آنکھیں گھماتی اٹھی آہستہ سے اٹھتی اس کے پیچھے چلنے لگی تھی۔

"یہ تمہاری میڈیسن ہے ساتھ پر سکریپشن بھی ہے۔۔یاد سے میڈیسن لے لینا۔۔اس سے بہتر محسوس کرو گی۔۔"
اسے بلڈنگ کے سامنے ڈراپ کرتے عادل نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔بریرہ دھیمی آواز میں اسے شکریہ ادا کرتی اندر چلی گئی تھی۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

افرح چار دن سے بریرہ کا بہت زیادہ خیال رکھ رہی تھی اور اسے کہیں جانے بھی نہیں دے رہی تھی۔۔زید بھی کل کی فلائٹ سے پاکستان جا چکا تھا جس پر افرح نے سکون کا سانس لیا تھا ورنہ موقع پاتے ہی وہ اس کے پاس پہنچ جاتا تھا۔۔

افراح کا ٹیسٹ بھی بہت اچھا ہو گیا تھا۔ جس پر وہ شاہزیب کی مشکور تھی جس نے اس کی تیاری میں مدد کی تھی۔
آج اس کے ٹیسٹ کا رزلٹ تھا۔ اسے خواہ مخواہ ہی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔ شاہزیب کے کلاس میں داخل ہوتے ہی وہ شدید نروس ہو گئی تھی۔

"میں آپ لوگوں کے ٹیسٹ چیک کر چکا ہوں۔۔ آپ میں سے جو تین لوگ سلیکٹ ہوئے ہیں ان کے سب سے بہترین ٹیسٹ تھے۔۔ تین لوگ جو سلیکٹ ہوئے ہیں وہ ہیں چارلی، جان اور افراح۔۔"

افراح جو آنکھیں بند کرتے سن رہی تھی۔۔ شاہزیب کے نام لینے پر اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولی تھیں۔ اس کی چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ نمایا ہوئی تھی۔۔

افراح کی نظریں بے ساختہ شاہزیب کی نظروں سے ملی تھیں۔۔ جس کے ہونٹ افراح کو ہلکے سے اوپر اٹھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔۔

افرحہ کا دل ایک دم تیزی سے دھڑک اٹھا تھا۔۔ شاہزیب کی نظروں کی شدت نے اسے نگاہیں جھکانے پر مجبور کر دیا تھا۔

"آپ تینوں کو وینیو اور ٹائمنگ آج شام تک ای میل کر دی جائے گی۔۔ امید ہے آپ تینوں کو وہاں سے کچھ سیکھنے کو ملے گا۔۔" شاہزیب بولتا ہوا تینوں کی طرف دیکھتا کلاس ڈسمس کر گیا تھا۔۔

وہ شاہزیب سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن چارلی نے اسے روک لیا تھا۔۔ چارلی سے بات کرتی وہ شاہزیب کے آفس میں گئی تھی۔۔

دھڑکتے دل سے ناک کرتے اجازت ملنے پر اندر داخل ہوتے افرحہ مسکراتے ہوئے شاہزیب کو دیکھتے بولنے لگی تھی۔۔

"میں نے آپ کو کہا تھا نہ اس بار میں اے پلس لے کر دکھاوں گی۔۔"
افرحہ مسکراتے ہوئے بولی تھی شاہزیب نے ائبرو اچکاتے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔

"تمھیں بہت بڑی غلط فہمی ہے بی گریڈ ہے تمھارا۔۔وہ بھی میں نے بہت مشکل سے دیا ہے۔۔"

شاہزیب اس کا گہری نظروں سے جائزہ لیتا بولا جو براون کرتے اور جینز میں بلیک کوٹ پہنے گلے میں مفلر ڈالے بالوں کی پونی بنائے مسکراتی ہوئی اس کے حواسوں پر چھا گئی تھی۔

"اب آپ جان بوجھ کر ایسا بول رہے ہیں۔۔"
افرحہ منہ بناتے ہوئے بولی تھی۔۔

"اور میں ایسا کیوں کروں گا۔۔؟"

کوہنیاں ٹیبل پر ٹکائے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنساتے ہوئے شاہزیب نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

"کیونکہ آپ مجھ سے جل رہے ہیں۔۔ میں نے آپ کو غلط ثابت کر دیا۔۔"
افرحہ اتراتے ہوئے بولی تھی۔ شاہزیب نے بھنویں بھینچ کر اسے گھورا تھا۔۔

"زیادہ ہوا میں اڑنے کی ضرورت نہیں ہے ابھی تمھارا گریڈ چینج کر دوں گا۔۔"
شاہزیب کے سنجیدگی سے بولنے پر اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔

"آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔"
وہ لب کاٹتی بولی تھی۔۔

"مجھے چیلنج کر رہی ہو؟"

شاہزیب نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے پوچھا۔۔اس کی نظر بے ساختہ افرحہ کے ہونٹوں پر گئی تھی۔۔ جنھیں دانتوں تلے دبائے وہ ان کا خون نکالنے والی ہو گئی تھی۔

"ن۔۔نہیں میں ویسے ہی بول رہی ہوں۔۔اچھا میں چلتی ہوں میری کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔"

افرحہ تیزی سے بولتی اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر نکل گئی تھی۔۔

"ایڈیٹ۔۔۔"
وہ دھیرے سے مسکراتا بڑبڑایا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

کانفرنس کا دن تھا آج اس کی کوئی کلاس بھی نہیں تھی۔۔بریرہ کے ساتھ سارا دن گزارتی وہ شام کو تیار ہونے لگی تھی۔۔سکن کلر کا لونگ

سلیو ویسٹرن سٹائل کا گاون پہنے افرحہ تیار کھڑی تھی۔ بریرہ نے اس کا لائٹ میک اپ کر دیا تھا اب وہ اس کے بالوں میں لوز کرل ڈال رہی تھی۔۔

"میں زیادہ اوور تو نہیں لگ رہی؟"
افرحہ نے خود کو شیشے میں دیکھتے گھبراتے ہوئے بریرہ سے پوچھا۔۔

"نہیں برڈی تم ایک دم ہوٹ اور ڈیسنٹ لگ رہی ہو۔۔"
بریرہ کے ایک آنکھ دبا کر بولنے پر افرحہ کے گال سرخ ہو گئے تھے۔۔

"بہت بدتمیز ہو تم۔۔"
افرحہ اپنے گالوں پر اپنے ٹھنڈے ہاتھ رکھتی خفگی سے بولی تھی۔ بریرہ اس کے بولنے پر ہنس پڑی تھی۔ افرحہ کو پک کرنے حپارلی آرہی تھی۔ وہ ہی اسے لے کر وینیو پر جانے والی تھی۔۔

"اپنا خیال رکھنا برڈی۔۔"

بریرہ سے ملتی جارلی کا میسج ملنے پر وہ فلیٹ سے نکل گئی تھی۔۔

مطلوبہ وینیو میں پہنچتے گاڑی سے نکلتے ہی ان کا سامنا جان اور شاہزیب سے ہوا تھا۔۔

افرحہ پر نظر پڑتے ہی شاہزیب ساکت ہوا تھا۔لائٹ میک اپ میں سکن گاون اس پر انتہائی حسین لگ رہا تھا۔۔جان کی نظر بھی افرحہ پر محسوس کرتے شاہزیب نے اپنے جبڑے بھینچے تھے۔۔بلیک پینٹ کوٹ میں وہ کافی ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

"ہمیں اب اندر چلنا چاہیے۔۔"
شاہزیب سنجیدگی سے افرحہ کی طرف دیکھے بنا بولا تھا۔۔افرحہ کو شاہزیب اندر جانے کے بعد نظر انداز کرنے لگا تھا جسے افرحہ کے ساتھ جارلی اور جان بھی محسوس کر رہے تھے۔۔

کانفرنس کے درمیان بریک ہونے پر سب لوگ ریفریشمنٹس سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ افرحہ موقع پاتے ہی اکیلے کھڑے شاہزیب کے پاس گئی تھی۔۔

"آپ مجھے اگنور کر رہے ہیں۔۔؟"
افرحہ نے دھیمی آواز میں پوچھا۔ اس کا نظر انداز کرنا اسے بری طرح پریشان کر رہا تھا۔

"میں ایسا کیوں کروں گا؟"
شاہزیب بنا اس کی طرف دیکھے ہاتھ میں پکڑے وائن کے گلاس کو گھورتا ہوا جوابا پوچھ بیٹھا۔۔

"مجھے محسوس ہو رہا ہے ایسا۔۔ کیا میں نے کچھ غلط کیا ہے۔۔؟"
افرحہ نے لب دباتے نظریں جھکائے اس سے پوچھا تھا۔

"تمھیں یہاں لانا ہی میری سب سے بڑی غلطی ہے۔۔"

شاہزیب اسے دیکھے بنا زہر خند لہجے میں بولا تھا۔۔افرحہ کے اندر چھنا کر کے کچھ ٹوٹا تھا۔

"آپ بہت برے ہیں۔۔"
وہ اپنا ڈریس مٹھیوں میں زور سے بھینچتی نم آواز میں بولتی تیزی سے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔شاہزیب کی نظروں سے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔

"شٹ۔۔یہ میں نے کیا کر دیا۔۔"
اپنا ماتھا مسلتا وہ بڑبڑایا تھا۔اسے شدید افسوس ہو رہا تھا افرحہ سے اس طرح بات کرنے پر۔۔وہ سب کی نظریں افرحہ پر دیکھ سکتا تھا۔جس سے اسے شدید جھنجھلاہٹ محسوس ہو رہی تھی۔وہ خود بھی افرحہ سے نظریں ہٹا نہیں پا رہا تھا تبھی وہ اسے دیکھنے سے گریز کرتا اسے اگنور کر رہا تھا۔۔

افرحہ کو ہال سے باہر نکلتے دیکھ کر وہ اس کے پیچھے جانا چاہتا تھا۔لیکن اس کے ایک کولیگ نے اسے روک لیا تھا۔۔

افرحہ اپنے آنسو بمشکل روکتی واشروم میں فریش ہونے گئی تھی۔۔ شیشے میں خود کو دیکھتے بے ساختہ اس کی آنکھوں سے آنسو نکلتے اس کی گال پر بہہ گئے تھے۔۔

"میں اب کبھی بھی ان سے بات نہیں کروں گی۔۔"
بے دردی سے اپنے آنسو پونچھتی وہ اپنے بگڑتے ہوئے تنفس کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ اس کے ہاتھ شدتِ جذبات سے کانپ رہے تھے۔۔لب دبا کر اپنی سسکی روکتے اس نے اپنے کلچ سے ٹیشو نکالتے اپنی آنکھوں کے نیچے پھیلتا لائنر فوراً صاف کرتے میک اپ سے وہ ٹھیک کیا تھا۔۔

"کھڑوس۔۔ سڑیل۔۔ اللہ پوچھے۔۔"
وہ اپنے کانپتے لبوں کو زور سے بھینچتی بول رہی تھی۔۔

"پتا نہیں اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں۔۔"
وہ غصے سے شیشے میں خود کو دیکھتی بڑبڑا رہی تھی۔

جب دروازہ کھلنے کی آواز پر دائیں طرف دیکھتے کسی انجان آدمی کو واشروم میں داخل ہوتے دروازہ لاک کرتے دیکھ کر افرحہ کی آنکھیں پھیل گئی تھی۔۔

۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"آپ غلط واشروم میں آگئے ہیں۔۔"
افرحہ اپنی ہتھیلیوں میں جمع ہوتا پسینہ اپنی ڈریس سے صاف کرتی کپکپاتی آواز میں بولی تھی۔۔

مقابل بے ساختہ ہنس پڑا تھا۔اس شخص کے چہرے پر ہلکے ہلکے نیل کے نشان دکھائی دے رہے تھے۔۔افرحہ کا دل خوف سے کانپ اٹھا تھا۔۔

"ایک ہفتے سے میں تمھارا پیچھا کر رہا ہوں۔۔تم اس دن تو بچ گئی تھی آج تمھیں کوئی نہیں بچا پائے گا۔۔"

وہ شخص خطرناک انداز میں مسکراتا ہوا بولا تھا۔۔

افرحہ کو وہ رات یاد آئی تھی جب اسے کسی شخص نے ہیرس کیا تھا۔۔وہ اندھیرے میں اس شخص کی شکل تو نہیں دیکھ پائی تھی اس لیے اسے پہچان نہیں پائی۔۔اب اس کے ایسے بولنے پر افرحہ کا سانس سینے میں اٹک گیا تھا۔۔

وہ کانپتی ٹانگوں سے تیزی سے دروازے کی جانب بھاگی تھی جب مقابل نے اس کو بازو سے دبوچتے اس کو زمین پر زور سے پھینکا تھا۔۔

نیچے زور سے گرنے پر افرحہ کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔اس کا سانس پھولنے لگا تھا۔۔اسے پینک اٹیک محسوس ہو رہا تھا۔۔

سینے میں اٹھتے درد کو نظر انداز کرتے اس شخص کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر افرحہ نے کانپتی ٹانگوں سے دھیرے سے اٹھ کر اسے دھکا دے کر بھاگنے کی کوشش کی تھی۔لیکن مقابل نے اس کے کھلے بالوں کو اپنی مضبوط گرفت میں جکڑ لیا تھا۔۔

اپنے بال بے دردی سے کھینچے جانے پر اس کے منہ سے چیخ نکلی تھی۔۔اپنے ناخنوں سے وہ اسے زخمی کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"تمہیں کیا لگا اس دفعہ اتنی آسانی سے جانے دوں گا۔۔ تمہاری وجہ سے مجھے اتنے دن ہوسپٹل میں تکلیف میں گزارنے پڑے۔۔اس کا خمیازہ تو بھگتنا پڑے گا۔۔"
اس کے منہ پر تھپڑ مارتا مقابل مائیک نامی شخص بولا تھا۔۔

افرحہ کو اپنا سر گھومتا محسوس ہوا تھا۔۔اس کو سانس لینے میں بھی تکلیف ہونے لگی تھی۔۔اس بار وہ اپنی مکمل کوشش کرتی خود کو اس آزاد کروانے میں مصروف تھی۔۔جب مقابل نے اسے دیوار کے ساتھ زور سے لگایا تھا۔۔

افرحہ کو اپنے سارے جسم میں تکلیف ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

"ہیلپ۔۔پلیز ہیلپ می۔۔"

افرحہ خود کو آزاد کروانے کی کوشش میں چیخ رہی تھی جبکہ مقابل نے تیزی سے اس کا منہ دبوچ کر خاموش کروانا چاہا تھا۔۔افرحہ نے زور سے اس کے ہاتھ پر اپنی دانت گاڑھتے زور سے چیخ ماری تھی۔۔

مقابل اپنے ہاتھ میں تکلیف محسوس کرتا غضب ناک ہوا تھا۔۔اس نے افرحہ کا سر زور سے دیوار میں مارا تھا۔۔خون کی ایک لکیر اس کے ماتھے سے نکلتی اس کی آنکھ کے راستے گال پر بہنے لگی تھی۔۔

افرحہ کو اپنی آنکھوں کے آگے ایک پل کو اندھیرا محسوس ہوا تھا۔۔

"کوئی ہے اندر درواده کھولیں۔۔"
باہر سے کسی کی آواز سنتے افرحہ نے ہمت کرتے آواز نکالنی چاہی تھی مگر مقابل کے ہاتھ نے اس کی سانس روکتے اس کے منہ پر سختی سے ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔

جو بھی باہر موجود تھا وہ کچھ منٹوں بعد واپس چلا گیا تھا۔۔افرحہ کے دل سے شدت سے دعا نکل رہی تھی کہ اللہ اس کو بچانے کے لیے کسی کو بھیج دے۔۔

اسے اپنی طاقت ختم ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔اپنے بازو سے سلیو پھٹتی محسوس کر کے اس کی آنکھوں سے آنسو شدت سے نکلنے لگے تھے۔۔

اس نے اپنی آنکھیں شدتِ تکلیف سے میچ لی تھیں۔۔اس کا لمس خود پر محسوس کرتے افرحہ کو کراہت محسوس ہونے لگی تھی۔۔

اچانک باہر سے واشروم کا لاک کھولا گیا تھا۔۔کسی نے آکر مائک کو افرحہ سے دور کیا تھا مگر اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کیا ہو رہا ہے۔۔خود کو بازوؤں سے ڈھانپتی وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔

Zanoor writes

شاہزیب کافی دیر بعد بھی افرحہ کے نہ لوٹنے پر فکر مند سا کانفرنس چھوڑتا باہر نکلا تھا۔۔وہ یہ تو جانتا تھا کہ افرحہ نے چارلی کے ساتھ واپس جانا تھا اس لیے وہ یہاں ہی موجود تھی۔۔لیڈیز واشروم کا خیال آتے ہی وہ اس طرف گیا تھا۔۔

وہاں سکیورٹی کو دیکھتا اس کا دل ایک دم تیزی سے دھڑکا تھا۔۔وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا اس طرف گیا تھا۔۔جب سکیورٹی کو ایک شخص کو قابو کرتے دیکھ کر اور افرحہ کو واشروم میں زمین پر بیٹھے دیکھ کر اسے چند سیکنڈز لگے تھے سمجھنے میں۔۔

غصے کی شدت سے کانپتے اس نے سکیورٹی گارڈ کو کالر سے پکڑ کر پیچھے کرتے مائیک کے زوردار مکا جڑا تھا۔۔اس کو بالوں سے پکڑتے اس نے مائیک کا سر دیوار میں مارا تھا۔۔

مائیک نے شاہزیب کو مکا مارنا چاہا تھا جسے جھک کر شاہزیب باآسانی بچ گیا تھا۔۔گارڈز دونوں کو قابو کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔جو

دیکھتے ہی دیکھتے ایک دوسرے کو جھپٹ کر جان سے مارنے پر آ گئے تھے۔۔

شاہزیب کے صرف منہ پر ایک بار مکا بجا تھا جس سے اس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا اس کے علاوہ وہ مقابل کو بری طرح زخمی کر چکا تھا۔۔

سکیورٹی گارڈ نے بمشکل شاہزیب کو بے ہوش مائک سے دور کیا تھا۔۔ شاہزیب کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس شخص کو قتل کر دیتا۔۔

افرحہ کا خیال آتے ہی وہ خود کو جھٹکے سے گارڈز سے چھڑواتا افرحہ کے پاس ایک ہی جست میں پہنچ گیا تھا۔۔ جو کانوں پر ہاتھ رکھے آنکھیں زور سے بند کیے بیٹھی زخمی چڑیا لگ رہی تھی۔۔

اس کے ماتھے سے نکلتا خون، زخمی گال اور کانپتا وجود شاہزیب کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا۔۔

"افرح۔۔"
اس نے نرمی سے افرح کو پکارا تھا۔۔

افرح نے آہستہ سے اپنی آبشاری آنکھیں کھولتے شاہزیب کو دیکھا تھا۔۔اسے دیکھتے ہی افرح کے ہونٹوں سے تکلیف دہ سسکی نکلی تھی۔۔اسے سانس لینے میں ابھی بھی تکلیف ہو رہی تھی۔

"مج۔۔۔مجھے چ۔۔چھوئیں مت۔۔"
شاہزیب اس کے چہرے سے بال آہستہ سے پیچھے کرنے لگا تھا جب افرح ہچکی لیتی کانپتی آواز میں بولی تھی۔۔

"م۔۔مجھے خود سے ک۔۔۔کراہت محسوس ہو رہی ہے۔۔"
وہ گہرا سانس بھرتی کپکپاری آواز میں روتی ہوئی بولتی شاہزیب کو ساکت کر گئی تھی۔۔

"افرح لسن ٹومی۔۔کچھ نہیں ہوا تمھارے ساتھ۔۔"

اس کا چہرہ تھامتے شاہزیب نے سنجیدگی سے پختہ لہجے میں اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا۔۔

"اگر اب تمھاری آنکھ سے ایک بھی آنسو نکلا میں اس شخص کی جان نکال لوں گا۔۔"
وہ نرمی سے اس کے آنسو صاف کرتا سرد ترین لہجے میں بولا تھا۔

"ن۔۔ نہیں آ۔۔ آپ م۔۔ مجھے ا۔ اکیلا مت چھوڑیے گا۔۔"
وہ شاہزیب کا ہاتھ تھامتی سوں سوں کرتی بول رہی تھی۔۔

شاہزیب کی نظر اس کی پھٹی ہوئی سلیو کی طرف گئی تھی۔۔ اس نے اپنا کوٹ اتارتے افرحہ کے کندھوں پر ڈالتے۔۔ اپنی جیب سے رومال نکالتے اس کے ماتھے پر لگے زخم پر رکھا تھا۔۔

"میں کہیں نہیں جا رہا۔۔ بلکہ ہم ابھی گھر واپس جا رہے ہیں۔۔"
وہ افرحہ سے مضبوط لہجے میں بولا تھا۔۔ جو اس واقع سے بری طرح ڈسٹرب ہو گئی تھی۔۔

شاہزیب نے اسے ہاتھ دے کر کھڑا کیا تھا۔۔افرحہ سے چلا نہیں جا رہا تھا۔۔اس کی ٹانگیں خوف سے مسلسل کانپ رہی تھیں۔۔

شاہزیب نے اس کی حالت دیکھتے کوٹ اس کے کندھے پر صحیح کرتے اسے بازوں میں اٹھایا تھا۔۔افرحہ کے منہ سے بے ساختہ ہلکی سی چیخ نکلی تھی۔۔شاہزیب کی گردن میں بازوں ڈالتی وہ اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی۔۔

شاہزیب چارلی کو افرحہ کے فون سے گھر جانے کا میسج کرتا خود بھی جان کو کال کر لے ایمرجنسی کا بولتا افرحہ کو لے کر نکل گیا تھا۔۔

افرحہ کو گاڑی سے لیتا وہ اپنے فلیٹ میں آیا تھا۔۔اسے اپنے بیڈروم میں بیٹھاتے وہ واشروم سے فرسٹ ایڈ کٹ لے کر آیا تھا۔۔

افرحہ خاموشی سے فرش کو گھور رہی تھی۔۔شاہزیب اس کے قریب بیٹھا تھا۔۔

اس کا چہرہ اپنی طرف کرتے شاہزیب نے خاموشی سے اس کے ماتھے کا زخم صاف کیا تھا۔۔افرحہ کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔

شاہزیب نے زخم پر پھونک مارتے بے حد نرمی سے خون صاف کرتے وہاں بینڈیج لگائی تھی۔۔

"یہ پین کلر لے لو اور فریش ہو جاو۔۔"
شاہزیب اس کے چہرے پر پھیلے میک اپ اور خون کو دیکھتا لب بھینچ کر اسے پین کلر پکڑاتا بولا تھا۔۔

افرحہ خاموشی سے پین کلر کھاتی واشروم مین فریش ہونے چلی گئی تھی۔۔شاہزیب نے اس کے واشروم میں جاتے ہی عادل کو کال ملائی تھی۔۔

"تمھیں ایک کام دیا تھا۔۔ تم وہ بھی نہ کر سکا۔۔ایک بار تم مجھے ملو پھر میں تمھیں بتاؤں گا کیا ہوا ہے۔۔ تمھیں میں نے جو شخص اریسٹ کرنے کے لیے بولا تھا وہ آزاد کیسے گھوم رہا ہے؟"

شاہزیب غصے سے اسے بولنے کا موقع دیے بغیر پھٹ پڑا تھا۔۔

"شاہزیب تم بھول رہے ہو تم نے اس کے خلاف رپورٹ نہیں لکھوائی تھی۔۔اس کا وکیل اسے چھوڑوا کر لے گیا تھا کیونکہ ہمارے پاس اسے روکنے کا کوئی ثبوت نہیں تھا۔۔"
عادل سنجیدگی سے بولا تھا۔

"میں اس کے خلاف رپورٹ لکھوا رہا ہوں وہ اسوقت ہوسپٹل ہوگا اسے فوراً اریسٹ کرو۔۔"
شاہزیب تیز لہجے میں بولا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے شاہزیب سب ٹھیک ہے؟"

عادل نے پریشانی سے پوچھا تھا۔۔

"جب تم ملو گے پھر بتاوں گا فلحال جو کہا ہے وہ کرو۔۔"
شاہزیب کے کرختگی سے بولنے پر عادل ہنکار بھرتا اسے گرفتار کرنے کا یقین دلاتا کال بند کر چکا تھا۔۔

"مجھے اپنے فلیٹ میں جانا ہے۔۔"
شاہزیب کا کورٹ پہنے اپنے ارد گرد بازوں کا حصار باندھے وہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔۔

"افرحہ تمھیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔وہ شخص اب کبھی بھی تمھیں دکھائی نہیں دے گا۔۔"
شاہزیب اس کی جانب ایک قدم بڑھاتا ہوا بولا تھا۔۔

"ی۔۔یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔"
وہ شاہزیب سے پیچھے ہٹتی چیخی تھی۔۔شاہزیب اس کا غصہ سمجھ سکتا تھا تبھی خاموش تھا۔۔

"آپ مجھے پسند نہیں کرتے۔۔۔ پھر میری مدد کیوں کر رہے ہیں۔۔؟ مجھے آپ سے نفرت ہے۔۔ آپ بہت برے ہیں۔۔"
وہ ہچکیوں سے روتی شایزیب کی طرف شکوہ کن نگاہوں سے دیکھتی بول رہی تھی۔۔

"ششش۔۔"
شاہزیب نے اسے خاموش کروایا تھا۔۔

"مجھ سے نفرت کرنے کے بارے میں سوچنا بھی مت۔۔۔ تم صرف مجھ سے محبت کرو گی۔۔ یہ "نفرت "لفظ میرے لیے دوبارہ اپنی زبان پر مت لانا۔۔"

شاہزیب ایک قدم اس کی جانب مزید بڑھتا شدت سے بولا تھا۔۔ افرحہ کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔ وہ فوراً پیچھے ہٹی تھی۔۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔"
وہ سوں سوں کرتی بول رہی تھی۔۔

"پہلے رونا بند کرو۔۔ورنہ یہاں سے ساری رات ہلنے بھی نہیں دوں گا۔۔"
شاہزیب کی بات سنتے افرحہ نے آنسو روکتے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا تھا۔ شاہزیب کا سنجیدہ چہرہ دیکھتے اس نے اپنا چہرہ صاف کیا تھا۔

"چلو تمھیں گھر چھوڑ کر آو۔۔"
شاہزیب نے اسے ہاتھ کے اشارے سے چلنے کا کہا تھا۔۔ افرحہ مردہ قدم اٹھاتی چلنے لگی تھی۔۔

شاہزیب اپنے فلیٹ کے دروازے میں کھڑا خاموشی سے افرحہ کو دیکھ رہا تھا جس نے اپنے فلیٹ کی بیل بجائی تھی۔۔

بریرہ نے نیند سے بھری آنکھوں کے ساتھ دروازہ کھولا تھا۔۔

"اوہ مائی گاڈ برڈی۔۔ یہ کیا ہوا ہے؟"
اس کی ابتر حالت دیکھتے بریرہ نے آنکھیں پھیلا کر پوچھا تھا۔۔

"تم اندر چلو میں پھر بتاتی ہوں۔۔"
افرحہ دھیمی آواز میں بولی تھی۔۔

"یہ اس پروفیسر نے تمھیں مارا ہے۔۔"
بریرہ شاہزیب پر کٹیلی نظر ڈالتی غصے میں پوچھ رہی تھی۔۔

"ن۔۔ نہیں بریرہ پلیز اندر چلو میں بتاتی ہوں۔۔"
افرحہ نفی میں سر ہلاتی ایک نظر شاہزیب پر ڈالتی بریرہ کو لے کر اندر چلی گئی تھی۔۔
شاہزیب بھی ایک گہرا سانس خارج کرتا گھر کے اندر چلا گیا تھا۔۔

"برڈی مجھے فورا بتاو کیا ہوا ہے۔۔"

بریرہ کے بولنے پر افرحہ نے اسے ساری بات بتادی تھی۔۔

"ہم صبح ہی پولیس میں رپورٹ لکھوائیں گے۔۔ تم فکر مت کرنا اس آدمی کو تو جہنم پہنچا کر ہی میں سانس لوں گی۔۔"
بریرہ اس کو گلے لگاتی بول رہی تھی۔۔ افرحہ کا تر چہرہ اس نے نرمی سے صاف کیا تھا۔۔

"تم چاہو تو آج رات میرے ساتھ سو سکتی ہو۔۔"
بریرہ اس سے نرمی سے بولی تھی۔۔ افرحہ نفی میں سر ہلاتی خاموشی سے اٹھ کر ریسٹ کرنے چلی گئی تھی۔۔

وہ ساری رات سو نہیں پائی تھی۔ نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ اس نے بس کروٹیں بدلتے رات گزاری تھی۔

دو دن گزر چکے تھے افرحہ اپنے کمرے سے نہیں نکلی تھی۔ بریرہ اسے کافی اسرار بھی کر چکی تھی باہر نکلنے کا۔۔ لیکن وہ ڈٹ گئی تھی کہ یونیورسٹی کے

علاوہ کہیں نہیں جائے گی۔۔یہاں تک کہ وہ بریرہ کے ساتھ پولیس اسٹیشن بھی نہیں گئی تھی۔

شاہزیب افرح سے نہیں ملا تھا لیکن بریرہ سے اس کا حال چال پوچھتا رہا تھا۔۔آج پیپر کا دن تھا۔افرح خاموشی سے یونیورسٹی کے لیے تیار ہو رہی تھی اس کی حالت اب قدرے بہتر تھی۔۔گہرا سانس لیتے اس نے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل سے اپنا انحیلر نکال کر بیگ میں ڈالا تھا۔۔

"بڑی ناشتہ کر کے جانا میں نے پین کیکس بنائے ہیں۔۔"
بریرہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔افرح سر ہلاتے کیچن میں آ گئی تھی۔

"تھینک یو ناشتہ بہت ٹیسٹی تھا۔۔"
افرح نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے بریرہ کو جواب دیا تھا جس سے وہ کھل اٹھی تھی۔اپنا ناشتہ مکمل کرتے وہ بیگ اٹھا کر فلیٹ سے نکلی تھی اکیلے بس اسٹاپ تک جانے کے بارے میں سوچ کر بھی اس کا دل کانپ رہا تھا۔

لفٹ میں داخل ہوتے اس کا سامنا شاہزیب سے ہوا تھا۔۔ شاہزیب کو دیکھتے اس کے گال خود بخود سرخ ہو گئے تھے۔۔ وہ نظریں جھکائے خاموشی سے اس کے برابر کھڑی ہو گئی تھی۔۔
شاہزیب کو اس کی خاموشی بری طرح چبھی تھی۔

"اب سے میں تمھیں یونیورسٹی اور گھر تک پک اینڈ ڈراپ دیا کروں گا۔۔"
خاموشی میں شاہزیب کی بھاری آواز گونجی تھی۔۔ افرحہ نے نظریں اٹھاتے حیرت سے شاہزیب کو دیکھا تھا۔۔

"آپ کو زحمت اٹھانے کی ضرورت نہیں میں خود چلی جاوں گی۔۔ میں نہیں چاہتی بعد میں آپ کو مجھے اپنے ساتھ لے جانا سب سے بڑی غلطی محسوس ہو۔۔"
افرحہ نظریں جھکاتی سنجیدگی سے طنزیہ انداز میں بولی تھی۔۔ شاہزیب نے ائبرو اچکاتے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔

"تم میرے ساتھ جایا کرو گی دیٹس فائنل اس پر مزید کوئی بحث نہیں ہو گی۔۔"

شاہزیب سخت لہجے میں بولا تھا۔۔افرحہ کی نظریں بے ساختہ دوبارہ اٹھی تھی۔۔

"لیک۔۔"

افرحہ نے بولنا چاہا تھا جب لفٹ کے کھلنے پر شاہزیب درشتگی سے اس کی بات کاٹتا اسے بازو سے پکڑتا اپنے ساتھ پارکنگ لاٹ کی طرف لے جانے لگا تھا۔۔

"تمھیں پیار کی بات سمجھ نہیں آتی۔۔۔چلو چپ چاپ اندر بیٹھو۔۔"

شاہزیب سرد لہجے میں بولا تھا۔۔افرحہ نے خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔

وہ بچوں کی طرح سینے پر بازو باندھے منہ پھولا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔شاہزیب کو وہ اس وقت روٹھی ہوئی بچی لگ رہی تھی۔۔

"افرحہ مجھے اب دوبارہ نہ کہنا پڑے جلدی سے اندر بیٹھ جاو ورنہ زبردستی تمھیں سیٹ پر پھینکنے میں مجھے کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔۔"

شاہزیب کے تیز لہجے میں بولنے پر افرحہ گھبراتی ہوئی فورا کار میں بیٹھ گئی تھی۔ شاہزیب نے اس کے بیٹھنے پر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔

سارے راستے وہ روٹھے بچے کی طرف خاموشی سے بازو باندھ کر بیٹھی رہی تھی۔ شاہزیب نے ایک نظر اس کے پھولے ہوئے چہرے پر ڈال کر مسکراہٹ دبائی تھی۔۔

"اب یہاں سے چل کر یونیورسٹی چلی جاو۔۔ میں ہر روز یہاں سے پک کیا کروں گا اور یہاں ہی ڈراپ کیا کروں گا۔۔ تمھارا فون نمبر میں بریرہ سے لے چکا ہو تمھیں یونیورسٹی جا کر میسج کروں گا سیو کر لینا۔۔ میں تمھیں یہاں سے پک کرنے سے پہلے میسج کر دیا کروں گا۔۔ اوکے؟"

شاہزیب نے گاڑی یونیورسٹی سے کچھ فاصلے پر روک دی تھی کیونکہ ان دونوں کا ایک ساتھ جانا مناسب نہ تھا۔

"آپ خواہ مخواہ میری ٹینشن لے رہے ہیں میں خود آجا سکتی ہوں۔۔" افرحہ معصومیت سے لب کاٹتے بولی تھی وہ اسے زحمت نہیں دینا چاہتی تھی۔۔

"ہم دونوں ایک جگہ رہتے ہیں اور ٹائمنگ بھی سیم ہے اس لیے مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔۔اب جاو اور گھبرانا مت۔۔"
شاہزیب نرم لہجے میں بولا تھا۔۔

افرحہ اس کی بات پر سر ہلاتی نکل گئی تھی۔۔شاہزیب سلو سپیڈ سے اس پر نظر رکھے کار چلا رہا تھا۔۔افرحہ کے یونیورسٹی کے گیٹ کے قریب پہنچتے ہی وہ بھی یونیورسٹی میں اینٹر ہوگیا تھا۔

۔

افرحہ کا یونیورسٹی میں سارا دن کافی اچھا گزرا تھا جس سے وہ کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔وہ جلدی فری ہو گئی تھی۔اسی لیے ڈیپارٹمنٹ کی سڑھیوں میں بیٹھے اس نے شاہزیب کو میسج کیا تھا۔

"آپ کب تک فری ہوں گے؟"

میسج سینڈ کرتے اب وہ اس کے جواب کی منتظر تھی۔

چند منٹوں بعد ہی اسے جواب موصول ہوا تھا۔

"ابھی مجھے دو گھنٹے لگ جائیں گے۔۔تم ٹھیک ہو؟اگر کوئی پروبلم ہے تو مجھے فورا بتاو۔۔"

شاہزیب کا میسج پڑھتے اس کے ہونٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ نمایا ہوئی تھی۔

"نہیں۔۔میں ٹھیک ہوں بس جلدی فری ہو گئی تھی تو اب بور ہو رہی تھی۔سوچا آپ سے پوچھ لوں کب تک فری ہوں گے؟"

اس نے لب کاٹتے تیزی سے موبائل کی سکرین پر لکھتے سینڈ کا بٹن دبایا تھا۔

"اچھا۔۔ میں جلدی فری ہونے کی کوشش کروں گا۔۔"
شاہزیب کے میسج کو پڑھتے اس نے گہری سانس خارج کی تھی۔اب اتنی دیر وہ یہاں اکیلی کیا کرتی۔۔

چند سیکنڈز بعد اپنے موبائل پر شاہزیب کی کال دیکھتے اس نے ہچکچاتے ہوئے کال اٹھائی تھی۔

"اس وقت کہاں ہوں؟"
شاہزیب نے اسے کچھ بولنے کا موقع دیے بغیر پوچھا

"اپنے گھر میں ہوں آپ بھی آجائیں۔۔"
اس نے لب دباتے ہوئے جواب دیا۔۔ ہونٹوں پر شریر سی مسکراہٹ تھی۔

"افرحہ آئی ایم سیریس۔۔۔جسٹ ٹیل می اس وقت کہاں ہوں۔۔"

شاہزیب کے سنجیدگی سے پوچھنے پر اس نے آنکھیں گھمائی تھی۔۔اس رات شاہزیب کی محبت والی بات یاد کرتے اس کے بے ساختہ گال تپ اٹھے تھے۔۔

"مم۔۔میں ڈیپارٹمنٹ کی سیڑھیوں پر بیٹھی ہوئی ہوں۔۔"

اس نے دھیمی آواز میں اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

"لائبریری میں چلی جاو۔۔کوئی بک ریڈ کرلینا۔۔"

شاہزیب نے اسے سجیشن دی۔۔

"میرا دل نہیں کر رہا۔۔"

اس نے آنکھیں بند کرکے گہرا سانس لیتے جواب دیا۔۔

"اچھا۔۔لنچ کیا تم نے؟"

فکر مند سے لہجے میں پوچھا گیا۔۔

"جی میں نے لنچ کر لیا تھا۔۔"
افرحہ نے دھیمی مسکراہٹ سے جواب دیا اس کا فکر مند سا لہجہ اس کی دل کی تاڑوں کو چھیڑ رہا تھا۔۔

"اوکے ٹیک کیئر میں جلدی فری ہونے کی کوشش کروں گا۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔"
افرحہ کو ہدایت دیتا وہ کال بند کر گیا تھا۔۔ افرحہ نے مسکراتے ہوئے فون اپنے سینے ساتھ لگایا جہاں اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

وہ شاہزیب کے انتظار میں بیٹھی وقت گزارنے کے لیے کوئی ڈرامہ دیکھنے لگی تھی۔ جس سے اسے وقت گزرنے کا علم بھی نہ ہوا تھا۔۔

شاہزیب کے میسج کرنے پر وہ بیگ کندھے پر ڈالتی یونیورسٹی سے نکلتی کورنر کی طرف چل دی تھی جہاں شاہزیب گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔

گاڑی میں بیٹھتے اس نے ایک نظر شاہزیب پر ڈالی تھی۔جو اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔افرحہ نے جھٹ سے نظریں موڑتے اپنی سیٹ بیلٹ باندھتے بیگ کو بیک سیٹ پر رکھ دیا تھا۔۔

شاہزیب اس کے یوں نظریں پھیرنے پر ہلکا سا مسکرایا تھا۔جو وہ افرحہ کی نظروں سے چھپا گیا تھا۔

"کیا گزرا دن ؟"
شاہزیب نے گاڑی سٹارٹ کرتے پوچھا۔۔

"آج کا دن بہت یادگار تھا کیونکہ آپ جیسے عظیم شخص نے مجھے صبح ہی صبح زبردستی لفٹ جو دے دی تھی۔پھر دن تو میرا اچھا گزرنا ہی تھا۔اس

کے علاوہ مجھے دو گھنٹے فضول میں سڑھیوں پر بیٹھ کر مکھیاں گننے کا شرف بھی حاصل ہوا تھا۔ جس کے لیے میں آپ کی بے حد مشکور ہوں۔۔"

وہ سنجیدگی سے تیز تیز بول رہی تھی۔۔

شاہزیب نے ایک نظر افرحہ پر ڈالی تھی۔۔ اسے دوبارہ پہلے کی طرح بات کرتے اسے سکون ملا تھا۔۔ ورنہ جس طرح وہ دو دن سے گھر میں بند تھی۔ وہ کافی پریشان ہو گیا تھا۔ اس کے ذہن میں ہر وقت افرحہ کا ہی خیال پچھلے کافی دنوں سے رہ رہا تھا۔۔

وہ اس کی سوچوں پر بری طرح قابض ہو چکی تھی۔ شاہزیب نے سر جھٹک کر دوبارہ ڈرائیونگ پر فوکس کیا تھا۔ لیکن اسے جواب دینا نہیں بھولا تھا۔

" آج کچھ زیادہ ہی تیزی سے تمھاری زبان چل رہی۔۔ اس کا کچھ علاج کرنا پڑے گا۔۔"

شاہزیب پر سوچ انداز میں بولا تھا۔۔ افرحہ نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔

"اب میں کچھ نہیں بولوں گی۔۔ دیکھیے گا آپ میری آواز سننے کے لیے ترس جائیں گے۔۔"
افرحہ بنا سوچے سمجھے بولی تھی۔۔ شاہزیب نے اس کی الفاظ سنتے زور سے کار کو بریک لگائی تھی۔۔ افرحہ کی طرف مڑتے اس نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔۔ افرحہ اس کے دیکھنے سے گھبرا گئی تھی۔۔

"ک۔۔ کیا ہوا؟ آپ نے بریک۔۔۔۔"
وہ سیدھی ہوتی پوچھ رہی تھی جب شاہزیب نے اس کی بات درشتگی سے کاٹی تھی۔۔

"شٹ اپ ہر وقت فضول بکواس کرتی رہتی ہو۔۔ دوبارہ ایسا کچھ بولا تو خود تمہارا گلا گھونٹ کر تمہاری آواز بند کر دوں گی۔۔ پھر تم بولنے کے لیے ترس جاو گی۔۔"

اس کی طرف جھکتے شاہزیب ہر لفظ چبا چبا کر بولا تھا۔۔افرحہ بری طرح گھبراتی سیٹ سے چپک گئی تھی۔۔اس کو اپنی دھڑکنوں کا رقص کانوں میں سنائی دے رہا تھا۔

"سس۔۔سوری۔۔"
وہ کنفیوز سی دھیمی آواز میں بڑبڑائی تھی۔۔شاہزیب نے اسے غصے سے گھورا تھا۔۔۔

ایک گہرا سانس خارج کرتے وہ اپنا غصہ کنٹرول کرتا گاڑی دوبارہ سٹارٹ کر چکا تھا۔۔

"یہ غصہ کسے دکھا رہے ہیں۔۔؟میں نہیں ڈرتی آپ سے جو کرنا ہے کر لیں۔۔"
افرحہ تھوک نگلتی بہادری کا مظاہرہ کرتی ائبرو اچکاتے بول رہی تھی۔۔شاہزیب نے ایک نظر اس پر ڈالی تھی جو بہادر بننے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"ہاں ہاں اب آپ مجھے گریڈز کی دھمکی دیں گے لیکن مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔"
وہ شاہزیب کو منہ کھولتے دیکھ کر ایک بار پھر بولی تھی۔۔

"تم صبح ناشتے میں کیا کھاتی ہو۔۔"
شاہزیب نے گلا کھنگارتے اسے گھور کر پوچھا تھا۔۔ جس کی زبان رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

"میں دیسی گھی کے پراٹھے کھاتی ہوں ان میں بڑی طاقت ہوتی ہیں لیکن اب وہ بھی کچھ دنوں سے نہیں کھا رہی لگتا ہے کسی کی نظر لگ گئی ہے۔۔"
وہ شاہزیب پر ایک نظر ڈالتی بولی تھی۔۔ شاہزیب نے اس کی بات پر مسکراہٹ دبائی تھی۔۔ اس سے بڑی ڈرامے باز اس نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔۔

"اوہ مجھے لگا کوے کھا کر آتی ہو تبھی ہر وقت چک چک کرتی رہتی ہو۔۔"
شاہزیب کے سنجیدگی سے بولنے پر اس کا منہ کھل گیا تھا۔۔

"آ۔۔آپ سڑے ہوئے انڈے کھا کر آتے ہیں تبھی اتنے سڑیل بنے پھرتے ہیں۔۔"

وہ لب دبا کر غصے سے اسے دیکھتی بولی تھی اب کی باری شاہزیب کا منہ کھلا تھا۔۔گاڑی کو بلڈنگ کے سامنے بریک لگاتے اس نے اس ٹڈی کو کٹیلی نظروں سے دیکھا تھا۔۔جو زبان دکھاتی گاڑی میں سے نکلتی اندر بھاگ گئی تھی۔

"ایڈیٹ۔۔"

شاہزیب کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری تھی۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

رات کا وقت تھا بریرہ آج کافی دنوں بعد باہر گئی تھی۔افرح کو اکیلے رہنے میں تھوڑا ڈر محسوس ہو رہا تھا لیکن خود کو سمجھاتے اس نے بریرہ کو یہ ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔

وہ کچھ دیر کے لیے سو گئی تھی۔ چند گھنٹوں بعد اس کی آنکھ کھلی رات کے دس بج رہے تھے۔۔ بھوک محسوس کرتے وہ بمشکل بیڈ سے اٹھتی اپنے لیے کچھ بنانے کا سوچتی فریش ہو کر کیچن میں داخل ہوئی تھی۔۔

فریج میں پیرا فروزن پیزا نکالتے اس نے اون میں رکھا تھا۔ بریرہ کا خالی کمرہ دیکھ کر اسے یقین ہو گیا تھا۔ کہ وہ کافی لیٹ ہی آئے گی۔

لاونج میں ٹی وی اون کرتی مووی لگا چکی تھی۔۔ کچھ دیر بعد اون سے پیزا نکالتے وہ مزے سے بیٹھ کر کھانے لگی تھی۔ جب اچانک دروازے پر ہوتی بیل نے اس کی دھڑکن بڑھا دی تھی۔۔ پیزا اس کے کانپتے ہاتھوں سے چھوٹ کر نیچے گر گیا تھا۔۔

ایک دم اس کے سامنے چند راتوں پہلے کا منظر آیا تھا۔۔ اس کی سانس اکھڑنے لگی تھی۔۔ وہ تیزی سے اٹھتی کمرے میں بھاگی تھی۔

اپنا فون تیزی سے ڈھونڈتے اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے مشکل سے شاہزیب کا نمبر ملایا تھا۔۔جو تیسری رنگ پر اٹھا لیا گیا تھا۔۔

"و۔۔وہ کک۔۔کوئی م۔۔میرے ف۔۔فلیٹ پر آیا ہے ب۔۔بریرہ گھر نن۔۔نہیں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔"
وہ ہانپتی ہوئی بمشکل الفاظ ادا کر پا رہی تھی۔شاہزیب جو نیند سے بیدار ہوتا اس کی کال سن رہا تھا۔تیزی سے اٹھ کر اپنی شرٹ پہنتے وہ باہر کی طرف بھاگا تھا۔۔

"افرحہ کالم ڈاوں ن میں دیکھ رہا ہوں کون ہے۔۔تم خود کو سنبھالو پینک مت ہو۔۔"
شاہزیب اس کی اکھڑتی سانس محسوس کرتا بولا تھا۔افرحہ نے گھری کانپتی سانس خارج کی تھی۔۔خوف سے زمین پر سمٹ کر بیٹھتی وہ پسینے سے شرابور ہو چکی تھی۔۔

"پ۔۔پلیز جلدی آجائیں۔۔"
وہ نم آواز میں بڑبڑائی تھی۔۔

شاہزیب باہر نکلا تھا جب بریرہ کو دروازے پر بیل بجاتے دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔

"افرحہ بریرہ بیل دے رہی ہے۔۔ دروازہ کھولو میں باہر ہی موجود ہوں۔۔"
شاہزیب نرم آواز میں بولا تھا۔۔ بریرہ کا دھیان شاہزیب کی طرف گیا تھا۔۔

"افرحہ ٹھیک ہے؟"
اس نے پریشانی سے پوچھا وہ اپنی کیز کہیں گرا چکی تھی۔ تبھی بیل دے رہی تھی تاکہ افرحہ دروازہ کھول دے۔۔

"افرحہ میری بات سنو افتر فورا دروازہ کھولو۔۔"
شاہزیب اس کے کوئی جواب نہ دینے پر سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"ن۔۔ نہیں مم۔۔ مم۔ مجھ سے اٹھا نہیں جا رہا۔۔"

وہ کانپتی ہوئی بولی تھی اس واقعے نے اچھا خاصا اثر اس پر چھوڑ دیا
تھا۔۔

"میں بالکونی سے تمھارے فلیٹ میں داخل ہو رہا ہوں گھبرانا
مت۔۔"
بریرہ کی طرف دیکھے بنا شاہزیب تیزی سے فلیٹ میں
داخل ہوتا اپنی بالکونی کی طرف گیا تھا۔۔

"م۔۔میں ر۔۔روم میں۔۔ میں ہوں۔۔"
وہ اکھڑے سانسوں سے بمشکل بول رہی تھی۔

ان کی بالکونی میں کودتے اس نے فون ہنوز کان سے لگایا ہوا تھا۔۔ تیزی
سے باہر کا دروازہ کھولتا وہ خالی لاونج دیکھتا افرحہ کے کمرے کی
طرف بھاگا تھا۔۔ دروازہ کھولتے ہی اس کی نظر کونے میں
سمٹ کر بیٹھی تکلیف سے سانس لیتی افرحہ پر گئی
تھی۔۔اس نے تیزی سے روم کی لائٹس اون کی تھیں۔۔ جس سے
اندھیرے کمرے میں روشنی چھا گئی تھی۔

اس کو دیکھتے ہی گہرے گہرے سانس لیتی افرحہ کے ہاتھ سے فون گر چکا تھا۔۔

"تمہارا انہیلر کہاں ہے؟"
شاہزیب نے جلدی سے پوچھا تھا۔۔ افرحہ کے بیڈ سائیڈ ٹیبل کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔ شاہزیب نے تیزی سے دراز کھولتے اس کا انہیلر نکالا تھا۔۔

اس کو انہیلر تھماتے وہ اس کے قریب ہی زمین پر بیٹھ چکا تھا۔۔ بریرہ پریشان سی افرحہ کے روم کے دروازے میں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔

انہیلر استعمال کرنے سے اس کا سانس قدرے بحال ہو گیا تھا۔۔

"مم۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے وو۔۔ وہ واپس آ جائے گا۔۔"

افرحہ انحیلر زمین پر رکھتی بے ساختہ شاہزیب کے قریب ہوتے خوف سے آنکھیں پھیلائے بول رہی تھی۔۔اس واقعے نے اس پر گہرا اثر چھوڑ دیا تھا۔۔

شاہزیب نے بنا سوچے سمجھے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگالیا تھا۔۔

"شش۔۔میرے ہوتے ہوئے کوئی تمھاری طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔۔یہ میرا تم سے وعدہ ہے۔۔کوئی تمھیں کچھ نہیں کہے گا۔۔"
اس کے گرد حصار باندھتے شاہزیب نرم لہجے میں لب بھینچ کر بولا تھا۔۔

"ن۔۔نہیں آ۔۔آپ جھوٹ بال رہے ہیں وو۔۔وہ پھر آجائے گا۔۔"
افرحہ شدت سے روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

"چپ دوبارہ اس بارے میں سوچنا مت۔۔جب تک میں یہاں موجود ہوں کوئی تمھیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔۔اب فوراً اٹھو منہ دھو کر آو۔۔"

اس سے دور ہوتے شاہزیب نے اسے کھڑا کیا تھا۔۔افرحہ کا بھیگا چہرہ دیکھ کر اس نے زور سے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔

افرحہ کانپتی ٹانگوں سے سر ہلاتی واشروم میں چلی گئی تھی۔۔

"مجھے لگتا ہے افرحہ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔۔"
بریرہ پریشانی سے بولی تھی۔۔شاہزیب نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اپنا سر ہلایا تھا۔۔

"ہمم۔۔کل میں یونیورسٹی سے اسے ڈاکٹر پاس لے جاوں گا۔۔"
شاہزءب لب بھینچ کر بولا تھا۔۔

"کیا آپ اس کے بارے میں سیریس ہیں؟"

بریرہ نے سنجیدگی دے اسے دیکھتے استفسار کیا تھا۔۔

"اور آپ کو کیا لگ رہا ہے میں یہاں اس کے ساتھ مزاق کر رہا ہوں۔۔"
اس کی بات پر برہم ہوتے شاہزیب آنکھیں گھماتا ہوا بولا۔۔

"شاہزیب میر حاتم فضول چیزوں پر اپنا وقت ضائع نہیں کرتا۔۔"
وہ اپنا نام لیتا گردن اکڑا کر بولا تھا۔۔اب کی بار بریرہ نے آنکھیں گھمائی تھی۔۔

"واٹ ایور۔۔اگر میں نے افرحہ کو کبھی بھی آپ کی وجہ سے روتے دیکھا تو اپنی خیریت منایئے گا۔۔اور ہاں میں باہر بیٹھی ہوں افرحہ کے فریش ہو کر آنے کے بعد فورا اپنے فلیٹ کا رخ کیجیے گا۔۔"
بریرہ لب بھینچ کر بولتی باہر چلی گئی تھی۔۔شاہزیب نے بے ساختہ اپنا سر جھٹکا تھا۔۔

افرحہ منہ ہاتھ دھو کر باہر نکلی تھی۔۔شاہزیب نے اس کے صاف شفاف چہرے پر نظریں ٹکائی تھی۔۔

"تم ریسٹ کرو اور زیادہ سوچنا مت۔۔اگر زیادہ ڈر لگے تو مجھے کال کر لینا۔۔"
شاہزیب نرم لہجے میں بولتا واپس جانے لگا تھا جب افرحہ نے اسے روکا تھا۔۔

"پلیز تھوڑی دیر رک جائیں۔۔میرے سونے کے بعد چلے جایئے گا۔۔"
افرحہ نظریں جھکائے انتہائی دھیمی آواز میں بولی تھی۔شاہزیب نے اس کا عقابی نظروں سے جائزہ لیا تھا جو ابھی بھی کافی ڈری ہوئی لگ رہی تھی۔

"اوکے میں یہاں بیٹھا ہوں تم سونے کی کوشش کرو۔۔"
شاہزیب اس کے کمرے میں موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا
افرحہ سر ہلاتی بیڈ پر کمفرٹر لے کر لیٹ گئی تھی۔۔

شاہزیب خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔جو مکمل طور پر کمفرٹر میں چھپ چکی تھی۔۔وہ اس کا یہ ڈر ختم کرنا چاہتا تھا۔۔جس کے لیے ڈاکٹر سے کنسلٹ کرنا بہت ضروری تھا۔۔

وہ کافی دیر بیٹھا افرح کے سونے کا انتظار کرتا رہا تھا۔۔اس کے سونے کے بعد وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣr

"آج تمھاری شام کو ڈاکٹر سے اپائنٹمنٹ لی ہے۔۔میں جلد کی فری ہو جاوں گا تم بھی اگر کوئی لاسٹ لیکچر ہے تو چھوڑ دینا۔۔"
شاہزیب اسے یونی لے کر جا رہا تھا۔جب گلا کھنگارتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

افرح رات کے واقعہ کے بعد صبح سے خاموش ہی تھی۔۔اسے عجیب سی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔۔شاہزیب کی

بات سنتے اس نے پلکیں اٹھا کر شاہزیب کی طرف دیکھا تھا۔۔

"مجھے کسی کے پاس نہیں جانا۔۔"
وہ منہ بناتے ہوئے بولی تھی۔۔

"میری بات ایک بار تمھیں سمجھ نہیں آتی۔۔؟"
شاہزیب نے ایک سنجیدہ نگاہ اس پر ڈالی تھی۔افرحہ نظریں اس سے پھیر کر باہر دیکھنے لگی تھی۔۔

"مجھے میرے طریقے سے بات منوانے پر مجبور مت کرو۔۔کیونکہ وہ تمھیں بلکل بھی پسند نہیں آئے گا۔۔"
شاہزیب ڈرائیونگ کرتا لب بھینچ کر گویا ہوا۔۔افرحہ کا یوں نظریں پھیرنا اسے جھنجھلاہٹ کا شکار کر گیا تھا۔۔

"کیا کریں گے آپ ہاں؟بتائیں زور زبردستی کریں گے۔۔؟"

وہ چیخ کر اونچی آواز میں بولی تھی۔۔شاہزیب نے سٹرینگ ویل پر اپنے گرفت مضبوط کی تھی۔

"ہاں ضرورت پڑی تو تمھیں یونیورسٹی سے کڈنیپ کر لوں گا۔۔مجھے ہلکے میں لینے کی غلطی مت کرنا۔۔"
وہ جبڑے بھینچتا افرحہ پر ایک نظر ڈال کر سرد لہجے میں بولا تھا۔۔اس کا اونچی آواز میں بولنا اسے شدید ناگوار گزرا تھا۔۔

"مجھے ڈرانے کی کوشش مت کریں میں ڈرپوک ہرگز بھی نہیں ہوں۔۔"
وہ گردن اکڑا کر اسے گھورتی ہوئی بولی تھی۔۔

"مجھے چیلنج کر رہی ہو؟"
شاہزیب نے دانت پیستے ہوئے جس قدر سنجیدگی سے کہا تھا۔۔افرحہ بھی ایک پل کے لیے گھبرا گئی تھی۔

"آپ کو میری ہر بات چیلنج یا بکواس ہی لگتی ہے۔۔"
وہ منہ پھولاتی ہوئی بولی تھی۔۔

"تم میرا دھیان اصل مقصد سے مت ہٹاو۔۔ آج ہم ڈاکٹر پاس ضرور جائیں گے۔۔۔ مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش مت کرنا اور نہ ہی چھپنے کی کوشش کرنا۔۔ ورنہ تمھیں زمین کے اندر سے بھی ڈھونڈ لاوں گا۔۔"
وہ یونیورسٹی سے تھوڑی دور گاڑی روکتا افرحہ کی طرف جھکتا اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سرد لہجے میں بولا تھا۔۔ افرحہ کا سانس خشک ہو گیا تھا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے ڈرائیں تو مت۔۔ میں چلی جاوں گی ڈاکٹر کے پاس۔۔"

افرحہ بیک سیٹ سے اپنا بیگ اٹھاتی ہوئی بولی تھی۔۔

"گڈ گرل۔۔"
شاہزیب مطمئن ہوتا سر ہلا کر نرم لہجے میں بولا تھا۔۔ افرحہ کے ہرٹ نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔ اس کی بے ساختہ نظریں

شاہزیب سے ملی تھی۔۔ شاہزیب کے ہونٹ ہلکے سے اوپر اٹھے دیکھ کر افرحہ کی دھڑکن بڑھ گئی تھی۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"اوہ میری جان آلو۔۔۔کیسے ہو تم؟ مجھے مس کیا؟"
بریرہ عادل کے آفس میں دھڑلے سے داخل ہوتی بنا دیکھے بولی تھی۔۔

عادل جو اپنے سینئر آفسر کے ساتھ بیٹھا کیس ڈسکس کر رہا تھا۔۔ اس آفت کے اچانک ٹپکنے پر اور بنا دیکھے بولنے پر وہ خجل سا ہوا تھا۔۔ جبکہ اس کے الفاظ سے عادل نے دانت پیسے تھے۔۔ اتنے دن اس کے نہ آنے پر وہ سکون میں تھا اسے لگا تھا وہ اسے بھول گئی ہو گی لیکن ایسا ہو سکتا تھا بریرہ اسے بھول جائے وہ آج فرصت ملتے ہی اس کے پاس چلی آئی تھی۔۔

"ہم بعد میں بات کریں گے عادل۔۔"

اس کی سینئر آفسر نے ایک سرسری نظر بریرہ پر ڈالتے فائل اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔

"آئی ایم سوری سر میں کچھ دیر بعد آپ سے بات کرتا ہوں۔۔"
عادل ایک غصیلی نظر بریرہ پر ڈالتا بولا تھا۔۔بریرہ زبان دانتوں تلے دبائے کھڑی تھی۔۔

"یہاں آنے کی زحمت کیونکہ کی تم نے؟ مجھے بلا لیتی میں اپنی جان کو لینے آجاتا۔۔"
عادل اپنی سیٹ سے اٹھتا اس کی جانب قدم اٹھاتا ہوا بولا تھا۔۔

"دیکھو مجھے نہیں پتا تھا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی موجود ہے۔۔اس لیے میرا کوئی قصور نہیں ہے ساری غلطی تمہاری ہے تمہیں باہر بزی ہونے کا بورڈ لگانا چاہیے تھا۔۔"
وہ گردن اکڑاتی دروازے کی جانب دھیرے سے قدم اٹھاتی سارا ملبہ اس پر ڈال گئی تھی۔۔

"تم ثابت کیا کرنا چاہتی ہو؟ کہ تمھارا یہاں آکر بلاوجہ فضول کے بولنے میں میری غلطی ہے؟"

وہ جس کڑے تیور لیے ایک ہی جست میں اس کے روبرو پہنچتا گویا ہوا تھا۔۔ بریرہ ایک پل کو گھبرا گئی تھی لیکن فوراً خود کو سنبھالتی وہ چہرہ اوپر اٹھا کر اسے گھورنے لگی تھی۔۔

"بالکل تمھاری غلطی ہے۔۔ تم نے مجھ سے پنگا لیا اور مجھے بندر یا کہا۔۔ اب تا قیامت تمھیں سزا بھگتنی پڑے گی۔۔ اور شکر کرو تمھاری سزا اتنی خوبصورت ہے۔۔ ورنہ تم آلو جیسے ہو کوئی بھی منہ نہ لگائے۔۔"

وہ مغرور انداز میں اپنی جانب اشارہ کرتی پھر اس کے کلین شیو چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

"یہاں کی ہر لڑکی مجھ پر مرتی ہے یہ تو میں ہوں جو کسی کو گھاس نہیں ڈالتا۔ پتا نہیں وہ کونسی منحوس گھڑی تھی جب میری ملاقات تم سے ہوئی۔۔"

وہ غصے سے جبڑے بھینچتا ہوا بول رہا تھا۔ بریرہ نے اپنی آنکھیں گھمائی تھی۔۔

"بس یہ ٹیپکل ڈائلوگ ہی ہے تمھارے پاس۔۔ بندہ کوئی نیا ڈائلوگ بولے جیسے کہ تم جیسی حسین پری کو رات کے سناٹے میں لفٹ دینا میرے لیے سب سے بڑے اعزاز کی بات تھی۔۔ یہ کیا ہوتا ہے منحوس گھڑی تھی۔۔"
وہ سینے پر بازو باندھتی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولتی آخر میں اس کی نقل اتارنے لگی تھی۔۔

"تم دوبارہ یہاں آئی تو تمھیں لوک اپ میں ڈال دوں گا سفید بندریاں۔۔ باپ کے پیسے پر عیش کرنے کے علاوہ بھی کچھ کر لیا کرو۔۔ ہر وقت دوسروں کی جان کا وبال مت بنا کرو۔۔"

وہ اسے بازو سے دبوچتا دروازہ کھول کر اسے اپنے کیبن سے باہر دھکا دیتا درشتگی سے بولا تھا۔۔ بریرہ آنکھیں گھماتی اسے منہ چڑھاتی گردن اکڑا کر

خاموشی سے چلی گئی تھی۔۔اس کا مقصد عادل سے ملنا تھا جو پورا ہو چکا تھا۔۔
عادل نے اس کے جانے کا بعد تپ کر زور سے دروازہ بند کر لیا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

افرحہ ڈاکٹر سے ملنے کے بعد واپس آرہی تھی اس کا سیشن ڈاکٹر کے ساتھ کافی اچھا گزرا تھا جس سے وہ پہلے کی نسبت قدرے بہتر محسوس کررہی تھی۔۔

"تم میرے ساتھ ڈنر کرو گی۔۔؟"
شاہزیب نے اپنی شرٹ کا کالر درست کرتے بنا افرحہ کی طرف دیکھے پوچھا تھا۔۔
افرحہ کی نظریں بےساختہ اس کے چہرے پر گئی تھی۔۔ہلکی بئیرڈ میں چھپے عنابی ہونٹوں کو اس نے سختی سے بھینچا ہوا تھا۔کالی گہری سیاہ آنکھیں روڈ پر مرکوز تھیں جبکہ سیاہ گھنے بال اس

کے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔وہ دیکھنے میں ہی انتہائی پر کشش لگتا تھا۔۔

"افرحہ تم نے جواب نہیں دیا۔۔؟"

شاہزیب نے اس کے جواب نہ دینے پر ایک نظر اس پر ڈالتے پوچھا جو مبہوت سی اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔شاہزیب کی آواز سنتے ہوش میں آتے ہی اس نے اپنی نظریں پھیر لی تھی۔۔

"جج۔۔جی جیسا آپ مناسب سمجھے۔۔"

وہ گھبراتے ہوئے اپنی نم ہتھلیاں شرٹ سے صاف کرتی بولی تھی۔۔

" آر یو او کے؟"

شاہزیب نے اس کے گالوں پر چھاتی ہوئی لالی کو دیکھ کر پوچھا تھا۔۔

"جی۔۔"

افرحہ نے لب کاٹتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔شاہزیب نے اچانک اس کی جانب جھکتے اپنے ہاتھ کی پشت اس کی پیشانی پر رکھی تھی۔۔افرحہ کرنٹ کھا کر اس سے دور ہوئی تھی۔۔

"ی۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ ؟"
وہ اپنے تپتے گالوں پر ہاتھ رکھتی خشمگی سے پوچھنے لگی۔۔

"تمھارا ٹمریچر چیک کر رہا تھا۔۔تمھارے گال ریڈ ہیں مجھے لگا شاید فیور نہ ہو گیا ہو۔۔بٹ آئی ایم رونگ۔۔"

شاہزیب کندھے اچکاتا ہوا بولتا گاڑی روکتا اس کی طرف متوجہ ہو کر مزید بولا تھا۔۔

"تم بلش کر رہی ہو۔۔"
شاہزیب نے جس طرح چٹکی بجا کر کہا تھا۔۔افرحہ شدید شرمندہ ہو گئی تھی۔اس کے گال مزید شرمندگی سے تپ اٹھے تھے۔

وہ منہ پھولاتی تیزی سے گاڑی سے نکل گئی تھی۔۔ شاہزیب اپنی مسکراہٹ چھپاتا اس کے پیچھے ہی باہر نکلا تھا۔۔

"رو کو میرے ساتھ تم اندر جاو گی۔۔"
شاہزیب ایک ہی جست میں اس کے برابر پہنچتا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

افرحہ اس کی بات مانتی اس کے برابر چلنے لگی تھی۔۔ ٹیبل پر بیٹھتے وہ کھانا آرڈر کر چکے تھے۔۔

دونوں کے درمیان گہری خاموشی حائل تھی۔ شاہزیب افرحہ کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔ اور افرحہ اس کی نظروں سے پزل ہوتی اپنی انگلیوں سے کھیل رہی تھی۔۔ وہ شاہزیب کی نظروں کے پیچھے چھپے مطلب کو سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔۔ وہ جان کر بھی انجان بن رہی تھی۔۔

"آپ ڈرگز کیوں لیتے ہیں؟"
کھانا سرو ہونے کے بعد وہ لوگ کھانا کھا رہے تھے۔۔جب افرحہ نے پہلی ملاقات شاہزیب کے ساتھ یاد کرتے انتہائی دھیمی آواز میں پوچھا تھا۔

اگر شاہزیب کی مکمل توجہ افرحہ پر نہ ہوتی تو شاید وہ اس کی بات سن بھی نہ پاتا۔۔

"تمھیں کیسے پتا چلا۔۔؟"
وہ کھانے سے ہاتھ روکتا اپنے ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنساتا ٹھنڈے ٹھار لہجے میں پوچھنے لگا۔۔شاہزیب کی گہری کالی آنکھیں اس کے تاثرات کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔وہ شاید پہلی ملاقات بھول گیا تھا۔تبھی پوچھ رہا تھا۔

"آپ کو یاد نہیں۔۔؟"

افرحہ نے لب کاٹتے اس سے پوچھا۔۔

"کیا یاد نہیں مجھے ؟"
شاہزیب کے سرد ترین لہجے میں پوچھنے پر افرحہ گھبرائی تھی۔۔

"ہماری پہلی ملاقات کلب میں ہی ہوئی تھی۔۔ جب میں نے آپ سے کلب میں مدد مانگی تھی۔۔ لیکن آپ نے میری مدد نہیں کی تھی۔۔"
وہ چھوٹی آنکھوں سے مقابل کو گھورتی ساتھ اپنی زبان کے جوہر بھی دکھا رہی تھی۔

شاہزیب کو نشے میں ہونے کے باعث کچھ خاص یاد نہیں تھا۔ افرحہ کی باتوں سے اسے کچھ کچھ یاد آیا تھا۔۔

"آپ نے بتایا نہیں کیوں ڈرگز لیتے ہیں۔۔؟"
اس نے ایک بار پھر سوال داغا شاہزیب نے پرسوچ اندز میں اسے دیکھا تھا۔

"صرف کبھی کبھار سکون حاصل کرنے کے لیے استعمال کرتا ہوں۔۔ میں ایڈیکٹیو نہیں ہوں۔۔"

شاہزیب نے سوچ سمجھ کر اسے بتایا تھا۔۔ افرحہ کھانے سے ہاتھ روکے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔

"کیا آپ کو صرف ڈرگز ہی ملے تھے سکون حاصل کرنے کے لیے۔؟"

"کیا آپ نے کبھی اللہ پاک سے رابطہ نہیں کیا؟ سکون صرف اللہ پاک کی ذات میں ہے۔۔ یہ دنیاوی چیزیں سب وقتی ہوتی ہیں۔۔"

افرحہ اس کی جانب دیکھتی سنجیدگی سے بولی تھی۔۔ شاہزیب نے دھیرے سے سر ہلایا تھا۔۔

"تم نے کھانا کھالیا ہے؟ اب چلیں؟"

شاہزیب نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔۔

"اتنی جلدی؟ ابھی آپ نے کچھ کھایا بھی نہیں۔۔"

وہ اس کے اچانک جانے کا بولتے سن کر گویا ہوئی۔۔

"تمھاری باتوں سے میرا پیٹ بھر گیا ہے۔۔اب اٹھو چلیں۔۔"
وہ چند نوٹ والٹ سے نکال کر ٹیبل پر پھینکتا ہوا کھڑا ہو گیا تھا۔۔افرح کی باتوں سے اس کا خوشگوار موڈ آف ہو گیا تھا۔۔

"آئی ایم سوری اگر میری کوئی بات آپ کو بری لگی ہو۔۔"
وہ گھبراتی ہوئی کھانا چھوڑ کر اپنا اس کے پیچھے چل پڑی تھی۔۔شاہزیب اسے اگنور کرتا باہر چلا گیا تھا۔

ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

سارے راستے شاہزیب نے افرح سے بات نہیں کی تھی۔وہ جب بھی اس سے بات کرنے کی کوشش کرتی شاہزیب اسے گھوری سے نوازتا خاموش کروادیتا۔۔

افرح چاہ کر بھی اس سے کچھ نہیں کہہ پائی تھی تبھی خاموشی سے شاہزیب کے ساتھ اپنے فلیٹ میں چلی گئی تھی۔۔

عادل شاہزیب کے فلیٹ کے باہر کھڑا اس کا کافی دیر سے انتظار کر رہا تھا جب اسے شاہزیب اپنی فیورٹ سٹوڈنٹ کے ساتھ آتا دکھائی دیا تھا۔۔

عادل نے ایک سرسری نظر افرحہ پر ڈالتے اس کا جائزہ لیا تھا۔
شاہزیب عادل کی سوالیہ نظروں کو نظرانداز کرتا فلیٹ کا لاک کھول چکا تھا۔۔

"کب سے میرا انتظار کر رہے ہو؟"
شاہزیب نے اپنی جیکٹ اتار کر ہینگ کرتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے چھوڑو تم یہ بتاؤ کہاں سے سیر سپاٹے کر کے واپس آرہے ہو؟"
عادل اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتا پوچھنے لگا تھا۔

"افرحہ کو ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا تھا پھر اس کے بعد ہم نے ڈنر کیا اور واپس آ گئے۔۔"

شاہزیب سادہ سے لہجے میں بولتا اپنی جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکال چکا تھا۔۔

سگریٹ نکال کر سلگاتے وہ پیکٹ شیشے کے میز پر پھینکتا گہرے گہرے کش لینے لگا تھا۔

"واو۔۔ تمہاری عقلمندی کو سلام۔۔ تمہارا دماغ صحیح تھا؟ اگر کوئی تم دونوں کو وہاں دیکھ لیتا تو جانتے ہو نہ تم دونوں نے بری طرح پھنس جانا تھا۔۔ مگر نہیں مسٹر شاہزیب میر حاتم اپنی فیورٹ سٹوڈنٹ کے ساتھ ڈنر کرنا زیادہ ضروری سمجھتا ہے۔۔"

اسے سگریٹ سلگاتے دیکھ کر وہ طنزیہ انداز میں بولا تھا۔۔

شاہزیب نے سرد نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔

"میں نے اس بارے میں سوچا نہیں۔۔"

وہ سگریٹ کے مرغلے ہوا میں چھوڑتا لاپرواہ انداز میں بولا تھا۔عادل نے تپ کر اسے دیکھا تھا۔۔

"دن بہ دن تم ذہین ہوتے جارہے ہو۔۔اس لڑکی کے ساتھ رہ کر تمہارا دماغ بھی خراب ہوگیا۔۔"
عادل جھنجھلا کر بولا تھا جب شاہزیب نے ایک دم اس پر جھپٹ کر اس کا کالر دبوچا تھا۔۔

"اس کے بارے میں کوئی غلط بات میں برداشت نہیں کروں گا۔۔"

"اس کا ذکر بھی دوبارہ اپنی زبان پر مت لانا ورنہ یہ ہی شاہزیب میر حاتم تمہارے چہرے کا نقشہ بگاڑنے میں ہچکچائے گا نہیں۔۔"

"اور مجھے تو ایک بات بتا جب مجھے کوئی فکر نہیں تو تمہیں کیا تکلیف ہے۔۔کیا میں نے کبھی تمہاری زندگی میں دخل اندازی کی نہیں نہ پھر مجھے بھی اطمینان سے جینے دے۔۔وہ لڑکی میرے سکون کا

باعث ہے اس کی وجہ سے کئی دنوں سے میں نے کلب کا رخ نہیں کیا اور تم اسے برا بول رہے ہو۔۔"

شاہزیب سنجیدگی سے سرد ترین لہجے میں بولتا عادل کو حیران کر گیا تھا۔۔

"سوری یار بس مجھے تمھاری فکر ہے اور میں نے اسے کچھ برا نہیں کہا میں نے بس ایک بات کہی ہے۔۔"
عادل اس سے کالر چھڑواتا خفگی سے بولا تھا۔۔

"اس کے بارے میں مزاق میں بھی کوئی بات مت کرنا۔۔اٹس آوارننگ۔۔"
شاہزیب جس انداز میں بولا تھا۔۔ایک پل کو عادل بھی گھبرا گیا تھا۔۔

"اوکے اوکے ٹیک اٹ ایزی۔۔"

عادل نے ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔ شاہزیب نے گہرا کش لیتے خود کو پر سکون کیا تھا۔۔ عادل اگر مزید افرحہ کے مطلق کوئی بات کرتا تو یقیناً شاہزیب نے اس کا منہ توڑ دینا تھا تبھی عادل اپنی بھلائی سمجھتا خاموش ہو گیا تھا۔۔

--

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

شاہزیب کا روز کا معمول بن گیا تھا افرحہ کو یونیورسٹی لے جانے اور لے آنے کا۔۔ڈاکٹر کے ساتھ سیشنز سے افرحہ بھی کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔

شام کا وقت تھا افرحہ شاہزیب کے ساتھ یونیورسٹی سے واپس لوٹی تھی۔اس نے شاہزیب سے بلڈنگ کے سامنے والی پارک میں کچھ دیر واک کرنے کی فرمائش کی تھی۔

شاہزیب کافی تھکا ہوا تھا لیکن پھر بھی اس کی بات مانتا ساتھ چل پڑا تھا۔پارک میں والک کرتے ان کے گرد گہری خاموشی حائل تھی۔

کبھی کبھی چپکے سے افرحہ شاہزیب پر نظر ڈال لیتی تھی۔اس کے برعکس شاہزیب کا سارا دھیان ہی افرحہ پر تھا۔۔

"آپ نے مجھے کبھی اپنا مکمل نام نہیں بتایا؟"
افرحہ اس کے نام کے بارے میں سوچتی پوچھنے لگی۔

"تم نے کبھی پوچھا ہی نہیں۔۔"
سنجیدہ سے لہجے میں شکوہ کن انداز میں جواب دیا گیا۔۔

افرحہ نے پلکوں کی جھالر اٹھاتے اس کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیا تھا۔۔

"کبھی خیال ہی نہیں آیا۔۔اب پوچھ رہی ہوں بتائیں اپنا نام۔۔۔"

افرحہ رک کر اس کے روبرو آتی پوچھنے لگی۔۔

"مجھے اس سے کیا فائدہ ہوگا۔۔"
شاہزیب نے اپنے دکھتے سر میں انگلیاں چلاتے ہوئے پوچھا۔۔

"توبہ توبہ اب آپ اپنا نام بتانے کے لیے بھی مجھ سے پیسے لیں گے۔۔"
وہ آنکھیں پھیلائے حیرت سے پوچھنے لگی۔۔

"تمھیں نام جاننا ہے یا نہیں۔۔؟"
شاہزیب نے مسکراہٹ دباتے چہرے کا رخ دوسری جانب کرتے پوچھا۔۔

"نہیں رہنے دیں میرے پاس کوئی پیسے نہیں ہے دینے کے لیے۔۔"
افرحہ منہ پھولاتی ہوئی بولی تھی۔

"میں نے کب کہا مجھے پیسے چاہیے؟"

شاہزیب نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔۔

"پھر کیا چاہیے؟"
وہ حیرانی سے پوچھنے لگی۔۔

"تمھارا دل۔۔"
شاہزیب اس کی نظروں سے نظریں ملاتا گھمبیر آواز میں بولا تھا۔

اس کی انوکھی بات نے افرحہ کو ساکت کیا تھا۔۔اس کے دل کے سازوں نے ایک شور برپا کر دیا تھا۔۔شاہزیب نے آہستہ سے اس کے چہرے پر آئی لٹ کو اسکے کان کے پیچھے اڑسا تھا۔

افرحہ کے گال تپ اٹھے تھے۔۔ہاتھوں کی مٹھیاں کو زور سے بھینچے وہ نظریں جھکا گئی تھی۔۔

"میں چاہتا ہوں تمھارے دل پر صرف میری حکمرانی ہو۔۔ تم صرف میری بن کر رہو۔۔ تمھارے ہر خیال میں میری پرچھائی ہو۔۔ تمھاری ہر سانس کے ساتھ میرا نام تمھاری زبان پر آئے۔۔"

وہ اس کی جھکی نظریں، سرخ گال اور لرزتی پلکیں دیکھتا مبہوت سا بول رہا تھا۔۔

"آپ بہت بڑی قیمت مانگ رہے ہیں۔۔"

وہ اپنی گھنی پلکوں کی جھالر اٹھاتی کپکپاتی آواز میں بولی تھی۔ شاہزیب کی آنکھوں میں موجود تپش نے اسے دوبارہ آنکھیں جھکانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

"یہ تو ابھی بہت چھوٹی چیز ہے میں تمھیں اپنی ملکیت بنانا چاہتا ہوں۔۔ ساری دنیا سے چھپا کر اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں۔۔ تمھارے دل پر اپنے نام کی مہر لگانا چاہتا ہوں۔۔"

شاہزیب شدتِ جذبات سے بولا تھا۔ افرحہ کو اپنی دھڑکنیں کانوں میں سنائی دیتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔

"پ۔۔پلیز خاموش ہو جائیں۔۔"
وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتی ہانپتی ہوئی گویا ہوئی مقابل کے پر تپش لہجے نے اس کو ڈرا دیا تھا۔

"فلحال میں خاموش ہو جاتا ہوں لیکن مجھے یہ سب چیزیں تم سے چاہیے۔۔ تمھارا دل، تمھاری سوچیں، تمھاری محبت۔۔"
وہ اس کے گلابی ہوتے چہرے پر نظریں ڈالتا شدتِ جذبات سے گویا ہوا۔

"میرا نام شاہزیب میر حاتم ہے۔۔"
وہ افرحہ کی کانپتی پلکوں کو بغور دیکھتا بولا تھا۔۔افرحہ نے جوابا دھیرے سے سر ہلایا تھا۔۔

"م۔۔مجھے یاد آیا میرے بابا کی مجھے کال آنی تھی۔۔مم۔۔مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔آپ سے بعد میں بات ہو گی۔۔"

وہ کانپتی آواز میں اس کی عقابی نظروں سے دور جانے کے لیے بولتی تیزی سے پارک سے بھاگ گئی تھی۔ شاہزیب نے اپنی جینز کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالتے اس کو بلڈنگ کے اندر جاتے دیکھا تھا۔۔

اپنے سر درد کو کم کرنے کے لیے اس نے سگریٹ جیب سے نکال کر سلگائی تھی۔ وہ افرحہ کی سوچوں میں گم آہستہ سے چلتا گاڑی میں سے اپنا سامان نکالنے لگا تھا جب اس کی نگاہ افرحہ کی نوٹ بک پر پڑی تھی۔۔ اسے دیکھتے ہی شاہزیب کو افرحہ سے ملنے کا بہانہ مل گیا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"افرحہ فلیٹ میں داخل ہوتی اپنے روم میں چلی گئی تھی جب واقعی حقیقت میں اس کے والد صاحب کی کال آگئی تھی۔

رحیم صاحب کی کال اٹینڈ کرتی وہ بیڈ پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی۔۔ جب گلا کھنگارتے حال احوال پوچھنے کے بعد رحیم صاحب مزید بولے تھے۔۔

"افرحہ بیٹا تم جانتی ہو نہ ہم نے ہمیشہ تمھاری ہر خواہش پوری کی ہے تم نے کینیڈا جا کر پڑھنے کی ضد کی وہ بھی ہم نے پوری کر دی۔۔ تم میں ہماری جان بستی ہے۔۔ ہم تمھارے لیے ایک فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔۔"
رحیم صاحب توقف سے بولے تھے۔۔ افرحہ کو دھڑکا سا لگ گیا تھا۔۔

"کیا فیصلہ بابا جانی۔؟"

"تمھارے لیے زید کا رشتہ آیا ہے اور ہم ہاں کرنے کا سوچ رہے ہیں۔۔ زید آنکھوں دیکھا بچہ ہے اور کافی سمجھدار بھی ہے۔۔ تمھاری مما بھی میرے فیصلے سے متفق ہیں۔۔"
رحیم صاحب نرمی لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر بولے تھے۔۔ ان کی بات سے افرحہ کا رنگ فق ہوا تھا۔

"کیا؟ زید کا رشتہ؟ وہ بھی میرے لیے؟ بابا جانی میں اسے بھائی مانتی ہوں۔۔ مجھے یہ رشتہ منظور نہیں۔۔"

وہ لب دبا کر خود کو چیخنے سے روکتی جھٹکے سے سیدھی ہو کر بیٹھتی بولی تھی۔اس کی نظریں اچانک دروازے کی طرف گئی تھی۔جہاں کھڑا شاہزیب مٹھیاں بھینچی سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا۔۔

"فون سپیکر پر ڈالو۔۔"
وہ دھیمی آواز میں غرایا تھا۔۔افرحہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔لیکن شاہزیب کو اپنی جانب قدم بڑھاتے دیکھ کر وہ جلدی سے کال سپیکر ڈال چکی تھی۔

"افرحہ تم چند دن لے لو پھر سوچ کر ہمیں بتا دینا۔۔اور وہ کونسا آپ کا اصلی بھائی ہے۔۔۔سارے کزن شادی سے پہلے بھائی بہن ہی ہوتے ہیں آپ اپنا نظریہ بدل کر سوچیے گا۔۔۔"

رحیم صاحب شفقت بھرے لہجے میں بول رہے تھے۔۔۔

"منع کروا بھی۔۔۔"

وہ ایک ہی جست میں افرحہ کے قریب پہنچتا نوٹ
بک بیڈ پر پھینکتا اس کے کان کے قریب جھکتا غرایا
تھا۔۔افرحہ کے ہاتھ کانپ گئے تھے۔۔شاہزیب کا غصہ دیکھ کر
اس کی جان ہوا ہونے لگی تھی۔۔۔

"ب۔۔بابا جانی می۔۔۔میں زید سے شادی نہیں کرنا چاہتی آپ
سمجھنے کی کوشش کریں۔۔"
وہ اپنا خشک حلق تر کرتی گویا ہوئی۔۔شاہزیب کی سانسیں اپنے
بے حد قریب محسوس کرتے ویسے ہی اس کی جان ہوا ہو رہی تھی۔

"تم ایک دفعہ میری خاطر اس بارے میں سوچ لو۔۔"
رحیم صاحب نرم لہجے میں گویا ہوئے افرحہ چاہ کر بھی انکار نہیں
کر پائی تھی۔

"ا۔۔اوکے بابا جانی میں ض۔۔ضرور سوچوں گی۔۔آپ سے بعد میں
بات ہوتی ہے اللہ حافظ۔۔"

وہ شاہزیب سے نظریں پھیرے تیزی سے بولتی کال کاٹ چکی تھی۔"

"کیا کہا تم نے؟ تم اس کے بارے میں سوچو گی۔۔؟"
افرحہ کے بالوں کو اپنی گرفت میں لیتا وہ اس کے سر کو پیچھے جھٹکتا زہریلے لہجے میں پھنکارا تھا۔۔

افرحہ کو یہ دوسری بار شاہزیب سے شدید خوف محسوس ہوا تھا۔ پہلی بار جب اس نے گن سے افرحہ کو ڈرایا تھا اور اب اس کی آنکھوں موجود انجانے جنون نے۔۔

"م۔۔ میں نے ویسے ہی بولا تھا۔۔"
وہ کانپتی آواز میں بولی تھی مقابل سے اس وقت شدید ڈر لگ رہا تھا۔

"تم اس شخص کا خیال بھی اپنے ذہن میں لائی تو تمہارے لیے اچھا نہیں ہوگا۔۔پاکستان جا کر اس شخص کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔۔"

"شاہزیب میر حاتم اپنی ملکیت کے بارے میں کسی کو سوچنے کی اجازت بھی نہیں دے گا۔۔۔"
وہ اس کے بالوں پر گرفت مضبوط کرتا دھاڑا تھا۔۔

"آپ پاگل ہیں۔۔۔ دور ہٹیں مجھ سے۔۔ میں آپ جیسے سائیکو انسان کی ملکیت نہیں ہوں۔۔۔ میرا جو دل چاہے گا میں وہ ہی کروں گی۔۔ جس کے بارے میں سوچنا چاہوں گی سوچوں گی۔۔۔ آپ مجھ پر کوئی حق نہیں رکھتے۔۔۔"

وہ شاہزیب سے اپنے بال چھڑوانے کی کوشش میں ہلکان ہوتی چبا کر بول رہی تھی۔۔ شاہزیب اسے اس وقت پاگل انسان لگ رہا تھا۔۔

"مجھے سائیکو تم نے بنایا ہے۔۔ تم میری زندگی میں زبردستی گھسی تھی۔۔ کسی جادوگرنی کی طرح میرے اوپر اپنا جادو چلا کر میرے حواسوں پر سوار ہوئی تھی۔۔ کیا میں نے کہا تھا میرے قریب آو۔۔؟ مجھے اپنا ایڈیکٹیو بناو۔۔ مجھے اپنے پیچھے پاگل کرو؟"

وہ اس کے بال اپنی گرفت سے آزاد کرتا اس کے چہرے کو دبوچتا ہوا چیخا تھا۔۔افرحہ کا دل نازک پتے کی طرح کانپنے لگا تھا۔

"پلیز م۔۔مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔۔جائیں یہاں سے۔۔مجھے آپ سے خوف محسوس ہو رہا ہے۔۔"
وہ کپکپاتی آواز میں اپنا جبڑا ٹوٹتا ہوا محسوس کرتی ہوئی گویا ہوئی۔۔

"میری جان مجھ سے کیوں ڈر رہی ہو؟ میں تمہیں کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔۔"
شاہزیب اپنا غصہ کنٹرول کرتا اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں نرمی سے بھر چکا تھا۔۔

"مجھ سے بس ایک وعدہ کرو تم اس شخص کے بارے میں نہیں سوچو گی۔۔اور صبح ہی اپنے پیرنٹس کو کال کر کے انکار کرو گی۔۔ میں نہیں چاہتا وہ شخص تمہارے بارے میں کوئی غلط خیال بھی اپنے ذہن میں لائے۔۔"

شاہزین انگوٹھے سے اس کا گال سہلاتا نرم لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔افرحہ نے لرزتی پلکوں سے اس کی طرف دیکھے بنا دھیرے سے سر ہلایا تھا۔

"میں انھیں کیا جواب دوں گی؟"
وہ اس کے ہاتھ نرمی سے اپنے چہرے سے ہٹاتی پوچھنے لگی۔۔

"تم انھیں بتا دینا تم مجھے پسند کرتی ہو۔۔بہت جلد تمھارے گھر میرا رشتہ بھی پہنچ جائے گا۔۔"
شاہزیب اس سے ایک قدم پیچھے ہٹتا سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔

"میں اس سب کے لیے تیار نہیں ہوں۔۔"
وہ جھنجھلا کر بولی تھی۔۔

"میرے ساتھ نکاح کا مائینڈ بنا لو۔۔تمھارے پیرنٹس سے اجازت ملتے ہی میں تمھیں اپنی ملکیت بنا لوں گا۔۔صرف تمھاری

وجہ سے تمھارے پیرنٹس کے فیصلے کالحاظ کر رہا ہوں ورنہ اب مجھے تم سے شادی کرنے کے لیے کوئی نہیں روک سکتا۔۔"

شاہزیب جس انداز میں اس کی ٹھوڑی اپنی دو انگلیوں سے اٹھاتا اس کی نظروں میں دیکھتا بولا تھا۔۔افرحہ بری طرح سہم گئی تھی۔۔وہ شخص پوری طرح اس کے پیچھے پاگل ہو چکا تھا۔

"میں اپنے پیرنٹس کے خلاف کبھی بھی اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ نہیں لوں گی۔۔"
وہ پختہ لہجے میں شاہزیب سے نظریں ملا کر بولی تھی۔۔

"لٹس سی۔۔"
وہ جبڑے بھینچ کر اس سے پیچھے ہٹتا سرد آواز میں بولتا الٹے قدم اٹھاتا اس کے روم کا دروازہ کھولتا اور زور سے بند کرتا جا چکا تھا۔وہ اس کی نوٹ بک واپس کرنے آیا تھا بریرہ کہیں جانے لگی تھی جب شاہزیب کو اس نے بے فکری سے فلیٹ میں جانے دیا

کیونکہ اتنے دنوں سے اسے یقین ہوگیا تھا شاہزیب کبھی بھی افرحہ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

وہ ساری رات شاہزیب کی باتیں سوچتی رہی تھی۔۔ایک پل بھی سکون سے نہیں سو پائی تھی۔ صبح صبح اٹھتی وہ دو کپ کافی بھی اپنے اندر انڈیل چکی تھی تاکہ اس کی آنکھیں کھلی رہ سکیں۔۔ آج ضروری ٹیسٹ نہ ہوتا وہ کبھی بھی یونیورسٹی نہ جاتی۔۔ شاہزیب کے روبرو جانے کے خیال سے ہی اسے جھرجھری محسوس ہونے لگی تھی۔

ہمت مجتمع کرتے وہ بیگ کندھے پر ڈالتی اپنے پاوں تقعیبا گھسیٹتی ہوئی لفٹ کی طرف لے جانے لگی تھی جب لفٹ میں پہلے سے ہی داخل شاہزیب کو دیکھتے اس نے اپنا رخ سڑھیوں کی طرف کرلیا تھا۔۔

"افرحہ فورالفٹ میں آو۔۔"

شاہزیب کی تیز چنگھارتی آواز سن کر افرحہ نے دانتوں تلے لب دبا لیے تھے۔

"می۔۔میں آج سیڑھیوں سے جانا چاہتی ہوں تاکہ میری تھوڑی بہت ایکسرسائز بھی ہوجائے۔۔"
وہ تھوک نگلتی دھیمی آواز میں بولی تھی۔

"فوراً یہاں آؤ میں تمھیں کوئی فالتو بات سننے والا نہیں ہوں۔۔مجھ سے چھپ کر بھاگنے کی کوشش کر رہی ہو۔میری نظروں سے تم اب چھپ نہیں سکتی۔۔اس سے پہلے میں تمھارے پاس آؤ تم خود شرافت سے یہاں آجاو۔۔"

وہ رعب دار لہجے میں سنجیدگی سے بولا تھا۔۔افرحہ من میں اسے کوستی مردہ قدموں سے لفٹ کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"اب سکون مل گیا آپ کو؟"

وہ لفٹ میں داخل ہوتی چڑ کر بولی تھی۔شاہزیب کے ہونٹوں کے کنارے ہلکے سے اوپر اٹھے تھے۔۔

"تم میرا سکون ہو اور جب جب تم میرے پاس ہوتی ہو مجھے سکون ملتا ہے۔۔"

شاہزیب اس کی جانب ہلکا سا جھکتا بولا افرح نے فورا اپنی نظریں شاہزیب سے پھیر لی تھیں۔۔

"تم نے اپنے پیرنٹس کو انکار کر دیا؟"

شاہزیب لفٹ کھلتے ہی باہر نکلتا افرح سے سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔افرح نے اس کے سوال کو ان سنا کر دیا تھا۔۔

"افرح میں نے کچھ پوچھا ہے۔۔"

اب کی بار شاہزیب جھنجھلا کر تیز لہجے میں بولا تھا۔۔

"نہیں کل بات کروں گی۔۔"

افرح نے ڈر کر اچھلتے دھیرے سے جواب دیا۔۔

"مجھ سے وعدہ کرو افرحہ۔۔ میرا ساتھ کبھی نہیں چھوڑو گی۔۔" اسے گاڑی کے پاس روکتے وہ اپنی ہتھیلی اس کی جانب بڑھا چکا تھا۔۔ اس کے لہجے میں انجانہ سا خوف تھا جسے افرحہ محسوس نہیں کر پائی تھی۔

افرحہ اس کی فرمائش پر گھبرا گئی تھی۔۔ نظریں اس کی کالی سیاہ مقناطیسی آنکھوں سے ٹکرائی تھی اور وہ ساری گھبراہٹ اور خوف کو بھولتی مبہوت سی ٹرانس کی کیفیت میں اس کی آنکھوں میں دیکھتی اپنا نازک چھوٹا سا ہاتھ اس کی ہتھیلی میں رکھ چکی تھی۔

"میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کبھی بھی آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔"

شاہزیب نے اس کی نازک سی ہتھیلی کو نرمی سے ہلکا سا دبایا تھا۔۔ اس کے الفاظ شاہسیب کے سلگتے دل پر پھوار بن کر برسے تھے۔۔

"اب اپنی بات پر قائم رہنا افرحہ۔۔"
وہ سرسراتے لہجے میں بولا تھا۔۔افرحہ فوراً ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی تھی۔۔اسے ایک پل کو سمجھ نہ آیا وہ کتنا بڑا وعدہ مقابل سے کر چکی ہے۔۔

"یہ میں نے کیا کر دیا۔۔"
وہ سب کچھ سمجھ آنے پر گھبراتے ہوئی سوچنے لگی تھی۔۔شاہزیب کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر بھی وہ بعی طرح اپنی ہی سوچوں میں الجھ گئی تھی۔۔اسے اپنے جذبات سے بھی آہستہ آہستہ واقفیت ہونے لگی تھی۔۔اتنا تو وہ جانتی تھی کہ شاہزیب اس کے دل میں اپنا مقام بڑی شان سے بنا چکا تھا۔

Zanoor Writes

"میں چاہتا ہوں آپ داد سے بات کریں وہ میرا رشتہ لے کر افرحہ کے گھر جائیں۔۔"

شاہزیب نے ماہین سے بات کرنے کے لیے رات کو اپنے فلیٹ میں انوائیٹ کیا تھا۔۔

"کیا تم نے افرحہ کو اپنے پاسٹ کے بارے میں بتا دیا؟"
ماہین نے سنجیدگی سے شاہزیب کو دیکھتے پوچھا۔اس نے افرحہ کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار تو نہ کیا تھا البتہ یہ ضرور ماہین کو کہا تھا کہ وہ لڑکی اس کے دوبارہ جینے کی وجہ ہے۔۔

"ابھی اس کی ضرورت نہیں جب صحیح وقت آئے گا میں اسے بتا دوں گا۔"
شاہزیب اپنی بے چینی چھپاتا اٹھ کر اوپن کیچن میں جاتا وائن کا گلاس بھرنے لگا تھا۔۔

"اور یہ صحیح وقت کب آئے گا؟؟ تم نے یہ سوچا ہے اگر اسے کہیں باہر سے پتا چل گیا تو کیا ہو گا۔۔؟"
ماہین کی بات نے اسے مزید بے سکون کیا تھا۔

"آپ دادا کو بتا دیں جب وہ میرا رشتہ افرح سے فکس کر دیں گے میں واپس پاکستان لوٹ جاؤں گا۔۔"
شاہزیب کی بات نے ماہین کو حیران کیا تھا۔۔

"مجھے لگا تھا تم کبھی واپس پاکستان نہیں جانا چاہتے۔۔"
ماہین گہری نظروں سے شاہزیب کے تاثرات کا جائزہ لیتے ہوئی بولی۔

"میں اس لڑکی کی خاطر واپس بھی جا سکتا ہوں شرط یہ ہے کہ وہ بس میری ہو جائے۔۔"
شاہزیب کے کھلم کھلا اظہار سے ماہین کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

"تم اس کے پیچھے زیادہ ہی پاگل ہو رہے ہو۔۔ کیا خاص بات ہے اس میں جو اس کی خاطر اپنا ہی وعدہ توڑ رہے ہو؟"
ماہین بھنویں بھینچ کر پوچھنے لگی تھی۔

"وہ بہت خاص ہے۔۔وہ میرا سکون ہے۔۔اس کے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔"

وہ جتنی شدت سے بولا تھا۔ماہین بھی حیران رہ گئی تھی۔۔

"وہ لڑکی تمھارے حواسوں پر بری طرح چھا گئی ہے۔۔"

ماہین ہلکا سا مسکرا کر بولی تھی۔

"یہ کوئی بری بات تو نہیں۔۔"

وہ وائن کا گلاس ایک ہی جھٹکے میں اپنے اندر انڈیلتا سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔

"میرے خیال میں اب آپ کو جانا چاہیے۔۔"

شاہزیب کے بولنے پر ماہین نے آنکھیں گھمائی تھی۔۔

"شرم کر لو کوئی اپنی پھپھو کو بھی خود نکل جانے کا بولتا ہے۔۔"

وہ اپنا بیگ اٹھاتی شکوہ کن لہجے میں بولی تھی۔

"آپ تو جانتی ہے یہ عنصر مجھ میں شروع سے ہی پایا نہیں جاتا۔۔"
وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا تھا۔ماہین کو کئی سالوں بعد اس میں پہلے والے شاہزیب کی جھلک دکھائی دی تھی۔

"امید ہے آپ میرا پیغام پہنچا دیں گی۔۔ میں آپ کو افرحہ کا اڈریس کل تک سینڈ کر دوں گا انھیں کہیے گا کسی کو ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی میرے ماضی کو ان کے سامنے کھولنے کی ضرورت ہے۔۔ورنہ پہلے وہ میری شکل دیکھنے کو ترستے ہیں پھر میں انھیں ہر چیز کے لیے ترسا دوں گا۔۔"

وہ سفاکیت سے پروپرٹی کے بارے میں دھمکی دیتا ہوا بولا تھا۔۔

"بابا کے ساتھ ایسا کرنے کا سوچنا بھی مت شاہزیب ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔"؟
ماہین انگلی اٹھا کر وارننگ دیتے ہوئے بولی تھی۔وہ ان کا بھتیجا تھا تو دوسری طرف ان کا باپ تھا اور یقینا باپ کا پلڑا ہی بھاری ہونا تھا۔۔

"ہاہاہا۔۔کوئی مجھے روک نہیں پائے گا۔۔"
وہ باہر کا دروازہ کھولتا وہ بے رحمی سے بولا تھا۔۔ماہین اسے گھورتے ہوئے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"افرح تمھیں چھپ کر دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے باہر آجاو۔۔"
شاہزیب نے اسے فلیٹ کے دروازے سے جھانکتے دیکھ کر سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔۔

"میں آپ کو نہیں دیکھ رہی تھی۔۔"
وہ دروازہ پورا کھولتے ہوئے باہر آگئی تھی۔۔شاہزیب اپنے فلیٹ کا دروازہ کھولا چھوڑ کر لاونج میں آگیا تھا۔افرح دھیرے سے قدم اٹھاتی اندر آگئی تھی۔۔

"میری جاسوسی کر رہی تھی۔۔"

شاہزیب اس کی جانب دیکھتا سرد لہجے میں پوچھنے لگا۔۔

"اپنے پیاروں کی خیر خبر رکھنے میں کوئی بری بات نہیں ہے۔۔"
وہ لب دبا کر جس انداز میں بولی تھی شاہزیب نے ائبرو اچکاتے اسے دیکھا تھا۔

"اچھا۔۔۔"
شاہزیب اس کی جانب ایک قدم بڑھاتا بولا۔

"جی اب یہ بتائیں وہ کون تھی؟"
افرحہ نے لب کاٹتے کڑے تیوروں سے پوچھا۔

"تمھیں اس سے کیا مطلب؟"
شاہزیب لب دبا کر اس کے چہرے پر غصہ چھاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

"ایک بات یاد رکھیے گا آپ صرف میرے ہیں اگر آپ کسی دوسرے کی نظر مجھ پر برداشت نہیں کر سکتے تو میں بھی ہرگز کسی دوسری عورت کو آپ کے اردگرد برداشت نہیں کروں گی۔۔"
وہ غصے سے بپھری چند قدم شاہزیب کی طرف بڑھاتی اس کا کالر جکڑتی ہوئی چیخ کر بولی تھی۔

شاہزیب کے ہونٹ ایک جاندار مسکراہٹ میں ڈھلے تھے پہلی بار اسے افرحہ کا چیخنا برا نہیں لگا تھا۔ اس کا اس طرح حق جمانا شاہزیب کو خوش کر گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا آگ دونوں طرف برابر لگی ہوئی تھی۔

"وہ میری پھپھو تھیں۔۔"
شاہزیب کے جواب پر اس نے معصومیت سے آنکھیں جھپکی تھیں اسے ایک منٹ لگا تھا سمجھنے میں۔۔

"تمہارے گھر رشتہ بھیجنے کی بات کی ہے تم بھی رات کو اپنے پیرنٹس سے بات کر لو اور مجھے اپنے گھر کا ایڈریس دے دو۔۔"

نرمی سے چند لٹیں اس کے چہرے سے ہٹاتے گال کے پیچھے اڑستے ہوئے وہ سنجیدگی سے گویا ہوا تھا۔ افرحہ نے آہستہ سے اس کا کالر آزاد کیا تھا۔۔

"ج۔۔جی میں آج رات بات کروں گی اور انھیں آپ کے بارے میں بھی بتا دوں گی۔۔ لیکن مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔ اگر انھوں نے انکار کر دیا۔۔"
وہ لرزتی پلکیں اٹھاتی اپنی سنہری آنکھیں شاہزیب کی سیاہ آنکھوں سے ملاتی ایک انجانے خوف کے زیرِ اثر بولی تھی۔

"میں تمھیں کبھی خود سے جدا نہیں ہونے دوں گا۔۔ تمھیں میرا بننے سے تمھارے پیرنٹس بھی روک نہیں پائیں گے۔۔ ایک بار جو چیز شاہزیب میر حاتم کو پسند آجائے وہ پھر اس کی ہی ہو کر رہتی ہے۔۔"
وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا تھا۔ افرحہ کا دل بے دھڑک دھڑکنے لگا تھا۔

"م۔۔ میں کوئی چیز نہیں ہوں۔۔"
وہ چیخ کر بولی تھی۔

"جانتا ہوں تم تو میری روح کا حصہ ہو۔۔"
وہ جس انداز میں بولا تھا افرحہ کی دھڑکنیں رقص کرنے لگی تھیں۔۔

"م۔۔ میں اب جاتی ہوں بابا کی کال بھی آنے والی ہو گی۔۔"
وہ تیزی سے شاہزیب سے دور ہٹتی باہر بھاگی تھی۔ جس پر شاہزیب نے اسے جاتا دیکھ کر ایک گہری سانس خارج کی تھی۔ اسے امید تھی جیسا وہ چاہتا ہو گا ویسا ہی ہو گا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"بابا جانی میں زید سے شادی نہیں کرنا چاہتی م۔۔ میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں۔۔"

وہ آنکھیں میچ کر تیزی سے بول گئی تھی باپ کے سامنے پسندیدگی کا اظہار کرنے میں اسے شدید جھجھک محسوس ہو رہی تھی۔

رحیم صاحب بیٹی کی بات سنتے ایک دم خاموش ہو گئے تھے۔۔

"کون ہے لڑکا۔۔؟"
انھوں نے بیٹی کے پریشان چہرے پر نظر ڈالتے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہمارے ساتھ والے فلیٹ میں رہتے ہیں۔۔ کسی یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں۔۔پاکستان سے تعلق ہیں میرا ایڈریس مانگ رہے ہیں ہمارے گھر رشتہ بھیجنے کے لیے۔۔"
وہ لب کاٹتی دھیمی آواز میں بول رہی تھی۔ شاہزیب کے اپنے پروفیسر ہونے کے بارے میں بھی وہ چھپا گئی تھی۔۔رحیم صاحب نے گہری نظروں سے بیٹی کا جائزہ لیا تھا۔

"ٹھیک ہے تم اسے ایڈریس دے دو اسے کہو رشتہ بھیجے۔۔"
ان کی بات سنتے افرحہ شدید حیران ہوئی تھی۔

"تھینک یو سو مچ بابا جانی۔۔"
وہ نم لہجے میں بولی تھی۔۔رحیم صاحب نے دھیرے سے سر ہلایا تھا۔۔

"اگر اس لڑکے میں کوئی بھی خرابی نکلی تو میں ہرگز اس رشتے کے لیے ہاں نہیں کروں گا۔۔"
رحیم صاحب سنجیدگی میں جس انداز میں گویا ہوئے تھے افرح گھبرا گئی تھی۔

"وہ بہت اچھے ہیں بابا جانی۔۔امید ہیں آپ کے معیار پر بھی پورا اتریں گے۔۔"
افرح بھی سنجیدگی سے بولی تھی جس پر رحیم۔صاحب نے صرف ہنکار بھرنے میں ہی اکتفا کیا تھا۔افرح سے مزید باتیں پوچھتے وہ کال بند کر گئے تھے۔۔

Zanoor Writes

عادل اپنے پیرنٹس کے ساتھ شروع سے ہی کینیڈا میں رہا تھا چند سال پہلے ہی اس کے پیرنٹس پاکستان شفٹ ہوئے تھے۔ دو دن پہلے ہی وہ اس سے ملنے کینیڈا آئے تھے۔

عادل آج ان کے ساتھ ڈنر کرنے ہوٹل میں آیا تھا ہلکی پھلکی باتیں کرتا وہ پرانی باتیں یاد دلاتا انھیں ہنسانے لگا تھا۔ جب اچانک سامنے بریرہ نامی بلا پر نظر پڑتے ہی اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

"یہ مصیبت یہاں کیا کر رہی ہے؟"
وہ منہ میں بڑبڑایا تھا۔ ساتھ ہی فورا اپنا رخ بائیں جانب موڑ گیا تھا۔ تاکہ اس کی چیل جیسی نظروں سے بچ سکے مگر ایسا ممکن ہو سکتا تھا کہ اس سے کوئی بچ سکے۔۔

"واٹ آ سرپرائز جان۔۔"
بریرہ اس کے قریب آتی خوشگوار لہجے میں بولی تھی۔ عادل کے پیرنٹس طلحہ صاحب اور مسز طلحہ نے حیرت سے سامنے

کھڑی بریرہ اور پھر عادل پر نظر ڈالی تھی۔ جو اس کے اس طرح قریب آکر بولنے پر ہربڑا گیا تھا۔

"ایکسکیوز میں موم ڈیڈ۔۔۔"
وہ ان سے ایکسکیوز کرتا اٹھنے لگا تھا جب مسز طلحہ نے اسے روکا تھا۔

"ایک منٹ رکو عادل۔۔۔ تم نے بتایا نہیں تم کسی لڑکی کو پسند کرتے ہو۔۔"
مسز طلحہ حیرانی سے پوچھ رہی تھیں۔ عادل نے بے ساختہ اپنی مٹھیاں بھینچ کر کڑے تیوروں سے بریرہ کو دیکھا تھا جو اسے اگنور کرتی کرسی کھینچ کر بیٹھ چکی تھی۔

"موم م۔۔"
وہ انکار کرنے لگا تھا لیکن بریرہ اس کی بات کو نرمی سے کاٹ گئی تھی۔

"جی آنٹی عادل نے مجھے چند دن پہلے ہی پرپوز کیا ہے۔۔ وہ آپ لوگوں کو مجھ سے ملوانے کے لیے ہی یہاں لایا تھا۔۔"

بریرہ اپنے ہاتھ میں موجود ڈائمنڈ رنگ انھیں دیکھاتی ہوئی بولی تھی۔عادل اس کی بکواس سنتا طیش میں آیا تھا جبکہ طلحہ صاحب اور ان کی بیگم لاجواب ہو کر عادل کو دیکھنے لگے تھے۔

"موم یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے۔۔"
وہ چیخ کر اپنا غصہ بمشکل کنٹرول کرتا ہوا بول رہا تھا۔۔

"میں جھوٹ کیوں بولوں گی آنٹی؟"
بریرہ آنکھوں میں نقلی آنسو لاتی بولی تھی اور یہاں ہی مسز طلحہ پگل گئی تھی۔

"شیم اون یو عادل ہم نے تمھاری ایسی تربیت نہیں کی تھی۔اگر تم اس لڑکی کو پسند کرتے ہو تو ہم سے چھپانے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ہمیں کوئی اعتراض ہے۔۔"
مسز طلحہ برہمی سے بولی تھیں۔۔

"موم ایسا کچھ نہیں ہے کیا آپ کو اپنے بیٹے پر یقین نہیں؟"
وہ اپنے ماں باپ کو اٹھتا دیکھ کر جھنجھلا کر بولا تھا۔

"تم اپنی زندگی کا فیصلہ کر چکے ہو۔۔ ہمیں تمھاری پسند سے کوئی اعتراض نہیں اب کم از کم ہمارے یہاں ہوتے ہوئے نکاح کر لینا۔۔"
طلحہ صاحب تیز لہجے میں بولتے اپنی بیگم کو لے کر جا چکے تھے۔ پیچھے بریرہ اور حیران و پریشان کھڑا عادل بچے تھے۔

عادل نے بریرہ کی طرف رخ موڑا تھا۔ اسے سرخ انگارہ آنکھوں سے گھورتے اس وقت اس کا دل بریرہ قتل کرنے کا چاہا تھا۔

"اتنا ہائیپر کیوں ہو رہے ہو؟ چل کے۔۔"
اس کی باتیں عادل کو مزید طیش دلا گئی تھیں اس کا ہاتھ بے ساختہ اٹھا تھا اور بریرہ کے چہرے پر چھاپ چھاڑ چکا تھا۔ سہ اس کے ضبط کی انتہا کو چھو گئی تھی۔

آج تو اس نے ہر حد پار کر دی تھی اسے اس کے ماں باپ کے سامنے شرمندہ کر دیا تھا۔ وہ کیسے برداشت کر لیتا۔۔؟

"تمھیں یہ سب بہت بھاری پڑے گا۔۔ تمھاری زندگی حرام نہ کردی میرا نام بھی عادل نہیں۔۔"
وہ اس کے چہرے پر غراتا اپنے والٹ سے پیسے نکال کر ٹیبل پر پھینکتا منہ پر ہاتھ رکھے حیران بیٹھی بریرہ کو چھوڑ کر جا چکا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

ایک ہفتہ گزر گیا تھا سب کچھ اچھے سے جا رہا تھا۔ شاہزیب افرحہ کے ساتھ حسین یاد بنانے میں مصروف تھا زندگی خواب سی لگنے لگی جب ایک دن اچانک افرحہ سرخ آنکھیں لیے اس کے فلیٹ میں داخل ہوئی تھی۔۔ ایک انجانے خوف کے تحت شاہزیب کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔

"کیوں چھپایا مجھ سے۔۔"
افرحہ شاہ زیب میر حاتم کے روبرو کھڑی چیخی تھی۔۔ سرخ آنکھیں اس کے رونے کی چغلی دے رہی تھیں۔۔
شاہ زیب نے ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔۔

"کس بارے میں بات کر رہی ہو؟"
شاہ زیب نے اپنی سنجیدہ بھاری آواز میں پوچھا۔

"ہاہاہا۔۔۔ آپ جیسا جھوٹا اور مکار شخص میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔۔"
وہ خالی قہقہہ لگاتی اسے گھور رہی تھی۔

"افرحہ جو بھی بات ہے صاف بتاو۔۔ مجھے تمھاری بات کی کوئی سمجھ نہیں آ رہی۔۔"
شاہ زیب ماتھے پر سلوٹیں ڈالے بولا تھا۔۔

"کیوں چھپایا مجھ سے کہ آ۔۔ آپ ر۔۔ ر۔۔ ریپسٹ ہیں۔۔"
وہ شاہ زیب کا گریبان پکڑتی چیخی تھی۔۔ اس کی باتیں شاہ زیب پر بجلی بن کر گری تھی۔ وہ جتنا یہ بات افرحہ سے چھپانے کی کوشش کر رہا تھا وہ بات اتنی ہی کھل کر اس کے سامنے آ چکی تھی۔۔

"افرح تم غلط سمجھ رہی ہو۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔"
شاہ زیب نے اس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی تھی۔۔

"مجھے آپ پر یقین نہیں رہا۔۔"
وہ شاہ زیب سے دور ہٹتی بولی تھی۔۔

"افرح یہ سچ نہیں ہے۔۔"
شاہ زیب مٹھیاں بھینچتا بولا تھا۔۔

"م۔۔مجھے تو آپ کے ساتھ یہاں اکیلے ک۔۔۔ کھڑے رہنے م۔۔میں ب۔۔بھی ڈر لگ رہا ہے۔۔"
وہ بگڑے تنفس سے بولی تھی۔۔اس کا سانس اکھڑنے لگا تھا۔۔

"تمھارا انحیلر کہاں ہے؟"
اس کی بات پر اپنے لب بھینچتے وہ بھاری آواز میں پوچھ رہا تھا۔۔

"آپ کو۔۔م۔۔میری فکر کرنے کی ک۔۔کوئی ض۔۔ضرورت نہیں ہے۔۔میں رات کی فلائٹ سے واپس جا رہی ہوں۔۔"
وہ گہرے گہرے سانس لیتی چیخ کر بولی تھی۔۔شاہ زیب کو لگا اس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔

"مجھے ایک بار ایکسپلین کرنے کا موقع دو۔۔"
شاہ زیب سرخ چہرے کے ساتھ آنکھوں میں آس لیے بولا تھا۔۔

"آپ نے سب کچھ ختم کر دیا۔۔اب آپ کی ایکسپلینیشن میرے کسی کام کی نہیں۔۔آپ نے میرا بھروسہ توڑ دیا۔۔بابا نے میری شادی زید سے فکس کر دی ہے دو دن بعد میرا نکاح ہے۔۔"
وہ بھیگی پلکوں اور سرخ آنکھوں سے بگڑے تنفس کے ساتھ اذیت بھری مسکراہٹ کے ساتھ بولتی شاہ زیب کی سانسیں روک گئی تھی۔۔

"تم نے جو میرے ساتھ وعدہ کیا تھا اس کا کیا؟"
وہ لال ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتا پوچھ رہا تھا۔

"وعدے تو ٹوٹنے کے لیے ہی ہوتے۔۔جیسے آپ نے میرا یقین توڑا۔۔"
وہ گہرے گہرے سانس لیتی بول رہی تھی۔۔

"اس شادی سے انکار کردو افرحہ پلیز۔۔مجھے ایک موقع دو۔۔"
شاہ زیب زندگی میں پہلی بار کسی کے سامنے گڑگڑایا تھا۔۔

"میں انکار نہیں کرسکتی۔۔بابا کی بات سے کیسے انکار کردوں؟انھوں نے پہلی بار کچھ مانگا ہے دینا تو پڑے گا۔۔"

"مجھ سے نکاح کرلو افرحہ۔۔"
وہ افرحہ کا ہاتھ پکڑتا التجائیہ انداز میں بولا تھا

"آپ کی چند دنوں کی محبت میرے ماں باپ کی محبت کے آگے کچھ بھی نہیں ہے۔۔وہ لوگ تو مان بھی گئے تھے اگر آپ کے پیرنٹس انھیں آپ کی اصلیت نہ بتاتے۔۔بابا نے کہا اگر میں رات کو واپس نہ آئی وہ مجھ سے ہر قسم کا رشتہ ختم کردیں گے۔"

وہ شاہ زیب سے ہاتھ چھڑواتی پیچھے ہٹی تھی۔۔

"آپ جیسے جھوٹے اور ریپسٹ شخص کے لیے میں اپنے پیرنٹس کو نہیں چھوڑ سکتی۔۔"
وہ چیخ کر بولی تھی۔۔

"فار گاڈ افرحہ سیک۔۔ میں ریپسٹ نہیں ہوں۔۔"
شاہ زیب پہلی بار چیخا تھا۔۔ افرحہ کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا۔۔ وہ ڈر کر شاہ زیب سے مزید دور ہوئی تھی۔۔

"اگر میں ایسا ہوتا تو اس وقت تم باعزت میرے سامنے کھڑی نہ ہوتی۔۔ مت بھولو میں نے ہی تمھاری عزت کو بچایا تھا۔۔ میں تمھیں ابھی کچھ نہیں بتاؤں گا کیونکہ تم سمجھنے کی کنڈیشن میں نہیں ہو۔۔"

شاہزیب سرخ آنکھیں، سختی سے پیوست ہونٹوں اور مٹھیوں کو بھینچتا ضبط کی انتہا پر تھا۔۔

"مجھے اب آپ کی کوئی بات نہیں سنی۔۔"
وہ اپنا تنفس بحال کرنے کی کوشش میں ہلکا ہوتی بولی تھی۔

"شاہزیب میر حاتم کی رگوں میں خون بن کر تمھاری محبت دوڑتی ہے۔۔ جہاں تک ممکن ہوتا ہے بھاگ لو۔۔ لیکن میری ایک بات یاد رکھنا۔۔۔ بیوی تم صرف میری ہی بنو گی۔۔"

شاہزیب ایک قدم اس کے قریب بڑھتا دھیمے لہجے میں غرایا تھا۔۔ افرحہ کو اس سے شدید خوف محسوس ہوا تھا۔ وہ الٹے قدموں سے مڑتی تیزی سے وہاں سے بھاگ گئی
تھی۔۔ شاہزیب نے اس کے جانے کے بعد سارے فلیٹ کو تہس نہس کر دیا تھا۔

"مجھ سے چھٹکارا پانا آسان نہیں افرحہ۔۔ شادی تو تمھاری صرف مجھ سے ہی ہو گی۔۔"
وہ بالوں کو نوچتا شدت گریہ سے چیخا تھا۔

افرحہ بریرہ سے ملتی شام کی فلائیٹ سے واپس پاکستان آگئی تھی۔اس کے گھر میں نکاح کی تیاریاں زور وشور سے جاری تھی۔۔اسے گھر کا ماحول دیکھتے وحشت سی ہو رہی تھی۔

"باباجانی۔۔"
وہ رحیم صاحب کے کمرے میں جاتی ان کے پاوں کے قریب بیٹھ گئی تھی۔رحیم صاحب نے فورا اپنے پاوں اکٹھے کیے تھے۔۔

"باباجانی مجھ پر اتنا بڑا ظلم نہ کریں۔۔"
وہ سرخ آنکھوں سے نظریں جھکائے دھیمی آواز میں بولی تھی۔

"ہم تمھارے لیے بہتر فیصلہ ہی کر رہے ہیں افرحہ۔۔"
کمرے میں داخل ہوتی ماجدہ بیگم نرم آواز میں بولی تھی۔بیٹی کی اجڑی حالت دیکھتے ان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

"م۔۔میں اتنی جلدی شادی نہیں کرپاؤں گی۔۔مم۔۔مجھے کچھ وقت دیں۔۔"
وہ نم آنکھوں سے رحیم صاحب کی طرف دیکھتی التجائیہ بول رہی تھی۔۔

"نکاح کے بعد تمھارے پاس ٹائم ہی ٹائم ہو گا۔ تم فکر مت کرو جلدی سنبھل جاؤں گی۔۔"
رحیم صاحب کٹھور بنے اس سے نظریں پھیر کر بولے تھے۔اس کی پسند کی حقیقت جان کر پہلے ہی وہ اس سے شدید ناراض تھے۔۔

"میں مر جاؤں گی۔۔"
وہ اپنی سسکی روکتی ہوئی بولی تھی۔اکلوتی اولاد تھی ہمیشہ ماں باپ نے ہر ضد پوری کی تھی۔اب زندگی کے اتنے بڑے فیصلے میں ان کی زورزبردستی اس کا دم گھونٹ رہی تھی۔

"افرحہ کیا الٹا سیدھا بول رہی ہو۔۔جو اللہ کو منظور وہ ہی ہو گا۔اب جاو جا کر ریسٹ کرو صبح تمھارا نکاح ہے۔۔"

ماجدہ بیگم بیٹی کی بات پر تڑپ کر بولی تھیں۔وہ بھی افرحہ کی اتنی جلدی شادی نہیں کرنا چاہتی تھیں لیکن وقت اور حالات کا تقاضہ تھا انھیں ڈر تھا کہ افرحہ جذبات میں کوئی غلط قدم نہ اٹھالیں تبھی اتنی جلدی سب کچھ ہوا تھا۔

"آپ لوگ میرے ساتھ اچھا نہیں کر رہے۔۔"
وہ شکوہ کن نگاہوں سے انھیں دیکھتی اپنے روم میں بھاگ گئی تھی۔۔روم میں بند ہوتی دروازے سے ٹیک لگاتے وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔کمرے کی خاموش فضا میں اس کی ہچکیاں سنائی دے رہی تھیں۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

رات کا وقت تھا شاہ پیلس میں سب لوگ ڈنر کے ٹیبل پر موجود کھانا کھانے میں مصروف تھے۔حاتم شاہ سربراہی کرسی پر براجمان تھے ان کے دائیں جانب کی کرسی ہمیشہ کی طرح خالی

تھی۔بائیں جانب ان کا بیٹا میر شاہ اپنی بیگم فاطمہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ان کے ساتھ ہی ان کی بیٹی نورے بیٹھی ہوئی تھی۔

"مجھے لگا تھا آپ سب لوگ میرے آنے کی خوشی میں جشن کا انتظام کریں گے۔۔"

کالی شرٹ اور جینز پہنے بازوں کے کف موڑے ایک بازو پر کوٹ لٹکائے شاہزیب کئی سالوں بعد اس گھر میں داخل میں داخل ہوا تھا جہاں صرف ماضی کی تلخ یادیں بستی تھیں۔

اس کی آواز سنتے ہی حاتم شاہ کی بے قرار آنکھوں کو سکون مل گیا تھا۔اس کو اپنے سامنے دیکھ کر ان کی بوڑھی روح کو سرور مل گیا تھا۔جبکہ دوسری جانب میر اور ان کی بیگم فاطمہ کے چہرے پر ناگواریت چھائی تھی۔

"آپ لوگوں نے شیر کی کچھار میں ہاتھ ڈالا ہے واپسی تو ہونی ہی تھی۔۔"

وہ طنزیہ مسکراہٹ سے بولتا حاتم شاہ کے بالکل سامنے موجود سربراہی کرسی پر شان سے اکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔۔

"شاہزیب۔۔ میرے شہزادے"
حاتم شاہ اس کی باتوں کو نظر انداز کرتے اٹھ کر ان کے قریب آنے لگے تھے جب اس نے ہاتھ کے اشارے سے انھیں روک دیا تھا۔

"آپ کو ایک کام دیا تھا آپ وہ بھی نہیں کر پائے۔۔"
وہ ادب کے دائرے میں رہتا سرد لہجے میں گویا ہوا۔ حاتم شاہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ وہ تو رشتہ کر بھی آئے تھے افرحہ کے گھر والے ان کے گھر آنا چاہتے تھے لیکن سارا کام فاطمہ بیگم اور میر شاہ نے خراب کیا تھا۔ وہ چاہ کر بھی افرحہ کے پیرنٹس کو رشتے کے لیے راضی نہیں کر پائے تھے۔

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے بابا۔۔ فوراً نکالیں اسے یہاں سے"
فاطمہ بیگم برہمی سے کرسی سے اٹھتی بولی تھیں شاہزیب نے اپنی ناگوار نظروں سے انھیں دیکھا تھا۔

"میرے گھر میں کھڑے ہو کر مجھے ہی باہر نکالنے کا بول رہی ہیں۔۔واٹ آ جوک۔۔"
وہ زہر خند لہجے میں انھیں دیکھتا پھنکارا تھا۔فاطمہ بیگم کا رنگ فق ہوا تھا انھوں نے بے یقینی سے حاتم شاہ کی طرف دیکھا تھا۔

"یہ کیا بول رہا ہے بابا؟"

"دادا ساری پروپرٹی میرے نام کر چکے ہیں۔۔اور یہ جو آپ نے میری محبت کو مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی ہے اس کا خمیازہ بھگتنے کے لیے تیار ہو جائیں سب لوگوں کے برے دن شروع ہونے والے ہیں۔۔"
وہ سفاکیت سے ان پر نظر ڈالتا بولا تھا۔اس کا لہجہ کسی بھی احساس سے عاری تھا۔

"آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں بابا؟اس بدذات کے نام ساری پروپرٹی کیوں کی آپ نے؟"
فاطمہ بیگم چیخی تھیں۔

"زبان سنبھال کر بات کریں فاطمہ میں اپنے پوتے کے خلاف کوئی بات نہیں سنوں گا۔"

حاتم شاہ سنجیدگی سے فاطمہ بیگم کی طرف دیکھے بنا بولے تھے۔

"چچ۔۔چچ۔۔افسوس یہاں رہنے کے باوجود بھی آپ اتنی بے خبر ہیں۔۔" وہ طنزیہ بولا تھا۔فاطمہ بیگم کے چہرے پر صدمے بھرے تاثرات دیکھتے اسے لطف ملا تھا۔

"شاہزیب میرے ساتھ آو مجھے تم سے بات کرنی ہے اکیلے میں۔۔"

حاتم شاہ نے ہاتھ کے اشارے سے شاہزیب کو اپنے کمرے میں آنے کا کہا تھا۔شاہزیب ایک استہزایہ نظر سب پر ڈالتا ان کے پیچھے چل پڑا تھا۔

فاطمہ بیگم غصے سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔ میر شاہ بھی ان کے پیچھے کمرے میں چلے گئے۔۔ نورے بھی خاموشی سے اپنا ڈنر کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

"آپ نے مجھے کہا تھا لوٹ آوں۔۔ میں واپس آگیا ہوں۔۔ لیکن اپنے ساتھ میں صرف تباہی لایا ہوں۔۔"
وہ ان کے پیچھے کمرے میں داخل ہوتا سرد ترین لہجے میں بولا تھا۔

"تم غلط کر رہے ہو۔۔ میں نے پروپرٹی تمھارے نام اس لیے نہیں کی کہ تم سب کو یہاں سے نکالنے کی دھمکیاں دیتے پھیروں۔۔"
حاتم شاہ ماتھے پر بل ڈالے بولے تھے انھیں یہ بات پسند نہیں آئی تھی۔۔

"آپ ہی مجھے واپس بلا رہے تھے اب خود ہی اتنی جلدی پچھتانے لگے ہیں۔۔"
وہ ان کے روبرو کھڑا اسپاٹ لہجے میں گویا ہوا تھا۔

"اب کیا چاہتے ہوں تم؟"
حاتم شاہ نے جھکے کندھوں سے گہرا سانس خارج کرتے ہوئے پوچھا۔

"آپ جانتے ہیں میں کیا چاہتا ہوں۔۔"
وہ ان کے قریب آتا ان کے ڈھلے کندھوں پر بازو پھیلاتا ہوا بولا تھا۔حاتم شاہ اس کے چھوٹے سے اشارے پر ہی خوش ہو گئے تھے۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"ماشااللہ میری بیٹی کتنی خوبصورت لگ رہی ہے۔۔ چشم بدور۔۔"
ماجدہ بیگم سکن گولڈن جوڑے میں ملبوس تیار بیٹھی افرحہ پر نظر ڈالتے رشک سی بولی تھیں۔افرحہ ساکت نظروں سے زمین کو گھور رہی تھی۔اس نے ایک بار بھی نظر بھر کر خود کو آئینے میں نہیں دیکھا تھا۔

جیسے جیسے نکاح کا وقت قریب آتا جا رہا تھا اس کے اندر گھٹن کا احساس بڑھتا جا رہا تھا۔ ماجدہ بیگم کی بات سن کر بھی اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

"ابھی تم ہم سے ناراض ہو لیکن ہمارا یہ فیصلہ تمھاری زندگی سنوار دے گا۔۔"
ماجدہ بیگم کی بات سنتے اس نے سختی سے لب بھینچ لیے تھے۔۔ وہ انھیں کیا بتاتی اس کی زندگی تو کہیں دور کینیڈا میں ہی رہ گئی ہے۔۔

"مما۔۔ ابھی بھی وقت ہے پلیز یہ نکاح روک دیں۔۔"
وہ ان کا ہاتھ تھامتی نم آنکھوں سے بولی تھی۔۔

"شش چپ کر جاو افرحہ۔۔"
انھوں نے فورا ڈپٹ کر اسے چپ کروایا تھا باہر مہمانوں میں سے کوئی سن لیتا تو ان کی کیا عزت رہ جاتی۔۔

افرحہ کو چھوڑتی وہ باہر چلی گئی تھی۔۔ وہ ساکت سی نظریں جھکا گئی تھی۔ اپنے ماں باپ سے اسی سختی کی امید نہیں تھی۔

ماجدہ بیگم باہر نکلتی مہمانوں سے ملنے لگی تھی۔زید کے پیرنٹس شہزاد اور فوزیہ دونوں ان کے گھر آچکے تھے۔

"زید کہاں ہے بھائی صاحب ؟"
ماجدہ بیگم نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔

"وہ الگ گاڑی میں اپنے دوست کے ساتھ آرہا ہے پہنچتا ہی ہو گا۔"
فوزیہ نے خوش اسلوبی سے جواب دیا تھا۔

ایک گھنٹہ گزر گیا تھا لیکن زید کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔شہزاد صاحب اسے کافی بار کال کر چکے تھے لیکن اس کا فون آف جا رہا تھا اب تو سب ہی پریشان ہو گئے تھے۔مہمانوں میں بھی باتیں ہونا شروع ہو گئیں تھیں۔۔

"کس کا انتظار کر رہے ہیں سب ؟"

کالی شلوار قمیض میں کندھوں پر چادر ڈالے شاہزیب مضبوط قدم اٹھاتا ان کے گھر میں داخل ہوا تھا۔ سب اس کی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔

رحیم صاحب اور ماجدہ بیگم اسے فوراً پہچان گئے تھے کیونکہ افرح نے انھیں شاہزیب کی تصویر جو بھیجی ہوئی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"
شاہزیب کو دیکھتے رحیم صاحب اپنا غصہ قابو کرتے اس کی جانب بڑھے تھے جو ان کو اگنور کرتا وہاں موجود صوفے پر بیٹھتا ٹانگ پر ٹانگ جمائے صوفے کی پشت پر بازو پھیلائے بیٹھ گیا تھا۔ اس کے ساتھ دو گارڈز موجود تھے جبکہ حاتم شاہ کو وہ خود ساتھ نہیں لایا تھا۔

"سنا ہے آپ کا بھتیجا غائب ہے۔۔"
وہ طنزیہ مسکراہٹ سے بولا تھا۔ سب کی توجہ اس پر مرکوز ہو گئی تھی۔۔

"چچ۔۔چچ۔۔پتا نہیں اس وقت وہ کہاں موجود ہوگا۔۔شاید اس کا ایکسیڈینٹ نہ ہوگیا ہو یا پھر کسی نے کیڈنیپ کر لیا ہو۔۔کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔"

وہ ٹھوڑی پر ہاتھ پھیرتا پر سوچ انداز میں بولتا زید کے والدین کو شدید پریشان کر گیا تھا۔

"ہمارا بیٹا کہاں ہے؟ شرافت سے بتا دو ورنہ پولیس کو بلوا کر تمھیں حوالات کی سیر کروانے میں ہمیں کوئی مشکل نہیں ہوگی۔"

شہزاد صاحب نے اسے دھمکایا تھا۔شاہزیب ان کی بات سنتا سر پیچھے کی طرف پھینکتا زور سے ہنسا تھا جیسے کسی بچے نے اسے جوک سنایا ہو۔۔

"یہ کرنے کا سوچیے گا بھی نہیں۔۔ورنہ دوبارہ اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لیے ترس جائیں گے۔۔"

وہ آگے کی طرف جھکتا ان سے نظریں ملاتا سفاکیت سے بولا تھا۔

"یہ کون ہے رحیم اور اسے کیا چاہیے؟ اس نے ہمارے بیٹے کو کیوں کیڈنیپ کیا ہے؟"
شہزاد صاحب رحیم صاحب کی طرف مڑتے سخت پریشان سے پوچھنے لگے تھے۔ رحیم صاحب اس کی بات پر خاموش سے ہو گئے تھے انھوں نے دھیرے سے انھیں شاہزیب کا بتایا تھا۔

"اس میں میرے بیٹے کی کیا غلطی ہے؟"
شہزاد صاحب برہمی سے بولے تھے۔

"اس کی سب سے بڑی غلطی میری محبت پر نظر رکھنے کی تھی اور آپ لوگوں نے سوچ بھی کیسے لیا میں اتنی آسانی سے اپنی محبت سے دستبردار ہو جاؤں گا۔۔ میں شاہزیب میر حاتم ہوں مجھے اپنا حق چھیننا بخوبی آتا ہے۔"
وہ شہزاد صاحب کی طرف دیکھتا ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا تھا۔

"تمھیں کیا چاہیے؟"

رحیم صاحب جھنجھلا کر غصے میں پوچھنے لگے تھے۔

"افرحہ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں ابھی اور اسی وقت۔۔"
وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔۔

"ایسا ہرگز نہیں ہوگا میں تم جیسے شخص کو اپنی بیٹی کبھی نہیں دوں گا۔۔"
شاہزیب کی بات پر وہ بھڑک اٹھے تھے۔

"پندرہ منٹ ہے سوچ لیں اس کے بعد زید کی زندگی میری ایک کال کی منتظر ہوگی۔۔اس کی سلامتی چاہتے ہیں تو چپ چاپ میرا نکاح اپنی رضامندی سے کروادیں۔۔"
وہ سرد ترین لہجے میں بولا تھا۔رحیم صاحب نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھی شہزاد صاحب سخت پریشان ہو گئے تھے۔۔

"یہ پاگل انسان جو کہتا ہے وہ کر دو رحیم میں اپنے بیٹے کو تمھاری بیٹی کی وجہ سے کھونا نہیں چاہتا۔۔وہ ہماری اکلوتی اولاد ہے۔۔"

شہزاد صاحب رحیم صاحب کی طرف مڑتے التجائیہ بولے تھے۔فوزیہ بیگم بھی بیٹے کے بارے میں سنتی رونے لگی تھیں۔ماجدہ بیگم پریشان سی انھیں چپ کروانے لگی تھیں۔۔

وہ لوگ بری طرح پھنسے تھے۔ان کے پاس کوئی چارا نہیں تھا سوائے افرحہ کا شاہزیب کے ساتھ نکاح کروانے کے۔۔۔شہزاد صاحب کے ہاتھ جوڑنے پر رحیم صاحب نے کڑوا گھونٹ بھرتے ماجدہ بیگم کو اشارہ کیا تھا وہ لوگ شدید بے بس ہو چکے تھے۔۔

شاہزیب کے چہرے پر فاتح مسکراہٹ تھی۔رحیم صاحب کے اشارے پر مولوی صاحب کو بلایا گیا تھا۔ماجدہ بیگم اپنے آنسو روکتی افرحہ کو باہر لینے گئی تھی۔

"مبارک ہو پہنچ گیا تمھارا شاہزیب۔۔اس نے ہمیں کسی کے سامنے منہ دکھانے کے لائق نہیں چھوڑا۔۔"
ماجدہ بیگم افرحہ کو کھڑا کرتی تیز لہجے میں بولی تھیں۔۔افرحہ نے ناسمجھی سے انھیں دیکھا۔۔

"م۔۔ مما؟"
ماجدہ بیگم نے اس کی پکار ان سنی کی تھی اسے زبردستی لیتی باہر نکلی تھیں۔۔ افرحہ ان کی ساری بات سمجھ گئی تھی جب اس کی نظر سامنے صوفے پر کروفر سے بیٹھے شاہزیب پر پڑی تھی۔ اس کی آنکھیں تحیر سے پھیل گئی تھیں۔۔

وہ کچھ بولنا چاہتی تھی لیکن اس کے پاس بولنے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ اس نے لب کھولے تھے اور پھر بند کر لیے تھے۔

شاہزیب نے ایک نظر اس پر ڈال کر اپنے چہرے کا رخ موڑ لیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں نکاح کے ایجاب و مراحل مکمل ہو گئے تھے۔۔ افرحہ ابھی تک بے یقین سی بیٹھی ہوئی تھی۔ اسے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا اس کا نکاح شاہزیب سے ہو چکا تھا۔

"تمھارا نکاح ہو گیا ہے اب میرے بیٹے کو چھوڑ دو۔۔"

شہزاد صاحب فوراً شاہزیب کی طرف بڑھے تھے۔۔ شاہزیب نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔

"آپ کا بیٹا میرے پاس نہیں ہے۔۔"
وہ کندھے اچکا کر بولا تھا۔۔

"کیا بکواس کر رہے ہو؟"
اس کی بات سنتے شہزاد صاحب طیش کے عالم میں آ گئے تھے۔

"ڈیڈ۔۔"
زید کو گھر کے اندر صحیح سلامت داخل ہوتے سب حیران ہوئے تھے۔۔

"آئی ایم سوری ہماری گاڑی خراب ہو گئی تھی اور لفٹ کے دوران ہمارے موبائل چوری ہو گئے تھے۔۔"

زید بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا تھا۔سب کے چہروں پر حیرت زدہ تاثرات نمایا ہوئے تھے۔افرحہ جو خاموش بیٹھی تھی۔اسے کچھ کچھ بات سمجھ آ گئی تھی۔۔

"چلیں اب آپ کو آپ کا بیٹا مل گیا ہے اب میری بیوی کو میرے ساتھ رخصت کر دیں۔۔"
شاہزیب صوفے سے اٹھتا اپنی قمیض صحیح کرتا بے زاریت سے بولا تھا۔زید کی نظریں بے ساختہ شاہزیب پر گئی تھیں جسے وہ پہلے دیکھ نہیں سکا تھا۔

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے اور کیا بول رہا ہے کونسی بیوی؟"
زید اونچی آواز میں بولا تھا۔

"شٹ اپ دوبارہ اونچی آواز میں بولے تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔"
شاہزیب ناگواریت سے سرد لہجے میں بولا تھا۔وہ سب کو نظر انداز کرتا لمبے لمبے ڈھگ بھرتا افرحہ کے پاس پہنچا تھا اس کا ہاتھ

نرمی سے تھامتے شاہزیب نے اسے کھڑا کیا تھا۔۔زید منہ کھولے بے یقینی سے سب کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"چلیں سسر جی اور ساسو ماں اپنی بیٹی کو دعائیں دیں۔۔"
شاہزیب رحیم صاحب اور ماجدہ بیگم سے بولا تھا جو افرحہ کی طرف نظر بھر کر بھی نہیں دیکھ رہے تھے۔۔

"بابا جانی۔۔"
افرحہ نے نرمی سے انھیں پکارا تھا۔ مگر وہ اس کی آواز پر رخ پھیر گئے تھے۔۔افرحہ کے دل میں ٹیس سی اٹھی تھیں۔۔آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے تھے۔۔

"لگتا ہے دونوں ناراض ہو گئے ہیں ہم بعد میں منائیں گے۔۔فلحال اب ہم یہاں سے چلتے ہیں۔۔"
شاہزیب سنجیدہ سا بولا تھا۔۔

"م۔مما۔۔مجھے کہیں نہیں جانا۔۔بابا جانی۔۔"

وہ ان دونوں کو منہ موڑے دیکھ کر تڑپ اٹھی تھی۔۔شاہزیب کی گرفت اس کے ہاتھ پر بے ساختہ سخت ہوئی تھی۔

افرح کے کندھے کے گرد سختی سے بازو پھیلاتے وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے اس کی باتوں کو نظر انداز کرتا اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لے گئے تھے۔

ماجدہ بیگم نم آنکھوں سے اپنے بیٹے کو جاتے دیکھ کر رحیم صاحب پر نظر ڈالتے خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔مہمان سارے رخصت ہونے لگے تھے۔زید ایک الگ ہی ہنگامہ ڈال کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔منزل کے اتنے قریب پہنچ کر بھی وہ کامیاب نہیں ہو پایا تھا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ کیسے شاہزیب نے یہ سب کر دیا تھا۔

Zanoor Writes

شاہزیب اسے لے کر اپنے الگ گھر میں جا رہا تھا۔۔افرحہ سارے راستے میں روتی ہوئی آئی تھی۔شاہزیب اس کا رونا سن کر جھنجھلاہٹ کا شکار ہونے لگا تھا۔

"ایک سیکنڈ میں چپ ہو جاو ورنہ میرا دماغ گھوم گیا تو بہت پچھتاو گی۔۔"
شاہزیب سنجیدگی سے بولا تھا۔مقابل کے گھائل کر دینے والے روپ سے بمشکل وہ نظریں چرائے بیٹھا تھا۔

"یہ سب آپ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔"
وہ اس کے سخت لہجے میں بولنے پر غصے سے بولی تھی۔اپنے ماں باپ کا رویہ یاد کرتے خود بخود اس کے آنسو بہہ رہے تھے۔

"آپ نے ایسا کیوں کیا؟ مجھے میرے ہی گھر والوں سے دور کر دیا۔۔"
وہ غمگین سی گویا ہوئی تھی۔

"میں نے تم سے کہا تھا جہاں تک بھاگ سکتی ہو بھاگ لو لیکن بیوی تم صرف شاہزیب میر حاتم کی ہی بنو گی۔۔"
وہ اس کے سجے سنورے روپ پر ایک گہری نظر ڈالتا بولا تھا۔اس کی نظریں محسوس کرتے افرحہ خود میں سمٹی تھی۔

"آپ کی محبت میرے لیے سزا بن گئی ہے۔۔"
وہ کپکپاتی آواز میں بولی تھی۔

"تم نے مجھے اپنے پیچھے پاگل کیا تھا۔۔اب میری محبت برداشت کرنا بھی تم پر فرض ہے۔۔ابھی تو ابتدا ہے اتنی جلدی ہار مان رہی ہو۔۔میری شدتوں کو کیسے برداشت کرو گی۔۔"
اس کا کانپتا ہاتھ تھامتے وہ دھیرے سے اپنے لبوں کے قریب لایا تھا۔۔

اس کا پر حدت لمس اپنے ہاتھ پر محسوس کرتے افرحہ کانپ اٹھی تھی۔

"آپ بہت برے ہیں۔۔م۔۔مجھے اس وقت پر پچھتاوا ہو رہا ہے جب میں آپ سے ملی تھی۔۔"

وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی غصے سے چیخی تھی۔۔شاہزیب کو اس کیے ہاتھ چھڑوانے والی حرکت سخت ناگوار گزری تھی اوپر سے اس کا چیخنا سونے پر سوہگا کر گیا تھا۔۔

گاڑی کو روکتے شاہزیب نے اس کو ہاتھ سے تھام کر جھٹکے سے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔افرحہ کی زبان فورا بند ہوئی تھی۔

"دوبارہ یہ حرکت مت کرنا۔۔تم اب میری بیوی ہو جتنی جلدی ممکن ہو تسلیم کر لو جہاں تک تمھارے ماں باپ کی بات ہے وہ بھی جلد ہی تم سے بولنے لگیں گے۔۔اب میں تمھارے منہ سے کوئی فضولیات نہیں سننا چاہتا۔۔ورنہ تمھارا منہ بند کرنے کے میرے پاس بہت سے طریقے ہیں۔۔"

افرحہ کے چہرے پر جھکے وہ اس کے ہونٹوں کے قریب اپنے لب شدت سے رکھتا بولا تھا۔افرحہ اس کے لمس سے گھبرا گئی تھی۔

اس کا چہرہ بےساختہ تپ اٹھا تھا۔شاہزیب کی بےباکی سے وہ ایک پل کو شاکڈ رہ گئی تھی۔مقابل سے ایسی امید نہ تھی۔

افرحہ کو چھوڑتے وہ سیدھا ہوتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔افرحہ اس کے بعد سارے راستے خاموشی سے لب بھینچ کر بیٹھی رہی تھی۔

۔

Zanoor Writes

بریرہ افرحہ کے جانے بعد اداس ہو گئی تھی۔عادل سے تھپڑ کھانے کے بعد وہ اس سے ملنے بھی نہیں گئی تھی۔اس کے پیرنٹس کی مسلسل دو دن سے اسے کالز آ رہی تھیں جنھیں وہ اگنور کر رہی تھیں۔ایک

ہفتے بعد اس کی انگیجمینٹ تھی اور اس کا بھاگنے کا پورا پلان بن چکا تھا۔ عادل سے وہ مکمل طور پر مایوس ہو چکی تھی۔

وہ دو دن سے مسلسل اپنے اکاونٹ سے وقفے وقفے سے رقم نکلوا رہی تھی۔ تاکہ اس کے گھر والوں میں سے کسی کو شک نہ ہو۔ اپنی ضرورت کی چیزیں وہ پیک کرنے لگی تھی۔ اس کا ارادہ افرحہ کے پاس پاکستان جانے کا تھا۔

یہاں کے ماحول سے ویسے ہی اس کا دماغ خراب ہونے لگا تھا۔ سگریٹ پینے کا دل شدت سے چاہا تھا۔ لیکن خود کو روکتی وہ ہونٹ سختی سے بھینچ کر بیٹھ گئی تھی۔

صبح سے اپنا سامان پیک کرنے کے چکر میں وہ بری طرح تھک چکی تھی۔ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے وہ اپنا گھٹنا جھلا رہی تھی۔ خود کو سگریٹ پینے سے روکنا کس قدر مشکل کام تھا اسے اب اندازہ ہو رہا تھا۔

"بھاڑ میں جائے سب کچھ۔۔"
وہ جھنجھلا کر سگریٹ کا پیکٹ نکالنے جانے لگی تھی جب دروازے پر ہوتی بیل نے اس کے قدم روک دیے تھے۔وہ آنکھیں گھماتی بے زار سی دروازہ کھولنے گئی تھی۔۔

"تم۔۔"
جھٹکے سے دروازہ کھولنے پر سامنے کھڑے عادل کو دیکھتی وہ چیخی تھی۔اس کا بھاری ہاتھ کا تھپڑ ابھی تک اس کی سوچوں میں پیوست تھا۔

"پیچھے ہٹو اندر آنے دو۔۔اپنے فیانسی کو دروازے پر کھڑے رکھنا اچھی بات نہیں ہے۔۔"
دروازہ مکمل کھولتا عادل دھڑلے سے اندر داخل ہوا تھا۔فلیٹ میں پھیلا سامان دیکھتے اس نے ائبرو اچکاتے بریرہ کو دیکھا تھا جو منہ بنائے غصے سے اسے گھور رہی تھی۔۔

"یہ تمہارا شادی کا جوڑا۔۔امی نے بھجوایا ہے ورنہ میرا تو دل تمہارا گلا دبانے کا تھا۔۔"

اپنے ہاتھ میں موجود شاپنگ بیگ اس کے قدموں کے پاس پھینکتا وہ سپاٹ انداز میں سرد لہجے میں گویا ہوا۔

بریرہ کے چہرے پر مایوسی اور ذلت کے احساس کے تحت گہرے سائے لہرائے تھے۔اس نے اپنے قدموں میں پڑے بیگ کو دیکھا تھا جس میں سے سرخ رنگ کا جوڑا اپنی جھلک دکھا رہا تھا۔

"اپنا یہ دو ٹکے کا ڈریس اٹھاؤ اور میرے فلیٹ سے نکل جاؤ۔"
وہ غصے کی شدت سے کانپتی چیخی تھی۔عادل کا چہرہ غصے سے سرخ پڑنا شروع ہوا تھا۔

"تمھیں ہی میری بیوی بننے کا شوق تھا اب چپ چاپ کل تیار رہنا۔"
وہ ایک قدم بریرہ کی جانب بڑھاتا ناگواریت سے بولا تھا۔بریرہ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

"تم جیسے آدھے دماغ والے شخص کی بیوی بننے سے بہتر ہے میں زہر کھالوں۔۔"
وہ طیش کے عالم میں بولی تھی اس کے منہ سے سچائی کچھ زیادہ ہی کڑوی محسوس ہو رہی تھی۔

"تم نے جو مزاق میں گھٹیا حرکت میرے پیرنٹس کے سامنے کی ہے اس کا خمیازہ تو بھگتنا ہی پڑے گا۔۔"
وہ پینٹ کی پاکیٹوں میں ہاتھ ڈالے سرسراتے لہجے میں بولا تھا۔بریرہ کو بے ساختہ اس سے خوف محسوس ہوا تھا۔

"شٹ اپ فورا نکلو یہاں سے۔۔"
وہ دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چیخی تھی۔عادل نے اپنے کان پر بے ساختہ ہاتھ رکھا تھا۔

"آہستہ آواز میں بولو تمھارے قریب ہی کھڑا ہوں میلوں فاصلے پر نہیں جو میرے کان پھاڑنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔تیار رہنا کل ایک بجے پک کرنے آوں گا اور کوئی بھی چالاکی مت کرنا۔۔اب میں

نے پختہ ارادہ کرلیا ہے تمھیں اپنی بیوی بنانے کا اس لیے بھاگنے اور چھپنے سے گریز کرنا۔۔

عادل سخت لہجے میں اس کی جانب دیکھتا بولا تھا۔بریرہ نے اسے پھاڑ کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔۔

"واٹ ایور جسٹ گیٹ آوٹ۔۔"
وہ ہاتھ ہلاتی بظاہر لاپرواہ انداز میں بولی تھی لیکن دل میں آگ سی لگی ہوئی تھی۔عادل ایک نظر اس پر ڈالتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"تمھاری اس زبان کا علاج میں بعد میں کروں گا۔۔"
اس کے قریب سے گزرتا وہ دھیمے مگر سنجیدہ آواز میں بولتا اس کی دھڑکنیں منتشر کر گیا تھا۔بریرہ نے بے ساختہ اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔۔اس کے جانے کے بعد وہ زور سے دروازہ بند کرتی زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔

سامنے پڑے سرخ کو گھورتے اس نے آہستہ سے اپنی طرف کھسکتے کھولا تھا جس میں سرخ رنگ کا نفیس سے کام والی میکسی تھی۔ اس پر نرمی سے ہاتھ پھیرتے وہ اپنی سوچوں میں غرق ہو گئی تھی۔ اس نے آج تک بمشکل ہی کبھی ایسٹرن سٹائل کا ڈریس پہنا ہو گا۔ تبھی فراک کو دیکھتے اسے عجیب محسوس ہو رہا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

وہ آئینے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی۔ شاہزیب اسے روم میں چھوڑ کر نا جانے خود کہا غائب ہو گیا تھا۔ افرحہ نے خود پر ایک بھرپور نظر ڈالی تھی۔ سکن گولڈن جوڑے میں وہ قیامت خیز لگ رہی تھی اوپر سے سرخ آنکھیں اس کے حسن کو مزید دو آتشہ کر رہے تھے۔۔

اس نے آہستہ سے اپنے ہاتھ میں موجود چوڑیاں اتارنا شروع کی تھیں۔ سوچوں کا مرکز انجانے میں ہی شاہزیب کے گرد تھا۔ اسے امید نہیں تھی شاہزیب کچھ ایسا بھی کر سکتا تھا۔

چوڑیاں اتار کر ابھی وہ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ ہی رہی تھی جب دروازہ کھولتے شاہزیب روم میں داخل ہوا تھا۔افرحہ نے ایک نظر اس پر ڈالتے ہی اپنی نظریں جھکالی تھیں۔

کالے کرتے میں وہ آج کچھ زیادہ ہی ہینڈسم لگ رہا تھا۔اس کے ماتھے پر بکھرے بال اور چہرے پر چھائی انوکھی چمک اس کی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔

وہ دھیرے سے قدم اٹھاتا اس کے عین پشت پر کھڑا ہو گیا تھا۔افرحہ کی تھوڑی پکڑتے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔

افرحہ کی نظریں شیشے سے شاہزیب کی پر تپش نگاہوں سے ملی تھیں۔۔اس کی دھڑکنیں بے ساختہ بڑھ گئی تھیں۔ہاتھوں میں پسینہ آنے لگا تھا۔کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہونے لگا تھا۔

"تم نے سوچ بھی کیسے لیا میں تمھیں کسی اور کا ہونے دوں گا۔۔"

اس کی گردن دبوچتے شاہزیب نے اس کی پشت اپنے سینے سے لگالی تھی۔۔افرحہ گھبراتی ہوئی اس کے ہاتھ کو تھام گئی تھی۔لیکن اس کا نازک ہاتھ شاہزیب کے فولادی ہاتھ کا مقابلہ ہرگز نہیں کرسکتے تھے۔

"ش۔۔شاہزیب۔۔"

اس کے منہ سے پہلی بار اپنا نام سنتے شاہزیب کو خود میں سرور سا اترتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

"میں جب بھی یہ سوچتا ہوں تم مجھے چھوڑ کر اس چپکو سے شادی کرنے والی تھی میرے دل سلگ اٹھتا ہے۔۔سب سے پہلے تمھاری سانس روکنے کو دل کرتا ہے جس نے میری محبت میں خیانت کرنے کا خیال اپنے ذہن میں لایا۔۔"

وہ اس کی گردن پر ہلکی سی گرفت مضبوط کرتا بول اٹھا تھا۔افرحہ کی آنکھیں خوف سے مزید پھیلی تھیں۔۔

"آ۔۔آپ نے م۔۔مجھ سے باتیں چھپائی۔۔"

وہ شکوہ کن نظروں سے بولی تھی۔ شاہزیب نے اپنا دوسرا ہاتھ اس کے پیٹ کے گرد باندھتے اسے زور سے اپنے سینے میں بھینچا تھا۔

"میں نے تم سے کچھ بھی چھپایا نہیں تھا بس تمھیں فلحال بتانا مناسب نہیں سمجھا تھا اور جو بھی بات ہے میں خود تمھیں بتا دوں گا دوبارہ کسی دوسرے کی بات سن کر میرے پر الزام لگانے اور لڑنے کی جرات مت کرنا۔۔"

وہ آئینے میں اس کی نظروں میں نظریں ڈالتا سنجیدگی سے بولا.
تھا افرحہ نے اپنے لب کاٹے تھے۔

"مجھے بھی حقیقت جاننے کا حق ہے۔۔"
وہ دھیمی آواز میں بولی تھی۔ شاہزیب کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی۔ اس کی گردن سے اپنی گرفت ہٹاتے وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کی کمر کے گرد باندھ چکا تھا۔

"تمھارے اور بھی بہت سے حق ہیں۔۔"

وہ اس کا دوپٹہ کندھے سے ہٹاتا وہاں اپنی ٹھوڑی رکھتا اس کے کان میں گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔ افرحہ اس کا ذو معنی بات سمجھتی گردن تک سرخ پڑ گئی تھی۔

"آ۔۔ آپ بہت بے شرم ہیں۔۔"
وہ آنکھیں جھکاتی کپکپاتی آواز میں بولی تھی۔

"فورا اوپر دیکھو۔۔ دوبارہ اپنی نظریں نیچے مت جھکانا"
شاہزیب کے سنجیدگی سے بولنے پر اس نے لرزتی پلکیں دوبارہ اوپر اٹھائی تھیں۔۔ آئینے میں اس کی نظریں شاہزیب سے ٹکرائی تھیں۔۔ اس کی بیک بون میں سرسراہٹ سی ہوئی تھی۔

"اور میں نے ابھی ایسی کوئی حرکت نہیں کی کہ تم مجھے بے شرم کہو۔۔"
وہ اس کے گلابی نرم و نازک گالوں پر ہولے سے لب رکھتا جذبات سے چور لہجے میں بولا تھا۔ افرحہ کا دل تیزی سے دھڑک اٹھا تھا۔ وہ گہرے گہرے سانس بھرتی شاہزیب کا پر حدت لمس خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔

"سش۔۔شاہ۔"

شاہزیب نے ایک جھٹکے میں اسے خود کی طرف موڑتے اس کی سانسوں کو خود میں قید کیا تھا۔اس کے نرم و نازک لپ اسٹک سے سجے ہونٹوں کو نرمی سے اپنی گرفت میں لیتے شاہزیب نے اس کو کمر سے مضبوطی تھام کر اپنے سینے سے لگالیا تھا۔۔

افرحہ نے بے ساختہ اس کے کرتے کے کالر کو ہاتھوں میں دبوچا تھا۔

اس کی سانسوں کو خود میں قید کرتے شاہزیب مدہوش ہوا تھا۔کمرے میں فسوں خیز خاموشی تھی بس ان کی دھڑکنوں کا رقص سنائی دے رہا تھا۔

افرحہ نے اپنا سانس بند ہوتا محسوس کر کے اس کے سینے پر ہاتھ مارنا شروع کیا تھا۔شاہزیب نے دھیرے سے اس کے لبوں

کو آزاد کیا تھا۔ افرحہ گہرے گہرے سانس لیتی اس کے سینے پر سر ٹکا گئی تھی۔

شاہزیب نے مسکراتے ہوئے اس کے گرد اپنا گھیرا تنگ کیا تھا۔ اسے اپنے حصار میں لیتے شاہزیب کو بے حد سکون محسوس ہو رہا تھا۔

Zanoor Writes

شاہزیب نے اسے خود سے ہٹاتے دھیرے سے اس کے دوپٹے کی پنز کھولنا شروع کی تھیں افرحہ سرخ چہرے سے آنکھیں جھکائے کھڑی تھی۔ اس کی انگلیوں کا سرسراتا لمس اپنے کندھے پر محسوس کرتے وہ ایک پل کو اچھل پڑی تھی۔

شاہزیب کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ آئی تھی۔ دوپٹہ اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر پھینکتے اس نے افرحہ کے کانوں میں موجود جھمکے

نکالے تھے۔اس کی کان کی لو کو ہونٹوں سے چھوتے شاہزیب افرحہ کا سانس خشک کر گیا تھا۔

"شاہزیب پل۔۔پلیز۔۔"

وہ مقابل کی ٹھنڈی انگلیوں کا لمس گردن پر محسوس کرتی تڑپ اٹھی تھی۔شاہزیب نے اس کے نیکلس کی ڈووری کھولتے اس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔اس کے لمس سے افرحہ نے زور سے آنکھیں میچ لی تھیں۔شاہزیب کی داڑھی کی چھبن ایک عجیب سا سرور پیدا کر رہی تھی۔۔شاہزیب نے اس کی گردن سے ہونٹ ہٹاتے اس کے جوڑے میں مقید بالوں کو کھول دیا تھا۔

"جاو کپڑے چینج کر لو۔۔۔"

اس کی حالت پر ترس کھاتا شاہزیب پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔الماری میں سے اپنا ٹراوزر اور شرٹ نکال کر اس نے افرحہ کے ہاتھوں میں تھمائی تھی کیونکہ افرحہ کے چینج کرنے کے لیے کوئی کپڑا نہ تھا۔

"م۔۔ میں یہ کیسے پہنوں گی۔۔"
وہ لب دبا کر کپکپاتی آواز میں گویا ہوئی۔

"جیسے پہنتے ہیں۔۔ صبح تمہارے کپڑے منگوا دوں گا فلحال ان سے گزارا کرو۔۔ اس سے پہلے میں اپنا ارادہ بدل لوں جلدی سے کپڑے چینج کر لو۔۔"
اس کے چہرے سے بال ہٹاتا وہ اس کے دائیں گال کو سہلاتا ہوا لو دیتی نظروں سے بولا تھا۔ افرحہ تیزی سے کپڑے سینے سے لگاتی واشروم میں بھاگ گئی تھی۔

اس کی تیزی دیکھتے شاہزیب کے ہونٹ ہلکے سے اوپر اٹھے تھے۔ اس کے انتظار میں شاہزیب بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔ سائیڈ ٹیبل سے سگریٹ اٹھاتے شاہزیب نے سلگاتے ہوئے اپنے لبوں میں دبائی تھی۔

دھواں کے مرغلے ہوا میں چھوڑتے وہ مسرور سا ٹیک لگائے لیٹنے کے انداز میں بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔

افرحہ اپنے سرخ لب کاٹتی آہستہ سے واشرم سے نکلی تھی۔اس کی شرٹ اور ٹراوزر میں وہ بالکل ہی چھپ گئی تھی۔ٹروازر کو آدھے سے زیادہ وہ نیچے سے فولڈ کر چکی تھی۔جبکہ شرٹ کے بازوں کو بھی کوہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے تھا۔۔

شاہزیب کی نظروں سے کنفیوز ہوتے افرحہ اپنی ہاتھوں کی انگلیوں سے کھیلنے لگی تھی۔۔

"میرے پاس آو۔۔"
سگریٹ زمین پر پھینک کر مسلتے شاہزیب نے اس کی جانب ہاتھ بڑھاتے اپنے پاس بلایا تھا۔

افرحہ کانپتی ٹانگوں سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر اس کے قریب گئی تھی۔۔اپنا چھوٹا سا ہاتھ اس نے شاہزیب کے ہاتھ پر رکھا تھا جسے اپنی مضبوط گرفت میں لیتے شاہزیب نے اسے اپنے اوپر کھینچ کر گرایا تھا۔

افرحہ بری طرح گڑبڑائی تھی۔ شاہزیب کی جانب دیکھتے اس نے اپنے لب کاٹنا شروع کیے تھے۔

"مجھے اریٹیشن ہو رہی ہے دوبارہ ایسا مت کرنا۔۔"
افرحہ کا ہونٹ انگوٹھے کی مدد سے افرحہ کے دانتوں سے آزاد کرواتے وہ جھنجھلا کر بولا تھا۔ اس کا خوشبوؤں میں بسا نرم وہ نازک وجود شاہزیب کے ہوش اڑا رہے تھے اوپر سے اس کی یہ حرکتیں وہ خود پر کنٹرول بمشکل رکھ پا رہا تھا۔۔

افرحہ شرمندگی سے سرخ پڑتی دھیرے سے سر ہلا گئی تھی۔ اس کا سر اپنے سینے سے لگاتے شاہزیب نے اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا تھا۔

وہ شاہزیب کا سکون تھی۔۔
اس کی روح کا حصہ تھی۔۔
اس کی پہلی محبت تھی۔۔

افرحہ شاہزیب میر حاتم۔۔

افرحہ آنکھیں موندتی اس کے سینے میں سر رکھے ہی نیند کی آغوش میں چلی گئی تھی۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

عادل بے زار سا بلیک فارمل ڈریس میں بریرہ کو پک کرنے آیا تھا۔ اسے امید تھی بریرہ اب تک بھاگ گئی ہو گی۔ دروازے پر بیل بجاتے وہ اس کے دروازہ نہ کھولنے پر مسکراتا ہوا مڑنے لگا تھا جب دروازہ کھلنے کی آواز پر اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

بریرہ پر نظر پڑتے ہی وہ ساکت ہوا تھا۔ سرخ گھیر دار فراک میں لائٹ سا میک اپ کیے وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی۔ اس نے پہلی بار بریرہ کو اس طرح کے ڈریس میں دیکھا تھا اور دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔

"تمھیں کیا لگا میں ڈر کر بھاگ جاؤں گی؟"

ائبرو اچکاتے بریرہ نے استہزائیہ نظروں سے اسے دیکھتے پوچھا جو بلیک تھری پیس سوٹ میں اپنی شاندار پرسنیلٹی کے ساتھ اسے کھلے منہ کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔ایک پل کو بریرہ کو لگا تھا شاید وہ اچھی نہیں لگ رہی۔۔لیکن اس کی آنکھوں میں پسندیدگی دیکھتی وہ گردن اکڑا کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"مجھے تم سے کوئی امید نہیں تھی۔۔"

اپنا گلا کھنگارتے عادل بریرہ سے نظریں پھیرتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں بلاں بلاں۔۔اندر آجاو ابھی میں نے اپنی ہیلز پہننی ہیں۔۔"

وہ منہ بگاڑتی اسے اندر آنے کا بولتی اپنے روم میں چلی گئی تھی۔۔

عادل منہ پر ہاتھ پھیرتا لاونج میں بیٹھ گیا تھا۔اس کا دل عجیب انداز میں دھڑک رہا تھا۔۔کچھ ہی دیر بعد اس کا بریرہ سے نکاح تھے جسے سوچتے ہی وہ ایک الگ سی کیفیت محسوس کر رہا تھا۔۔

اس نے ہمیشہ اپنی بیوی کے لیے کسی پاکستانی معصوم سی پڑھی لکھی لڑکی کا سوچا تھا نہ کہ بریرہ جیسی بولڈ، کینیڈا کے ماحول میں پلی بھری، کلبنگ کرتی ہوئی لڑکی کا سوچا تھا۔۔

"چلو چلیں۔۔"
دوپٹہ اپنے بازوں پر ڈالنے کی کوشش میں جھنجھلاتی ہوئی بریرہ عادل سے بولی تھی۔

عادل نے اس کی مشکل آسان کر دی تھی وہ آگے بڑھتا اس کے ہاتھ سے دوپٹہ تھام کر اس کے کندھوں پر دھیرے سے پھیلا گیا تھا۔۔بریرہ شدید حیران ہوئی تھی۔۔

عادل اس کا دوپٹہ ڈالتا پیچھے ہٹ گیا تھا۔بریرہ خاموشی سے لب دباتی اس کے پیچھے چل پڑی تھی۔۔

نکاح کا انتظام عادل کے گھر پر کیا گیا تھا۔جہاں عادل کے دوست اور چند رشتے دار موجود تھے۔بریرہ سے عادل نے اس کے

پیرنٹس کا پوچھا تھا جس کے بارے میں وہ سختی سے انکار کر گئی تھی۔اس کے بعد کسی نے اس سے اس متعلق کچھ نہیں پوچھا تھا۔۔

گواہوں کی موجودگی میں کچھ ہی دیر میں ان کا نکاح ہو گیا تھا۔۔مسز طلحہ نے اس کا ماتھا چومتے مبارک باد تھی۔پہلی بار اتنا شفقت بھرا لمس محسوس کر کے بریرہ کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔اپنے ماں باپ کا خیال آتے اس نے سختی سے لب بھینچ لیے تھے۔۔

"مجھے پتا ہے آپ نے اس دن انگیجمنٹ کے بارے میں جھوٹ بولا تھا۔۔"
مسز طلحہ اسے روم میں لے کر آئی تھیں جہاں نرمی سے بریرہ کا ہاتھ تھامتی وہ گویا ہوئی تھیں۔۔بریرہ اک دل بری طرح دھڑکا تھا۔۔اس کی زبان پر تالا لگ گیا تھا۔۔

"مجھے اپنے بیٹے پر اتنا اعتماد ہے کہ وہ کبھی بھی ہم سے چھپا کر اتنا بڑا اقدم نہیں اٹھا سکتا۔۔"

مسز طلحہ اس کے خاموش جھکے چہرے پر نظریں مرکوز کیے بول رہی تھیں۔۔

"پ۔۔پھر آپ شادی کے لیے کیوں مانی؟"
بریرہ نے ناسمجھی سے انھیں دیکھا۔۔

"صحیح وقت پر آپ کو پتا چل جائے گا۔۔۔"
اس کا چہرہ تھپتھپاتی مسز طلحہ اسے کنفیوز چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔

۔

ⓩⓐ

وہ مہمانوں سے فارغ ہوتا اپنے دوستوں سے جان چھڑواتا بمشکل کمرے میں آیا تھا۔اسے بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر عادل نے لب بھینچے تھے۔دروازے کو لاک کرتا وہ اپنا کورٹ اتار کر روم میں موجود کاوچ پر پھینک چکا تھا۔

"میرا انتظار کر رہی تھی۔۔؟"
دھیرے سے قدم اٹھاتا بریرہ کے پاس بیڈ کے قریب کھڑا ہوتا عادل سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

"کسی خوش فہمی میں مت رہنا بس آنٹی کی وجہ سے بیٹھی تھی۔۔"
وہ بنا لحاظ کیے بیڈ سے اتر کر کھڑی ہوتی اپنی زبان کے جوہر دکھانے لگی تھی۔

"مجھے لگا تھا شاید تم جاننا چاہتی ہو مجھے تم کیسی لگ رہی ہو؟"
اس کی جانب ایک قدم بڑھاتا وہ بریرہ کے چہرے سے لٹ نرمی سے ہٹاتا بول رہا تھا۔بریرہ کے دل نے بے ساختہ ایک بیٹ مس کی تھی۔

"میں کیسی لگ رہی ہوں؟"
وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی۔

"زہر لگ رہی ہو۔۔"

عادل مسکراہٹ دباتا بولا تھا۔

"پھر مجھے کھا کر مر جاؤ۔۔"
وہ اسے گھورتی منہ بگاڑ کر بولی تھی۔ مجال ہے جو مقابل اس کی ٹوٹے منہ سے ہی تعریف کر دے۔۔ بریرہ کا دل اس کا منہ نوچنے کو چاہا تھا۔ جس نے اس کے ارمانوں پر پانی پھیر دیا تھا۔

"میرا ابھی اتنا گندا ٹیسٹ نہیں ہوا۔۔"
عادل گندہ سا منہ بنا کر بولا تھا۔ بریرہ کو مرچی لگ گئی تھی۔۔

"تم بھی میرے سٹینڈرڈ لے نہیں ہو آئی سمجھ چھلے ہوئے آلو۔۔"
وہ بھی جواباً چیخ کر بولی تھی۔ عادل نے آنکھیں گھماتے مقابل کو گھورا تھا۔۔

"آئیندہ کے بعد مجھ سے تمیز سے مخاطب ہونا شوہر ہوں تمھارا ملازم نہیں۔۔"

بریرہ کا جبڑا جکڑتے عادل اسے ڈرانے کے لیے سرسراتے لہجے میں بولا تھا۔۔بریرہ کی بیک بون میں سنسنی دوڑ گئی تھی۔

"میں تم سے ڈرتی نہیں ہوں۔۔مجھ پر اپنا روعب جمانے کی کوشش مت کرو۔۔"
بریرہ اس کے ہاتھ اپنے چہرے سے جھٹکتی ناگواریت سے بولی تھی۔اسے کہاں منظور تھا مقابل کا استحقاق بھرا لہجہ۔۔

"ہاہاہا۔۔اب ساری زندگی تم پر ہی روعب جھاڑوں گا۔۔اس لیے یہ بدتمیزی اور الٹے نام لینے سے پرہیز کرنا کیونکہ مجھے تمھیں روکنے کے بہت سے طریقے آتے ہیں۔۔"
عادل اس کے بالوں کو ہولے سے اپنی گرفت میں لے کر جھٹکا دیتا بولا تھا۔۔بریرہ نے زور سے عادل کا کندھا دبوچتے وہاں اپنے ناخن گاڑھے تھے۔عادل نے تکلیف سے بے ساختہ لب بھینچ لیے تھے۔مقابل کے ناخن تیز چھری کی طرح اندر گھستے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔

"اففف۔۔جنگلی بلی ہو پوری۔۔"

اپنے کندھے سے اس کا ہاتھ جھٹکتا وہ جھنجھلا کر بولا تھا۔۔

"دوبارہ مجھ پر اپنا زور مت چلانا ورنہ تمھارے کندھے کی بجائے اگلی باری تمھارا منہ ہو گا۔۔"

وہ اپنے ناخنوں پر پھونک مارتی ایک ادا سے بولتی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس جاتی اپنا عکس دیکھنے لگی تھی۔ عادل خاموشی سے اسے گھورتا ہوا فریش ہونے چلا گیا تھا۔

"مجھے گھر چھوڑ کر آو۔۔"

اس کے فریش ہونے کے بعد بریرہ اس سے بولی تھی۔۔

"آج رات یہاں ہی گزار لو کل چھوڑ آوں گا۔۔"

عادل کافی تھک چکا تھا تبھی انکار کر گیا تھا۔

"چچ۔۔ پھر تو تمھیں زمین پر سونا پڑے گا۔۔"

بریرہ بیڈ پر تیزی سے چڑھ کر بیٹھتی بولی تھی۔ عادل نے اچھنبے سے اسے دیکھا تھا۔۔

"میں کیوں زمین پر لیٹوں گا؟"
اس نے ائبرو اچکاتے پوچھا۔ ساتھ ہی تیزی سے وہ بیڈ پر پھیل کر بیٹھ گیا تھا۔

"اگر اتنی ہی پروبلم ہے تمھیں تو تم خود زمین پر لیٹ جانا اب زیادہ بکواس مت کرنا پہلے ہی میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے ورنہ ایسا نہ ہو میں تمھیں اٹھا مر باہر پھینک دوں اور اگر کپڑے چینج کرنے ہوئے تو میری الماری سے کوئی شرٹ اور ٹراوزر لے لینا۔"
عادل پھیل کر لیٹتا بولا تھا۔ بریرہ نے بے زاریت سے اسے گھورا تھا۔ منہ بنا کر اٹھتی وہ خاموشی سے چینج کرنے چلی گئی تھی۔ عادل کی ترتیب سے موجود کپڑوں کو وہ اچھا خاص بگاڑ چکی تھی۔

سکون سے ہاتھ جھاڑتی وہ آرام سے بیڈ پر لیٹ کر عادل کے اوپر سے کمفرٹر کھینچ کر خود کو ڈھانپتی سو گئی تھی۔ ساری رات ان دونوں نے ایک دوسرے سے کمفرٹر کھینچتے اور ٹانگیں اور بازو ایک دوسرے کو مار کر گزارے تھے اور دونوں ہی سکون سے سو نہیں پائے تھے۔

افرحہ پرسکون سی سو رہی تھی جب اچانک آوازیں سنتے اس کی آنکھ کھلی تھی۔۔ شاہزیب جو اسے اپنے حصار میں لے کر لیٹا ہوا تھا وہ اسے اپنے حصار سے آزاد کرتا اونچی آواز سے کچھ بڑبڑا رہا تھا۔

"ج۔۔ جھوٹ ہے سس۔۔ سب کچھ۔۔"

"ن۔۔ نہیں مم۔۔ میں"

ٹوٹے پھوٹے سے الفاظ اس کے منہ سے سرگوشی کی صورت نکل رہے تھے۔۔ افرحہ اس کو پسینے میں ڈوبتے دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔

اس نے فورا اٹھ کر شاہزیب کے کندھوں پر ہاتھ جماتے اسے اٹھانے کی کوشش کی تھی۔۔

"شاہزیب اٹھ جائیں۔۔"

"آپ براخواب دیکھ رہے ہیں۔۔آپ بالکل ٹھ۔۔۔"

باقی الفاظ اس کے منہ میں ہی دب گئے تھے جب شاہزیب نے پٹ سے آنکھیں کھولتے اس کو گردن سے دبوچتے تکیے سے لگایا تھا۔وہ اس کے اوپر جھکا سرخ آنکھوں سے اسے گھورنے لگا تھا۔۔افرحہ کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہونے لگا تھا۔اس نے شاہزیب کا ہاتھ پکڑ کر ہٹانے کی کوشش کی تھی مگر وہ ناکام ٹھہری تھی۔۔

"ش۔۔شاہزیب۔۔می۔۔میری طرف د۔۔دیکھیں۔۔"

افرحہ نے اپنا کانپتا ہاتھ اس کے گال پر رکھا تھا۔۔وہ دھیرے سے شاہزیب کا گال سہلاتے ہوئے بول رہی تھی۔شاہزیب فوراہوش کی دنیا میں لوٹا تھا۔۔

وہ تیزی سے افرحہ کا گلا چھوڑتا بیڈ پر دوسری سائیڈ پر گر گیا تھا افرحہ گہرے گہرے سانس لیتی خود کا تنفس درست کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"دوبارہ جب ایسا ہو میرے قریب مت آنا۔۔"
شاہزیب اس کی طرف رخ کرتا سنجیدگی سے بولتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بیڈ سے اٹھ گیا تھا۔۔

سگریٹ کا پیکٹ اٹھاتا وہ کمرے میں موجود بالکونی میں آگیا تھا۔۔ سگریٹ لبوں میں دباتے اس نے سلگائی تھی۔۔ گہرے گہرے کش لیتا وہ خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ یہ خواب تو کافی عرصے سے اس کے ساتھی تھے لیکن کچھ عرصے سے اسے یہ خواب آنا بند ہو چکے تھے لیکن پاکستان واپس آکر ان کا ایک نیا سلسلہ جاری ہو چکا تھا۔۔

افرحہ اپنا سانس بحال کرتی شاہزیب کے لیے فکرمندی سے ننگے پاؤں اٹھتی بالکونی میں گئی تھی جہاں اسے سگریٹ پیتے دیکھ کر افرحہ نے ناک چڑھائی تھی۔ وہ جلد ہی شاہزیب کی ساری بری عادتیں چھڑوانے کا عہد کر چکی تھی۔۔

دھیرے سے قدم اٹھاتی وہ دھڑکتے دل سے شاہزیب کی پشت پر کھڑی ہوتی اپنے بازوں کا حصار اس کے گرد باندھ چکی تھی۔۔ شاہزیب تو اس کی آہٹ سے ہی پہچان گیا تھا مگر خاموش رہا تھا۔۔

"یہاں کیا کر رہی ہو؟"

شاہزیب سنجیدگی سے ہوا میں دھواں چھوڑتا پوچھ رہا تھا۔۔

"آپ پریشان لگ رہے ہیں۔۔ کوئی بات ہے تو آپ مجھ سے شئیر کر سکتے ہیں۔۔ اس طرح آپ خود کو ہلکا محسوس کریں گے۔۔"

وہ سمجھداروں کی طرح اس کی پشت سے چہرہ ٹکاتی بول رہی تھی۔۔

"میں نے تم سے کچھ پوچھا تھا؟ سوئی کیوں نہیں؟"

وہ اس کی بات کو نظر انداز کر کت پوچھنے لگا تھا۔۔ افرح نے خفگی سے اسے دیکھا

"کھڑوس۔۔"

وہ زیرِلب بڑبڑائی جو شاہزیب کی سماعتیں بھی سن چکی تھیں۔۔

شاہزیب سگریٹ زمین پر پھینکتے ہوئے افرحہ کی جانب مڑا تھا۔۔اس پر ایک بھرپور نظر ڈالتے شاہزیب کی نگاہ اس کے پاؤں کی طرف گئی تھی۔۔

"تم پاگل ہو بنا چپل کے بالکونی میں کیوں آئی۔۔"
وہ اس کی لاپرواہی پر برہم ہوا تھا۔افرحہ کی کمر کے گرد بازو ڈالتے اس نے افرحہ کو اپنے پاؤں پر کھڑا کیا تھا۔۔

اب صورتحال کچھ اس طرح تھی کہ افرحہ شاہزیب کے دونوں پاؤں پر اپنے پیر جما کر کھڑی تھی شاہزیب نے افرحہ کی کمر کے گرد مضبوطی سے حصار باندھا ہوا تھا۔۔وہ اب بھی بمشکل اس کے کندھوں تک پہنچ رہی تھی۔شاہزیب سر جھکا کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

"دوبارہ ایسی بے وقوفی مت کرنا۔۔"
شاہزیب کے سنجیدگی سے بولنے پر افرحہ نے منہ پھولایا تھا۔۔

"اوکے۔۔اب اندر چلیں مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔"

افرحہ ٹھنڈی ہوا محسوس کرتی بولی تھی۔۔شاہزیب نے اس کی کمر کے گرد بازو ڈالتے اسے باہوں میں بھرا تھا۔۔افرحہ نے فورا اپنا بازو اس کی گردن میں ڈالتے اس کے سینے پر سر رکھا تھا۔۔

شاہزیب کی ٹھنڈی انگلیوں کا لمس اپنے وجود پر محسوس کرتے اسے سرسراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔۔

شاہزیب نے نرمی سے اسے بیڈ پر لا کر لیٹایا تھا۔۔اس کی نظر افرحہ کی گردن پر موجود اپنی انگلیوں کے نشان پر گئی تھی۔وہ بے ساختہ اپنے لب بھینچ گیا تھا۔۔

"اٹس اوکے شاہزیب۔۔"

اس کی نظروں کا زاویہ دیکھتے افرحہ نرمی سے بولی تھی۔۔شاہزیب نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالتے

بے ساختہ جھکتے افرحہ کی گردن پر شدت سے اپنے لب رکھے تھے۔۔اس کی جارت پر افرحہ کانپ اٹھی تھی۔۔

".A hero will kill you to save the world "

".But a villain will destroy the world to save you"

" And I am a villain for you"

شاہزیب اس کے کان کے پاس جھکے شدتِ جذبات سے بولا تھا۔۔افرحہ کی آنکھیں تحیر سے پھیل گئی تھی۔دل پسلیاں توڑ کر باہر انے کو کر رہا تھا۔۔وہ شاہزیب کی محبت کا اندازہ چاہ کر بھی نہیں لگا سکتی تھی۔۔

شاہزیب اس کے ماتھے پر اپنے تشنہ لب رکھتا اسے اپنے حصار میں لیتا دوبارہ لیٹ گیا تھا افرحہ کافی دیر اس کے الفاظوں کے سحر میں کھوئی رہی تھی۔۔۔

افرحہ شاہزیب سے پہلے اٹھ گئی تھی۔۔ دھیرے سے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرواتی افرحہ فریش ہو کر باہر نکلی تھی جب روم کے دروازے پر ناک ہوا تھا وہ اوندھے منہ لیٹے شاہزیب پر نظر ڈالتی دروازے پر گئی تھی۔۔

"یہ سر نے آپ کے لیے کپڑے منگوائے تھے۔۔"
ملازمہ اپنے ہاتھ میں موجود کئی شاپنگ بیگز دکھاتی ہوئی بولی تھی۔۔

"یہاں رکھ دیں۔۔"
وہ بیگز روم میں رکھواتی ملازمہ کو ناشتہ تیار کرنے کا بولتی بھیج چکی تھی۔۔ شاپنگ بیگ میں سے ایک خوبصورت سا برینڈڈ سی گرین کلر کا شارٹ فراک تنگ پاجامہ اور شفون کا دوپٹہ اٹھائے وہ شاور لینے چلی گئی تھی۔۔

اپنے بال سکھاتی وہ واش روم سے نکلتی ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھ گئی تھی۔۔اپنے بالوں کو کنگھی کرتے اس کی نظر بے ساختہ آئینے سے بیڈ پر لیٹے شاہزیب پر گئی تھی۔۔

شاہزیب نیند سے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔اس کی نظریں افرحہ پر ہی مرکوز تھیں۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟حوصلہ رکھیں آپ کے ہی ہیں۔۔"
وہ دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی۔۔ایک ہلکی سی مسکان نے شاہزیب کے چہرے کا احاطہ کیا تھا۔۔

"یس یو آر مائن۔۔اونلی مائن۔۔"
وہ افرحہ کی من موہنی صورت کو نظروں کے حصار میں رکھے نیند سے بھاری آواز میں بولا تھا۔۔افرحہ کی دھڑکنیں اس کی آواز پر منتشر ہوئیں تھیں۔۔

وہ کتنا پوزیسیو تھا اس کے معاملے اسے ابھی اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔۔

"آپ فریش ہو جائیں میں آپ کا ڈریس نکال دیتی ہوں۔۔" وہ لرزتی پلکوں کو جھکاتی نرمی سے بولی تھی۔۔ شاہزیب کے ہونٹ ہلکے سے اوپر اٹھے تھے۔۔

شاہزیب سر ہلاتا اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا تھا۔۔ افرحہ نے اٹھ کر اس کے لیے گرے رنگ سوٹ نکال دیا تھا۔

اپنے گلے میں دوپٹہ ڈالتی وہ بالوں کو کیچر میں مقید کیے کمرے سے نکل آئی تھی۔۔ نظریں ادھر ادھر گھماتی وہ گھومتی ہوئی آ کر کار کیچن میں پہنچ گئی تھی۔۔۔ ملازمہ سے ناشتہ لگواتے افرحہ کو یہ بھی پتا چل گیا تھا کہ شاہزیب یہاں اکیلا ہی رہتا ہے اس کے گھر والے دوسرے گھر میں رہتے ہیں۔۔ جسے سن کر افرحہ کا موڈ بگڑا تھا۔۔

اسے لگ رہا تھا شاہزیب شاید اسے اپنے گھر والوں سے ملوانا نہیں چاہتا تھا تبھی اسے چھپا کر یہاں رکھ رہا ہے۔۔

وہ ابھی انھیں سوچوں میں گم تھی۔جب بھاری مردانہ آواز سنتے وہ اچھل پڑی تھی۔۔

"اسلام علیکم!"
شاہانہ چال چلتے حاتم شاہ اپنی مخصوص بھاری مردانہ آواز میں بولے تھے۔۔افرحہ نے انھیں۔انجان نظروں سے دیکھا تھا۔

وہ دھیرے سے منہ میں ان کے سلام کا جواب دے چکی تھی۔۔حاتم شاہ نے ایک تنقیدی نگاہ افرحہ پر ڈالی تھی جس کے پیچھے ان کا پوتا پاگل ہوا پڑا تھا۔۔یہاں تک کہ وہ اپنا ہی وعدہ توڑ کر واپس پاکستان بھی آچکا تھا۔

"میں شاہزیب کا دادا ہوں۔۔"

حاتم شاہ نے اپنا تعارف کروایا۔۔افرحہ کی آنکھیں ایک پل کو پھیلی تھیں پھر اس کے چہرے پر ایک بڑی سی مسکراہٹ نمایاں ہوئی تھی۔۔۔

"داداجان آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ بیٹھیں میں آپ کے لیے کھانا لگواتی ہوں۔۔"
افرحہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولی تھی اپنے داداجان تو بچپن میں کھو چکی تھی تبھی انھیں دیکھتی وہ خوش تھی۔۔حاتم شاہ اس کی خوشی دیکھ کر حیران ہوئے تھے۔۔

افرحہ انھیں ٹیبل پر بیٹھاتی ان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے لگ پڑی تھیں۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں دادا؟"
اپنی کمر پر بازو باندھے وہ شان سے چلتا ڈائننگ روم میں داخل ہوا تھا ان کا یوں بنا بتائے آجانا شاہزیب کو ہضم نہیں ہوا تھا۔۔

"میں اپنی بہو سے ملنے آیا ہوں تمہیں تو فرصت نہ ملی ان بوڑھی آنکھوں کو اپنی بیوی دیکھانے کہ سو میں خود چلا آیا۔۔"

وہ چہرے پر بے چارگی سجائے جس انداز میں بولے تھے افرحہ فورا پگھل گئی تھی اس نے خشمگی نظروں سے شاہزیب کو گھورا تھا جو اس کی گھوری کو نظر انداز کرتا خود حاتم شاہ کو دیکھتا نفی میں سر ہلانے لگا تھا۔۔

"آپ ابھی جوان ہی دادا ان کی باتوں میں مت آئیں ان کی خود کی روح بہت ضعیف ہے۔۔"

افرحہ ان کا جی بہلانے کے لیے بولی تھی۔ شاہزیب نے ائبرو اچکاتے اس ٹڈی کو گھورا تھا جو حاتم شاہ کے سامنے شیرنی بن رہی تھی۔۔

"یہ میں فرصت سے تمہیں بتاوں گا میری روح کتنی ضعیف ہے۔۔"

وہ ہر لفظ چبا تا ہوا بولا تھا۔۔ افرحہ کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔

"مجھے ناشتہ سرو کرو۔۔"

شاہزیب اس کی ہوا نکلتی ہوئی دیکھ کر مسکراہٹ چھپاتا سنجیدگی سے بولا۔۔افرحہ اٹھ کر خاموشی سے اسے ناشتہ سرو کرتی شاہزیب کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔۔

"میرے ساتھ ہی ناشتہ کھالو۔۔الگ کھانے کی ضرورت نہیں۔۔"

شاہزیب افرحہ کو الگ پلیٹ میں کھانے سے روکتا بولا تھا۔۔حاتم شاہ نے حیرت سے پوتے کو دیکھا تھا جو کبھی کسی کو اپنا جوٹا نہ کھانے دیتا تھا اور نہ ہی کسی کے ساتھ کھاتا تھا۔۔ضرور افرحہ میں ہی کچھ ایسا تھا کہ وہ ہر چیز اور حد سے گزر جاتا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"آپ کے یہاں آنے کا مقصد؟"

وہ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے حاتم شاہ کے روبرو بیٹھا پوچھ رہا تھا۔ کچھ دیر پہلے ہی انھوں نے مل کر ناشتہ کیا تھا اب وہ حاتم شاہ کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔۔

"تم سے ملنے کو دل چاہ رہا تھا تو چلا آیا۔۔"
حاتم شاہ سنجیدگی سے بولے تھے۔۔

"مجھے بچہ سمجھنے کی غلطی مت کیجیے گا۔۔ میں جس کام کے لیے آیا تھا وہ ہو چکا ہے اب کچھ ہی دنوں میں واپس لوٹ جاوں گا۔۔"
شاہزیب سگریٹ سلگاتا بولا تھا۔۔ حاتم شاہ نے ایک ناپسندیدہ نگاہ اس کے ہاتھ میں موجود سگریٹ پر ڈالی تھی۔

"یہاں سب کچھ تمھارا ہی ہے اب ان چیزوں کو سنبھال لو واپس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"
حاتم شاہ سنجیدگی سے گویا ہوئے شاہزیب نے سگریٹ کا دھواں ہوا میں چھوڑتے ان پر ایک نظر ڈالی تھی۔۔

"آپ کی یہ بات مان لیتے ہیں۔۔ لیکن مجھ سے اچھے کی امید مت رکھیے گا۔۔"
وہ سگریٹ کا گہرا کش لیتا جس انداز میں بولا تھا وہ حاتم شاہ کو بھی پریشان کر گیا تھا۔۔ سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتا وہ اپنا ڈریس چینج کرنے کے لیے چلا گیا تھا۔۔

بلیک تھری پیس سوٹ میں بالوں کو نفاست سے سیٹ کیے وہ ٹائی باندھ رہا تھا جب افرحہ روم میں آئی تھی۔

"آپ کہیں جا رہے ہیں؟"
اس نے شاہزیب سے تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہو کر پوچھا تھا۔ اتنے بڑے گھر میں اکیلے رہنے کا سوچ کر ہی اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔

"ہمم آفس جا رہا ہوں تین چار گھنٹوں تک واپس آجاؤں گا میری اجازت کے بغیر اس گھر سے باہر قدم مت نکالنا۔۔ کچھ منگوانا ہوا تو ملازمہ کو بول دینا۔۔"

شاہزیب اپنی ٹائی باندھتا اس کی جانب مڑا تھا۔ افرح نے اس کی بات پر منہ بگاڑا تھا۔۔

"ملازمہ سے کیوں بولوں گی؟ کیا وہ میرا شوہر ہے؟"
وہ خفگی سے بولی تھی شاہزیب نے ائبرو اچکاتے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو چھوٹی سی بات پر ناراض دکھائی دے رہی تھی۔۔

"ناراض کیوں ہو رہی ہو؟ مجھے کال کر دینا اور کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ تم پروپر ریسٹ کرنا۔۔"
شاہزیب اپنا موبائل اٹھا کر پاکٹ میں ڈالتا بولا تھا۔۔

"ریسٹ کر چکی ہوں اب سارا دن میں کیا کروں گی۔۔؟"
وہ منہ پھولاتی ہوئی پوچھ رہی تھی۔۔

"میں کونسا سارے دن کے لیے جا رہا ہوں؟ جلدی آ جاؤں گا پھر دو دن تک ہم واپس چلے جائیں گے تم اپنی سٹڈیز اگین سٹارٹ کرنا۔۔"

شاہزیب اس کے قریب بڑھتا بولا تھا۔۔افرحہ نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔

"میں مما اور بابا جانی سے صلح کیے بغیر واپس نہیں جاوں گی۔۔" وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔۔شاہزیب نے گہری نظروں سے اسے دیکھا تھا جس کی آنکھوں میں بے چینی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"اس بارے میں آکر بات کروں گا۔۔کوئی فضول حرکت یا شرارت کرنے کی کوشش نہ کرنا۔۔"
اس کا گال تھپتھپا کر شاہزیب نے اسے وارننگ دی تھی۔۔افرحہ ناراض نظروں سے اسے دیکھتی تیزی سے بنا کوئی جواب دیے کمرے سے نکل گئی تھی شاہزیب نے ناگواریت سے اسے جاتے دیکھا تھا۔۔

واپس آکر اس سے بات کرنے کا سوچتا وہ اپنی چیزیں اٹھاتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا نیچے اترا تھا جہاں سامنے ہی حاتم شاہ کھڑے اس کا انتظار کر رہے تھے۔۔

وہ ان پر ایک نظر ڈالتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔ حاتم شاہ ایک گہرا سانس خارج کرتے اس کے پیچھے بڑھ گئے تھے۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"آہہہ۔۔۔"

"کیا ہوا؟ کیوں صبح صبح لڑکیوں کی طرح چیخ رہے ہو؟"
بریرہ جو مزے سے سو رہی تھی مقابل کی چیخ سنتی اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے نیند سے ڈوبی آواز میں بولی تھی۔۔

عادل جس کی آنکھ کھلی ہی تھی بریرہ کو پھیل کر اپنے نہایت قریب لیٹے دیکھ کر اس کی بے ساختہ چیخ نکلی تھی۔۔

"شٹ اپ جلدی سے اٹھو تمہیں گھر چھوڑ کر آوں پھر مجھ ڈیوٹی پر جانا ہے۔۔"
عادل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا تیزی سے بیڈ سے اترتا ہوا بولا تھا۔۔

"میرا ابھی اٹھنے کو دل نہیں چپ کر کے چلے جاو۔۔"
بریرہ برہمی سے بولی تھی عادل نے کاٹ کھا جانے والی نظروں سے سوئی ہوئی جنگلی بلی کو دیکھا تھا۔

اس کو مزا چکھانے کا سوچتا وہ سائیڈ ٹیبل سے جگ اٹھاتا واشروم میں گیا تھا ٹھنڈا پانی جگ میں بھرتے اپنی مسکراہٹ چھپاتا وہ باہر آیا تھا۔۔

ایک نظر سکون سے سوتی بریرہ کے چہرے پر ڈالتے اس نے فورا پانی کا جگ اسکے چہرے پر الٹ دیا تھا۔۔ بریرہ ٹھنڈا پانی چہرے پر پڑتے ہی تڑپ کر اٹھ گئی تھی۔۔

"جاہل، گوار، آلو میں تمھارا منہ نوچ لوں گی۔۔"
اپنے دماغ کو سن پڑتا محسوس کر کے وہ چیخی تھی ٹھنڈے پانی نے اس کے حواس جھنجھوڑ دیے تھے۔۔

"تمیز نام کی کوئی چیز تم میں نہیں ہے اب اٹھ گئی ہو تو میرے فریش ہونے کے بعد چپ چاپ فریش ہو جانا۔۔"
عادل مسکراہٹ دبا کر اس کی حالت سے لطف اندوز ہوتا مڑا ہی تھا جب بریرہ نے اچھل کر اس پر چھلانگ لگائی تھی۔۔

عادل جو اس آفت کے لیے تیار نہیں تھا سیدھا منہ کے بل زمین پر گرا تھا۔۔ اس کی تھوڑی زور سے کارپٹڈ فلور پر لگی تھی۔۔

"ہائے اللہ موٹی مجھے مارنے کا ارادہ ہے؟"
بریرہ جو عادل کے بال پکڑ کر کھینچنے لگی اس کی دہائی سنتے وہ ہنسی تھی۔۔

"آئندہ کے بعد ایسے گھٹیا طریقے سے مجھے اٹھانے کی کوشش مت کرنا ورنہ تمھیں گنجا کر دوں گی۔۔"
وہ عادل کے بال ہولے سے کھینچتی اس کے اوپر سے اٹھ گئی تھی عادل نے دل میں اسے ہزاروں صلوتیں سنائی تھی۔۔

"تم پوری موٹی بھینس ہو۔۔ جنگلی بلی۔۔ میرا منہ توڑ دیا ہے۔۔"

وہ اپنی تھوڑی کو سہلاتا سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔۔بریرہ کے بال کھینچنے والی حرکت پر بمشکل اس نے کڑوا گھونٹ پیا تھا۔۔اب پنگا لیا تھا تو انجام بھی بھگتنا ہی پڑنا تھا۔۔

"تم ہو گے موٹے دوبارہ مجھے موٹا کہنے کی جرت بھی مت کرنا۔۔"
عادل کے قریب ایک قدم بڑھاتی وہ تپ کر غصے میں چیخ کر بولی تھی۔عادل ایک پل کو اس سے گھبرا گیا تھا۔۔اس کو ڈرتے دیکھ بریرہ اس کا کندھا تھپتھپاتی واشروم میں چلی گئی تھی۔۔

"بدتمیز۔۔۔زرا جو عقل ہو۔۔شوہر سے کیسے بات کی جاتی ہے۔۔۔"
وہ بریرہ کو برا بھلا بولتا بڑبڑاتا ہوا اپنی ٹھوڑی کو پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

حاتم شاہ کے ہمراہ چلتا وہ کروفر سے بلڈنگ میں داخل ہوا تھا سب ورکرز حیرت سے حاتم شاہ کے ساتھ چلتے شاہزیب کو دیکھ رہے تھے جس کے بارے میں سب نے بہت کچھ

سن رکھا تھا مگر حقیقت میں اب تک کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔

کام کرتے ورکرز انھیں دیکھتے ہی سلام کرنے لگے تھے۔۔ شاہزیب بنا کسی کی طرف دیکھے سیدھا چلتا حاتم شاہ کے ساتھ لفٹ میں داخل ہوا تھا۔ فورتھ فلور پر لفٹ رکتے ہی وہ باہر نکلا تھا۔ یہ فلور خاص کر کمپنی کے اونرز کے لیے ریزرو تھا۔۔

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے بابا؟"
میر شاہ جو میٹنگ کے لیے اپنے آفس سے نکلا تھا۔ شاہزیب کو یہاں دیکھ کر حیران ہوا تھا۔ اس کے ساتھ موجود پی اے بھی شاہزیب کو دیکھ رہا تھا۔۔ وہ خاموشی سے حاتم شاہ کے اشارے پر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔

اب وہاں صرف وہ تینوں ہی موجود تھے۔۔ حاتم شاہ میر شاہ کو جواب دینے ہی لگے تھے جب شاہزیب ان سے پہلے بول اٹھا تھا۔۔

"دادا آپ نے کیسے کیسے ملازم رکھے ہوئے ہیں جنھیں یہ تک نہیں پتا مالک سے سوال جواب نہیں کرتے۔۔"

اس کا انداز ہتک آمیز تھا۔۔ میر شاہ غصے سے سرخ پڑ گئے تھے۔۔ شاہزیب کو حیرت تھی کہ میر شاہ نے ساری پروپرٹی حاتم شاہ سے کیوں اس کے نام لگوائی جبکہ وہ نفرت اس سے اب بھی کرتے تھے یا تو پھر ماہین نے جھوٹ بولا تھا یا بات کچھ اور تھی۔۔

"بابا کس ناہنجار کو یہاں لے آئے ہیں اسے واپس بھیج دیں وہاں ہی یہ سڑتا پھرے اور ساتھ ہی وہ گھٹیا لڑکی بھی لے جائے جس کے پیچھے یہ ہماری عزت دوبارہ خاک میں ملانے کے لیے واپس لوٹ آیا ہے۔۔"

میر شاہ کا لہجہ زہر خند تھا۔۔ شاہزیب نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بے ساختہ بھینچ لی تھیں۔۔ افرحہ کے بارے میں ان کے الفاظ سنتے وہ بے ساختہ ان پر جھپٹا تھا۔۔

"ہمارے درمیان میری بیوی کو دوبارہ لانے کی جرت بھی مت کیجیے گا۔۔اس کے معاملے میں، میں بہت پاگل ہوں ہر حد سے گزر جاؤں گا۔۔"
شاہزیب ان کے چہرے پر دھاڑا تھا حاتم شاہ نے بمشکل شاہزیب کو میر شاہ سے دور کیا تھا۔۔

"تم دونوں پاگل ہو گئے مجھے مارنا چاہتے ہو تو صاف صاف بتا دو۔۔"
وہ شاہزیب اور میر شاہ کی طرف دیکھتے اپنا سینا سہلاتے تکلیف سے بولے تھے بیٹے اور پوتے کو آپس میں لڑتے ہوئے برداشت کرنا ان کے بس میں نہیں تھا۔۔

"بابا کیا ہوا آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟"
میر شاہ پریشانی سے انھیں دیکھتا بولا تھا۔۔

"تم جہاں جا رہے تھے جاؤ تم سے میں بعد میں بات کروں گا۔۔"

حاتم شاہ سنجیدگی سے بھاری لہجے میں بولے تھے۔۔ میر شاہ لب بھینچ کر ایک کٹیلی نظر شاہزیب پر ڈالتا خاموشی سے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

"آپ نے اپنی میڈ سن لی تھی؟"
شاہزیب نے ماتھے پر بل ڈال کر پوچھا تھا۔ حاتم شاہ اس کی فکر پر مسکرائے تھے۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں تم ٹینشن مت لو۔۔ بس اپنے باپ سے لڑائی مت کیا کرو۔۔۔ چلو تمھیں آفس دیکھاتا ہوں۔۔"
وہ شاہزیب کے تاثرات بدلتے دیکھ کر بات ہی تبدیل کر گئے تھے۔۔ شاہزیب سر ہلاتا ان کے پیچھے چل پڑا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

بریرہ کو کچھ دیر پہلے ہی عادل ڈیوٹی پر جانے سے پہلے فلیٹ پر چھوڑ کر گیا تھا۔ مسز طلحہ نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ بہانہ بناتی

واپس آگئی تھی۔۔ابھی وہ عادل کے ساتھ رہنے کے لیے تیار نہیں تھی ابھی تو اسے یہ رشتہ قبول کرنے کے لیے وقت درکار تھا۔۔

وہ اسے اچھا لگا تھا اس کے غصے کے باوجود بھی وہ کئی بار اسکی مدد کر چکا تھا۔۔وہ کمفرٹیبل کپڑوں میں مزے سے صوفے پر بیٹھی نیٹ فلیکس پر کوئی شو دیکھ رہی تھی ساتھ ہی گود میں دھرے پاپ کورنز سے بھی لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔

دروازے پر اچانک بیل ہونے سے وہ بدمزہ ہوتی اٹھی تھی ماتھے پر تیوری چڑھائے دروازے کی طرف بڑھی تھی۔جھٹکے سے دروازہ کھولتے اسے شدید پچھتاوا ہوا تھا سامنے ہی اس کے پیرنٹس کے دو گارڈز موجود تھے۔۔کچھ دن بعد اسکی انگیجمنٹ تھی جسٹن سے جس کی وجہ سے وہ اپنا فون بھی بند کر چکی تھی۔۔

وہ تیزی سے دروازہ واپس بند کرنے والی تھی جب گارڈز نے دروازے کو زور سے جھٹکا دیا تھا۔۔بریرہ سیدھا زمین پر گری تھی۔اس کی کوہنیاں

زمین پر رگڑی گئی تھیں۔۔تکلیف سے اس کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔

"ہم آپ کو لینے آئے ہیں سر نے بھیجا ہے۔۔"
ان میں سے ایک گارڈ نے اپنے مخصوص سرد لہجے میں کہا تھا۔۔

"بھاڑ میں جاو کمینوں۔۔"
وہ منہ میں بڑبڑاتی تیزی سے اٹھی تھی اور ایک جانب پڑا شو پیس اٹھاتے ان کی طرف پھینکا تھا۔۔وہ سیدھا ایک گارڈ کے سر پر لگا تھا۔۔اس کے منہ سے بے ساختہ گالی نکلی تھی۔۔

دوسرے نے بریرہ کو تیزی سے اندر کی جانب بھاگتے دیکھ کر دبوچا تھا جبکہ دوسرے نے اپنے سر سے نکلتا خون صاف کرتے اپنے سوٹ سے انجیکشن نکال کر زور سے بریرہ کے بازو پر لگایا تھا۔۔

بریرہ کو بری طرح مزحمت کرتی چیخ چلا رہی تھی وہ انجیکشن میں موجود دوائی جسم میں جاتے ہی ایک دم ڈھیلی پڑتی چند ہی سیکنڈز

میں بے ہوش ہو گئی تھی۔۔وہ دونوں بریرہ کو اٹھاتے خاموشی سے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

وہ کچھ دیر پہلے ہی گھر واپس آیا تھا۔۔افرحہ کو کہیں نہ پا کر شاہزیب سارا گھر چھان مار چکا تھا اسے افرحہ کہیں بھی نہیں مل رہا تھا اس کا دل عجیب انداز میں دھڑک رہا تھا اسے اپنے سامنے نہ پا کر اس کا دل گھبرا رہا تھا۔۔

"افرحہ کہاں ہے؟"
ملازمہ کو بلاتے وہ اونچی آواز میں دھاڑتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔ملازمہ ڈر کر کانپنے لگی تھی مقابل کے غصے دے کون واقف نہ تھا۔

"سر میم بیک سائیڈ پر موجود گارڈن میں گئی ہیں۔۔"

ملازمہ کے کانپتی آواز میں بتانے پر وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا بیک سائیڈ پر جانے لگا تھا جہاں پر بڑا سا گارڈن اور ایک چھوٹا سا پول موجود تھا۔ افرحہ پول میں ٹانگیں لٹکا کر بیٹھی ہوئی تھی۔

ٹانگوں کو جھلاتی وہ ہاتھ سے پانی کو بھی اوپر اچھال رہی تھی۔۔ اس کے چہرے پر پڑتی دھوپ اس کے رنگ کے ساتھ ایک عجیب سا متنازعہ پیدا کر رہا تھا۔ افرحہ کے ہونٹوں پر ایک میٹھی سی مسکان تھی۔

شاہزیب اسے دیکھتا ٹھٹھک کر روک گیا تھا۔ وہ اکیلی بیٹھی کتنی پر سکون لگ رہی تھی۔ وہ معصوم تھی زندگی سے بھرپور شاہزیب کے بالکل برعکس تھی۔۔

اسے دیکھتے ہی شاہزیب کو سکون ملا تھا۔۔ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا وہ افرحہ کی جانب بڑھا تھا۔ افرحہ نے قدموں کی چاپ سنتے سر اٹھایا تھا جب اچانک شاہزیب کے کچھ

زیادہ ہی قریب آنے پر وہ کھسکتی ہوئی دور ہٹنے کی کوشش میں سیدھا پانی میں گری تھی۔۔

شاہزیب اسے پانی میں گرتا دیکھ کر فوراً گھبراتا ہوا اپنا کورٹ اتار کر سائیڈ پر پھینکتا پول میں چھلانگ لگا چکا تھا۔۔

"تم پاگل ہو۔۔۔ دوبارہ یہاں ایسے بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"
وہ اس کا ڈوبکیاں کھاتا وجود کمر سے تھام کر اپنے سینے سے لگاتا اس کے چہرے پر غصے سے اونچی آواز میں بولا تھا۔ افرح جو پانی ناک اور منہ میں جانے سے کھانس رہی تھی۔ شاہزیب کے اس طرح ڈانٹنے پر اس کی آنکھیں پانی سے بھرنے لگی تھی۔۔

"آ۔۔ آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں۔۔"
وہ اس کے کندھے پر مکے جڑتی خشمگی سے پانیوں سے بھری اپنی دھندلاتی نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی بول رہی تھی۔۔

"مجھے ویسے بھی کوئی اچھا نہیں سمجھتا۔۔ تمھارے معاملے میں ویسے بھی میرا دماغ کام نہیں کرتا۔۔"
وہ افرحہ کی کمر پر گرفت مضبوط کرتا سرسراتے لہجے میں بولا تھا۔۔ افرحہ کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔ یہ شخص اس کے معاملے میں واقعی پاگل تھا۔۔

"یہاں کیا کرنے آئی تھی سویمنگ تمھیں آتی نہیں ہے اس لیے دوبارہ اس طرف مت آنا۔۔"
اسے پول سے باہر بیٹھاتے وہ بھی نکلتا اس کے ساتھ بیٹھتا بولا تھا۔۔ افرحہ نے بے ساختہ منہ پھولایا تھا۔۔

"میرا دل کر رہا تھا یہاں آنے کا۔۔ آپ اگر نہ ڈراتے تو میں کبھی بھی پانی میں نہ گرتی۔۔"
وہ خفگی سے اپنے گیلے کپڑوں کو دیکھتی بولی تھی۔۔ شاہزیب کی نظر بے ساختہ اس کی نظروں کے ساتھ افرحہ کے گیلے کپڑوں پر گئی تھی۔۔۔

گیلے کپڑے اس کے وجود سے چپکے اس لے نشیب و فراز ابھار رہے تھے۔۔ شاہزیب کی نظریں محسوس کرتے افرحہ نے تیزی سے اپنے گرد بازو باندھے تھے۔۔ اسے شاہزیب سے ڈھیروں شرم محسوس ہونے لگی تھی۔۔

"مم۔۔ میں کپڑے چینج کر۔۔"
وہ جو پھرتی سی اٹھنے لگی تھی شاہزیب کے ہاتھ پکڑ کر کھینچنے پر سیدھا اس کے سینے سے آٹکرائی تھی۔۔ افرحہ کی نظریں اس کی نظروں سے ملی تھی۔۔ جن کی تپش محسوس کرتی وہ اپنی نظریں جھکا گئی تھی۔۔

شاہزیب نے نرمی سے گیلے بال اس کے چہرے سے ہٹائے تھے۔۔ اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے شاہزیب نے اوپر کی جانب اٹھاتے اس کی جانب جھکتے محبت سے اس کی چھوٹی سی ناک پر اپنے لب رکھے تھے۔۔

افرحہ نے اس کی گیلی شرٹ سے جھانکتے سینے پر نظریں پڑتے ہی آنکھیں میچ لی تھی۔۔ شاہزیب نے اس کے بالوں کو ہلکا سا جھٹکا

دیا تھا۔۔افرحہ نے فوراً اپنی آنکھیں کھولی تھیں۔۔عین اسی لمحے شاہزیب نے اس کے چہرے پر مزید جھکتے اس کے ہونٹوں پر شریر سی جسارت کی تھی۔۔

افرحہ شاہزیب کی ڈھیلی گرفت محسوس کرتی تیزی سے اسے دھکا دیتی اندر کی جانب بھاگ گئی تھی۔۔شاہزیب لب زور سے بھینچتے اسے خود سے دور جاتے دیکھا تھا۔۔

خود پر قابو پاتے وہ اٹھا تھا اپنا کورٹ اٹھا کر اندر جانے لگا تھا جب ملازمہ ہاتھ میں پارسل پکڑے اس کے قریب آئی تھی۔

"سر یہ پارسل آیا ہے۔۔"
ملازمہ کے بتانے پر اس نے حیرت سے پارسل کو دیکھتے اسے ملازمہ سے لیتے کھولا تھا۔۔پارسل پر کسی کا نام نہیں لکھا تھا۔۔

پارسل کے اندر موجود چیزیں دیکھتے ہی شاہزیب کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑا تھا۔۔اس میں افرحہ اور اس کی نکاح

کے ٹائم کی تصویر موجود تھیں جس پر بڑا سا کٹ لگا ہوا تھا۔۔ ساتھ ہی ایک تصویر پر لال مارکر سے چند حروف لکھے گئے تھے۔۔

"Welcome Back!"

شاہزیب نے غصے سے وہ پارسل زمین پر پھینکا تھا۔۔

"اسے آگ لگا دو اور اب دوبارہ کوئی پارسل بھی ائے باہر پھینک دینا۔۔" شاہزیب ملازمہ پر برستا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔ اس وقت سگریٹ کہ طلب شدت سے ہوئی تھی۔ تبھی فورا کمرے میں جاتے اس نے سگریٹ سلگا لی تھی۔۔ یہ کس نے بھیجا تھا وہ خوب جانتا تھا اسی وجہ سے وہ واپس پاکستان نہیں آنا چاہتا تھا۔۔

Zanoor Writes

عادل دو دن سے کسی کیس میں بری طرح مصروف تھا۔ بریرہ کی جانب خاموشی سے وہ تھوڑا ٹھٹھکا تھا تبھی آج سیدھا پولیس اسٹیشن سے بریرہ کے فلیٹ پر گیا تھا۔۔

فلیٹ پر کئی بار بیل بجانے کے بعد بھی اسے کوئی جواب نہیں ملا تھا۔

"ضرور کہیں آوارہ گردی کرنے کے لیے نکلی ہو گی۔۔"
وہ تلخی سے سوچنے لگا ہونٹوں کو سختی سے بھینچے ایک زوردار ٹانگ اس نے فلیٹ کے دروازے پر ماری تھی۔۔

آج اس کے پیرنٹس کے فرینڈ کے بیٹے کی انگیجمنٹ تھی وہ وہاں بریرہ کو لے کر جانے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن بند دروازہ اور اس کی غیر موجودگی اسے شدید طیش دلا گئی تھی۔

اگر وہ اس کی بیوی نہ ہوتی تو بات الگ تھی وہ جہاں مرضی جاتی اسے فرق نہیں پڑنا تھا لیکن اب وہ اس کے نکاح میں تھی کیسے

برداشت کرلیتا وہ کسی کلب میں غیر مردوں کے درمیان جھول رہی ہو۔۔

غصے سے اس کی رگیں تن گئی تھی ایک کٹیلی نظر بند دروازے پر ڈالتے وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

اپنے گھر جا کر وہ شاور لیتا اپنا غصہ ٹھنڈا کر چکا تھا گرے تھری پیس سوٹ میں بالوں کو جیل سے سیٹ کیے وہ انتہائی پر کشش لگ رہا تھا۔اس کے چہرے پر چھائی سنجیدگی اس کی پرسنیلٹی کو مزید ابھار رہی تھی۔۔

وہ مکمل تیار ہوتا اپنی چیزیں لیتا گاڑی میں بیٹھ گیا تھا اس کے پیرنٹس واپس پاکستان جا چکے تھے وہاں اس کی دادی کی طبیعت کچھ ناساز تھی جس کے باعث وہ اچانک ہی واپس لوٹ گئے تھے۔۔

انگیجمنٹ پارٹی کا انتظام بڑے پیمانے پر اوپن ائیر میں کیا گیا تھا۔ تازہ پھولوں کی خوشبو فضا میں پھیلی ہوئی تھی۔۔ سجاوٹ حد سے زیادہ کی گئی تھی جس سے ان کی دولت کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔۔

عادل وہاں لوگوں سے ملتا بات چیت کرنے لگا تھا ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی۔۔ جب اس کے پیرنٹس کے فرینڈز ڈیوڈ اور سوزی سے اس کی ملاقات ہوئی اپنے پیرنٹس کی طرف سے ایکسکیوز وہ کر چکا تھا۔۔

انگیجمنٹ سٹارٹ ہونے والی تھی عادل بور سا ایک سائیڈ پر کھڑا تھا سب لوگ لڑکی کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔

عادل نے جوس کا گلاس ہاتھ میں تھاما ہوا تھا لڑکی کی اینٹری پر اس کی نظریں بے ساختہ اٹھی تھیں اور پلٹنا بھول گئی تھیں۔۔ حلق میں کانٹے سے چبھتے ہوئے محسوس ہونے لگے تھے ماتھے کی رگیں ضبط کی شدت سے پھول گئی تھیں۔۔

سامنے ہی پیچ کلر کے ویسٹرن سٹائل کے لانگ گاون میں تیار سی بریرہ کو سٹیج کی طرف بڑھتے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں مرچیں چبھنے لگی تھیں۔۔

مقابل کو دیکھتے ہی اس کا گلا دبانے کا بے ساختہ دل چاہا تھا۔۔ اس کی نظریں بریرہ کے ساتھ سٹیج تک گئی تھیں وہ ساکت سا کھڑا تھا ہوش تو اسے تب آیا تھا جب بریرہ کے ہاتھوں میں جسٹن کے رنگ پہنانے پر ہر طرف تالیوں کا شور گونج اٹھا تھا۔۔

بریرہ نے مردہ دل سے کانپتے ہاتھوں سے جسٹن کی ہاتھوں میں رنگ پہنائی تھی۔ اس نے مقابل کی طرف دیکھنے سے گریز کیا تھا اس کی آنکھیں سامنے کی طرف اٹھی تھیں عادل کو دیکھتے ہی ایک خوشی کی لہر اس کے وجود میں اتری تھی لیکن اس کی آنکھوں میں نفرت اور حقارت دیکھتے ہی وہ منجمند ہو گئی تھی۔۔ اس کا سانس سینے میں اٹک گیا تھا۔۔

"وہ اعتبار نہیں کرے گا۔۔"

اس کے ذہن میں بے اختیار خیال آیا تھا اور واقعی یہ حقیقت تھی۔۔اس کے پیرنٹس نے جس طریقے سے اسے فورس کر کے یہ سب کروایا تھا وہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی۔۔

جسٹن کا لمس اپنے گال پر محسوس کرتے اس کو اپنے وجود سے نفرت محسوس ہوئی تھی وہ بے ساختہ قدم اٹھاتی پیچھے ہٹ گئی تھی عادل کا ضبط یہی تک تھا وہ بے ساختہ الٹے قدم اٹھاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

بریرہ نے نم آنکھوں سے اسے دور جاتے دیکھا تھا اس کو لگ رہا تھا شاید وہ اس کے قریب آکر سوال کرے گا اس سے پوچھے گا لیکن وہ تو خاموشی سے اسے اس حال میں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔بریرہ نے تکلیف کی شدت سے آنکھیں میچ لی تھی۔۔وہ حقیقت کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

Zanoor Writes

"اس عورت کو میرے یہاں آنے کی اطلاع کس نے دی ہے۔۔"

وہ تقریباً چیخنے کی انداز میں دھاڑا تھا۔جب سے اسے وہ اینولیپ ملا تھا اس کا خون جل رہا تھا تبھی پہلی فرصت ملتے ہی وہ شاہ پیلس چلا آیا تھا۔سب لوگ بیٹھے چائے پی رہے تھے جب وہ بنا لحاظ کیے چلایا تھا۔

"کس کی بات کر رہے ہو شاہزیب ؟"

حاتم شاہ نے چائے کا کپ میز پر رکھتے پوچھا تھا۔۔

"آپ جانتے ہیں میں کس کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔۔اور تم کمرے میں جاو۔۔"

وہ ایک ناگوار نظر فاطمہ بیگم پر ڈالنے کے بعد خاموش بیٹھی نورے سے بولا تھا جو فوراً کپ میز پر ٹکاتی اپنے کمرے میں بھاگ گئی تھی۔۔

"میری بیٹی پر روعب جھاڑنے کی کوئی ضرورت نہیں اپنی حد میں رہو۔۔"

فاطمہ بیگم غصے سے بولی تھیں۔۔

"وہ آپ کی بیٹی بعد میں اور میری بہن پہلے ہے یہ بات بھولنے کی کوشش مت کیجیے گا۔۔"
وہ انگلی اٹھا کر سخت لہجے میں بولا تھا اس کی بات نے فاطمہ بیگم کو شدید تکلیف پہنچائی تھی۔۔

"آپ نے ہی اس عورت کو میرے بارے میں بتایا ہے نہ؟"
وہ فاطمہ بیگم کی طرف بڑھتا مزید بولا تھا۔۔فاطمہ بیگم کے ماتھے پر تیوری چڑھی تھی۔ میر شاہ اور حاتم شاہ خاموشی سے ماتھے پر بل ڈالے شاہزیب کو برستا دیکھ رہے تھے۔۔

"تمیز سے بات کرو شاہزیب تمھاری ماں ہے فاطمہ۔۔"
میر شاہ فاطمہ بیگم کی نم آنکھیں دیکھتے فوراً بول اٹھے تھے۔۔

"میری ایک ہی ماں تھیں جو برسوں پہلے مر چکی ہیں۔۔اس عورت کو میری ماں مت کہیے گا۔"

وہ سرد ترین لہجے میں بولا تھا۔

فاطمہ بیگم نے تکلیف سے آنکھیں میچیں تھیں۔اس کی بات نے ان کا کلیجہ چیر دیا تھا۔

"اگر اس عورت نے میری بیوی کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کی تو میں بھول جاؤں گا وہ عورت آپ کی بیوی کی بہن ہے۔۔"
شاہزیب فاطمہ بیگم کی نظروں سے نظریں ملاتا پھر ایک نظر حاتم شاہ پر ڈالتا کاٹ دار لہجے میں بولا تھا۔۔

"میری بہن معصوم ہے صرف تم ہی جانور ہو۔۔بابا اس سے کہیں یہاں سے نکل جائے ورنہ میں گھر چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔۔"
فاطمہ بیگم اپنی بہن کے بارے میں سنتی سانپ کی طرح پھنکاری تھیں۔۔ساتھ ہی حاتم شاہ کی طرف مڑتے وہ دھمکی دینے لگی تھیں۔۔

"مجھے یہاں سے نکالنے کی دھمکی مت دیں یہ میرا گھر ہے میں جب تک چاہوں گا یہاں رہوں گا آپ کے لیے گھر کے دروازے کھلے ہیں جب چاہیں جا سکتی ہیں۔۔"
وہ اپنی مٹھیاں بھینچتا غصے کی شدت سے اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔

"تمھیں جیل میں سڑنا چاہیے تھا بہت جلد تم اپنے گناہوں کی سزا پاؤں گے۔۔ تمھاری بیوی بھ تمھارے جیسی ہی ہوگی گھٹیا۔۔"

فاطمہ بیگم کی باتوں نے اسے آگ لگادی تھی۔۔

"یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا کون جیل کی ہوا کھائے گا۔۔ اور دوبارہ میری بیوی کو بیچ میں مت لائیے گا ورنہ جو تھوڑا بہت لحاظ کرتا ہوں یہ بھی بھول جاؤں گا۔۔"
شاہزیب تیز آواز میں دھاڑا تھا۔۔ حاتم شاہ معاملہ بگڑتا دیکھ کر فورا اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔

"فاطمہ خاموش ہو جائیں اور فورا اپنے کمرے میں چلے جائیں۔۔ میر جاو فاطمہ کو یہاں سے لے جاو۔۔"

حاتم شاہ کی گرج دار آواز سنتے میر شاہ اپنی غصے سے بھری بیگم کو زبردستی تھام کر کمرے میں لے گئے تھے۔۔

"شاہزیب۔۔"

حاتم شاہ بولنے لگے تھے جب شاہزیب نے ان کی بات کاٹی تھی۔۔

"آپ نے یہ جائیداد میرے نام کس کے کہنے پر کی تھی؟"

شاہزیب نے اپنے ذہن میں مچلتا سوال پوچھا۔

"یہ میرا ذاتی فیصلہ تھا۔۔ کسی نے مجھے کچھ نہیں کہا تھا۔۔"

حاتم شاہ نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔۔ شاہزیب نے دھیرے سے سر ہلایا تھا۔

"مجھے پھپھو نے کہا تھا آپ کو آپ کے بیٹے نے بھی کہا تھا۔۔"

وہ میر شاہ کا ذکر کرتا بولا تھا۔۔

"نہیں اس نے مجھے کچھ نہیں کہا تھا۔۔اور یہ کیا معاملہ ہے اتنے پریشان کیوں ہو؟"

حاتم شاہ نے پوچھا۔۔شاہزیب گہری سانس خارج کرتا سنجیدگی سے انھیں اینولیپ کے بارے میں بتا چکا تھا۔۔

"میں دیکھتا ہوں اس معاملے کو تم فکر مت کرو۔۔"

حاتم شاہ نے تسلی دی تھی شاہزیب نے دھیرے سے سر ہلایا تھا۔۔وہ خود اب یہ معاملہ سنبھالنے کا سوچ رہا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

بریرہ بددل سی اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی۔۔کافی رات ہو گئی تھی نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔

عادل کا خیال بار بار اس کے ذہن میں آرہا تھا لیکن وہ یہاں بری طرح پھنسی ہوئی تھی۔۔اس کے پیرنٹس نے گھر کی سکیورٹی سخت

کی ہوئی تھی جس کے باعث وہ کمرے سے باہر بھی قدم مشکل سے ہی نکال پاتی تھی۔۔

اس کے ذہن میں اچانک ہی خود کو ختم کرنے کا خیال آیا تھا جسے وہ فوراً جھٹک گئی تھی۔۔ بیڈ پر لیٹی اس کی نظریں ساکت سی چھت کو گھور رہی تھیں۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر بھی اس نے اپنی نظریں ہٹائی نہیں تھیں۔۔ یہ معمول تھا رات کو اکثر اسے چیک کرنے کے لیے گارڈ ایک دفع ضرور آتا تھا۔۔

وہ ساکت سی لیٹی تھی جب کمرے میں موجود شخص نے آگے بڑھتے بیڈ پر لیٹی بریرہ کو گردن سے دبوچا تھا۔۔ بریرہ اس اچانک افتاد پر بری طرح بوکھلا تھی۔۔ اس کی نظریں بے ساختہ مقابل کے ماسک میں چھپے چہرے کی طرف گئی تھی۔۔

"تم نے سوچ بھی کیسے لیا میرے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی اور سے انگیجمنٹ کرنے کا۔۔؟ تم تو میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا نکلی۔۔"
مقابل کی آواز تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔۔ عادل کے الفاظ انتہائی زہریلے تھے۔۔ بریرہ کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔

عادل نے اس کے گلے پر گرفت مضبوط کی تھی جس سے اسے سانس لینے میں انتہائی دشواری ہو رہی تھی۔۔

"ع۔۔ عادل پل۔۔ پلیز مم۔۔ مجھے سا۔۔ سانس نہیں آ رہا۔۔"
وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ بول رہی تھی۔۔ مقابل نے نفرت سے اسے دیکھتے تھوڑی سی گرفت ہلکی کی تھی۔۔

"پتا نہیں تم میرے کن گناہوں کی سزا ہو؟ میں نے ایک نیک سیرت بیوی مانگی تھی اگر مجھے پتا ہوتا تم جیسی آوارہ میری بیوی بنے گی میں کبھی بھی شادی کے بارے میں سوچتا بھی نہ۔۔"

وہ زہریلے لہجے میں اس کے کان کے قریب جھکا پھنکارا تھا مقابل نے بے ساختہ آنکھیں میچ لی تھیں۔۔ عادل کے الفاظ اسے تکلیف سے چھلنی کر رہے تھے۔۔

"جیسا تم سوچ رہے ہو ویسا نہیں ہے۔۔"
وہ گہرے سانس لیتی نم آواز میں بولی تھی۔۔

نمگین پانیوں سے بھری صاف آنکھیں مقابل کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔ اس کی نم آنکھیں دیکھ کر عادل کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

ایک کے بعد کئی آنسو اس کی آنکھوں سے نکلتے تکیے کو بھگونے لگے تھے۔ وہ تو اسے ہمیشہ لڑتے جھگڑتے ہی دیکھتا آیا تھا وہ یوں تو کبھی نہ روئی تھی۔۔ اس کی گردن کو اپنے شکنجے سے آزاد کرتے عادل نے نرمی سے اس کے بھیگے گال صاف کیے تھے۔۔

اچانک جسٹن کا بریرہ کے چہرے پر لمس چھوڑنے کا یاد آتے ہی اس نے سختی سے بریرہ کا چہرہ دبوچا تھا۔۔

"اس شخص کے قریب جانے کی کوشش بھی کیسے کی تم نے۔۔ میرے نکاح میں ہوتے ہوئے دوسرے مردوں کے ساتھ عیاشیاں کر رہی ہو اور مجھ سے امید لگا رہی ہو میں تمھارے ان جھوٹے آنسوؤں پر اعتبار کروں۔۔"

وہ سنجیدگی سے اس کے چہرے پر پھنکارا تھا۔۔ آنسو بھل بھل کر اس کی آنکھوں سے نکل رہے تھے۔۔ بریرہ ایک دم خاموش ہو گئی تھی۔۔

بھیگی پلکوں کو اوپر اٹھاتے اس نے عادل کو دیکھا تھا جس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ دکھائی دے رہا تھا اس کا ہاتھ بے ساختہ اٹھا تھا اور عادل کے چہرے پر چھاپ چھوڑ گیا تھا۔۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے مجھے تمھاری شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔"

وہ کپکپاتی آواز میں عادل کو دیکھتی پھنکاری تھی۔۔ عادل نے سرخ آنکھوں سے غصے کی شدت سے اسے گھورا تھا۔۔

بے ساختہ بریرہ کے چہرے پر جھکتے اس نے بری طرح بریرہ کے ہونٹوں کو نشانہ بنایا تھا۔ بریرہ نے کانپتے ہاتھوں سے اسے مارنا چاہا تھا عادل اس کے دونوں ہاتھوں کو دبوچتا بیڈ سے لگا چکا تھا۔۔

"آئی ہیٹ یو۔۔"

وہ عادل کے پیچھے ہٹنے پر اپنے ہونٹوں پر جلن محسوس کرتی روتے ہوئے بولی تھی۔ مقابل سے اتنی بے رحمی کی امید نہیں تھی۔۔ اسے روتا چھوڑتا عادل فورا اس سے دور ہٹتا تیزی سے قدم اٹھاتا روم سے نکل گیا تھا۔۔

عادل کے جانے کے بعد تکیے میں منہ دیے وہ اونچی آواز میں رونے لگی تھی۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

شاہزیب صبح سے ہی باہر نکلا ہوا تھا وہ اسے کل سے دوبار پیکنگ کا بول چکا تھا لیکن حاتم شاہ نے افرحہ کو ابھی فلحال پاکستان رکنے کا بولا تھا جس سے وہ جھٹ مان گئی تھی کیونکہ ابھی وہ اپنے پیرنٹس سے بھی صلح کرنا

چاہتی تھی ان کو یاد کرتے افرحہ کی آنکھیں بھیگی تھیں وہ ان کے پاس ہو کر بھی بہت دور تھی۔۔

"تم جاو یہاں سے آج لنچ میں بناوں گی۔۔"
افرحہ نے کیچن میں داخل ہوتے ملازمہ سے کہا تھا جو اس کی بات پر زرد پڑ گئی تھی۔۔

"میم سر نے ہمیں آپ کو کسی بھی کام کو ہاتھ لگانے سے منع کیا ہے۔۔ سر ہمیں جوب سے نکال دیں گے۔۔"
ملازمہ التجائیہ بولی تھی

"کچھ نہیں کہیں گے شاہزیب اب جاو۔۔"
افرحہ تھوڑا سختی سے بولی تھی ملازمہ مرتی کیا نہ کرتی کے مصداق وہاں سے چلی گئی تھی کھانا اس کی والدہ نے اسے میٹرک میں ہی بنانا سیکھا دیا تھا اسی لیے اسے کینیڈا میں بھی اپنا کھانا بنانے میں کبھی مشکل نہیں ہوتی تھی۔۔

فریزر سے گوشت نکالتے اس نے بھگو دیا تھا تاکہ گوشت کھل سکے۔۔۔وہ کورمہ بنانے کا سوچتی مصالحہ بنانے لگی تھی۔۔

تیزی سے ہاتھ چلاتے اس نے کورمے کو دم پر رکھ دیا تھا آٹا ڈھونڈ کر ایک کیبن سے نکالتے وہ گوندھنے کا سوچ رہی تھی۔۔ابھی آٹے میں ہاتھ ڈالتے ہی اسنے تھوڑا سا پانی ڈالا تھا جب پیچھے سے اپنے کان کے قریب کسی کی گرم سانسیں محسوس کر کے وہ بری طرح ڈری تھی۔۔

بے ساختہ اچھلتے ہوئے وہ جھٹکے سے پیچھے مڑی تھی۔شاہزیب کو اپنے بے حد نزدیک کھڑے دیکھ کر اس نے اپنا آٹے سے بھرا ہاتھ بے دھیانی میں مقابل کے سینے پر رکھا تھا۔۔

"آپ نے مجھے ڈرا دیا تھا۔۔کوئی ایسا بھی کرتا ہے کیا؟"
وہ برہمی سے بولی تھی جبکہ شاہزیب کی نگاہیں اس کے آٹے سے بھرے ہاتھ پر تھی جو اس کی نیلی شرٹ پر دھرا ہوا تھا۔۔

"اوپس سوری۔۔"

افرحہ کی نظریں شاہزیب کی نظروں کے تعاقب میں اپنے ہاتھ پر گئیں تھیں وہ فورا ہاتھ اٹھاتی معصومیت سے آنکھیں جھپکاتی بولی تھی۔۔

شاہزیب اس کی طرف جھکا تھا افرحہ پیچھے ہٹتی شلف سے لگ گئی تھی۔۔شاہزیب نے اس کے دونوں طرف ہاتھ شلف پر ٹکاتے اسے اپنے حصار میں قید کیا تھا۔۔

"میں نے منع کیا تھا نہ کسی بھی کام کو ہاتھ لگانے سے۔۔"
اس کے چہرے پر جھکا شاہزیب انتہائی سنجیدگی سے بول رہا تھا افرحہ کی سانس سینے میں اٹک گئی تھی۔۔

"م۔۔میرا دل کر رہا تھا آپ کے لیے کھانا بنانے کو۔۔اور مما کہتی ہیں اچھی بیویاں اپنے شوہر کے لیے خود کھانا بناتی ہیں۔۔اور میں اچھی بیوی بننا چاہتی ہوں۔۔"

اس کے منہ میں جو آیا وہ بنا سوچے سمجھے بولتی گئی تھی۔۔شاہزیب نے ائبرو اچکاتے اس کے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھا تھا جس نروس سے نظریں اٹھاتی اور پھر جھکاتی اسے اپنے دل کے بے حد قریب محسوس ہو رہی تھی۔۔

"مجھے تو تم پہلے سے ہی اچھی لگتی ہو پھر اس سب کا کیا فائدہ؟"
وہ اس کی آنکھوں پر آئی لٹ کو نرمی سے کان کے پیچھے اڑستا پوچھنے لگا تھا۔۔افرحہ نے منہ پھولایا تھا۔۔

"اب آپ میرے کاموں پر بھی پابندی لگائیں گے؟"
وہ برہم ہوئی۔۔

"میرا بس چلے تمھاری سانسیں بھی قید کر لوں۔"
وہ خمار زدہ آواز میں اس کے کان کے قریب جھکا سرگوشی میں بولا تھا۔اس کی نزدیکی سے افرحہ کے پسینے چھوٹ پڑے تھے۔۔

"اچھا ٹھیک ہے آئندہ سے کچھ نہیں کروں گی اب پیچھے ہٹیں۔۔"

وہ شاہزیب کی نظروں کا ارتکاز اپنے چہرے پر محسوس کرتی بولی تھی۔۔

شاہزیب نے اس کے چہرے پر جھکتے اس کے گال پر ہولے سے لب رکھے تھے۔۔افرحہ کی آنکھیں پھیلی تھی۔۔

"گڈ گرل۔۔"
شاہزیب دھیرے سے پیچھے ہٹتا بولا تھا اس کی گھمبیر آواز نے افرحہ کے دل کے تاروں کو چھیڑا تھا۔۔شاہزیب کے دور ہٹتے ہی وہ سرخ گالوں کو اس کی نظروں سے چھپاتی چولہا بند کرتی وہاں سے بھاگ گئی تھی۔۔

۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞ

بریرہ ساری رات روتی رہی تھی کچھ دیر پہلے ہی اس کی آنکھ لگی تھی۔وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی ہوئی تھی جب مسز شہروز کی چنگھارتی آواز نے اس کی نیند میں خلل پیدا کیا تھا۔۔

"یہ کیا بکواس ہے بریرہ؟"
انھوں نے نیوز پیپر بریرہ کے منہ پر مارا تھا۔۔بریرہ نے مندی مندی آنکھیں کھول کر اپنی ماں کو دیکھا تھا۔

"آپ کس بارے میں بات کر رہی ہیں؟"
وہ نیند میں ڈوبی آواز میں بولی تھی۔مسز شہروز نے کھینچ کر اسے اٹھایا تھا اور زبردستی نیوز پیپر اس کی آنکھوں کے سامنے کیا تھا۔۔

نیوز پیپر کا فرنٹ پیج دیکھتے ہی بریرہ کی آنکھیں مکمل کھل گئی تھیں۔وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے نیوز پیپر پر اپنی نکاح کی تصویر دیکھ رہی تھی۔۔

"کیا یہ سچ ہے؟"
مسز شہروز نے اس کے بال دبوچتے چیخ کر پوچھا تھا۔۔

"م۔۔موم یہ۔۔یہ سچ ہے۔۔"

وہ اپنے سر میں اٹھتی درد کو محسوس کرتی لب دبا کر بول رہی تھی۔۔ مسز شہروز کا ہاتھ اٹھا تھا اور بریرہ کے مومی گال پر اپنی چھاپ چھوڑ گیا تھا۔۔

اپنا کانپتا ہاتھ چہرے پر رکھتے بریرہ نے سسکی دبائی تھی۔اس کی آنکھوں کے کونے بھیگ چکے تھے لیکن ایک بھی آنسو اس کی آنکھ سے گرا نہیں تھا۔

"تم جیسی نالائق اولاد ہماری ہی قسمت میں لکھی تھی۔۔"
مسز شہروز اس کے بالوں کو دوبارہ اپنی گرفت میں لیتی دھاڑی تھیں۔۔

"تم کسی غلط فہمی میں مت رہنا تمھاری یہ حرکت ہمیں روک نہیں سکتی اسی ویک کے اندر اندر یہ نکاح ختم کرواوں گی۔۔ شادی تمھاری صرف جسٹن سے ہی ہو گی۔۔ یہ بات اپنے دماغ میں لکھ لو۔۔"
بریرہ کی سرخ آنکھوں میں دیکھتی وہ غصے سے بولتی اس کے بالوں کو مزید مضبوطی سے جکڑ گئی تھیں۔۔

"ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔ میں اپنی جان لے لوں گی لیکن اس شخص سے علیحدگی کا خیال بھی ذہن میں نہیں لاؤں گی۔۔ آپ جو کرنا چاہتی ہیں کر لیں۔۔"

بریرہ ان کی نظروں سے نظریں ملاتی اونچی آواز میں چلائی تھی۔۔

اس کی بدلحاظی اور بدتمیزی نے مسز شہروز کا پارہ ہائی کیا تھا ایک بار پھر ان کا ہاتھ اٹھا تھا اور بریرہ کے پہلے سے سرخ گال کو مزید سرخ کر گیا تھا۔۔

"اس شخص کو مروانا ہمارے لیے مشکل نہیں ہے۔۔ اگر اس کی سلامتی چاہتی ہوں نہ تو خاموشی سے ڈیوارس پیپرز پر سائن کر دینا اور جسٹن سے شادی کر لینا۔۔"

مسز شہروز سرسراتے لہجے میں بریرہ کو وارننگ دے رہی تھیں۔۔

"بس یہ ہی آتا ہے آپ کو۔۔مجھے سخت نفرت ہے آپ دونوں سے۔۔"
وہ حلق کے بل چلائی تھی۔ان کی باتوں سے سخت اذیت محسوس ہوئی تھی۔

"شٹ اپ ہمارے پیسوں پر ہی ساری زندگی عیش کی ہے اب تمھیں جسٹن سے شادی کرنے کے لیے کہا ہے تو موت پڑ رہی ہے۔۔اپنا مائینڈ جلدی سیٹ کرلو بہتر ہوگا ورنہ میں جس طریقے سے کروں گی وہ تمھیں پسند نہیں آئے گا۔۔"

اس کا گال زور سے تھپتھپاتے ہوئے بولتی وہ کمرے سے چلی گئی تھیں۔۔بریرہ نے نفرت سے انھیں جاتے دیکھا تھا۔زندگی بہت مشکل لگنے لگی تھی اب تو سانس لینا بھی دشوار لگنے لگا تھا۔۔

اپنی سسکی دباتی وہ عادل کی خیریت کے لیے پہلی بار اللہ سے دعا کرنے لگی تھی۔

Zanoor Writes

شاہزیب حاتم شاہ کے بلانے پر آفس گیا تھا۔۔افرح فارغ روم میں بیٹھی تھی جب اس کے موبائل پر زید کی کال آئی تھی۔ماتھے پر بل ڈالتے پہلے اس نے کال کو اگنور کرنے کا سوچا تھا لیکن مسلسل آتی کالز سے تنگ آکر اس نے مجبورا کال اٹھالی تھی۔۔

"اسلام علیکم !زید بھائی کیسے ہیں آپ ؟"
وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی تھی دوسری جانب موجود زید اس کے منہ سے بھائی لفظ سن کر مزید طیش میں آگیا تھا اپنی مٹھیاں بھینچتے اس نے بمشکل اپنا غصہ کنٹرول کیا تھا۔۔

"وعلیکم اسلام !وہ شخص کیسا ہو سکتا ہے جس کی محبت اس سے چھین لی جائے ؟"
وہ گہری سانس بھرتا خود کو پر سکون کرتا پوچھنے لگا تھا۔۔

"اگر آپ نے ایسی فضول باتیں کرنی ہیں تو میں کال کاٹ دوں گی۔۔"
وہ ماتھے پر بل ڈالے تھوڑا غصے سے بولی تھی۔۔

"اب تم میرے ساتھ ایسا سلوک کرو گی؟"
زید لب بھینچ کر پوچھنے لگا تھا۔ مقابل کا تکلف بھرا انداز اسے غصہ دلا رہا تھا۔۔

"زید بھائی میں آپ کی بہت ریسپیکٹ کرتی ہوں۔۔ اور میں نہیں چاہتی میری نظروں میں آپ کی امیج خراب ہو سو پلیز کنٹرول یور سیلف۔۔ اینڈ ٹرائے ٹو موو اون۔۔"

افرحہ سنجیدگی سے بولی تھی۔ وہ زید سے مزید رابطہ نہیں رکھنا چاہتی تھی کیونکہ شاہزیب کے غصے سے وہ خوب واقف تھی۔

"اوکے میں تمھاری بات مان لوں گا لیکن تمھیں مجھ سے ایک بار ملنا ہوگا۔۔"
زید پر سوچ انداز میں بولا تھا۔

"ایسا ممکن نہیں۔۔"

وہ جھٹ سے جوابا بولی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر میں تمھارے گھر آرہا ہوں تم سے ملنے کیونکہ تم سے تو میں ہر حال میں مل کر رہوں گا۔۔"
زید سنجیدگی سے بولا تھا۔۔افرحہ اس کی بات پر فورا گھبرا گئی تھی۔

"گھر آنے کی ضرورت نہیں ہم کسی کیفے میں مل لیتے ہیں۔۔"
افرحہ لب بھینچ کر تیزی سے بولی تھی۔زید کے چہرے پر ہلکی سی مسکان ابھری تھی۔

"میں تمھیں اڈریس سینڈ کر دیتا ہوں ایک گھنٹے تک ملاقات ہو گی۔۔ٹائم سے پہنچ جانا۔۔"
زید کی بات سنتی وہ جھنجھلا کر فون بند کر گئی تھی۔

افرحہ شاہزیب کو بنا بتائے ڈریس چینج کرتی اپنا موبائل لیتی نیچے آئی تھی ملازمہ کو کسی ضروری کام سے جانے کا بولتے وہ آرام سے باہر نکلی تھی اونلائن کیب منگواتے وہ مطلوبہ اڈریس پر پہنچی تھی۔

"مجھے امید تھی تم ضرور آو گی۔۔"
زید اسے دیکھتا خوشی سے کرسی سے اٹھتا ہوا بولا تھا افرح نے ہلکی سی مسکان کے ساتھ مارے باندھے سر ہلایا تھا۔۔

"ارے کھڑی کیوں ہو بیٹھو۔۔"
زید نے اٹھ کر اس کے لیے کرسی نکالی تھی۔افرح خاموشی سے بیٹھ گئی تھی۔

"ہم پہلے آرڈر کر لیتے ہیں پھر سکون سے بات کریں گے۔۔"
زید مسکراتا ہوا بولا تھا افرح نے اس کی بات درشتگی سے کاٹی تھی۔

"زید بھائی آپ کو جو بات کرنی ہے جلدی کریں میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔۔۔"
وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔۔

"تم شاہزیب کو چھوڑ دو افرحہ۔۔ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔ایک عرصہ ہو گیا ہے میں تمھاری محبت میں مبتلا ہوں۔۔"
وہ میز پر پڑے افرحہ کے ہاتھ کو تھامتے بولا تھا۔۔

"آپ کا دماغ ٹھکانے پر ہے کیا بول رہے ہیں؟ میں شاہزیب کو کبھی نہیں چھوڑوں گی۔۔"
وہ بھڑک اٹھی تھی زید کی باتیں مرچی کی طرح لگی تھیں۔۔

"تم اس کریکٹر لیس انسان کے لیے میری محبت کا ٹھکراو گی؟"
زید نے لب بھینچتے پوچھا تھا۔افرحہ کے ہاتھ ابھی بھی اس کی گرفت میں تھے۔۔

"وہ میرے شوہر ہیں اب ان کے علاوہ مجھے کسی کی محبت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔۔اب آپ بھی میرے بارے میں ہر طرح کا خیال اپنے ذہن سے نکال لیں۔۔"
افرحہ سنجیدگی سے بولی تھی زید کی باتیں اسے طیش دلا رہی تھیں۔۔

شاہزیب آفس میں حاتم شاہ کے ساتھ میٹنگ اٹینڈ کر رہا تھا جب اسے افرح کے مطلق ایک ان ناوئن نمبر سے میسج آیا تھا۔وہ ایکسکیوز کرتا فورا میٹنگ سے نکلا تھا اور افرح کو کال ملائی تھی۔جب کئی بار کال کرنے پر بھی اس نے کال نہ اٹھائی تو مجبورا شاہزیب نے گھر ملازمہ کو کال کی تھی جس سے اسے افرح کے گھر سے جانے کی خبر ملی تھی۔

ان ناوئن نمبر سے آیا میسج کھولتے شاہزیب نے اس میں موجود اڈریس دیکھا تھا۔عنابی ہونٹوں کو بھینچے وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا مطلوبہ اڈریس پر چلا گیا تھا۔

سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی رگیں تن گئی تھی۔۔غصے سے چہرہ دھواں دھواں ہو گیا تھا۔اس کی آنکھوں کا مرکز بس افرح تھی اور اسکے ساتھ موجود زید تھا۔

جو افرحہ کے دونوں ہاتھ تھامے ناجانے کونسی باتیں بتا رہا تھا۔۔افرحہ دو تین بار اس کی بات سنتے اپنے ہاتھ کھینچ چکی تھی لیکن مقابل چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔

شاہزیب لمبے لمبے ڈھگ بھرتا ان کے قریب گیا تھا۔۔شاہزیب کو دیکھتے افرحہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔۔شاہزیب نے زید کو کالر سے دبوچتے اسے کرسی سے کھینچ کر اٹھایا تھا۔۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو چھونے کی۔۔"
اس کے منہ پر پے در پے مکے مارتے شاہزیب غرایا تھا۔۔زید اس حملے کے لیے تیار نہ تھا اور نہ ہی وہ شاہزیب جتنی طاقت رکھتا تھا تبھی اپنے دفاع کے لیے اس نے فورا اپنے منہ پر بازو رکھ لیے تھے۔۔

"تمھاری بیوی بننے سے پہلے یہ میری محبت ہے میرا جو دل چاہے گا میں وہ ہی کروں گا۔۔"

زید زور سے شاہزیب کو پیچھے دھکا دیتا چلایا تھا۔۔افرحہ پریشان سی دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

زید کی باتوں نے اس کے غصے کو مزید ہوا دے دی تھی۔۔وہ فوراً اس پر جھپٹا تھا۔۔

"شاہزیب پلیز رک جائیں۔۔"
افرحہ شاہزیب کو زید کو بری طرح مارتے دیکھ کر اونچی آواز میں چیخی تھی۔۔وہ شاہزیب کے قریب آکر اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"شٹ اپ مجھ سے دور ہو کر کھڑی ہو جاو۔۔اب مجھے روکنے کی کوشش مت کرنا۔۔"
وہ جس انداز میں چیخا تھا افرحہ ڈر کر فوراً پیچھے ہٹ گئی تھی۔۔

"تمھیں کیا لگا تھا میری بیوی کو الٹی سیدھی پٹیاں پڑھاو گے اور مجھے یہاں بلاو گے تو میں اسے چھوڑ دوں گا۔۔"

وہ زید کو کالر سے دبوچ کر سیدھا کرتا دھاڑا تھا۔۔

"یہ لڑکی بیوی ہے میری۔۔اسے میری موت کے علاوہ مجھ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا۔۔"

زید کے منہ پر مکہ جڑتا شاہزیب سرسراتے لہجے میں بولا تھا۔ سیاہ آنکھیں غصے سے سرخ دکھائی دے رہی تھیں۔۔افرحہ تو ڈر کر ایک سائیڈ پر کھڑی ہو گئی تھی۔

"دیکھا افرحہ یہ شخص پاگل ہے۔۔پہلے ذانی تھا اب مجھے مار کر قاتل بھی بننا چاہتا ہے۔۔"

زید اپنے منہ سے خون تھوکتا استہزایہ لہجے میں چلایا تھا افرحہ نے بے ساختہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔ جبکہ شاہزیب کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا تھا۔۔

"ہاں میں پاگل ہو لیکن صرف افرحہ کے معاملے میں۔۔اور مجھے فرق نہیں پڑتا تم میرے بارے میں کیا سوچتے ہو۔۔"
اس کا سر ٹیبل سے لگاتے شاہزیب سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔

"شش۔۔شاہزیب پلی۔۔پلیز زید بھائی کو چھوڑ دیں۔۔"
افرحہ زید کے منہ سے نکلتا خون دیکھ کر گھبرا گئی تھی تبھی ہمت کرتی بولی تھی شاہزیب نے سرخ آنکھوں سے افرحہ کی طرف دیکھا تھا۔۔

"شش۔۔اب مجھے دوبارہ تمھاری آواز نہ آئے۔۔"
شاہزیب سرد لہجے میں بولا تھا افرحہ کی دھڑکنیں خوف سے شدید بڑھ گئی تھیں۔

زید نے شاہزیب کی بے دھیانی کا فائدہ اٹھاتے اس کے گال پر زوردار مکہ مارا تھا جس سے شاہزیب کا ہونٹ پھٹ گیا تھا اس کے بعد افرحہ کی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہی دیکھتے شاہزیب نے زید کا

براحال کردیا تھا لوگوں نے بمشکل شاہزیب کو قابو کرتے زید سے دور ہٹایا تھا۔۔

شاہزیب لوگوں سے خود کو چھڑاتا خوف و گھبراہٹ سے کانپتی افرحہ کے پاس آیا تھا بنا کسی کا لحاظ کیے وہ افرحہ کو کندھوں سے تھام کر اپنے سینے میں چھپاتا ساتھ لے گیا تھا۔۔افرحہ اپنے حال کا سوچتی بری طرح گھبرانے لگی تھی۔شاہزیب کی خاموشی اسے وحشت زدہ کر رہی تھی۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

گھر تک سارے سفر کے دوران شاہزیب ایک لفظ بھی افرحہ سے نہیں بولا تھا۔شاہزیب خاموشی سے کار سے نکلتا افرحہ کی طرف دیکھے بنا اندر چلا گیا تھا۔

افرحہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے پیچھے ہی گھر میں داخل ہوئی تھی۔اسے شاہزیب کی خاموشی سے ڈر لگ رہا تھا۔

اچانک شاہزیب کے زخمی ہاتھوں اور زخمی لب کے بارے میں سوچتی وہ اس کے پیچھے کمرے میں گئی تھی۔

شاہزیب صوفے پر ٹانگیں پھیلا کر بیٹھا سگریٹ سلگا کر اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ افرح نے اسے سگریٹ پیتے دیکھ کر ناک سکیڑی تھی۔۔

وہ خاموشی سے فرسٹ ایڈ باکس لینے واشروم چلی گئی تھی۔ فرسٹ ایڈ باکس لیتی وہ خاموشی سے شاہزیب کے قریب بیٹھ گئی تھی حالانکہ سگریٹ کے دھواں سے اسے سانس لینے میں دشواری ہونے لگتی تھی لیکن وہ یہ بات نظر انداز کرتی شاہزیب کا دائیں ہاتھ نرمی سے پکڑنے لگی تھی۔۔

شاہزیب نے خاموشی سے اپنا ہاتھ جھٹک کر اس کی گرفت سے آزاد کروایا تھا افرح نے دوبارہ اسکا ہاتھ پکڑا تھا افرح نے کھانستے ہوئے دوبارہ اسکا ہاتھ مضبوطی سے اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔

شاہزیب نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے افرحہ پر نظریں جمائی تھیں جو خاموشی سے اسکا ہاتھ تھامے اس کے زخم صاف کر رہی تھی۔۔

شاہزیب کے ہاتھ پر پھونک مارتے وہ زخم صاف کرتی شاہزیب کی نظروں سے باخوبی واقف تھی۔۔

شاہزیب نے اس کے چہرے پر نظریں ٹکاتے اپنا بائیں ہاتھ اٹھاتے افرحہ کے گال کو نرمی سے سہلایا تھا۔۔ افرحہ کے ہاتھوں کی حرکت ایک پل کو رکی تھی پھر دوبارہ وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی۔

دونوں کے درمیان گہری خاموشی چھا گئی تھی۔۔ جس کو شاہزیب کی بھاری آواز نے توڑا تھا۔۔

"میری اجازت کے بغیر تم نے گھر سے باہر قدم بھی کیسے نکالا؟"

افرحہ کی تھوڑی کو پکڑتے شاہزیب نے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا افرحہ کا سانس پل میں خشک ہوا تھا۔۔

"کیا مجھے باہر جانے کی اجازت نہیں؟"
وہ اپنا حلق تر کرتی پوچھنے لگی تھی۔۔

"بالکل نہیں۔۔اور سونے پر سہاگا زید سے ملنے کے لیے تمھارا بنا اجازت جانا یہاں آگ لگا گیا ہے۔۔"
وہ افرحہ کا ہاتھ پکڑتا اپنے دل کے مقام پر رکھ چکا تھا۔۔افرحہ نے لب کاٹتے اس کی طرف دیکھا تھا جو مزید گویا ہوا تھا۔

"اگر آج لوگ بیچ میں نہ آتے تو میں اس کا حشر بگاڑ دیتا۔"

"شاہزیب میر حاتم اپنی محبت پر کسی کی بری نظر بھی برداشت نہیں کرے گا۔۔"

وہ افرحہ کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کرتا شدتِ جذبات سے بولا تھا افرحہ اس کی سیاہ آنکھوں کے پیچھے چھپے بے لگام جذبات کو دیکھتی بری طرح گھبرائی تھی۔۔

شاہزیب کی سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں جس سے اس کی پلکیں لرزنے لگی تھیں۔۔

"آپ کی محبت مجھے ڈرا رہی ہے۔۔مجھے خوف محسوس ہونے لگا کہیں آپ کی یہ محبت ہمیں نقصان نہ پہنچا دے۔۔"
وہ کپکپاتی آواز میں بول اٹھی تھی شاہزیب کے ہونٹ دھیرے سے اوپر اٹھے تھے۔۔

"میری محبت ایسی ہی ہے۔۔اور میرے ہوتے ہوئے تمھیں ڈرنے کی ضرورت نہیں کوئی تمھیں ہاتھ بھی نہیں لگا سکے گا۔۔"
شاہزیب سنجیدگی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔

"تمھیں سب کچھ برداشت کرنا پڑے گا میری محبت، شدت اور غصہ۔۔"

وہ افرحہ کے کانپتے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیتا اس کی بچی ہوئی سانسیں بھی خود میں قید کر گیا تھا۔ افرحہ نے اس کی شدت محسوس کرتے سختی سے اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں بھینچ لیا تھا۔۔

"اس سے پہلے میں خود پر کنٹرول کھو دوں جلدی سے جا کر پیکنگ سٹارٹ کر دو ہم رات کی فلائٹ سے واپس کینیڈا جا رہے ہیں۔۔"

وہ افرحہ کے بھیگے ہونٹوں کو انگوٹھے سے صاف کرتا بولا تھا افرحہ جو گہرے سانس لے کر اپنا سانس بحال کر رہی تھی اسکی بات سنتی بنا کوئی اعتراض کیے تیزی سے وہاں سے غائب ہو گئی تھی۔

شاہزیب افرحہ کے اٹھتے ہی نئی سگریٹ سلگاتا دوبارہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگا چکا تھا۔

Zanoor

عادل جو بریرہ سے ملنے کے بعد شدید تپا ہوا تھا اس نے بنا سوچے سمجھے اپنی اور بریرہ کی نکاح کی تصویریں پریس میں بھجوادیں تھیں جس کا خمیازہ صرف بریرہ کو بھگتنا پڑا تھا۔۔

اس نے پولیس اسٹیشن سے ایک ہفتے کی لیو لے لی تھی چونکہ پریس والے اس کی تاک میں بیٹھے تھے۔وہ اس سچوئشن سے خود بھی سخت جھنجھلا گیا تھا۔

گھر میں وہ فارغ رہنے کی بجائے کوئی کیس سٹڈی کرنے لگا تھا یہ دوسرا دن تھا جب صبح صبح اسے بائے میل ڈیوارس کے پیپرز ملے تھے۔۔

پیپر پر بریرہ کے سائن دیکھتے اسکے ماتھے کی رگیں تن گئیں تھیں۔غصے سے سرخ پڑتے اس نے کاغذات کو پھاڑ کر کوڑے میں پھینک دیا تھا۔۔

"مجھ سے تمھیں اتنی آسانی سے رہائی نہیں ملے گی۔۔ میری زندگی میں تم اپنی مرضی سے آئی تھی لیکن میری مرضی کے بغیر اب کچھ نہیں ہوگا۔۔"
وہ تخیل میں بریرہ کو سوچتا بڑبڑایا تھا۔۔

رات کو بریرہ سے ملنے کا سوچتا عادل کا غصہ تھوڑا ٹھنڈا ہوا تھا۔۔بارہ بجے کے قریب وہ بریرہ سے ملنے کے لیے نکلا تھا منہ پر ماسک
چڑھائے وہ گارڈز کا ہی حصہ لگ رہا تھا۔

اس نے ان میں سے ایک گارڈ کو پیسے دے رکھے تھے۔جس کی وجہ سے وہ با آسانی اسے اندر جانے دیتا تھا ورنہ گھر کے اندر اور باہر جتنی سختی تھی کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا تھا۔۔

بریرہ کے کمرے کے باہر فلحال کوئی گارڈ نہیں تھا جس پر سکون کا سانس بھرتا وہ کمرے میں آسانی سے داخل ہوتا اسے لاک لگا گیا تھا۔

کمرے کا دروازہ بند ہونے پر بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی بریرہ نے پٹ سے آنکھیں کھولی تھیں کمرے میں موجود نائٹ بلب کی ہلکی سی روشنی میں بھی وہ با آسانی مقابل کو دیکھ سکتی تھی۔۔

عادل کو صحیح سلامت دیکھتے اسے خود میں سکون اترتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

اس کی حالت پر غور کیے بنا عادل لمبے لمبے ڈھگ بھرتا اس کے قریب گیا تھا۔۔

"بہت بڑی غلطی کر دی تم نے۔۔۔ تمھیں کیا لگا تھا مجھے ڈیوارس پیپرز بھیج دو گی تو میں ہنستے ہنستے سائن کر دوں گا۔ تم بہت بڑی خوش فہمی میں مبتلا ہو۔۔ مجھ سے چھٹکارا اتنی آسانی سے نہیں ملے گا۔۔"

ایک گھٹنہ بیڈ پر ٹکاتے اس کے چہرے کو مضبوطی سے اپنی گرفت میں لیتا وہ زہرخند لہجے میں پھنکارا تھا۔بریرہ نے ناسمجھ نظروں سے اسے دیکھا تھا پہلے ہی مسلسل کمرے میں بند رہ کر اس کا دماغ سن پڑا ہوا تھا اوپر سے عادل کی باتیں اسے مزید الجھا رہی تھیں۔۔

اس دن کے بعد وہ کمرے میں ہی بند تھی۔اسے نہیں معلوم تھا مسز شہروز نے اچانک سے خاموشی کیوں اختیار کر لی تھی۔

"تم کیا بول رہے ہو؟مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔"
وہ دھیمی آواز میں پوچھنے لگی تھی۔۔عادل نے اس کی بات پر ہنکار بھرا تھا۔۔

"مجھے پاگل بنانے کی کوشش مت کرو میں تمھاری رگ رگ سے واقف ہوں۔۔"
عادل اونچی آواز میں پھنکارا تھا۔بریرہ اس کی اپنے چہرے پر سخت گرفت محسوس کرتی تکلیف سے بلبلا اٹھی تھی۔مسز شہروز کے

تھپڑوں سے اس کا چہرہ پہلے ہی درد کر رہا تھا اور پھر عادل کی گرفت اسے شدید تکلیف دے رہی تھی۔۔

"دور ہٹو مجھ سے۔۔ میں نے کہا مجھ سے دور ہٹو۔۔"
وہ سسکی دباتی عادل پر چلائی تھی اس کی بے عتنائی اور بے رخی اسے شدید اذیت میں مبتلا کر رہی تھی۔۔

"نہیں ہٹوں گا کیا کروں گی۔۔؟؟"
وہ اسکا چہرہ اوپر اٹھاتا اپنے چہرے کے قریب کرتا سخت لہجے میں پوچھنے لگا تھا۔

"آئی ہیٹ یو۔۔ تم سے ملنا میری سب سے بڑی غلطی تھی۔۔"
وہ بے بس سی اس کے سینے پر مکے مارتی پھنکاری تھی۔۔

"نو ڈارلنگ۔۔۔ یہ غلطی نہیں ہماری خراب قسمت تھی لیکن اب کیا کر سکتے ہیں مجھے اپنی اسی پھوٹی قسمت کے ساتھ گزارا کرنا پڑے گا۔۔"

وہ اچانک دھیما لہجا کرتا دانت کچکچاتا غرایا تھا۔۔بریرہ کو اس کی باتوں سے اپنا دماغ گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

"کل تیار رہنا اپنی رخصتی کے لیے بہت رہ لیا مائیکے اب اپنے شوہر کی خدمت کرنے کے لیے تیار ہو جاو۔۔"

اس کا چہرہ جھٹکے سے آزاد کرتا عادل دور ہٹتا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔افرحہ نے پریشانی سے اسے دیکھا تھا وہ اپنے ماں باپ کی پہنچ سے واقف تھی تبھی جھٹ سے بول اٹھی تھی۔۔

"مجھے کہیں نہیں جانا اب جاو یہاں سے۔۔"

بریرہ کے چلا کر بولنے سے عادل نے اپنی مٹھیاں زور سے بھینچ لی تھیں۔۔

"اب تو میں یہاں سے تمھارے بغیر کہیں نہیں جاوں گا جو کرنا ہے کر لو۔۔"

وہ بریرہ کی وجہ سے ضد میں آتا بیڈ پر اس کے ساتھ پھیل کر بیٹھ گیا تھا۔۔بریرہ نے حیرانی و پریشانی سے عادل کو دیکھا تھا۔

"پلیز جاؤں یہاں سے اگر کسی نے تمھیں یہاں دیکھ لیا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔"

وہ پریشانی سے ماتھے پر بل ڈالے بولی تھی۔وہ اپنے لیے نہیں بلکہ عادل کے لیے پریشان ہو رہی تھی۔۔۔

عادل نے اس کی باتوں پر کان دھرے بغیر اپنے سر کے پیچھے بازو ٹکا کر آنکھیں موند لی تھیں۔ن

بریرہ نے گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا تھا جو قریب لیٹا اسے اپنے دل کے پاس محسوس ہوا تھا۔۔

"تم یہاں سے جا کیوں نہیں رہے؟"
"کہیں مجھ سے محبت تو نہیں ہو گئی؟"
بریرہ اسے زچ کرنے کے لیے بولی تھی۔عادل نے جھٹ سے آنکھیں کھولتے بریرہ کی طرف دیکھا تھا۔

"ہاہاہا بہت بڑی خوش فہمی میں مبتلا ہو۔۔"

"یہ محبت نہیں ہے بلکہ میری غیرت گوارا نہیں کرتی تمھاری طرف نامحرم مردوں سے چپکتا پھروں یا پھر حرام چیزوں کو لبوں سے لگاوں۔۔"

وہ زہر خند لہجے میں بولا تھا بریرہ کے دل میں کسک اٹھی تھی۔۔اس نے بے یقین نظروں سے اسے دیکھا تھا کیا اس کی نظروں میں وہ اتنی بری تھی۔۔

"اور مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمھارے پاس رہنے کا میں جا رہا ہوں لیکن کل ضرور لینے آوں گا۔۔"

وہ اٹل لہجے میں بولتا گنگ بیٹھی بریرہ پر نظر ڈالے بغیر لمبے لمبے ڈھگ بھرتا نکل گیا تھا۔۔بریرہ کی آنکھوں سے چند آنسو نکلتے بے مول ہو گئے تھے۔۔

Zanoor Writes

شاہزیب بنا کسی سے ملے واپس کینیڈا آگیا تھا۔ اگر زید والا معاملہ نہ ہوتا تو افرحہ کبھی بھی اپنے پیرنٹس سے ملے بغیر کینیڈا واپس نہیں آتی شاہزیب اسے لے کر اپنے پینٹ ہاوس میں آیا تھا جو رینوویٹ ہو رہا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ کچھ عرصے کے لیے افرحہ کے ساتھ والے فلیٹ میں شفٹ ہوا تھا۔۔

یہ پینٹ ہاوس کافی کھلا اور بڑا تھا جس میں کافی زیادہ رومز تھے اس کے ساتھ پینٹ ہاوس سے سارے شہر کا منظر دیکھنے لائق ہوتا تھا۔ پینٹ ہاوس میں چار رومز ایک کھلا ٹی وی لاونج، جم اور ساتھ مووی روم بھی تھا۔

افرحہ تو تھکی ہونے کی وجہ سے بنا کچھ دیکھے ہی سو گئی تھی شاہزیب نے اس سے ساری فلائٹ کے دوران بات نہیں کی تھی جس کی وجہ سے وہ اس کی ناراضگی سمجھ گئی تھی۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ نیند سے بیدار ہوئی تھی۔۔اس نے اشتیاق سے ماسٹر بیڈ روم کا جائزہ لیا تھا جو گرے اور بلیک رنگ سے مزین تھا۔وہ اپنی جمائی روکتی فریش ہونے چلی گئی تھی۔

اپنے رات والے نائٹ سوٹ میں ملبوس وہ روم سے باہر نکل آئی تھی۔اشتیاق سے سب چیزوں کا جائزہ لیتی کھانے کی خوشگوار مہک محسوس کرتے پیٹ میں ہلچل ہوتی محسوس کر کے وہ کیچن کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

سٹوو کے سامنے کھڑے شاہزیب کو دیکھ کر حیرت سے اس کی آنکھیں پھیلی تھیں۔۔شاہزیب فرائیڈ رائس برتن میں نکال کر ایک نظر افرحہ پر ڈالتا ٹیبل پر رکھ چکا تھا۔

"کیا سارا دن یہاں ہی کھڑے رہنے کا ارادہ ہے؟"
وہ اس کے ایک جگہ جم کر کھڑے رہنے پر چوٹ کرتا بولا تھا
افرحہ نے منہ پھولایا تھا۔

"کھڑوس۔۔"
وہ منہ میں بڑبڑاتی اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ شاہزیب نے افرحہ کے لیے اور اپنے لیے ایک پلیٹ میں کھانا ڈال چکا تھا۔

"کھانا شروع کرو۔۔"
ایک چمچ اس کو تھماتا دوسرا خود تھام کر وہ اس کے ساتھ ہی ایک پلیٹ میں کھانے لگا تھا۔

افرحہ اس پر وقفے وقفے سے نظر ڈالتی کھانا کھانے لگی تھی۔ شاہزیب اس کی نظروں کا ارتکاز محسوس کر کے خاموش ہی رہا تھا۔

"ابھی تک ناراض ہیں مجھ سے؟"
وہ بے چین سی پوچھ بیٹھی۔

"نہیں۔۔"

ایک حرفی جواب ملا۔

"پھر مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہے ؟"
جھنجھلا کر پوچھا گیا۔

"میری مرضی۔۔"
کندھے اچکا کر لاپرواہی سے جواب دیا گیا۔

"مجھے جان بوجھ کر تنگ کر رہے ہیں۔۔"
وہ آنکھوں میں نمی لاتے پوچھنے لگی تھی۔

شاہزیب نے کھانا چھوڑتے اس پر نظریں ٹکائی تھیں جو پنک رنگ کے سلیپنگ سوٹ میں آنکھوں میں نمی لائے معصوم گڑیا لگ رہی تھی۔

"اب رو کیوں رہی ہو؟ کہا تو ہے نہیں ہوں ناراض۔۔"

شاہزیب نے اس کی کرسی کھینچ کر اپنے قریب کی تھی۔اس کی حرکت پر افرح ہل کر رہ گئی تھی۔

"آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہے مجھے جان بوجھ کر تنگ کر رہے ہیں۔۔"
وہ منہ پھولا کر شاہزیب کی گہری سیاہ مقناطیسی آنکھوں میں دیکھتی خفگی سے بولی تھی۔

"کیا مجھے تنگ کرنے کا حق نہیں؟"
وہ اس کی چھوٹی سی ناک دبا کر پوچھنے لگا تھا۔افرح نے اس کی حرکت پر ناک چڑھائی تھی۔

"نہیں۔۔"

"آپ بڑے ہیں سمجھدار ہیں میں ابھی بچی ہوں آپ کو تنگ کرنا مجھ پر فرض ہے۔۔"
وہ سر ہلا کر سمجھ داروں کی طرف بولی تھی۔اسکی باتوں سے شاہزیب کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نے اپنی چھب دکھلائی تھی۔

"تم کہنا کیا چاہتی ہو؟ میں بوڑھا ہو گیا ہوں؟"
شاہزیب کے ماتھے پر بل ڈال کر پوچھنے پر افرحہ بری طرح گڑبڑائی تھی۔

"ن۔۔ نہیں ن۔۔ نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔"
افرحہ گردن نفی میں ہلاتی جھٹ سے بول اٹھی تھی۔

"اچھا۔۔۔"
شاہزیب نے ائبرو اچکا کر کہا تھا۔ افرحہ منہ بسور کر چہرہ موڑ گئی تھی۔

شاہزیب افرحہ کے کھانے کے بعد برتن سمیٹ کر سنک میں رکھ رہا تھا جب افرحہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے قریب آئی تھی۔ پیچھے سے افرحہ نے شاہزیب کی کمر پر حصار باندھا تھا۔

"میرے پیارے ہبی مجھ معصوم کی معافی قبول کیجیے۔۔اب میں ایسی کوئی نادانی اور غلطی نہیں کروں گی۔۔"

افرحہ اس کی کمر سے سر ٹکاتی مسکراہٹ دبا کر بولی تھی۔

اس کے انداز پر شاہزیب کو ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔اس کا حصار توڑتے شاہزیب نے رخ پھیرا تھا۔

"یہ آخری بار تھا افرحہ۔۔اس کے بعد میں تمھاری کوئی غلطی معاف نہیں کروں گا۔۔تمھارے معاملے میں میں بہت پوزیسیو ہوں کسی کو بھی تمھارے قریب محسوس کرتا ہوں تو میرے سینے میں آگ سی لگ جاتی ہے۔۔"
وہ افرحہ کو کمر سے تھام کر اپنے سینے سے لگا تا گویا ہوا تھا۔اس کے انداز سے افرحہ نے بے ساختہ جھرجھری لی تھی۔۔

"اب ایسی غلطی نہیں ہو گی آئی پر امس۔۔"

افرحہ کے جواب پر دھیرے سے مسکراتے شاہزیب نے اس کی روشن پیشانی کو چومتے اسے زور سے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"یہاں کیا کر رہی ہو بریرہ؟"
مسز شہروز نے اسے کمرے سے باہر دیکھ کر ناگواریت سے پوچھا تھا بریرہ کو دیکھتے ہی انھیں تپ چڑھ گئی تھی۔

"مجھے بھوک لگی تھی کچھ کھانے آئی تھی۔"
وہ نڈھال آواز میں بولی تھی۔ مسز شہروز نے آنکھیں گھمائی تھی۔ انھیں بریرہ کا یوں بے دھڑک باہر پھرنا پسند نہیں آیا تھا۔

"آج کل جتنا تم کھا رہی ہو مجھے لگتا ہے شادی کا ڈریس بھی تم پر فٹ نہیں ہوگا۔"

اس کے سراپے پر نظر ڈالتے مسز شہروز بولی تھیں۔۔بریرہ نے ناک چڑھائی تھی۔وہ موٹی تو نہیں تھی۔اس کا متناسب سراپا تھا۔

"میری شادی ہو چکی ہے اب مجھے پرواہ نہیں ڈریس فٹ ہوتا ہے یا نہیں۔۔اس لیے مجھے ایسے فضول کے مشورے دینا بند کر دیں۔۔"
وہ آنکھیں گھماتی بے زاریت سے بولی مسز شہروز کی باتوں نے اس کی بھوک مار دی تھی۔

"شٹ اپ شہروز کو آنے دو تمھاری ساری اکڑ نکلواتی ہوں۔۔ویسے بھی ہم ڈیوارس پیپرز تمھارے اس شوہر کو بھجوا چکے ہیں جسٹن پہلے ہی بہت غصے میں ہے اسے اپنی حرکتوں سے مزید غصہ مت دلانا شام کو تیار رہنا وہ تمھیں شاپنگ پر لے جانے کے لیے آئے گا۔۔"

مسز شہروز سخت لہجے میں بریرہ سے بولی تھیں۔

"بس یا کچھ اور؟؟ آپ کو میری ایک بات سمجھ کیوں نہیں آتی میں جسٹن سے شادی نہیں کروں گی تو مطلب نہیں کروں گی۔۔ اور جتنے مرضی پیپرز بھجوا دیں میرے شوہر کو وہ کبھی بھی سائن نہین کرے گا۔۔"

وہ ان سے نظریں ملاتی سپاٹ انداز میں بولی تھی۔ مسز شہروز نے طیش میں آتے بریرہ کے گال پر مزید ایک تھپڑ مارا تھا۔۔

"تمھاری شادی تو ہم جسٹن سے ہی کروائیں گے جتنی مزاحمت کرنی ہے شوق سے کرو۔۔"

"اور سینڈی اسے کمرے میں بند کر دو دوبارہ مجھے یہ باہر گھومتی نظر نہ آئے۔۔ ورنہ تمھیں جوب سے نکالنے میں مجھے کوئی پریشانی ہو گی۔" بریرہ پر ایک حقارت بھری نظر ڈال کر وہ میڈ پر چلائی تھیں جو جادو کے جن کی طرح ایک پل میں حاضر ہوئی تھی۔

"آپ ماں کے نام پر دھبہ ہیں۔۔"

سینڈی کے کھینچنے پر وہ چلانے لگی تھی۔ مسز شہروز اس کی باتوں پر کان لپیٹے چلی گئی تھی۔ جبکہ میڈ بریرہ کو کمرے میں بند کر چکی تھی۔

افرحہ غصے میں کافی دیر چیختی چلاتی رہی تھی لیکن اسے سننے والا کوئی نہیں تھا۔

۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ

شاہزیب نے اپنی جوب دوبارہ سٹارٹ کر دی تھی جبکہ افرحہ بھی اپنی سٹڈیز کنٹینو کر چکی تھی شاہزیب نے افرحہ کو یونیورسٹی میں کسی کو بھی اپنے ریلیشن شیپ کے بارے میں بتانے سے صاف منع کر دیا تھا جس پر پہلے تو وہ خاصی خفا ہو گئی تھی لیکن شاہزیب کے سمجھانے پر سمجھ گئی تھی۔

"میں عادل سے ملنے جا رہا ہوں۔۔ دیر سے واپسی ہو گی میرا انتظار مت کرنا۔۔"

شاہزیب کافی دنوں سے عادل سے ملنا چاہتا تھا لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے مل نہیں پا رہا تھا۔

افرحہ جو بیڈ پر کتابیں پھیلائے بیٹھی اپنی یونیورسٹی کا کام کر رہی تھی شاہزیب کو تیار دیکھ کر اس نے گہری نظروں سے مقابل کا جائزہ لیا تھا۔ جو گرے سویٹ شرٹ کے ساتھ بلیک لونگ کورٹ اور بلیک ہی جینز میں بے انتہا پرکشش لگ رہا تھا۔

"یہ اتنا تیار ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ عادل بھائی سے ملنے ہی جا رہے ہیں؟"
افرحہ نے اسے خود پر فیوم چھیڑکتے دیکھ کر آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا تھا۔۔

"مجھ پر شک کر رہی ہو؟"
شاہزیب نے اس کی جانب رخ کرتے پوچھا۔

"بالکل بھی نہیں۔۔"

وہ دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ منہ پھولا کر بولی تھی۔

"بس جلدی آجائیے گا۔۔مجھے آپ کے بغیر نیند نہیں آئے گی۔۔"
وہ بیڈ سے اٹھتی شاہزیب کی جانب قدم بڑھاتی بولی تھی۔

"میں جلدی لوٹ آوں گا۔۔ تمھیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔"
شاہزیب نے اسکی روشن پیشانی کو نرمی سے چومتے جواب دیا تھا۔

"اوکے اپنا خیال رکھیے گا۔۔"
وہ شاہزیب کے پیچھے پیچھے چلتی باہر آگئی تھی۔

"ٹھیک ہے اب مجھے کار تک چھوڑ کر آنے کا ارادہ ہے؟"
وہ لفٹ کے قریب پہنچتا افرح کو دیکھتا پوچھنے لگا
تھا۔افرح نے منہ پھولایا تھا۔

"نہیں آپ جائیں اور انجوائے کریں۔۔"
افرح رخ پھیرتی واپس جانے لگی تھی۔

"جاناں ڈرنے کی ضرورت نہیں میں جلدی واپس آجاوں گا اگر ضروری نہ ہوتا تو میں کبھی بھی تمھیں اکیلا چھوڑ کر نہ جاتا۔۔"
شاہزیب نے اسے بازو سے پکڑتے اپنے قریب کرکے محبت سے کہا تھا افرحہ اس کے منہ سے پیار بھرے الفاظ سن کر سرخ پڑی تھی۔ایک پرکشش مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر ابھری تھی۔

"میں انتظار کروں گی۔۔"
افرحہ کے بولنے پر وہ اسے ہلکی مسکراہٹ پاس کرتا تیزی سے لفٹ کی جانب بڑھ گیا تھا اگر وہ مزید کچھ دیر وہاں رکتا تو خود پر قابو نہ رکھ پاتا تبھی وہ تیزی سے نکل گیا تھا۔

Zanoor Writes

بریرہ کمرے میں بند رہ کر تھک گئی تھی وہ یہاں سے نکلنے کا پلان بنا رہی تھی عادل اس دن کے بعد واپس نہیں آیا تھا جس پر وہ خاصا مایوس تھی مگر اس کے آنے کا بھی بریرہ کو کوئی فائدہ نہیں تھا۔

رات ہوتے ہی وہ اپنی الماری سے بلیک پینٹ شرٹ اسر جیکٹ نکال کر تیار ہو گئی تھی۔ بالوں کو جوڑے میں باندھے وہ الماری سے کیپ کے زریعے انھیں چھپا چکی تھی۔

بلیک مفلر سے اپنا چہرہ ڈھانپ کر وہ اپنی الماری میں موجود چند پیسے نکال کر اپنی پاکٹس میں رکھ چکی تھی۔ فون وہ ساتھ لے کر جانا نہیں چاہتی تھی ورنہ وہ با آسانی اسے ڈھونڈ لیتے۔۔ تبھی وہ فون بیڈ پر ہی رکھ چکی تھی۔

ہاتھ میں لیمپ پکڑ کر وہ دروازے کے پیچھے کھڑی ہو گئی تھی گارڈ کے چیک کرنے کا ٹائم ہو گیا تھا۔۔ درواہ کھلنے پر وہ سانس روک گئی تھی۔

اس گارڈ کے اندر آتے ہی اس نے پورے زور سے لیمپ گارڈ کے سر پر مارا تھا جس سے وہ چند ہی سیکنڈز میں زمین پر ڈھیر ہو چکا تھا بریرہ نے دروازہ بند کرتے کانپتے ہاتھوں سے تیزی سے مقابل کی تلاشی لی تھی۔

اسے کچھ چابیاں ملی تھی اور پیسے بھی جنھیں لیتی وہ خاموشی سے کمرے سے نکلتی گھر کی بیک سائیڈ کی طرف جانے لگی تھی۔

اپنے ماں باپ کے کمرے کے پاس پہنچ کر اس نے سانس روک لیا تھا۔۔ان کے کمرے کا دروازہ کھلتے محسوس کر کے وہ منہ پر ہاتھ رکھتی پلر کے پیچھے چھپ گئی تھی۔

ان کے کمرے سے انجان شخص کو شرٹ کے بٹن بند کرتے نکل دیکھ کر اسے حیرت نہ ہوئی تھی۔ یہ تو اس کے بچپن سے چل آرہا تھا۔منہ پر ہاتھ رکھتے اس نے حقارت سے ان کے کمرے کی طرف دیکھا تھا۔

ان کے کمرے کا دروازہ بند ہوتے ہی وہ تیزی سے وہاں سے گزر گئی تھی۔ گھر کی بیک سائیڈ پر بمشکل ہی چند گارڈز تھے رات کا وقت تھا شاید اس وجہ سے زیادہ سکیورٹی نہیں تھی۔

رات کے اندھیرے میں کالے کپڑوں میں وہ نمایاں نہیں ہو رہی تھی۔ اس نے بیک گیٹ کے پاس موجود درخت کی طرف دیکھا تھا تیزی سے اس جانب بڑھتے وہ سانس بحال کرتی
مہارت سے اس پر چڑھنے لگی تھی بچپن میں وہ کافی بار اس راستے سے باہر جا چکی تھی تبھی اسے مشکل نہیں ہو رہی تھی۔ درخت پر چڑھتے چند ایک خراش اسے آ گئی تھیں جنھیں اگنور کرتی وہ درخت کے ذریعے دیوار پر چڑھی تھی اور پھرتی سے دوسری جانب چھلانگ لگا چکی تھی۔

اندر سے کتے بھونکنے کی آواز سنتی بریرہ تیزی سے بھاگتی ایک ٹیکسی روک کر اس میں بیٹھ چکی تھی۔ خود کو گھر سے دور جاتا دیکھ کر اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔

وہ کچھ ہی دور ٹیکسی سے اتر چکی تھی۔ اس کا ارادہ فلحال کسی لوکل ہوٹل میں رو کنے کا تھا ابھی وہ واپس فلیٹ پر جانا نہیں چاہتی تھی کیونکہ پکڑے جانے کا خطرہ زیادہ تھا اور اس کے پاس پیسے اتنے نہیں تھے کہ وہ کسی بڑے ہوٹل میں سٹے کر سکتی۔ وہ بس کسی بھی طرح اس شہر اور ملک سے چلے جانا چاہتی تھی۔ لیکن اس کے لیے اسے اپنے فلیٹ پر جانا پڑنا تھا جو ابھی فلحال ناممکن تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"اچانک مجھ سے ملنے کیسے آنا ہوا؟"

عادل جو ڈیوٹی سے لوٹا تھا اور فریش ہو کر ڈنر کرنے لگا تھا شاہزیب کے یوں آجانے پر خاصا حیران ہوا تھا۔ تبھی اس سے گلے ملتا اپنی حیرت لفظوں سے ظاہر کر گیا تھا۔۔

"تمھیں تو فرصت ملی نہیں سوچا میں ہی مل لوں۔۔"

شاہزیب اس کے گھر میں داخل ہوتا بولا تھا کوٹ اتار کر وہ ہینگ کر چکا تھا۔

"ہاں بس تھوڑا بزی تھا۔۔"

عادل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا شاہزیب کو تھکا ہوا لگا تھا معمول کے برخلاف اس نے شیو بھی نہیں کی ہوئی تھی۔

"تم ٹھیک ہو؟"

شاہزیب نے اس کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں مجھے کیا ہونا ہے بس ایک کیس کی وجہ سے تھوڑا اسٹریسڈ ہوں۔۔"

وہ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

"تم ڈنر کروں گے؟"

اپنے لیے ڈنر ٹیبل پر رکھتے اس نے شاہزیب سے پوچھا جو دھیرے سے گردن نفی میں ہلا گیا تھا۔

"میں افرحہ سے نکاح کر چکا ہوں۔۔"

وہ سگریٹ سلگاتا عادل کو بتانے لگا۔

"کانگریچولیشنز۔۔۔مجھے یقین تھا تم اس سے نکاح کر ہی لوگے۔۔"
عادل پرجوش انداز میں بولنے کی ناکام کوشش کرتا گویا ہوا تھا۔

"افرحہ بریرہ کے بارے میں پوچھ رہی تھی تمہیں کچھ پتا ہے کہاں ہے ؟"
شاہزیب سگریٹ کا گہرا کش لیتا سپاٹ نظروں سے اس کے تاثرات کا جائزہ لیتا پوچھنے لگا۔

"مجھے کیا پتا وہ کہاں ہے۔۔"
عادل کھانے سے ایک پل کو ہاتھ روکتا بولا تھا۔

"اوہ مجھے لگا تمہیں کم سے کم اپنی بیوی کی خبر تو ہوگی۔۔"
شاہزیب اپنا موبائل نکال کر اس کے سامنے پھینکتا ہوا طنزیہ انداز میں بولا تھا۔

موبائل پر اپنی اور بریرہ کی شادی کی نیوز دیکھ کر اسے بری طرح پھندا لگ گیا تھا۔ شاہزیب نے اس کی طرف پانی بڑھایا تھا جسے وہ فوراً پی گیا تھا۔

"مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی شاہزیب۔۔"
عادل سنجیدگی سے بولا تھا۔ وہ اس وقت بریرہ کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتا۔۔

"میں تو اسی بارے میں بات کروں گا۔۔"
"تمھاری بیوی کی انگیجمنٹ ہو چکی ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔"
وہ سگریٹ کا گہرا کش لیتا عادل کو سلگا رہا تھا۔ عادل نے زور سے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔

"تمھیں کچھ بھی نہیں پتا شاہزیب۔۔ یہ لڑکی بہت بڑی چالباز ہے پہلے مجھے میرے ہی ماں باپ کی نظروں میں گرا کر مجھ سے

زبردستی نکاح کیا اور اب کسی اور سے نکاح کر کے میری رہی سہی عزت کی دھجیاں اڑا رہی ہے۔۔"
وہ سرد ترین لہجے میں بنا شاہزیب کی طرف دیکھے بولا تھا۔

"بعض اوقات آنکھوں دیکھا سچ نہیں ہوتا عادل۔۔اس کی سب سے بڑی مثال تمھارے سامنے ہے تم جانتے ہوں نہ میرے ساتھ کیا ہوا تھا۔لیکن وہ سچ نہیں تھا کیونکہ لوگ آنکھوں دیکھے کو سچ مان لیتے ہیں اس کے پیچھے چھپی حقیقت جاننے کی کوشش نہیں کرتے۔۔"

شاہزیب سپاٹ انداز میں سگریٹ ایش ٹرت میں مسلتا بولا تھا۔عادل اس کی باتوں پر گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔

"تمھاری سچوئیشن الگ تھی شاہزیب۔۔"
عادل آنکھیں موندتا کرسی سے ٹیک لگ کر گویا ہوا تھا۔

"کیا تم نے ایک بار بھی اس سے پوچھا اس نے ایسا کیوں کیا؟"

شاہزیب نے دوسری سگریٹ سلگاتے پوچھا۔

"تمھارے خیال میں کیا وجہ ہو گی۔۔"
سینے پر بازو باندھتے عادل نے شاہزیب سے پوچھا تھا۔

"بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں جیسے کہ اس کی کوئی مجبوری ہو سکتی ہے۔۔یا پھر اس کے پیرنٹس نے اسے فورس کیا ہو۔۔"
شاہزیب نے کندھے اچکاتے جواب دیا۔۔

"ہمم۔۔ میں دیکھتا ہوں اس معاملے کو۔۔ تم بتاؤ میرے گھر میں ہی ساری سگریٹوں کو پھوکنے کا ارادہ ہے؟"
عادل نے آنکھیں گھوماتے پوچھا تھا۔

"ہمم۔۔بس تم سے بات کرنے آیا تھا کسی اور ٹائم بات ہو گی میری بیوی میرا انتظار کر رہی ہو گی۔۔"
شاہزیب سگریٹ ختم کرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"دو منٹ بھی تمھارا اپنی بیوی کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا۔۔"
عادل اٹھ کر اس کے پیچھے آتا ہوا بولنے لگا۔

"روح کے بغیر بھی جسم کا گزارہ ہو سکتا ہے؟"
وہ اپنا کوٹ پہنتا دھیمی مسکان سے بولا تھا۔

عادل ٹھٹھک کر رکا تھا اسے امید نہیں تھی شاہزیب جیسے انسان کو محبت بھی ہو سکتی ہے اور وہ بھی اتنی شدید جس کی شاید کوئی انتہا نہ ہو۔۔

شاہزیب ساکت کھڑے عادل کی طرف ایک نظر دیکھتا سر جھٹک کر چلا گیا تھا۔۔ابھی تو زندگی حسین لگنا شروع ہوئی تھی۔۔اور وہ ان لمحوں کو بھرپور طریقے سے جینا چاہتا تھا۔

Zanoor Writes

ابھی وہ کار میں بیٹھا ہی تھا جب اس کے موبائل پر افرحہ کی کال آئی تھی۔ اس کے ہونٹ اوپر کو اٹھے تھے۔

"کب تک واپس آئیں گے؟ آپ شاید بھول گئے ہیں آپ کی ایک عدد بیوی بھی ہے۔۔"
فون بلیوٹوتھ سے کنیکٹ کرتے ہی اس کے کان میں افرحہ کی آواز گونجی تھی۔

"مجھے اچھے سے یاد ہے جاناں۔۔ اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو؟"
شاہزیب ڈرائیونگ کرتا اس سے پوچھنے لگا۔۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔"
وہ کپکپاتی آواز میں بولتی شاہزیب کی سانسیں روک گئی تھی۔

"کیا ہوا ہے؟ تم ٹھیک ہو؟"
وہ گاڑی کی سپیڈ بڑھاتا بے چینی سے پوچھے لگا۔۔

"ب۔۔بلڈنگ کی پاور کٹ ہو گئی ہیں یہاں شدید اندھیرا ہے

م۔۔مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے شاہزیب۔۔"

وہ خاصی ڈری ہوئی لگ رہی تھی۔

"آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں نہ ہی آپ کو میری کوئی فکر ہے۔۔"

وہ کانپتی آواز میں بولتی شاہزیب سے ناراضگی کا اظہار بھی کر گئی تھی۔۔

"ششش۔۔ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں بس پانچ منٹ میں پہنچ

رہا ہوں۔۔ تم روم میں رہوں باہر مت نکلنا۔۔"

وہ افرحہ کو نرمی سے اپنی بات سمجھانے لگا۔

"میں روم میں ہی ہوں آپ جلدی آجائیں ورنہ اگلے ایک ہفتے

تک گھر آنے کا سوچیے گا بھی مت۔۔"

وہ اس کی باتوں سے پر سکون ہوتی شاہزیب کو دھمکانے لگی تھی۔

شاہزیب نے اپنی ٹڈی بیوی کی بات سن کر مسکراہٹ دبائی تھی۔اس

کی بچوں والی دھمکی سے وہ خاصا لطف اندوز ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر میں اگلے ہفتے گھر آوں گا۔۔"

وہ گاڑی پارک کرتا باہر نکل تھا افرحہ کو تنگ کرنے کا الگ ہی مزا تھا۔

"شاہزیب۔۔۔"

وہ ڈر و غصے کے ملے جلے تاثرات سے چیخی تھی۔

"میں آپ کو بتا رہی ہوں میں بات نہیں کروں گی پلیز جلدی واپس آجائیں۔۔"

وہ التجائیہ انداز میں بولی تھی۔ بجلی نہ ہونے کی وجہ سے شاہزیب کو سیڑھیوں کے ذریعے اوپر جانا پڑا تھا تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا وہ ساتھ ساتھ افرحہ سے بات بھی کر رہا تھا۔

"جلدی گھر آنے کا مجھے کیا انعام ملے گا۔۔"

وہ افرحہ کو زچ کرنے کے لیے پوچھنے لگا۔۔

"جو آپ مانگیں گے میں وہ دے دوں گی آپ بس جلدی آجائیں۔۔"
اس کے جواب پر شاہزیب کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔

"میری جاناں نے کہا اور میں چلا آیا۔۔باہر آجاو میں آگیا ہوں۔"
شاہزیب گہرے گہرے سانس لیتا گھر میں داخل ہوا تھا۔اپنا کوٹ اتار کر ہاتھ میں پکڑ تا وہ موبائل کی ٹارچ لائٹ اون کر تا ابھی کمرے کی جانب بڑھ ہی رہا تھا جب کمرے سے فل سپیڈ سے نکلتی افرحہ شاہزیب کے سینے سے چپکی تھی۔

شاہزیب کے ہاتھ سے کوٹ چھوٹ کر نیچے گر گیا تھا۔افرحہ کی تیز دھڑکن سنتے اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔

"میں آگیا ہوں اب ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔"
شاہزیب نے اس کے گرد مضبوط حصار باندھتے جواب دیا تھا۔۔

"میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی اب مجھے دوبارہ ایسے اکیلے چھوڑ کر مت جائیے گا۔۔"
وہ معصومیت سے چہرہ اٹھا کر شاہزیب کی طرف دیکھتی بولی تھی۔

شاہزیب کو اپنا دل اس کی آنکھوں میں ڈوبتا محسوس ہوا تھا۔۔اچانک ہی لائٹ واپس آگئی تھی۔۔

افرحہ کا چہرہ پل میں سرخ پڑا تھا۔۔۔وہ لب کاٹتی فورا شاہزیب کی گرفت سے نکلنے کے لیے پر تولنے لگی تھی۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے مجھے پہلے میرا انعام دوں۔۔"
شاہزیب سنجیدگی سے اس کے چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتا گویا ہوا تھا۔

"کیا چاہیے آپ کو؟"
وہ منہ پھولاتی پوچھنے لگی۔۔اب اپنی بات بھی تو پوری کرنی تھی۔

"مجھے ایک کس چاہیے۔۔وہ بھی یہاں۔۔"
شاہزیب اپنی گال کی طرف اشارہ کرتا بولا تھا۔۔افرح نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

"آپ بہت تیز ہیں مجھے جانے دیں نیند آرہی ہے۔۔"
وہ شاہزیب کی مضبوط گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔

"جب تک میری ڈیمانڈ پوری نہیں کروگی میں یہاں سے ہلنے بھی نہیں دوں گا۔۔"
شاہزیب کے سنجیدگی سے بولنے پر اس کا منہ غبارہ کی طرح پھول گیا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے آنکھیں بند کریں اور نیچے جھکیں۔۔"
شاہزیب کو ہدایت دیتی وہ ایڑھی کے بل اوپر اٹھی تھی۔شاہزیب کے چہرہ جھکانے پر اس نے جھجھکتے اور شرماتے ہوئے اپنے نرم و نازک لب اس کی تھوڑی پر رکھے تھے۔۔

شاہزیب نے ابھی اس کا لمس صحیح سے محسوس بھی نہ کیا تھا جب وہ فوراً پیچھے ہٹتی اس کی گرفت ڈھیلی ہونے کی وجہ سے روم میں بھاگ گئی تھی۔

شاہزیب نے اس کو جاتے دیکھ کر مسکرا کر اپنی تھوڑی پر ہاتھ رکھا تھا۔

"یہ لڑکی مجھے پاگل کر دے گی۔۔"
وہ سر جھٹکتا ہلکی مسکان نے ساتھ بڑبڑاتا اس کے پیچھے ہی روم میں چلا گیا تھا۔۔اسے کمفرٹر میں دبکے دیکھ کر شاہزیب مسکراہٹ دباتا چینج کرنے چلا گیا تھا۔

افرحہ کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا وہ سینے پر ہاتھ رکھے اپنی دھڑکنوں کا ارتعاش محسوس کرتی شاہزیب سے بچ جانے پر کافی خوشی محسوس کر رہی تھی۔۔

شاہزیب کے کمرے میں موجودگی محسوس کر کے وہ سختی سے آنکھیں میچ گئی تھی۔۔شاہزیب کے واشروم جاتے ہی وہ سونے کی بھرپور کوشش کرنے لگی تھی جس میں وہ جلد ہی کامیاب ہو گئی تھی۔۔

۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"حرام زادوں ایک کام بھی ڈھنگ سے نہیں کرپائے۔۔اتنی سکیورٹی کے باوجود بھی وہ گھر سے کیسے بھاگ گئی۔۔"
مسز شہروز غصے سے لال پیلی ہوکر سکیورٹی گارڈز پر چیخ رہی تھی۔زخمی گارڈ کو وہ پہلے ہی نوکری سے فارغ کر چکی تھیں۔۔

"کالم ڈاون۔۔وہ مل جائے گی۔۔"
شہروز صاحب نے اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلاتے انھیں ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔۔

"آپ جانتے ہیں نہ یہ ڈیل کتنی ضروری ہے اگر اس کے غائب ہونے کی خبر باہر نکل گئی تو کتنا بڑا بلنڈر ہو جائے گا۔۔"
وہ شہروز صاحب کا بازو جھٹک کر پھٹ پڑی تھیں۔۔ شہروز صاحب نے غصے سے مٹھیاں بھینچی تھیں۔

"دفع ہو جاو میری نظروں کے سامنے سے جب تک وہ بھگوڑی نہ ملی اپنی شکلیں دکھانے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔"
مسز شہروز کے چیخنے پر گارڈز پل میں غائب ہوئے تھے۔۔

"وہ زیادہ دیر چھپ نہیں پائے گی نہ ہی اس کے پاس پیسے ہیں اور نہ ہی اس کا پاسپورٹ وہ یہاں کہیں چھپی ہو گی اپنی کسی دوست کے پاس یا پھر کسی ہوٹل میں۔۔"
شہروز صاحب پر سوچ انداز میں بولے تھے۔

"وہ کسی دوست کے ساتھ فلیٹ میں رہتی تھی نہ ضرور اپنی دوست کے پاس گئی ہو گی۔۔ یا پھر اس کی دوست کو ضرور کچھ نہ کچھ پتا ہو گا۔"
مسز شہروز کا دماغ فل سپیڈ سے چل رہا تھا۔

"اس فلیٹ پر بھی کچھ گارڈز کو نظر رکھنے کے لیے بھیج دیں۔۔اور اس کی دوست کے بارے میں بھی پتا لگوائیں۔۔"

وہ شہروز صاحب کی جانب دیکھتے پر سوچ انداز میں بولی تھی۔شہروز صاحب نے جواباً خاموشی سے سر ہلا دیا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

اس کے فائنل ایگزم سٹارٹ ہونے والے تھے تبھی شاہزیب کو اگنور کیے وہ لاونج میں کارپیٹڈ فلور پر بیٹھی اپنی کتابوں میں جھکی فوکس کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

شاہزیب کیچن سے کافی کا کپ لے کر باہر نکلا تھا۔افرحہ کو دیکھتے وہ اس کے قریب آکر صوفے پر بیٹھ گیا تھا اسے نظروں کے حصار میں لیے وہ اس کی جھنجھلاہٹ بخوبی محسوس کر سکتا تھا۔

"آپ کو اور کوئی کام نہیں ہے؟"

بھنویں اچکاتی وہ اس کی نظروں سے نروس ہوتی تھوڑا غصے سے بولی تھی۔

"نہیں"

شاہزیب نے ایک لفظی جواب دے کر اسے مزید تپا دیا تھا۔ افرحہ نے ایک کٹیلی نظر اس پر ڈالتے دوبارہ اپنا فوکس کتاب پر کیا تھا۔

شاہزیب اس کی جھنجھلاہٹ سے لطف اندوز ہوتا دھیمی آواز میں گنگنانے لگا تھا۔ اسے کہاں منظور تھا مقابل اسے اگنور کرے۔۔

شاہزیب کو گنگناتے دیکھ کر اس کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔ اس نے چھپکے سے ایک نظر شاہزیب پر ڈالی تھی۔ شاہزیب کی نظریں خود پر دیکھتے اس نے سر جھٹکا تھا۔ اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کوئی ایسا شخص بھی اسے ملے گا جو پاگلوں کی طرح اسے چاہے گا۔

وہ سوچوں میں گم ایک ہی پیراگراف کو کئی بار دہرا چکی تھی۔ زور سے کتاب کو پٹخ کر بند کرتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

"آپ۔۔ آپ مجھے پڑھنے نہیں دیں گے نہ۔۔"
وہ منہ پھولا کر جھنجھلا کر بول رہی تھی۔ شاہزیب نے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی۔

"میں نے کیا کیا ہے؟"
اس نے بھنویں اچکاتے پوچھا۔ افرح نے اس کی معصومیت پر آنکھیں گھمائی تھیں۔

"آپ کی اس معصومیت پر میں قربان جاوں۔"
وہ سینے پر بازو باندھتے اسے کافی کے گھونٹ بھرتے دیکھ کر طنزیہ بولی تھی۔

"تمھیں میرے کس انداز سے لگا میں معصوم ہوں؟"

کافی کا کپ سائیڈ پر رکھتے اس نے افرحہ کے روبرو کھڑے ہوتے سوال کیا تھا۔ افرحہ نے اپنے لب چبائے تھے۔ وہ کتنا شاطر انسان تھا وہ ابھی اس بات سے لاعلم تھی۔

"مجھے سکون سے پڑھنے دیں۔۔ مجھے اور کچھ نہیں جاننا۔۔"
وہ خاصی جھنجھلا کر معصوم منہ بنائے بولتی شاہزیب کو اپنا اسیر کر گئی تھی۔

"مجھے پسند نہیں تم مجھے اگنور کرو۔۔ سیٹرڈے کا دن ہم ساتھ گزارتے ہیں۔۔ جو بھی پڑھنا ہے کل پڑھ لینا ابھی میرے ساتھ ٹائم سپینڈ کرو۔۔"
وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے انتہائی قریب کرتا بول رہا تھا۔

"میں ایک دن میں سارا کام کیسے کروں گی۔۔ پہلے ہی پاکستان جانے کی وجہ سے میرا کافی کام بھی پڑا ہوا ہے۔۔"
وہ شاہزیب کے سینے سے سر ٹکاتی پریشان لگ رہی تھی۔

"میرے ہوتے ہوئے تمھیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں کل ہیلپ کروادوں گا۔۔"
وہ اس کے بالوں کی مہک خود میں اتارتا سنجیدگی سے بولا تھا۔

"پرامس؟"
افرحہ نے اس کے سینے سے سر ہٹاتے اپنا ایک ہاتھ اس کے آگے پھیلایا تھا۔ شاہزیب نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ اس کا ہاتھ پکڑتے اپنے عنابی ہونٹوں سے لگایا تھا۔

"پرامس"

"نیکسٹ ویک اینڈ پر پھپھو گھر ہمارا ڈنر ہے۔۔ تم تب تک پیپرز سے بھی فری ہو جاو گی اور آوٹنگ سے فریش فیل کرو گی۔۔"
شاہزیب نے سرسری انداز میں اسے خبر دی تھی۔

افرحہ کو اپنی گرفت میں لیتا وہ صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔افرحہ اس کے سینے پر سر رکھے سکون محسوس کر رہی تھی تبھی اس کی بات پر زیادہ دھیان نہ دے سکی۔

"بریرہ کا کچھ پتا چلا آپ کو؟کیا وہ اپنے پیرنٹس کے ساتھ ہے؟"

بریرہ سے ملنے کے لیے وہ ایک بار فلیٹ پر گئی تھی جہاں سے اسے فلیٹ کے کافی دنوں سے خالی رہنے کا پتا چلا تھا۔وہ اسے کافی کالز بھی کر چکی تھی مگر اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔وہ اس کے پیرنٹس سے پوچھنا چاہتی تھی لیکن ان کا کوئی کانٹیکٹ نمبر نہیں تھا اس کے پاس۔۔تبھی اس نے شاہزیب کو بریرہ کے بارے میں پتا کروانے کا کہا تھا۔

"میں نے عادل سے پوچھا تھا۔بریرہ اپنے پیرنٹس کے ساتھ وکیشنز پر ہے۔۔"

اس نے صفائی سے جھوٹ بولا تھا وہ افرحہ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"اسے کم سے کم مجھے انفارم کرنا چاہیے تھا۔"

افرحہ نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا۔

"میری معصوم جاناں تم کونسا یہاں تھی جو وہ تمھیں انفارم کرتی۔"
شاہزیب نے اس کی چھوٹی سی ناک دباتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"اففف۔۔ میں بھول گئی تھی یہ بات۔۔"
وہ شاہزیب کی شرٹ سے اپنا ماتھا رگڑتی معصومیت سے بولی تھی۔ شاہزیب کو بے ساختہ اس پر پیار آیا تھا۔ تبھی وہ مضبوطی سے اسے خود میں بھینچ گیا تھا۔

"اب آپ نے میری پڑھائی ڈسٹرب کر دی ہے تو مجھے کہیں لے کر جائیں۔۔"
وہ شاہزیب کی طرف مسکرا کر دیکھتی بول رہی تھی۔

"کہاں جانا چاہتی ہو؟"
شاہزیب نے اس کے بالوں کو نرمی سے سہلاتے ہوئے پوچھا۔

"والک پر چلتے ہیں باہر سے ہی کچھ کھا پی لیں گے۔۔"
وہ چمکتی آنکھوں سے بولتی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی۔ شاہزیب نے اسے کھینچ کر واپس اپنے سینے سے لگاتے اس کی گردن میں منہ چھپایا تھا۔

"میں فلحال تمھارے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتا ہوں شام کو باہر چلیں گے۔۔"
وہ سانس روکے بیٹھی ساکت سی افرحہ کی گردن پر نرمی سے اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا بول رہا تھا۔

"ش۔۔۔ شاہزیب آ۔۔ پ آپ کی داڑھی مجھے چبھ رہی ہے۔۔"
افرحہ اس کی بڑھتی جارتوں کو محسوس کرتی بڑبڑائی تھی۔ شاہزیب کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نے اپنی چھب دکھلائی تھی۔

"اچھا۔۔"
وہ اس کی گردن پر اپنی داڑھی رگڑتا اسے تنگ کرنے لگا تھا۔ افرحہ اس کی حرکت پر ایک دم چپ ہو گئی تھی۔

"آپ جیسا چالاک انسان میں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔"

افرحہ منہ پھولا کر بولی تھی ساتھ ہی شاہزیب کے بالوں میں ہاتھ ڈال کر اس کے بالوں کو کھینچا تھا۔

"تم نے میرے بال کھینچے۔۔"

شاہزیب جھٹکے سے اس سے دور ہوتا سنجیدگی سے ماتھے پر تیوری ڈالے پوچھنے لگا۔ افرحہ اس کی سنجیدہ صورت دیکھ کر ایک پل کو سہم گئی تھی۔

"ن۔۔نہیں میں بس آپ کو پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔"

وہ اپنے لب تر کرتی آہستہ سے اس سے دور کھسکنے کی کوشش کرتی بھاگنے کی تیاری میں تھی۔

"مجھ سے جھوٹ بول رہی ہو۔۔"

اس کی کلائی پکڑتے شاہزیب نے اسے جھٹکے سے اپنے قریب کھینچا تھا۔

"مجھے بے وقوف بنا کر مجھ سے دور جانے کی کوشش کر رہی ہو۔۔"
شاہزیب ماتھے پر بل ڈالے اس کی کھلی زلفوں کو اپنے ہاتھوں میں لے چکا تھا۔

"س۔۔ س۔۔ سوری شاہزیب۔۔"
وہ آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھتی کانپتی آواز میں بول رہی تھی۔

"اتنی آسانی سے معافی نہیں ملے گی۔۔"
وہ افرحہ کے بالوں کو ہلکا سا جھٹکا دیتا اس کا چہرہ اوپر اٹھاتا اپنے چہرے کے قریب لے آیا تھا۔

"میں نے کوئی جرم نہیں کیا جو آپ مجھے سزا دیں گے۔۔"
وہ شاہزیب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی جھنجھلا کر بولی تھی۔ شاہزیب کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی وہ بری طرح نروس ہو رہی تھی۔

"میرا دل چرانا بھی ایک جرم ہے۔۔"
وہ نرمی سے اس کے آدھ کھلے ہونٹوں کو چھوتا مدھم سرگوشی میں بولا تھا۔افرحہ نے لرزتی پلکوں کی جھالر فوراً گرا لی تھی۔

حیا کی لالی افرحہ کی گالوں پر بکھرتے دیکھ کر شاہزیب مبہوت ہوا تھا۔

"میں آپ سے بات نہیں کروں گی آپ جان بوجھ کر مجھے تنگ کر رہے ہیں۔۔"
وہ منہ پھولاتی شاہزیب کی ڈھیلی گرفت سے خود کو چھڑواتی کمرے میں بھاگ گئی تھی۔

"آخر کہاں تک بھاگو گی؟لوٹ کر تو میرے پاس ہی آؤ گی۔۔"
اپنے پیچھے سے شاہزیب کی آواز سنتے ہی اس نے گھبراتے ہوئے اپنے ہونٹ دبائے تھے۔

شاہزیب نے مسکرا کر اسے جاتے دیکھ صوفے کی پشت سے ٹیک لگالی تھی۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

عادل دو دن پہلے ہی بریرہ سے ملنے کے لیے اس کے گھر گیا تھا مگر اسے وہ وہاں نہیں ملی تھی۔ ایک گارڈ سے پوچھنے پر اسے پتا چلا تھا وہ گھر موجود نہیں ہے۔۔

اگلے دن نیوز پیپر میں بریرہ اور جسٹن کی وکیشنز پر جانے والی خبر پڑھتے ہی وہ جل اٹھا تھا۔ تبھی غصے میں پہلی فلائٹ سے ہی پیرس روانہ ہوا تھا جہاں نیوز پیپر کے مطابق وہ لوگ گھومنے پھرنے گئے تھے۔

مگر اسے وہاں صرف زلالت کا سامنا ہوا تھا کیونکہ نہ تو وہاں جسٹن تھا اور نہ ہی بریرہ۔۔ اس نے مطلوبہ ہوٹل سے بھی پوچھ لیا تھا

جہاں سے اسے پتا چلا تھا کہ ان لوگوں نے صرف بکنگ کروائی تھی یہاں کوئی بھی نہیں آیا تھا۔

اسے اپنی جلد بازی پر غصہ آیا تھا۔یقینا نیوز پیپر والی خبر جھوٹی تھی اور وہ اتنا سمجھ چکا تھا کہ یہ خبر حقیقت کو چھپانے کے لیے پھیلائی گئی ہے۔

وہ اگلی فلائٹ سے واپس کینیڈا آگیا تھا۔اس نے اپنے ایک ڈیٹیکٹیو دوست کو بریرہ کے بارے میں پتا لگانے کا کہا تھا۔

وہ سفر کی تھکاوٹ اور پیرس میں ہوئی خجل خواری کے بعد اب ریسٹ کر رہا تھا۔لیکن شاہزیب سے بات کرنے کا سوچتے وہ فریش ہوتا گھر سے نکلا تھا۔

شاہزیب بیل کی آواز سنتا دروازہ کھولنے گیا تھا عادل کو تھکا ہوا چہرہ دیکھ کر اس نے لب دباتے اسے اندر آنے کا رستہ دیا تھا۔

"پیپر لیک ہوا ہے؟"
شاہزیب نے طنزیہ انداز میں پوچھا تھا۔

"شٹ اپ میرا پہلے ہی دماغ گھوما ہوا ہے شاہزیب۔۔"
عادل جھنجھلا کر بولا تھا۔

"آہستہ بولو میری بیوی پڑھ رہی ہے۔۔"
وہ اسے اپنے سٹڈی روم کی طرف لے جاتا ہوا سنجیدگی سے بولا تھا۔
عادل نے اس کی بات پر منہ بگاڑا تھا۔

"تمھیں کیسے پتا چلا میں پیپر لیک گیا تھا۔"
وہ سٹڈی روم میں موجود کاوچ پر بیٹھتے پوچھنے لگا تھا۔

"جیسے مجھے یہ پتا چلا تمھاری بیوی اس وقت ایک لوکل ہوٹل میں اپنے گھر والوں سے چھپ کر بیٹھی ہے۔۔"
شاہزیب سگریٹ سلگا کر لبوں میں دباتا اس کی جانب دیکھ کر بولا تھا۔

اس کی بات سنتے حیران سا عادل ایک دم سیدھا ہوا تھا۔

"وہ کس ہوٹل میں ہے؟ اور اپنے گھر والوں سے کیوں چھپ رہی ہے؟ اور تمھیں کیسے پتا چلا وہ کہاں ہے؟"
عادل نے ایک ساتھ کئی سوال پوچھ لیے تھے۔

"میں اپنی بیوی سے متعلق سب لوگوں کے بارے میں خبر رکھتا ہوں۔۔ اور جہاں تک بات رہی کہاں ہے اور کیوں چھپ رہی ہے یہ تم اس سے خود پوچھ لینا اسے ڈھونڈنے کے بعد۔۔"
شاہزیب سگریٹ کے گہرے کش لیتا جواباً بولا تھا۔

"شاہزیب مجھے بتاؤ کہاں ہے وہ؟"
عادل نے کھڑے ہوتے اس سے پوچھا تھا۔ اس کے چہرے پر تناؤ صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"چچچ۔۔افسوس ایک پولیس والا ہو کر بھی تم اپنی بیوی کے بارے میں مجھ سے پوچھ رہے ہو؟"

شاہزیب کی بات نے عادل کے تن بدن میں آگ لگا دی تھی۔اس کا چہرہ غصے سے سرخ پڑ گیا تھا۔

"شاہزیب مجھے غصہ دلانے کی کوشش مت کرو۔۔"

وہ گہرا سانس خارج کرتا بمشکل خود پر قابو کرتا گویا ہوا۔

"میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔"

وہ کندھے اچکاتا لاپرواہی سے بولتا عادل کو تپا گیا تھا۔

"تم مجھے بتا کیوں نہیں رہے کہاں ہے وہ؟"

عادل نے جھنجھلا کر پوچھا تھا۔

"میں کیوں بتاوں؟ مجھے اس سے کیا فائدہ ہو گا؟"

شاہزیب سگریٹ کے کش لیتا سپاٹ انداز میں پوچھ رہا تھا عادل کی بے چینی محسوس کر کے اسے مزا آ رہا تھا۔

"کیا چاہتے ہو تم؟"
وہ غصے سے اپنے بال کھینچتا پوچھ رہا تھا۔۔

"کنٹرول یور سیلف۔۔۔ تمھیں اڈریس تب مل جائے گا جب تم مجھے بریرہ کے گھر سے بھاگنے کی وجہ بتاو گے۔۔اب جاو اور کام پر لگ جاو۔۔ میں اب اپنی بیوی کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہوں۔۔"
وہ سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتا سنجیدگی سے بولا تھا۔

"جب تمھیں میری ضرورت پڑے گی میں بھی ایسے ہی تڑپاوں گا۔۔"
عادل جھنجھلا کر بولتا اسے گھوری سے نوازتا لمبے لمبے ڈھگ بھرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔اسے جاتے دیکھ کر شاہزیب کے ہونٹ ہلکے سے اوپر اٹھے تھے۔۔

Zanoor Writes

بریرہ شہر سے کچھ دور ایک لوکل ہوٹل میں رہ رہی تھی۔ وہ اپنے فلیٹ پر جانے کا ارادہ رکھتی تھی تاکہ وہاں سے اپنے پیسے اور پاسپورٹ لے سکے۔۔ لیکن وہ جانتی تھی وہاں جانا خطرہ سے خالی نہیں تھا۔

وہ ہوٹل کے کمرے میں موجود تھی جو سنگل بیڈ اور چھوٹے سے واشروم پر مشتمل تھا۔

کمرے کے دروازے پر ناک ہونے کی وجہ سے وہ چوکنا ہوئی تھی۔ بیڈ سے اٹھتے اس نے اپنے ہاتھ میں چاقو پکڑا تھا جو اس نے لوکل شاپ سے خریدا تھا۔

"کون ہے؟"
اس نے مضبوط آواز کرتے پوچھا۔

"روم سروس"
اس نے کسی کو نہیں بلایا تھا یقیناً باہر موجود شخص اسے ڈھونڈنے کے لیے آیا تھا۔

وہ تیزی سے بیڈ کے قریب جاتی اپنے پیسے جیب میں ڈالتی کھڑکی کی جانب بھاگی تھی جو ہوٹل کے پچھلی سائیڈ پر کھلتی تھی۔

وہ کانپتے ہاتھوں سے تیزی سے کھڑکی کھولنے لگی تھی دروازے کو کوئی زور زور سے ٹکر مارتے اسے کھولنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔

وہ تیزی سے کھڑکی کھولتے باہر کودی تھی کمرہ پہلی منزل پر ہونے کی وجہ سے نیچے گرنے پر اسے اچھی خاصی چوٹیں لگی تھیں۔۔

تیزی سے بھاگتے اس نے ایک بار بھی پیچھے مڑنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ وہ پیچھے مڑی ہی تھی جب پاؤں کسی چیز میں لگنے سے وہ زور سے زمین پر گری تھی۔ ایک درد بھری سسکی اس کے منہ سے نکلی تھی۔

"سٹاپ اٹ گرل۔۔ مجھے تمھاری حفاظت کے لیے ہائیر کیا گیا ہے۔۔"

اس کے قریب آتے وہ شخص چیخا تھا۔۔اس کے بھاگنے کی وجہ سے وہ جھنجھلا گیا تھا۔

"کس نے بھیجا ہے تمھیں۔۔"
وہ سیدھا ہوتی حیرانی سے پوچھ رہی تھی۔

"سر شاہزیب نے۔۔"
اس نے تیزی سے جواب دیا تاکہ مقابل اس کا جواب سنے بغیر بھاگ نہ جائے۔

"وہ کون ہیں ؟"
اس نے اپنے دماغ پر زور ڈالنے کے بعد پوچھا۔

"یہ ہیں سر شاہزیب انھوں نے تمھیں دوسرے ہوٹل میں لے جانے کا کہا ہے جہاں تم بحفاظت رہو گی۔"

اس نے شاہزیب کی تصویر نکالتے اسے دکھایا تھا۔ شاہزیب کو پہنچانتے اس نے سکھ کر سانس لیا تھا۔

"اب یہاں سے چلیں یا یہاں ہی رات گزارنے کا ارادہ ہے؟ بائی داوے آئی ایم روحان"
وہ بریرہ کو کھڑے ہونے میں مدد کرتا بولا تھا۔

"تمہاری وجہ سے مجھ اتنی چوٹیں لگی ہیں پہلے ہی یہ سب بتا دیتے۔۔"
بریرہ جھنجھلا کر غصے سے بولی تھی اس کے بازو اور ہاتھوں پر رگڑیں لگ گئی تھی۔

"یو آر آ کریزی گرل۔۔۔ میں سکون سے ہی بتانے والا تھا لیکن تمھیں ہی بھاگنے کی جلدی تھی۔۔"
روحان اسے اپنی کار کی طرف لے جاتا بولا تھا۔ بریرہ نے گھور کر اسے دیکھا تھا جواب روحان نے آنکھیں گھمائی تھیں۔۔ اسے گاڑی میں بیٹھا تاوہ اسے شاہزیب کی بتائی گئی جگہ پر لے گیا تھا۔

Zanoor Writes

"کوئی مووی دیکھیں پھر کل سے لگاتار پڑھائی کرنی پڑے گی اور انجوائے منٹ کا موقع نہیں ملے گا۔۔"

رات کو ڈنر کرنے کے بعد افرحہ شاہزیب سے بولی تھی۔

"تم نے پیپر کی تیاری نہیں کرنی؟"

شاہزیب نے ائبرو اچکاتے پوچھا۔

"میں ہالف سے زیادہ تیاری کر چکی ہوں باقی کل کر لوں گی اب پلیز چلیں کوئی مووی دیکھتے ہیں۔۔"

وہ شاہزیب کا بازو پکڑتی لاڈ سے بولی تھی۔ شاہزیب نے دھیرے سے اس کی ناک دبائی تھی۔

"تم تھیٹر روم میں جا کر مووی سلیکٹ کرو تب تک میں سنیکس لے کر آتا ہوں۔۔"

اس کے بالوں کی مہک خود میں اتارتے شاہزیب نے اسے کہا تھا۔ افرحہ مسکرا کر اس کے سینے پر لب رکھتی تیزی سے مووی سلیکٹ کرنے کے لیے بھاگ گئی تھی۔

شاہزیب نے دھیمی مسکراہٹ سے اسے جاتے دیکھا تھا۔

پاپ کارن اور دوسرے سنیکس لیتا وہ افرحہ کے پاس چلا آیا تھا جہاں وہ کوئی ڈیزنی پرنسسز مووی لگائے بیٹھی تھی۔

"یہ مووی دیکھنی ہے؟"

شاہزیب نے ناک چڑھاتے پوچھا وہ سخت بدمزہ ہوا تھا۔

"جی میرا دل کر رہا ہے فروزن دیکھنے کو۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔ شاہزیب کا چہرہ دیکھ کر اسے ہنسی آ رہی تھی۔

"مجھے یہ مووی نہیں دیکھنی چینج کرو۔۔"۔

شاہزیب سنجیدگی سے بولتا اس کے پاس بیٹھ گیا تھا۔

"نہیں مجھے یہ ہی مووی دیکھنی ہے پلیز۔۔"
وہ ساتھ بیٹھے شاہزیب کے گال پر لب رکھتی معصومیت سے بولی تھی۔شاہزیب پل میں پگھلا تھا۔

افرحہ کو گھورتے وہ اس کے ساتھ مووی دیکھنے لگا تھا۔۔اسے بالکل بھی مزا نہیں آرہا تھا۔افرحہ اس کے سینے پر سر رکھے سنیکس سے لطف اندوز ہوتی مزے سے مووی دیکھ رہی تھی۔

شاہزیب بس آدھا گھنٹا ہی برداشت کر سکا تھا اس کے بعد اس کی برداشت جواب دے گئی تھی۔تبھی افرحہ کا چہرہ ٹھوڑی سے اٹھاتے اس کے ہونٹوں کو اپنے قبضے میں لیتے اس کی سانسیں بند کر دی تھیں۔

افرحہ اس افتاد کے لیے تیار نہ تھی تبھی اس کے ہاتھ میں موجود پاپ کارن چھوٹ کر گر گئے تھے۔

اس نے شاہزیب کی بڑھتی شدتیں محسوس کرتے اس کی شرٹ کو مضبوطی سے اپنی گرفت میں جکڑا تھا۔

"یہ مجھے زبردستی پرنسسز والی مووی دیکھانے کا انجام۔۔"
وہ ایک پل کو اس کے لب آزاد کرتا اسے سانس لینے کا موقع دیتا بولتا ساتھ ہی دوبارہ اس کے ہونٹوں کو چوم گیا تھا۔

افرحہ نے سانس بند ہوتا محسوس کر کے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر اسے دور کرنے کی کوشش کی تھی۔افرحہ کی سانسوں کو بخشتا وہ اس کے بالوں کو دھیرے سے سہلانے لگا تھا۔

افرحہ اس کی حرکت پر سرخ سیب بن گئی تھی۔ تبھی گہرے گہرے سانس لیتی وہ شاہزیب کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی۔۔

شاہزیب نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ دوسرے ہاتھ سے اسکے گرد حصار باندھا تھا۔اس کی نازک اندام بیوی اس کی گرفت میں

ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔ شاہزیب نے اسے کھینچ کر زور سے خود میں بھینچ لیا تھا۔

"آئندہ کے بعد مجھے ایسی مووی مت دیکھانا ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔"

شاہزیب مسکراتا ہوا اورن کر گیا تھا۔ افرحہ نے اس کی بات پر منہ پھولایا تھا اس کا شاہزیب کو زچ کرنے کا پلان اس پر خود ہی بھاری پڑ گیا تھا۔

۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

روحان اسے شہر کے مہنگے ترین ہوٹل میں لایا تھا جہاں کسی کا شک بھی نہیں جانا تھا اس نے اپنے نام پر دو رومز کی بکنگ کروائی تھی۔

"ہم کچھ دنوں کے لیے یہاں ہی رہیں گے۔"

بریرہ کو روم کے باہر چھوڑتا روحان بولا تھا وہ آتے ہوئے اس کا چیک اپ بھی کروا چکا تھا۔

"اگر کسی چیز کی ضرورت پڑھے تو مجھے بتا دینا میں ساتھ والے روم میں موجود ہوں گا اور میرے بغیر کہیں بھی ڈھونڈنے جانے کی کوشش مت کرنا۔۔"
روحان سنجیدگی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتا اسے سمجھا کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔ بریرہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

"مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں بس مجھے تنگ مت کرنا۔۔"
وہ منہ بگاڑ کر بولتی روم میں داخل ہوتی زور سے دروازہ بند کر چکی تھی۔

روحان نے آنکھیں گھمائیں تھی وہ بھی خاموشی سے اپنے روم میں بند ہو گیا تھا۔ شاہزیب نے اسے سختی سے بریرہ کی حفاظت کرنے کا کہا تھا ورنہ وہ کبھی بھی اس نک چڑھی اور پاگل لڑکی کی حفاظت نہ کرتا۔۔

تین دن اس کے سکون سے گزر گئے تھے بریرہ اپنے روم میں ہی رہتی تھی اور اسے تنگ بھی نہیں کر رہی تھی۔

وہ فریش ہو کر نکلا تھا جب اپنے روم کے دروازے پر زور دار دستک سن کر اس کے ماتھے پر تیوری چڑھی تھی۔

"اوپن دا ڈور روحان۔۔"

بریرہ کی آواز سنتے اس نے ماتھے پر بل ڈالے دروازہ کھولا تھا جہاں وہ فریش سی گرے ڈریس میں کھڑی تھی۔ یہ ڈریسز اس نے ہی شاہزیب کے بولنے پر منگوا کر دیے تھے۔۔

"یہاں کیا کر رہی ہو؟"

اسے روم میں کھینچتے روحان نے غصے سے پوچھا تھا۔

"مجھے اپنے فلیٹ پر جانا ہے۔۔"

وہ اس کی غصے کو اگنور کرتی ہاتھ چھڑواتی منہ بگاڑ کر بولی تھی۔

"میڈم کو وہاں کیا کام ہے بتانا پسند کریں گی؟"

وہ سینے پر بازو باندھتے ہوئے دانت کچکچاتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

"وہاں میرا اپاسپورٹ اور کچھ چیزیں ہیں مجھے وہ سب چاہیے۔۔"
وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی مضبوط لہجے میں گویا ہوئی۔وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اب اس ملک کو چھوڑ دے گی۔بس اب اسے اپنا پاسپورٹ اور پیسے چاہیے تھے جو اس کے فلیٹ میں تھے۔۔

"چپ کر کے واپس اپنے کمرے میں لوٹ جاو میرا دماغ گھومانے کی کوشش مت کرو۔۔"
روحان اس کی بات سنتا جھنجھلا کر سرد لہجے میں بولا تھا شاہزیب نے اسے کہیں بھی باہر لے جانے سے منع کیا تھا۔

"پلیز۔۔بس ایک بار میری ہیلپ کر دو۔۔"
بریرہ لب بھینچ کر نظریں جھکا کر نرم لہجے میں بولی تھی۔روحان اس کے انداز پر فوراً ڈھیلا پڑا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے لیکن میں اکیلا جاوں گا تم یہ بتاو تمھاری چیزیں کہاں اور کس جگہ پڑی ہیں۔۔"

روحان کے ہامی بھرنے پر بریرہ نے اسے تشکرانہ نظروں سے دیکھا تھا۔

"تھینک یو روحان۔۔"
وہ مسکرا کر بولی تھی۔ روحان نے جوابا دھیرے سے سر ہلایا تھا۔
روحان کو ساری انفارمیشن دیتی وہ روم میں آ گئی تھی۔ لیکن اسے کیا خبر اس کی وجہ سے کس کس کو نقصان اٹھانا پڑنا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

افرحہ کے چار پیپر ہو چکے تھے وہ پیپر دے کر شاہزیب سے ملنے کا سوچ رہی تھی جب اسے کچھ دور کھڑے کسی سے باتیں کرتے دیکھ کر اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔ انھیں دیکھتی وہ رخ پھیر کر وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ اپنا غصہ دباتی شاہزیب کے آفس میں دھڑلے سے داخل ہوئی تھی۔ شاہزیب نے اسے دیکھتے ائبرو اچکائی تھیں وہ جانتا تھا افرحہ نے اسے بات کرتے دیکھ لیا تھا۔

"مجھے زہر لگتی ہے ہر وہ لڑکی جو آپ سے بات کرتی ہے۔۔ میرا دل کرتا ہے ان کے بال کھینچ کر چہرہ نوچ لوں۔۔"

افرحہ غصے سے سرخ ہوئی منہ پھولا کر بولتی انتہائی کیوٹ لگ رہی تھی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اس نے شاہزیب کو ایک فی میل ٹیچر سے بات کرتے دیکھ لیا تھا۔ تبھی سے اس کا موڈ بنا ہوا تھا۔

"شی از جسٹ مائی کولیگ۔۔"

شاہزیب نے ائبرو اچکا کر اس کی جانب دیکھتے جواب دیا۔

"اور میں آپ کی بیوی ہوں۔۔ وہ گوری پکوڑی نہیں۔۔"

وہ آنکھیں نکال کر شاہزیب کو دیکھ کر چیخی تھی جو پر سکون سا کرسی پر بیٹھا اسے غصہ کرتے دیکھ رہا تھا۔

"اس میں جیلس ہونے والی کوئی بات نہیں ہے افرحہ۔۔"
شاہزیب نے گلا کھنگارتے نرمی سے کہا تھا۔ لیکن افرحہ کا تو دماغ گھوم گیا تھا اسے پر سکون دیکھتے۔۔

"صحیح۔۔۔ پھر میں بھی اپنے کسی میل کلاس فیلو سے جا کر باتیں کرتی ہوں۔۔ اور خبردار جو آپ جیلس ہوئے۔۔"
وہ سرخ چہرہ لیے تیز تیز بولتی واپس جانے کے لیے مڑی ہی تھی جب شاہزیب نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس کھینچا تھا۔

"کیا کرنے جا رہی تھی مجھے زرا دوبارہ بتانا مس افرحہ شاہزیب میر حاتم۔۔"
وہ ہر لفظ پر زور دیتا اپنا غصہ بمشکل کنٹرول میں رکھے ہوئے تھے۔۔

وہ دونوں ہی پاگل تھے ایک دوسرے کے لیے حد سے زیادہ پوزیسیو ہونے لگے تھے جن کی انھیں خبر بھی نہیں ہو رہی تھی۔۔

"میں جو مرضی کروں اس سے آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔"

وہ ابھی بھی غصے سے تمتماسرخ چہرہ لیے چیخ رہی تھی۔شاہزیب نے اس کی اونچی آواز پر ناگواریت سے لب بھینچ لیے تھے۔۔

"دھیمے لہجے میں بات کرو ہم اس وقت آفس میں ہیں گھر میں نہیں۔۔"

وہ ناگواریت سے ٹوکتا بولا تھا۔افرحہ نے ٹھوڑی اوپر کرتے اسے گھوری سے نوازا تھا۔۔

"میں ایسے ہی بات کروں گی کیا کرلیں گے آپ بتائیں؟"

وہ غصے سے بنا اس کی بات سمجھے دوبارہ چیخی تھی۔شاہزیب نے گہرا سانس خارج کرتے اس کے چہرے کو تھامتے اس کے ماتھے پر پڑی تیوری پر نرمی سے انگوٹھا پھیرا تھا۔

"ششش۔۔کالم ڈاون۔۔فکر مت کرو میں صرف تمھارا ہی ہوں۔۔"

شاہزیب کے نرمی سے بولنے اور پرسکون لمس سے وہ پل میں ٹھنڈی پڑ گئی تھی۔سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔

"پتا نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا۔۔ میں آپ کو کسی اور لڑکی کے ساتھ دیکھ کر برداشت نہیں کر پائی۔۔ میرا دل کر رہا تھا پہلے آپ کو شوٹ کر دوں پھر اس لڑکی کو جو آپ کے ساتھ تھی۔"

شاہزیب کی گہری سیاہ آنکھوں میں دیکھتے وہ دھیمے لہجے میں بڑبڑائی تھی۔ اس کی آخری بات پر شاہزیب کے ہونٹوں پر ایک دلکش مسکراہٹ نے اپنی چھب دکھلائی تھی۔

شاہزیب نے اس کے چہرے پر گرفت مضبوط کرتے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔ افرحہ نے آنکھیں بے ساختہ جھکا لی تھیں۔

"پیپر کیسا ہوا جاناں؟"
شاہزیب نے اس کا دھیان ہٹانے کے لیے بات کا رخ پھیر دیا تھا۔

"بس ٹھیک ہوا ہے۔۔ گھر کب جائیں گے؟"

وہ ناک چڑھا کر جواب دیتی پوچھنے لگی تھی۔وہ کچھ دیر سونا چاہتی تھی پھر کل کے پیپر کی تیاری کرنا چاہتی تھی۔کل اس کا آخری پیپر تھا جس پر وہ خاصی خوش تھی۔پھر کچھ دیر کے لیے وہ فری تھی۔

"پانچ منٹ ویٹ کرو۔ میں نے ایک فائل ای میل کرنی ہے پھر نکلتے ہیں۔۔"

شاہزیب اپنی کلائی پر بندھی گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے بولا تھا۔اس کے بال سہلاتے شاہزیب کرسی پر بیٹھ کر فائل سینڈ کرنے لگا تھا افرحہ اس کے آفس میں موجود چیزیں دیکھنے لگی تھی۔پانچ منٹ سے زیادہ وقت گزر چکا تھا لیکن شاہزیب کے اٹھنے کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے۔وہ جھنجھلا کر اس کی کرسی کے بالکل قریب جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"کیا ہوا؟"

شاہزیب نے ماتھا ملتے اس کی جانب دیکھا تھا۔افرحہ اسے خشمگی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔شاہزیب نے ٹائم دیکھتے لب بھینچے تھے ابھی اسے کچھ دیر مزید کام کرنا تھا۔

"بس کچھ دیر مزید انتظار کر لو میں یہ کام مکمل کر لوں پھر باہر سے ہی لنچ کر لے چلیں گے۔۔"

وہ افرحہ کو کھینچ کر اپنی گود میں بیٹھا چکا تھا۔ اس کا سر اپنے سینے سے ٹکاتا وہ سنجیدہ لہجے میں بولا تھا۔ افرحہ اس کی گردن کے گرد بازو پھیلاتی نرمی سے اس کے کندھے سہلاتی اس کی گردن میں منہ چھپا گئی تھی۔ شاہزیب کے کلون کی مہک خود میں اتارتے وہ آنکھیں موند گئی تھی۔

شاہزیب نے اس کے کندھے سہلانے پر ایک پر سکون آہ خارج کی تھی۔ کرسی میز کے قریب کرتا وہ دوبارہ لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کرنے لگا تھا۔ افرحہ کی سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتا وہ سختی سے لب بھینچ کر اپنے جاگتے ارمانوں کو کچل رہا تھا۔ افرحہ کی دھیمی سانسیں اس کے نیند میں ہونے کی خبر دے رہی تھی۔۔

شاہزیب نے تیزی سے ہاتھ چلاتے کام مکمل کر کے لیپ ٹاپ زور سے بند کیا تھا۔ جس سے افرحہ کی آنکھ کھل گئی تھی۔

"اٹھ جاؤ افرحہ گھر چلیں۔۔"

شاہزیب اس کی کمر سہلاتا بولا تھا۔ افرحہ اپنی آنکھیں مسلتی اٹھ گئی تھی۔ اپنا بیگ اٹھاتی وہ شاہزیب سے پہلے آفس سے نکل گئی تھی۔ شاہزیب بھی اپنی چیزیں اٹھاتا اس کے پیچھے ہی نکل گیا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

عادل شاہزیب کے کہنے پر بریرہ کے بارے میں پتا لگوا رہا تھا اسے انفارمیشن ملی تھی کہ بریرہ کو اس کے پیرنٹس فورس کر رہے تھے۔ جسے جان کر اسے شدید پیشمانی ہوئی تھی۔

وہ اسے غلط سمجھ رہا تھا اور غصے میں نہ جانے کیا کیا بول گیا تھا۔ اسے اس سب کے درمیان اس کے پیرنٹس کے بارے میں کچھ مشکوک خبر ملی تھی۔

وہ بریرہ سے ملنا چاہتا تھا لیکن ہمت نہیں کر پا رہا تھا اس نے آخر کار ہمت کرتے شاہزیب سے اس کی لوکیشن کا پوچھ لیا تھا۔

شاہزیب نے اسے بریرہ کی لوکیشن بتا دی تھی اور اسے سختی سے بریرہ پر کسی بھی قسم کی زور زبردستی کرنے سے سختی سے منع کر دیا تھا۔

وہ ڈیوٹی سے لوٹتا اپنا یونیفارم چینج کرتا شاہزیب کے سینڈ کیے گئے ہوٹل کے اڈریس پر روانہ ہو گیا تھا۔

شاہزیب اسے روحان کے بارے میں بھی بتا چکا تھا جسے سن کر پہلے تو عادل بھڑک اٹھا تھا لیکن شاہزیب کے معاملے کی سنگینی کے بارے میں بتانے وہ ٹھنڈا پڑ گیا تھا۔

وہ روحان کو جانتا تھا تب بھی خاموش ہو گیا تھا۔ روم کے باہر پہنچ کر اس نے دھیرے سے دروازہ ناک کیا تھا۔ جب ساتھ ہی فورا دوسرے روم سے روحان باہر نکل آیا تھا۔ عادل کو دیکھتے اس نے اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑی گن ویسٹ میں رکھ لی تھی۔

"وہ ایسے دروازہ نہیں کھولے گی عادل۔۔"
روحان اسے زچ کرنے کے لیے دانت دکھاتا ہوا دروازے سے ٹیک لگا کر بولا تھا۔ وہ فلیٹ پر بریرہ کی چیزیں لے جانے والا تھا بس عادل کے آنے کا ہی انتظار کر رہا تھا۔

"شٹ اپ۔۔"
عادل غصے سے بولا تھا۔

"پیچھے ہٹو۔۔ بریرہ اٹس می روحان اوپن دا ڈور۔۔"
اسے پیچھے ہٹاتے روحان نے دروازہ زور سے ناک کرتے کہا تھا۔۔ اس کی آواز سنتے ہی بریرہ نے دروازہ کھول دیا تھا۔

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟"
عادل کو دیکھتی وہ شاکڈ ہوئی تھی پھر ایک دم اس سے نظریں پھیرتی وہ روحان کی جانب مڑتی منہ بگاڑ کر پوچھنے لگی۔۔

"مجھے تمہارے کام سے جانا ہے میرے آنے تک یہ یہیں رہے گا ڈونٹ وری تمھیں یہاں سے کوئی نہیں لے جائے گا میں کچھ دیر میں لوٹ آوں گا۔۔"
روحان سنجیدگی سے جواب دیتا ایک نظر عادل پر ڈالتا روم میں اپنی چیزیں لینے چلا گیا تھا۔

"اب اندر آنے دو گی؟ یا ساری رات یہی کھڑے رکھنا ہے؟"
عادل کے سپاٹ انداز میں بولنے پر بریرہ نے آنکھیں گھماتے اسے اندر آنے کا راستہ دیا تھا۔

عادل کو بریرہ اور روحان کا یوں بے تکلف انداز میں ایک دوسرے سے بات کرنا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

"میرا بس چلے تمھیں اپنے روم سے دھکا دے کر نکال دوں مگر کیا کروں مجبور ہوں۔۔"
بریرہ طنزیہ انداز میں جواب دیتی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

"تم نے مجھ سے حقیقت چھپائی۔۔"
وہ اس کی بات کے جواب میں اپنا غصہ کنٹرول کرتا سرد لہجے میں بولا۔۔

"تم اس قابل ہی نہ تھے تمھیں کچھ بتایا جاتا۔۔"
وہ زہر خند لہجے میں پھنکاری تھی۔

"میں جس قابل ہوں تم جاننا پسند نہیں کرو گی۔۔"
وہ ایک دم اٹھتا اس کی جانب بڑھتا سرد لہجے میں بولا تھا وہ تو گھر سے بریرہ سے معافی مانگنے کا ارادہ کر کے آیا تھا لیکن یہاں آکر بریرہ کی باتیں اسے شدید طیش دلا رہی تھیں۔۔

"مجھے شوق بھی نہیں ہے اب چپ چاپ واپس کاوچ پر بیٹھ جاو۔۔"
وہ جھنجھلا کر اسے اپنی جانب آتا دیکھ کر بولی تھی۔

"آئی ایم سوری۔۔مجھے تمھارے ساتھ غلط نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔"

وہ اس کے سامنے کھڑا ہوتا اس کی بات کو اگنور کیے خود کو پرسکون کرتا بولا تھا۔

"مجھے تمھاری یہ دو نمبر سوری نہیں چاہیے۔۔بلکہ مجھے طلاق چاہیے۔۔وہ بھی ابھی اور اسی وقت۔۔۔ تم جیسے مرد کے ساتھ میں ایک پل مزید نہیں گزار سکتی۔۔"

بریرہ اس کی بات پر بھڑکتی ہوئی بولی تھی۔اس کی بات نے عادل کا پارہ ایک دم ہائی کر دیا تھا۔

"چچ۔۔افسوس لیکن اب تمھیں مجھ سے کبھی آزادی نہیں ملے گی۔۔بہت غلط کیا تم نے یہ سب بول کر۔۔"
وہ بریرہ کے بال اپنی گرفت میں لیتا اس کا چہرہ اوپر اٹھا کر غرایا تھا۔۔

بریرہ نے اس کے ہاتھ میں اپنے ناخن زور سے چبھوئے تھے۔۔ عادل بنا کوئی ریکشن دیے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جو غصے میں اس پر چیخ رہی تھی۔

"مجھ پر روعب جھاڑنے کی کوشش مت کرو۔۔ تمھارا منہ توڑ دوں گی میں۔۔ چھوڑو میرے بال ذلیل انسان۔۔"

"گڈ نائیٹ وائفی۔۔"
عادل اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کرواتا اس کی گردن کے قریب نس کو دباتا اسے بے ہوش کر گیا تھا۔

وہ بریرہ کو اچھے سے کور کرتا وہاں سے اٹھا کر لے گیا تھا اسے ہوٹل سے جانے میں مشکل نہیں ہوئی تھی کیونکہ اس کے پاس اپنا پولیس والا بیج موجود تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"شکر ہے پیپرز ختم ہوئے۔۔"
افرح آخری پیپر دے کر نکلتی پرجوش انداز میں بولی تھی۔ اس کے سارے کلاس فیلوز پیپر کے بعد لنچ کرنے یونیورسٹی کے سامنے موجود کیفے میں جا رہے تھے۔۔

وہ بھی شاہزیب سے اجازت لے کر ان کے ساتھ انجوائے کرنے کا سوچ رہی تھی۔ اس نے شاہزیب کو کال ملاتے فون کان سے لگایا تھا۔

"شاہزیب۔۔"

"ہمم۔۔ کیا ہوا؟"
شاہزیب اس کی دھیمی آواز سنتا چونکا ہوا تھا۔

"آپ سے پیار ہوا ہے۔۔"
وہ لب دباتی ۔ کر ہنس پڑی تھی۔ شاہزیب اس کی ہنسی سنتا دھیرے سے مسکرایا تھا۔

"وہ تو تمھیں پہلے سے ہی تھا۔۔اب یہ بتاو اصل بات کیا ہے۔۔؟"
شاہزیب کے پوچھنے پر وہ نچلا لب دانتوں تلے دبانے لگی تھی۔

"مجھے آپ سے پرمیشن لینی تھی۔۔"
وہ دھیمی آواز میں بڑبڑائی۔۔

"کیسی پرمیشن؟"
شاہزیب نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پوچھا۔

"ہماری ساری کلاس سامنے والے کیفے میں لنچ کرنے جارہی ہے کیا میں بھی چلی جاوں۔۔؟"
اس کے آس بھرے لہجے میں پوچھنے پر شاہزیب اسے چاہ کر بھی منع نہیں کرپایا تھا۔اور اس کا یوں اجازت لینے کا انداز شاہزیب کے دل کو چھو گیا تھا۔

"اوکے اپنا خیال رکھنا اور ٹائم سے واپس آجانا۔۔"

شاہزیب کا جواب سنتی وہ خوشی سے اچھلی تھی۔

"تھینک یو سو مچ شاہزیب۔۔"
وہ پرجوش انداز میں بولتی اپنے کلاس فیلوز کے ساتھ چلی گئی تھی۔۔

اس نے اپنے کلاس فیلوز کے ساتھ بہت انجوائے کیا تھا۔یادگار لمحات گزارتے سب لوگ اپنی اپنی منزل پر لوٹ گئی تھی۔

وہ بھی واپس یونیورسٹی لوٹ رہی تھی جب شاہزیب کی کال آئی تھی۔۔

"ابھی تک تم واپس کیوں نہیں افرحہ؟"
فون اٹھاتے ہی شاہزیب کی سرد آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی باتوں کے درمیان اسے وقت گزرنے کا پتا ہی نہیں چلا تھا۔اب شاہزیب کا غصہ محسوس کرکے اس نے بے ساختہ منہ پھولایا تھا۔

"سوری شاہزیب میں واپس آرہی ہوں۔۔روڈ کراس کرنے لگی ہوں۔۔اور پلیز ناراض نہ ہوں میں آپ کو آج رات سپیشل اپنے ہاتھوں سے کھانا بنا کر ڈنر کرواوں گی۔۔"

وہ شاہزیب کو جواب دیتی روڈ کراس کرنے لگی تھی جب ایک بلیک وین اس کے قریب آکر تیزی سے رکی تھی۔

"یا اللہ۔۔"

اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔شاہزیب جو بولنے لگا تھا۔افرحہ کی کانپتی آواز سن کر وہ ایک دم اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔

"افرحہ کیا ہوا ہے؟؟"

شاہزیب نے باہر کی جانب بھاگتے ہوئے پوچھا تھا۔۔جواباً اسے بس افرحہ کی زوردار چیخ سنائی دی تھی۔جس سے اس کی دھڑکن ایک پل کو تھم گئی تھی۔

"افرحہ۔۔افرحہ؟؟"

کئی بار پکارنے پر بھی کوئی جواب نہ ملنے پر وہ فون بند کرتا باہر نکلا تھا روڈ تیزی سے کراس کرتا وہ دوسری جانب گیا تھا جہاں افرحہ کا نام ونشان بھی نہیں تھا۔بس اس کا فون زمین پر گرا پڑا تھا جس پر اس کی کال چل رہی تھی۔جسے دیکھتے ہی شاہزیب کا دل خوف سے کافی عرصے بعد پہلی بار اتنی زور سے دھڑکنے لگا تھا۔

اپنی محبت کو کھونے کا سوچتے ہی اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا تھا۔اسے کچھ کچھ اندازہ تھا یہ کس کا کام ہو سکتا ہے۔۔وہ افرحہ کا موبائل اٹھاتا خاموشی سے جیب میں ڈال چکا تھا۔

"بہت بڑی غلطی کر دی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی۔۔"
وہ دھیمے لہجے میں بڑبڑایا تھا۔اس کی آنکھوں میں سب کو ختم کر دینے والے شعولے بھڑکنے لگے تھے۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھے زبردستی یہاں لانے کی کمینے انسان۔۔"

بریرہ عادل کو دیکھتی اونچی آواز میں چیخی تھی ماتھے پر تیوری چڑھائے وہ بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہوتی اسے ڈریسنگ کے سامنے تیار ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

جب آنکھ کھلنے پر اس نے خود کو اس روم میں پایا تو اس دماغ گھوم گیا تھا۔ اسے اس وقت عادل سب سے زیادہ زہر لگ رہا تھا۔ جو اسے اگنور کیے یونیفارم پہنے ڈیوٹی پر جانے کے لیے تیار کھڑا تھا۔

"اچھی بیویاں اپنے شوہروں سے اونچی آواز میں بات نہیں کرتیں۔۔"
عادل نے اس کی جانب قدم بڑھاتے اس کا چہرہ تھپتھپاتے نرم لہجے میں کہا۔۔ اس کی بات پر بریرہ کو آگ لگ گئی تھی۔۔

"لیکن میں اچھی بیوی نہیں ہوں۔۔ سنا تم نے اور میرے سامنے یہ اچھا بننے کی کوشش مت کرو۔۔ میں وہ ہی لڑکی ہوں جو رات کے اندھیروں میں شراب پی کر لوگوں کی باہوں میں جھولتی ہوں۔۔"
وہ غصے میں زہر اگل رہی تھی۔۔ اس کی آخری بات پر عادل نے بے ساختہ اس کے بازو کو دبوچتے اسے اپنے قریب کھینچا تھا۔۔

"ایک بات اپنی اس خالی دماغ میں بیٹھالو شادی سے پہلے تم جیسی تھی اس سے مجھے فرق نہیں پڑتا لیکن اب تم میری بیوی ہو۔۔خود کو میرے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرنا شروع کردوں کیونکہ ساری زندگی اب تم نے میرے ساتھ ہی گزارنی ہے۔۔"

عادل اس کو کھینچ کر اپنے بے حد قریب کرتا غرایا تھا۔عادل کی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے وہ چہرے کا رخ دوسری جانب موڑ گئی تھی۔۔عادل کی باتیں اسے فضول لگ رہی تھیں اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا ساری زندگی عادل کے ساتھ گزارنے میں۔۔وہ پہلے اسے اچھا سمجھتی تھی لیکن اب اس کی عادل کے بارے میں رائے بدل چکی تھی

اب وہ آزاد رہنا چاہتی تھی یہ ملک چھوڑ کر کہیں دور چلے جانا چاہتی تھی جہاں وہ کم سے کم کھل کر سانس لے سکے اب اس کا کینیڈا میں شدید دم گھٹنے لگا تھا اسے نفرت ہو گئی تھی یہاں کی ہر جگہ ،ہر شخص اور ہر یاد سے۔۔۔

"ہاہاہا اچھا جوک تھا۔۔ میں کبھی خود کو کسی کے لیے نہیں بدلوں گی میں جیسی ہوں ویسے ہی رہوں گی۔۔"
وہ منہ بگاڑ کر آنکھیں گھماتی بولی تھی۔۔ عادل نے غصے سے اپنے لب بھینچ تھے۔۔

"یہ جو تمھاری اکڑ ہے نہ مجھے یہ ہی توڑنی ہے۔۔ اگر تمھیں خود کے مطابق نہ ڈھال لیا تو میرا نام بھی عادل نہیں۔۔"
وہ اس کے چہرے سے آوارہ لٹوں کو ہٹاتا زہر خند مسکراہٹ سے بولا تھا۔۔ ایک ضد تھی بریرہ کو توڑنے کی۔۔ جسے وہ ہر حال میں پورا کرنا چاہتا تھا۔۔ اب تک اس کا سامنا بریرہ جیسی کسی لڑکی سے نہیں ہوا تھا اسے لگتا تھا لڑکیوں کو نازک ہونا چاہیے جو دھیمی آواز میں بولیں اور شوہر کے سامنے خاموشی سے سر جھکا لیں مگر بریرہ اس سب کے برعکس تھی۔

بریرہ وہ لڑکی تھی جو اپنے ماں باپ کی زیادتیوں سے مضبوط بنی تھی اسے توڑنا اور بدلنا آسان نہیں تھا۔ بریرہ کا چہرہ ہاتھ کی پشت سے چھوتا وہ پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔

"کچن میں سارا سامان موجود ہے کھانا بنا لینا میں رات کو لوٹوں گا۔۔ اور مجھے رات کو کھانا چاہیے ورنہ۔۔۔ جو ہو گا اس کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔"
وہ بریرہ کو وارن کرتا اپنی چیزیں لیتا نکل گیا تھا۔۔

"تمہارے لیے تو ایسا کھانا بناؤں گی جسے کھا کر تمہاری سات پشتیں یاد رکھیں گی کمینے انسان۔۔"
وہ دانت کچکچا کر بڑبڑاتی فریش ہونے چلی گئی تھی۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

شاہزیب نے سب سے پہلے کیفے کی فوٹیج دیکھی تھی۔ افرح کس زبردستی وین میں کھینچتے دیکھ کر غصے سے اس کی رگیں ابھر پڑیں

تھیں۔ مطلوبہ گاڑی کا نمبر نوٹ کرتے اس نے اپنے دوست ڈینیل مارٹین کو کال ملائی تھی اس کے کافی زیادہ کنیکشنز تھے ایک وقت تھا جب وہ ڈینیل کے ساتھ کام کرتا تھا لیکن وہ پانچ سالوں سے سب کچھ چھوڑ چکا تھا لیکن وہ ابھی تک اس سے رابطے میں تھا۔

"تمھیں ایک گاڑی کا نمبر سینڈ کر رہا ہوں مجھے اس کی لوکیشن اور ساری انفارمیشن ایک گھنٹے کے اندر اندر چاہیے۔۔"
شاہزیب نے بنا سلام جواب کیے سیدھا مدعے کی بات کی تھی۔

"اوکے باس اور کوئی حکم؟"
ڈینیل کی طنزیہ آواز سن کر شاہزیب نے اپنا ماتھا مسلا تھا۔

"کسی نے میری بیوی کو کڈنیپ کر لیا ہے اور میں اس وقت تمھاری کوئی فضول بکواس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔"
شاہزیب سرد بر فیلے لہجے میں غرایا تھا۔ ڈینیل کا منہ ایک دم بند ہوا تھا۔

"اوہ سو لیڈی شاہ کی وجہ سے اتنی بے چینی ہے؟ڈونٹ وری بڈی میں پتا لگواتا ہوں۔۔"

ڈینیل کی بات پر اس نے جوابا ہنکار بھرا تھا۔

"مجھے ایک بندے پر شک ہے۔۔"

شاہزیب لب دبا کر بولا تھا۔

"کس پر شک ہے؟بتاو میں اس کے بارے میں بھی ساری انفارمیشن نکلواتا ہوں۔۔"

ڈینیل سنجیدگی سے بول رہا تھا۔

"نو نیڈ جتنا کہا ہے اتنا کرو باقی میں خود دیکھ لوں گا۔۔"

وہ اپنی شرٹ کے اوپر بٹن کھولتا اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا اس کا رخ ہوٹل کی جانب تھا وہ سب سے پہلے بریرہ سے بات کرنا چاہتا تھا۔

وہ باہر سے جتنا پر سکون انداز سے سب ہینڈ کر رہا تھا ویسے ہی اس کے اندر شدید ہل چل مچی ہوئی تھی۔ افرحہ کو کھونے کا خیال ہی سوہانے روح تھا اس کی گرفت سٹئیرینگ ویل پر بے ساختہ مضبوط ہوئی تھی۔

وہ جتنی تیزی سے ڈرائیونگ کر کے پہنچا تھا یہ بس وہ ہی جانتا تھا نہ جانے راستے میں کتنی سپیڈ لمیٹس اور ریڈ سگنل کراس کر چکا تھا۔

روحان سے میسج پر راستے میں ہی وہ روم نمبر پہنچ چکا تھا تبھی سیدھا لفٹ کی جانب بڑھتا وہ مطلوبہ فلور پر پہنچا تھا۔ بلیک شرٹ کے کف فولڈ کیے کالر کے پہلے بٹن کھولے وہ رف ٹف سے حولیے میں بھی انتہائی پر کشش لگ رہا تھا۔

مطلوبہ روم کے باہر پہنچ کر اس نے زور سے ناک کیا تھا۔۔ روحان نے فورا دروازہ کھولا تھا شاہزیب کو سامنے دیکھ کر اس کا رنگ فق ہوا تھا۔۔

"بریرہ کہاں ہے؟ مجھے اس سے بات کرنی ہے۔۔"
شاہزیب اسے مشکوک نظروں سے دیکھتا سرف لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

"و۔۔وہ یہاں نہیں ہے عادل اسے رات کو ہی اپنے ساتھ لے گیا تھا۔۔"
اس کے جواب سے شاہزیب کے جسم میں طیش کی شدید لہر دوڑ گئی تھی۔ مقابل کو جھپٹ کر اس نے گلے سے پکڑتے دیوار سے زور سے لگایا تھا۔ روحان کے منہ سے تکلیف دہ سسکی نکلی تھی۔

"تمہاری جرت کیسے ہوئی مجھ سے یہ بات چھپانے کی؟ اور کس سے پوچھ کر تم نے اسے جانے دیا؟"

"تمہاری اس لاپرواہی کی وجہ سے میرا کتنا قیمتی وقت ضائع ہوا اس کا کچھ اندازہ بھی نہیں ہے تمہیں۔۔"
شاہزیب اس کی گردن پر دباو بڑھاتا بولا تھا۔۔ روحان کا سانس روکنے لگا تھا جبکہ چہرہ سرخ پڑھنے لگا تھا۔۔

"مجھے نہیں پتا تھا عادل اسے لے جائے گا۔۔"

وہ تکلیف سے ٹھہر ٹھہر کر بولا تھا۔۔ شاہزیب نے اس کا گلا چھوڑتے اس کے کندھے پر اچانک دباؤ ڈالا تھا جس سے اس کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔

شاہزیب نے اسے آنکھیں چھوٹی کر کے گھورتے دوبارہ اس کے کندھے پر زور ڈالا تھا اب کی بار روحان کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی تھی جبکہ کندھے سے اس کی سکن شرٹ بھی سرخ پڑھنے لگی تھی۔۔

"تمہیں گولی لگی ہے۔۔"

شاہزیب دانت کچکچاتا سرد و سپاٹ لہجے میں غرایا تھا۔

"بریرہ نے مجھے مجبور کیا تھا۔۔"

روحان اپنے کندھے کو تھامتا بڑبڑایا تھا۔۔

"تمھیں گولی کیسے لگی؟"

شاہزیب نے ایک دم اس کا کندھا دوبارہ دبوچا تھا اور اس پر زور دیتے سپاٹ انداز میں پوچھا تھا۔۔

"م۔۔ میں بتاتا ہوں۔۔ پلیز میرا کندھا چھوڑ دیں سر۔۔" روحان تکلیف سے بڑبڑایا تھا۔۔ شاہزیب نے لب بھینچ کر اپنے ہاتھ کمر پر باندھ لیے تھے۔۔

"بریرہ نے مجھے اس کے فلیٹ سے پاسپورٹ اور پیسے لانے کا کہا تھا۔ وہ خود جانا چاہتی تھی لیکن میں نے منع کر دیا۔۔ اس کے التجائیہ بولنے پر میں منع نہیں کر سکا مجھے لگا آسان سا کام ہے فلیٹ پر جاؤں گا اور چیزیں لے کر واپس آ جاؤں گا۔۔"

"لیکن جیسا میں نے سوچا تھا ویسا نہیں ہوا۔۔ وہاں کچھ لوگ موجود تھے میں جب فلیٹ میں داخل ہوا سب ٹھیک تھا۔ فلیٹ میں اندھیرا تھا مجھے پتا نہیں چلا کب ایک آدمی نے مجھ پر پیچھے سے حملہ کیا تھا۔ میں اس سے بچ گیا تھا جب ایک اور آدمی نے لائٹ اون کرتے مجھ پر حملہ کیا تھا میں وہاں سے تیزی سے نکل

گیا تھا لیکن ان میں سے ایک نے پیچھے سے مجھ پر گولی چلادی تھی جو میرے کندھے پر لگی تھی۔ جب میں ہوٹل پہنچا میں اتنے ہوش میں نہیں تھا بریرہ کو چیک کرتا یا آپ کو بتاتا۔۔ مجھے خود کچھ دیر پہلے پتا چلا کہ عادل بریرہ کو اپنے ساتھ لے گیا ہے۔۔"

روحان نے اسے ساری بات بتاتے گہرا سانس لیا تھا۔۔

"اگر میری بیوی کو کھروچ بھی آئی نہ روحان میں تمہاری جان لے لوں گا۔۔ تمہاری ایک بے وقوفی کی وجہ سے میری بیوی کی جان خطرے میں ہے۔۔"
وہ سرد ترین لہجے میں دھاڑا تھا۔۔

ایک غصیلی نظر روحان پر ڈالتا وہ باہر نکل گیا تھا۔۔ وہ اتنا جان چکا تھا کہ اس میں ہاتھ بریرہ کے ماں باپ کا ہے۔۔ وہ شاید اسے کچا کھلاڑی سمجھ بیٹھے تھے۔۔ لیکن انھیں خبر نہیں تھی شاہزیب ڈرنے والوں میں سے نہیں اور اپنی بیوی کو ہاتھ لگانے والوں کو چھوڑنے والا تو بالکل بھی نہیں۔۔

افرحہ کی جب آنکھ کھلی تب اس نے خود کو ایک کمرے میں پایا تھا وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔اس کا سر اس وقت شدید بھاری لگ رہا تھا شاید یہ اس دوائی کا اثر تھا جو ان لوگوں نے اسے وین میں کھینچنے کے بعد رومال کے ذریعے سونگھائی تھی۔

اسے نہیں معلوم تھا وہ کہاں ہے؟لیکن وہ یہاں سے نکلنا چاہتی تھی اور شاہزیب سے ملنا چاہتی تھی۔خود کو سنبھالتی وہ بیڈ سے اٹھ کر دروازے کی جانب بڑھی تھی جو باہر سے بند کیا گیا تھا۔اس نے زور سے دروازہ بجایا تھا۔۔

"کوئی ہے؟پلیز مجھے یہاں سے نکالیں۔۔میں معصوم ہوں میں نے آج تک ایک چیونٹی تک کو تنگ نہیں کیا(سوائے شاہزیب کے)۔۔مجھے پلیز جانے دیں۔۔"

وہ شاہزیب کے بارے میں سوچتی معصومیت سے نروس انداز میں بول رہی تھی۔۔کافی دیر کھڑے رہنے کے باوجود بھی جب کوئی جواب نہ ملا تو وہ آرام سے بیڈ پر ٹانگیں سمیٹ کر بیٹھتی آیت الکرسی پڑھنے لگی تھی ساتھ ہی اللہ پاک سے دعا کرنے لگی تھی کہ کسی طرح سے کوئی اسے یہاں سے بچا لے۔۔

گھبراہٹ سے وہ کمرے کا جائزہ لینے لگی تھی جو کریمی کلر کا تھا جس میں صرف ایک بیڈ ہی پڑا تھا۔۔

دروازہ کھٹکنے کی آواز سنتی وہ سیدھی ہوئی تھی جب دروازہ ایک دم کھلنے پر خوف سے اس کی دھڑکن بڑھ گئی تھیں جبکہ ایک دم اسے پینک اٹیک محسوس ہونے لگا تھا لیکن جانے پہچانے چہرے کو دیکھتے گہرے گہرے سانس لیتی وہ خود کو پرسکون کر گئی تھی۔۔

"آنٹی کیا آپ نے مجھے کڈنیپ کروایا ہے؟"
مسز شہروز کو دیکھتے اس نے بے یقینی سے پوچھا تھا۔

"شٹ اپ مجھے سیدھی طرح بتادو بریرہ کہاں ہے ورنہ چمڑی ادھیڑ دوں گی تمھاری۔۔"
افرحہ نے ناسمجھ نظروں سے انھیں دیکھا تھا۔۔

"آپ کیا بول رہی ہیں آنٹی؟ مجھے کیسے پتا ہوگا بریرہ کہاں ہے؟وہ تو آپ کے ساتھ وکیشنز پر نہیں گئی ہوئی؟
افرحہ نے کنفیوز ہوتے بھنویں اچکا کر مسز شہروز سے پوچھا۔۔

"اوہ تو تمھارے شوہر نے تم سے جھوٹ بولا ہے۔۔ہاہا بہت بے وقوف ہو تم۔۔ میں بھی سوچوں اسے تم جیسی لڑکی کیسے پسند آ گئی ضرور تمھاری بے وقوفی اور یہ معصومیت پسند آئی ہو گی۔۔"
مسز شہروز طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے گویا ہوئی۔ افرحہ ناسمجھ نظروں سے انھیں دیکھ رہی تھیں۔۔

"آنٹی میں آپ کا بہت لحاظ کرتی ہوں لیکن شاہزیب کے بارے میں، میں کچھ غلط سننا برداشت نہیں کروں گی۔۔"
افرحہ غصے سے بولی تھی۔۔

"ہاہاہا اوہ بے بی غصہ کرنے کی ضرورت نہیں تمھیں شاہزیب کی حقیقت میں بتاتی ہوں۔۔ یہ سچ ہے شاہزیب نے بریرہ کو چھپا کر رکھا ہوا ہے اور اس نے ایسا کیوں کیا ہے یہ تم خود اس سے پوچھنا۔۔ فلحال میں تمھیں اس کے وہ راز بتاتی ہوں جن سے تم بے خبر ہو۔۔"

مسز شہروز مزے سے بیڈ پر اس کے قریب بیٹھ گئی تھیں۔ انھیں رات کو روحان کے بارے میں پتا چلا تھا جس سے انھوں نے صبح تک ساری انفارمیشن نکال لی تھی جس سے انھیں پتا چلا تھا شاہزیب کے لیے روحان کام کرتا ہے اور شاہزیب افرحہ کا شوہر ہے۔۔ انھوں نے ایک طرح سے شاہزیب کی کمزوری کو قید کر کے اس سے بریرہ کو حاصل کرنے کا سوچا تھا۔

لیکن اب افرحہ کو اس کی حقیقت بتا کر وہ شاہزیب کو اپنے راستے میں آنے کا سبق سکھانا چاہتی تھیں۔

"تمھیں یہ تو پتا ہو گا تمھارا شوہر شرابی، ڈرگز اڈیکٹ ہے اور نہ جانے کتنی لڑکیوں کے ساتھ راتیں گزار چکا ہے۔۔"

مسز شہروز افرحہ کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھیں جہاں ان کی آخری بات پر افرحہ کی آنکھوں میں بے یقینی امڈ آئی تھی۔۔

"آپ جھوٹ بول رہی ہیں شاہزیب کبھی کسی لڑکی کے قریب نہیں گئے۔۔"

افرحہ مضبوط لہجے میں بولی تھی۔۔

"ہنہ۔۔ تم جتنا معصوم اپنے شوہر کو سمجھ رہی ہو وہ ویسا نہیں ہے اس کے ہاتھوں پر معصوم لوگوں کا خون ہے۔۔ ہاں وہ خونی بھی ہے ایک گینگ کے ساتھ کام کر چکا ہے۔۔ معصوم لوگوں کی بے دردی سے جان لیتا رہا ہے۔۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے۔۔"

مسز شہروز استہزایہ لہجے میں بولتی اپنے موبائل سے چند تصویریں نکال کر افرحہ کو دیکھانے لگی تھی جس میں شاہزیب ایک نوجوان لڑکے پر گن تانے کھڑا تھا۔۔ جبکہ وہ لڑکا زخموں سے چور تھا۔۔

"وہ پروفیسر کے روپ میں چھپا شاطر انسان ہے۔۔ جس نے تمھیں باآسانی اپنے جال میں پھنسالیا۔۔ اگر تم جانتی ہو بریرہ کہاں ہے تو بتادو ورنہ یہ شخص میری معصوم بیٹی کو بھی نقصان پہنچا دے گا۔۔" مسز شہروز افرحہ کا برین واش کرتی آخر میں معصومیت سے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی تھیں۔۔ افرحہ تو صدمے میں ہی چلی گئی تھی اس نے جواباً دھیرے سے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔ اسے نہیں سمجھ آرہا تھا یہ کیا ہو رہا ہے؟

توکیا شاہزیب ایسا شخص تھا؟ معصوم لوگوں کی جان لینے والا، شرابی، ڈرگز اڈیکٹ اور۔۔۔ زانی؟

ایک ساتھ کئی سوچوں نے اس کے دماغ پر ڈیرے ڈال لیے تھے۔۔ سر میں درد کی شدید لہریں اٹھنے لگی تھی۔۔ وہ اپنے سر کو پکڑتی تکیے میں منہ دے کر لیٹ گئی تھی۔ وہ حقیقت کو تسلیم نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

اس کی نظروں میں تو شاہزیب ایک اچھا انسان تھا جس نے اس کی عزت بچائی تھی اس کی ہر مشکل وقت میں مدد کی تھی۔ تو کیا وہ سب صرف ایک دکھاوا تھا؟؟؟

۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

شاہزیب اپنا غصہ قابو کرتا گاڑی پارک کرتا بے لمبے ڈھگ بھرتا بلڈنگ میں داخل ہوا تھا۔ اسے ڈینیل نے بتایا تھا کہ وین کا نمبر غلط تھا۔ جس سے وہ گاڑی ٹریس نہیں کر پا رہے لیکن اسے فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ اسے پتا چل گیا تھا افرحہ کہاں اور کس کے پاس ہے۔۔

وہ دھڑلے سے بنا ریسپشنسٹ کی سنے سیدھا لفٹ میں داخل ہو چکا تھا۔ آٹھواں فلور کا بٹن دباتا وہ منجمد سا کھڑا تھا۔ وہ ہمیشہ سوچ سمجھ کر قدم اٹھاتا تھا اور کچھ سوچ کر ہی یہاں آیا تھا۔

"شہروز کہاں ہے؟"
اس نے سرد ترین لہجے میں وہاں موجود سیکرٹری سے پوچھا تھا۔

"وہ اس وقت میٹنگ روم میں ہیں سر کیا آپ کی اپائنٹمنٹ ہے؟"
سیکرٹری نے بھنویں اچکاتے پوچھا۔

"میٹنگ روم کس طرف ہے؟"
شاہزیب دھیمی آواز میں غرایا تھا مقابل کھڑی لڑکی ڈر گئی تھی۔

"سر آپ اس طرح زبردستی اندر نہیں آسکتے۔۔مجھے سکیورٹی کو بلانا پڑے گا۔۔"
سیکرٹری نے ہمت کرتے اونچی آواز میں کہا۔وہ حجاب میں ملبوس کوئی مسلمان لڑکی ہی لگ رہی تھی۔

"ڈو یو نیڈ ہیلپ بڈی؟"

اپنے پیچھے سے جانی پہچانی آواز سن کر شاہزیب جھٹکے سے پیچھے مڑا تھا۔

ڈینیل مارٹین کو دیکھتے شاہزیب نے لب بھینچے تھے۔

"سیدھا جا کر دائیں طرف میٹنگ روم ہے تم جاو تب تک میں اسے سنبھالتا ہوں۔۔"
ڈینیل حجاب میں ملبوس لڑکی کو دیکھتا بولا تھا شاہزیب سر ہلاتا لمبے لمبے ڈھگ بھر کر اس طرف چلا گیا تھا۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں روکیں۔۔"
اس لڑکی نے چیخ کر کہا تھا۔

"شٹ اپ۔۔ دوبارہ منہ کھولا تو بھیجا اڑا دوں گا۔۔"
اپنی ویسٹ سے گن نکال کر ڈینیل نے اس کے سامنے میز پر رکھ دی تھی۔ مقابل کے رنگ فق ہو گئے تھے اس کے بعد اس کے منہ سے ایک بھی الفاظ نہیں نکلا تھا۔

شہروز صاحب اس وقت ضروری میٹنگ میں مصروف تھے۔ جب دھڑلے سے دروازہ کھولتے شاہزیب اندر داخل ہوا تھا۔

میٹنگ میں موجود سب لوگ شاہزیب کی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔ جس نے شہروز صاحب کو دیکھتے ہی ویسٹ سے گن نکالی تھی۔

"میٹنگ ختم ایک منٹ کے اندر اندر سب باہر نکل جائیں۔۔"
شاہزیب کے گن دکھا کر بولنے سے سب لوگ تیزی سے اٹھ کر باہر نکل گئے تھے۔۔

" تمھاری ہی خدمت کرنے آیا ہوں چپ کر کے بیٹھ جاو۔۔"
شہروز صاحب کو کرسی سے اٹھتے دیکھ کر شاہزیب ایک ہی جست میں اس کے قریب پہنچ گیا تھا۔ انھیں کرسی پر دھکا دیتے اس نے گن ان کی گردن پر رکھ دی تھی۔

"میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟"

شاہزیب صاحب نے فق چہرے کے ساتھ اس سے پوچھا تھا۔ جس نے شاکی نظروں سے اسے گھورا تھا۔۔

سب کے نکل جانے کے بعد شاہزیب نے آگے بڑھ کر دروازے کو لاک لگا دیا تھا۔۔ شہروز صاحب نے موقعے کا فائدہ اٹھاتے میز پر پڑا لیپ ٹاپ اٹھا کر شاہزیب کے زور سے مارا تھا۔۔ شاہزیب باآسانی سے سائیڈ پر ہٹتا ان کی کوشش ناکام کر چکا تھا۔۔

شہروز صاحب کی دائیں ٹانگ کا نشانہ لیتے اس نے انھیں شوٹ کر دیا تھا۔۔ ایک دردناک چیخ ان لے حلق سے نکلی تھی۔

" مجھے ہلکا سمجھنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔ تم لوگوں نے میری بیوی کو اٹھوا کر بہت بڑی غلطی کر دی۔۔ اس وقت میرا دماغ گھوما ہوا ہے کوئی پتا نہیں کب میرے دماغ کا فیوز اڑے اور میں تمھیں تمھاری بیوی سمیت اوپر کا سفر کروا دوں۔۔ اس لیے جو پوچھ رہا ہوں تیزی سے جواب دیتے جاو۔۔"

شاہزیب کرسی گھسیٹ کر شہروز صاحب کے سامنے بیٹھتا سرد لہجے میں بول رہا تھا۔

"تم پاگل انسان ہو۔۔ میں نہیں جانتا تم کون ہو؟ اور کونسی بیوی کی بات کر رہے ہو؟"
شہروز صاحب کی لاعلمی اس کا غصہ مزید بڑھا رہی تھی۔

شاہزیب صاحب کی طرف جھکتے اس نے ان کی ٹانگ کے زخم پر دباؤ ڈالا تھا۔ جس سے وہ بلبلا اٹھے تھے۔۔

"میری بیوی کہاں ہے؟"
شاہزیب نے سخت گیر لہجے میں پوچھا تھا۔۔ شہروز صاحب تکلیف سے تڑپ رہے تھے۔

"م۔۔ میں ب۔۔ بتاتا ہوں۔۔"
کانپتی آواز میں ان کے منہ سے سرگوشی نکلی تھی۔

"صرف پانچ سیکنڈ ہے تمھارے پاس جلدی سے بتاؤ کہاں ہے میری بیوی؟"

شاہزیب خون والا ہاتھ ان کے کوٹ سے صاف کرتا پوچھ رہا تھا۔

"و۔۔وہ ہمارے گھر ہے۔۔اب پلیز کسی ڈاکٹر کو بلا دو ورنہ میں مر جاؤں گا۔۔"

اڈریس بتاتے انھوں نے اپنا تیزی سے بہتا خون دیکھتے التجا کی تھی۔

"اس بار چھوڑ رہا ہوں دوبارہ میری بیوی کے ارد گرد بھی تم لوگوں میں سے کوئی بھٹکا تو زندہ زمین میں گاڑھ دوں گا۔۔اور اگر تمھاری خبر جھوٹی ہوئی تو تمھیں مارنے سے مجھے کوئی روک نہیں پائے گا۔۔"

شاہزیب کھڑا ہوتا بولا تھا۔ شہروز صاحب اس کی دھمکی سن کر مزید زرد پڑ گئے تھے۔

"اور ہاں میرے خلاف رپورٹ کرنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ نقصان صرف تم لوگوں کا ہو گا۔۔اب میں چلتا ہوں اپنی بیوی کو لینے۔۔"

شاہزیب اسے وارن کرتا باہر نکلا تھا۔۔ڈینیل کو سیکرٹری کے پاس کھڑا دیکھ کر اوع اس لڑکی کو ڈرا ہوا دیکھ کر شاہزیب نے آنکھیں گھمائی تھیں۔۔

"میں جا رہا ہوں تم زرا اندر والے میس کو دیکھ لینا اور سب کو خبر دار کردو یہاں سے کوئی خبر باہر نہ نکلے۔۔ سی سی ٹی وی فوٹیجز بھی ساری ڈیلیٹ کردو۔۔"
شاہزیب ڈینیل کو سمجھاتا بنا اس کا جواب سنے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

مسز شہروز لاونج میں سکون سے بیٹھی تھیں۔ایک میڈ نرمی سے ان کے کندھے دبا رہی تھی جبکہ وہ اپنے موبائل میں اون لائن نیوز پیپر پر سرسری نظر ڈال رہی تھیں۔

موبائل سائیڈ پر رکھتی وہ آنکھیں موند گئی تھیں۔جب اچانک سے اٹھنے والے شور کی وجہ سے جھپاک سے ان کی آنکھیں کھل گئی تھیں۔

"یہ کیسا شور ہے؟"
مسز شہروز نے بھنویں اچکاتے ہوئے ناگواریت سے پوچھا۔

"کچھ لوگ زبردستی اندر آنے کی کوشش کر رہے ہیں میم۔۔"
ایک گارڈ نے اندر آتے مسز شہروز کو خبر دی ہی تھی جب پیچھے سے آتے چند لوگوں نے اسے پکڑ لیا تھا۔

مسز شہروز پریشان سی کھڑی ہونے لگی تھیں جب شاہزیب کی آواز نے انھیں منجمد کر دیا تھا۔

"اٹھنے کا تکلف کرنے کی کوشش مت کرو۔۔"

گن سے اپنا ماتھا مسلتا شاہزیب بھنویں بھینچتا سر سراتے لہجے میں بولا تھا۔ اس کے ہاتھ میں گن دیکھتے ہی مسز شہروز کی ہوائیں اڑ گئی تھیں۔

"میری بیوی کہاں ہے؟"
شاہزیب نے سکون سے ان کے بالکل سامنے والے صوفے پر بیٹھتے پوچھا۔

"م۔۔ میں نہیں جانتی تمھاری بیوی کون ہے؟"
مسز شہروز نے اپنے لب تر کرتے ایک دم سیدھے ہوتے کانفڈینس سے کہا تھا۔

" مجھے تم جیسی عورتوں سے پہلے ہی بہت نفرت ہے تمھاری یہ جھوٹیں باتیں بس میرے گن کے اندر موجود گولی کا ڈوز تمھیں دینے پر مجبور کر رہی ہیں۔۔ پہلے ہی تمھارے اس ڈرپوک شوہر نے میرا بہت ٹائم ویسٹ کیا ہے۔۔۔"

"یہ خون دیکھ رہی ہو۔۔"

شاہزیب نے اپنے ہاتھ پر لگا خشک خون اسے دیکھایا تھا۔۔ مسز شہروز نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے خون کو دیکھا تھا۔

"یہ تمھارے شوہر کا ہے۔۔ مجھ سے شاہزیب میر حاتم سے چالاکی کر رہا تھا۔۔"

وہ استہزایہ لہجے میں گن سے اپنا ماتھا مسلتا بالکل پاگل انسان لگ رہا تھا۔

"میں صرف ایک منٹ تک انتظار کروں گا اگر میری بیوی مجھے میرے سامنے صحیح سلامت نہ ملی تو بھول جانا اس گھر سے زندہ کوئی باہر نکلے گا۔۔"

شاہزیب نے گن ایک سائیڈ پر رکھتے سگریٹ نکال کر سلگائی تھی۔ اس کے ساتھ ڈینیل کے آدمی تھے جو اس کی بھرپور مدد کر رہے تھے۔

"میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو؟ جاو اس لڑکی کو لے کر آو۔۔"

مسز شہروز گھبراتی ہوئی میڈ سے بولی تھیں جو تیزی سے افرحہ کو لینے بھاگ گئی تھی۔۔

"تم یوں دھڑلے سے میرے گھر میں آکر اچھا نہیں کر رہے ہم تمھارے خلاف کمپلین کریں گے۔۔"
مسز شہروز لب بھینچ کر بولی تھیں۔۔

"پولیس کو میں اپنے جوتوں کے نیچے رکھتا ہوں کسی کی جرت نہیں مجھے ہاتھ لگا جائے۔۔اور تم جیسے کیڑے مکوڑوں سے چھٹکارا حاصل کرنا میرے لیے مشکل نہیں ہے۔۔"
وہ سگریٹ کا گہرا کش ہوا میں چھوڑتا سپاٹ انداز میں بولا تھا۔

"لو آگئی تمھاری بیوی دیکھ لو صحیح سلامت ہے اب اسے لو اور ہمیں ہماری بیٹی واپس کر دو۔۔"
مسز شہروز افرحہ کو آتے ہوئے دیکھ کر تیز لہجے میں بولی تھیں۔

"میرے نہیں خیال ابھی تم اس پوزیشن میں ہو کہ مجھ سے کوئی ڈیل کر سکو۔۔اور میں بھی دیکھتا ہو تم کیسے بریرہ کو ڈھونڈتی ہو۔۔"

وہ افرحہ کو دیکھتا اپنی شرٹ پر نہ دکھنے والی گرد کو جھاڑتا گن اٹھا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ سگریٹ وہ زمین پر پھینک کر مسل چکا تھا۔

بنا کسی کا لحاظ کیے وہ ایک ہی جست میں افرحہ کے قریب پہنچ کر اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔۔

افرحہ نے اس کی حرکت پر مزاحمت کی تھی جسے شاہزیب اگنور کر گیا تھا اسے اپنے حصار سے نکالتے شاہزیب نے گہری نظروں سے اس کا اوپر سے لے کر نیچے تک گہری نظروں سے جائزہ لیا تھا۔اسے صحیح سلامت دیکھتے اس نے سکون کی آہ خارج کی تھی۔افرحہ کی موجودگی سے اس کے سلگتے دل پر ٹھنڈی پھوار برس پڑی تھی۔

افرحہ آنکھیں پھیلائے بس اس کے ہاتھوں پر لگا خون دیکھ رہی تھی۔شاہزیب نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا۔

"یہ میرا خون ہے۔۔"
اس نے شرٹ اوپر کرتے اسے کٹ دکھایا تھا۔جو گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے اسے لگا تھا۔

"ہائے اللہ یہ تو کافی گہرا زخم لگ رہا ہے۔۔"
وہ اس کے پیٹ کو دیکھتے آنکھیں پھیلا کر بولی تھی۔جہاں کٹ لگا ہوا تھا جو زیادہ گہرا نہیں تھا۔شرٹ کا رنگ گہرا ہونے کی وجہ سے اس کا خون رستا ہوا بھی نہیں دکھ رہا تھا تبھی مسز شہروز بھی اس کا زخم نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔

"کچھ نہیں ہوا یہ معمولی سا کٹ ہے۔۔"
شاہزیب نے سپاٹ انداز سے اس کا گال سہلاتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"تمھیں تمھاری بیوی مل گئی ہے تو اب اپنے ان گنڈوں کو لے کر میرے گھر سے نکل جاو۔۔"

مسز شہروز کی اونچی آواز سن کر شاہزیب نے آنکھیں گھماتے گن اپنی ویسٹ میں رکھتے سب کو باہر جانے کا اشارہ کیا تھا۔

افرحہ کو اپنے ساتھ مضبوطی سے تھامتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔ افرحہ کو اپنے پاس واپس پا کر اس کو سکون مل گیا تھا۔ اب رات ہو گئی تھی اس نے سارا دن افرحہ کو ڈھونڈنے پر لگا دیا تھا اور بالآخر اس کی کوشش رنگ لائی تھی جبھی وہ اس کے پاس واپس موجود تھی۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

عادل تھکا ہارا شام کو گھر لوٹا تھا آج کل وہ ایک کیس پر کام کر رہا تھا۔ جس سے وہ خاصا مصروف تھا۔ گھر میں داخل ہوتے اونچے میوزک نے اس کا استقبال کیا تھا۔

عادل جس کے سر میں پہلے ہی درد ہو رہا تھا میوزک کی بیٹ سے اس کے سر میں باقاعدہ درد لہریں اٹھنے لگی تھیں۔۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا لاونج میں داخل ہوا تھا جہاں روحان کو بریرہ کے ساتھ ڈانس کرتے دیکھ کر اس کی رگیں ابھر آئیں تھیں۔۔

ان لوگوں نے شاید عادل کو نوٹ نہیں کیا تھا تبھی موج مستی میں لگے ہوئے تھے۔۔ عادل نے آگے بھرتے میوزک بند کر دیا تھا جس سے روحان اور بریرہ دونوں ساکت ہو گئے تھے۔۔ عادل کو دیکھتے بریرہ نے ناک چڑھائی تھی۔ جبکہ روحان نے میوزک بند ہو جانے پر منہ بگاڑا تھا۔

"تم میرے گھر میں کیا کر رہے ہو؟"
عادل نے دانت کچکچاتے ہوئے روحان سے پوچھا تھا۔

"میرا دل کر رہا تھا اپنی گرل۔۔۔ فرینڈ سے ملنے کو سو میں چلا آیا۔۔"
وہ گرل فرینڈ کو کھینچ کر بولتا عادل کو غصے سے سرخ کر گیا تھا۔ جبکہ بریرہ عادل کی حالت دیکھ کر اپنی ہنسی دبا رہی تھی۔

"بکواس بند کرو اپنی اور فورا میرے گھر سے نکل جاو۔۔"
عادل نے آگے بڑھتے اس کے کالر کو دبوچا تھا۔

"ٹیک اٹ ایزی برو۔۔ تم بھی تو رات کو مجھے بتائے بنا میری گ۔۔ آہہ۔۔ میرا مطلب میری فرینڈ کو اٹھا لائے تھے اب میرا دل کیا تو میں ملنے چلا آیا۔اب زیادہ جلنے کی ضرورت نہیں۔۔"
روحان جو دوبارہ بریرہ کو گرل فرینڈ بولنے لگا تھا عادل کے غصے کو دیکھتا سیدھا لائن پر آتا لاپرواہی سے گویا ہوا۔

"تمھاری جتنی بکواس تھی میں سن چکا ہوں۔۔ یہ لڑکی میری بیوی ہے دوبارہ کبھی اس کے ارد گرد بھٹکنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ اٹھا کر سڑنے کے لیے جیل میں ڈال دوں گا اور تمھیں مجھ سے شاہزیب بھی نہیں بچا پائے گا۔۔"
اسے باہر کی دروازے کی جانب دھکا دیتا عادل سرد لہجے میں بولا تھا۔روحان اس کے غصے کو دیکھتے خاموش ہو گیا تھا ورنہ ابھی اسے کھری کھری سنا دیتا۔۔

"بائے بائے مائی لو۔۔۔"
عادل کو زچ کرنے کے لیے روحان جاتا ہوا خاموش کھڑی بریرہ کی جانب مڑتا اسے آنکھ مارتا تیزی سے باہر نکل گیا تھا ورنہ کوئی شک نہ تھا عادل غصے میں اس کی آنکھ ہی پھوڑ دیتا۔۔

"تمھیں مزا آرہا ہے نہ مجھے تنگ کرکے۔۔"
عادل روحان کے جانے کے بعد بریرہ کی جانب مڑا تھا جو روحان کی حرکت پر سر جھٹک کر ہلکا سا مسکرا رہی تھی۔

بریرہ نے دھیرے سے آنکھیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا۔عادل کا سرخ چہرہ اس کے ٹیمپر کا بتا رہا تھا۔

"میں نے اور روحان نے باہر سے کھانا آرڈر کیا تھا وہ پڑا ہوا ہے گرم کرکے کھا لینا۔۔"
بریرہ اسے جواب دیتی مڑنے لگی تھی۔جب عادل نے اس کے بالوں کو دبوچتے اسے اپنے بے حد قریب کر لیا تھا۔

"میں تمھیں دوبارہ کسی دوسرے مرد کے ساتھ نہیں دیکھنا چاہتا۔۔ میری خاموشی کو کمزوری نہ سمجھو۔۔ دوبارہ میں نے کسی دوسرے مرد کو تمھارے ارد گرد دیکھا تو اسے قتل کرنے کے بعد اپنے ہاتھوں سے تمھارا بھی گلا دبا دوں گا۔۔"

وہ بریرہ کے چہرے پر جھکا اس کی آنکھوں میں دیکھ کر غرایا تھا۔

"اوہ۔۔ غیرت کے نام پر میرا قتل کرو گے؟"

بریرہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی اس کی باتوں کے جواب میں لاپرواہی سے بولی تھی۔

"میں اب اتنا بھی پاگل نہیں ہوں۔۔"

وہ اس کے بالوں پر گرفت ڈھیلی کرتا بھنویں بھینچ کر بولا تھا اسے مقابل کی بات زرا بھی پسند نہیں آئی تھی۔ وہ غصہ میں چاہے جو مرضی بول دے مگر ہوش و حواس میں کبھی بھی بریرہ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔

"شکل سے تو مینٹل کیس لگتے ہو۔۔"
بریرہ منہ بگاڑتی ہوئی بولی تھی۔اس کی بات پر ہلکی سی مسکراہٹ بریرہ کے ہونٹوں کو چھوئی تھی۔

"جیسے تم شکل سے چڑیل لگتی ہو۔"
عادل نے دوبدو جواب دیا تھا۔بریرہ نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔

"ہٹو پیچھے میں تھک گئی ہوں۔۔"
وہ اسے پیچھے ہٹاتی روم میں چلی گئی تھی۔

"افف ایک بیوی ہے اس نے بھی دماغ گھما کر رکھا ہوا ہے۔۔"
عادل منہ میں بڑبڑایا تھا اسے جاتے دیکھ کر وہ سر جھٹک کر کیچن میں چلا گیا تھا تاکہ کچھ کھا سکے۔۔بریرہ نے اس کے لیے کھانا رکھ لیا تھا اس کے لیے یہ ہی بہت بڑا احسان تھا۔اسے اور کیا چاہیے تھا۔

۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی شاہزیب نے افرحہ کو کھینچ کر اپنے قریب کرتے اس کی سانسوں کو اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔۔افرحہ اس کی حرکت پر ایک پل کو حیران رہ گئی تھی۔اس کہ قربت سے وہ کپکپا اٹھی تھی۔

شاہزیب اس کے ہونٹوں کو سختی سے اپنی گرفت میں لیتا پچھلے کئی گھنٹوں کی فرسٹریشن اس پر نکال چکا تھا۔

"ش۔۔شاہزیب رک جائیں۔۔"
وہ گہرے گہرے سانس بھرتی اس کے ہونٹوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتی بمشکل اس کے سینے پر ہاتھ رکھے وہ اسے خود سے دور کر چکی تھی۔

"آپ کا خون نکل رہا ہے پلیز کسی ڈاکٹر کے پاس چلیں۔۔"

وہ پریشان نظروں سے اس کی رستے خون سے نم شرٹ دیکھ کر بولی تھی۔

شاہزیب نے افرحہ کے دور ہٹنے پر سختی سے لب بھینچ لیے تھے۔افرحہ کے پریشان انداز نے اس کا ابلتے خون کو ٹھنڈا کر دیا تھا۔

"یہ معمولی سا زخم اس کے لیے ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔۔"
شاہزیب گاڑی اسٹارٹ کرتا سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

"اتنا زیادہ خون بہہ رہا ہے شاہزیب پلیز ہوسپٹل چلیں۔۔"
وہ اس کی گلی شرٹ کو دھیرے سے چھوتی بڑبڑائی تھی۔شاہزیب نے کن اکھیوں سے اسے گھورا تھا۔

"تمھیں کہیں چوٹ تو نہیں لگی؟"

شاہزیب نے اس کا ہاتھ تھامتے دھیان ہٹانے کی کوشش کی تھی۔افرحہ کی نظر اپنے ہاتھ پر لگے شاہزیب کے خون سے ہوتی اس کے سرد ہاتھوں پر گئی تھی۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں"
اس نے دھیمی آواز میں جواب دیا تھا مسز شہروز کی باتیں اس کے ذہن میں ہلچل مچا رہی تھی۔شاہزیب نے اس کا جواب سنتے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامتے اپنے ہونٹوں سے لگایا تھا۔

"آپ ڈاکٹر پاس نہیں جائیں گے؟"
افرحہ نے اس کے زخم پر نظریں گاڑھتے سپاٹ آواز میں پوچھا تھا۔

"افرحہ۔۔اب اس بات پر کوئی بحث نہیں ہو گی۔۔ہم اب سیدھا گھر جائیں گے وہاں جیسے چاہوں گی ویسا کروں گا اب ڈاکٹر کا نام بھی مت لینا۔۔"

شاہزیب کی سرد آواز سنتے وہ لب بھینچ کر کھڑکی کی طرف رخ موڑ گئی تھی۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

پینٹ ہاؤس پہنچتے ہی افرحہ کمرے میں چلی گئ تھی اسے جاتے دیکھ کر شاہزیب سارے دن کا تھکا لاونج میں موجود صوفے پر گر گیا تھا۔

ابھی وہ فلحال افرحہ سے نبٹنا نہیں چاہتا تھا ورنہ تو دل کر رہا تھا اسے گھسیٹ کر اپنے پاس لے آئے اور باہوں میں سما کر سکون سے سو جائے۔۔

وہ آنکھیں موند کر صوفے کی بیک سے ٹیک لگا گیا تھا جب دھیمے قدموں کی آواز اپنے قریب آتے سنائی دی تھی۔وہ افرحہ کو اگنور کرنے کا ارادہ کرتا ویسے ہی اپنی جگہ پر قائم رہا تھا جب اچانک اپنے سینے پہ نازک کانپتی انگلیوں کو محسوس کرتے اس نے جھٹکے سے

اس کا ہاتھ پکڑتے آنکھیں کھولی تھی۔افرحہ کی معصوم شکل دیکھ کر ایک پل کو اس کا دل زور سے دھڑکا۔۔

"کیا کرنے کی کوشش کر رہی ہو؟"
اس نے بوجھل آواز میں افرحہ کی جانب دیکھتے پوچھا۔

"آپ کا زخم صاف کرنے لگی تھی۔۔آپ کو تو کوئی پرواہ ہی نہیں ہے۔۔"
وہ آنکھیں مقابل کی سرخ آنکھوں سے ملاتی دھیمی آواز میں بولی تھی۔

شاہزیب خاموشی سے اس کا ہاتھ چھوڑتا دوبارہ صوفے کی پشت سے سر ٹکا گیا تھا۔

افرحہ نے شرٹ کے بٹن کھولتے اس کے زخم کو دیکھا تھا جو کافی گہرا لگ رہا تھا۔

"آپ کو سٹیچیز کی ضرورت ہے شاہزیب۔۔"

وہ سرگوشی میں بولی تھی۔

"مجھے ضرورت نہیں صاف کر کے بینڈیج کر دو۔۔پانچ منٹ ہیں تمھارے پاس ورنہ میں یہ بینڈیج بھی نہیں کرواوں گا۔۔"
شاہزیب کا اکھڑا ہوا لہجہ سن کر افرحہ نے آنکھیں گھمائی تھی۔

"اتنے نخرے تو ہم لڑکیاں بھی نہیں کرتیں جتنے نخرے آپ کرتے ہیں۔۔۔"
وہ منہ پھولا کر شاہزیب کا زخم صاف کرتی اس کا دھیان بھٹکانے کے لیے بولی تھی۔

شاہزیب کے برہنہ سینے سے نظریں چراتی وہ ہلکی سی سرخ پڑ گئی تھی۔جو مقابل کی نظروں سے چھپا نہ تھا۔

شاہزیب اپنی عقابی نظریں اس پر ٹکائے بنا کوئی تاثر دیے بغیر بیٹھا رہا تھا۔ کتنا سکون تھا مقابل کی قربت اور آواز میں اسے اپنی رگ رگ میں سکون اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"آپ کو پتا ہے ایک بار بابا کا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا میں اور مما بہت زیادہ ڈر گئے تھے ان کے آٹھ سٹیچیز بازو پر لگے تھے انھوں نے آپ کی طرح نخرے نہیں کیے تھے۔۔"

افرحہ اپنے پیرنٹس کے بارے میں بولتی ایک دم خاموش ہو گئی تھی ان کا ذکر کرتے اسے ان کی ناراضگی یاد آ گئی تھی کیسے رخصت کرتے وقت انھوں نے ایک بار بھی اسے پیار بھری نگاہوں سے نہ دیکھا تھا۔

"کیا ہوا خاموش کیوں ہو گئی۔"

اس کا مرجھاتا چہرہ دیکھتے شاہزیب نے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔

"بابا جان کی یاد آ رہی اور مما کی بھی۔۔"

وہ شاہزیب کی طرف دیکھنے سے اجتناب کرتی اس کے بیڈ پہ بیٹھ
کر چکی تھی۔۔

"ہم جب پاکستان جائیں گے تب مل لینا۔۔اب اپنا موڈ
خراب مت کرو اور جاؤ کچھ کھانے کو نکالو میں فریش ہو کر
آیا۔۔"

وہ اسے یہ نہ بتا پایا کہ اب کبھی وہ واپس پاکستان نہیں جائیں گے
چاہے کوئی بھی وجہ ہو۔۔وہ واپس اس گھر اور لوگوں کے روبرو کبھی
نہیں جائے گا۔۔

افرحہ کو چھوڑ تا وہ کمرے میں چلا گیا تھا۔ جبکہ پیچھے
افرحہ کو گہری سوچ میں چھوڑ گیا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"مجھے سونے بھی دو گے یا ایسے ہی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چھچھوروں کی طرح
گھورتے رہو گے ؟؟"

بریرہ جو سونے کی کوشش کر رہی تھی عادل کی مسلسل خود پر نظریں محسوس کرتی چیخ کر بولی تھی۔

"میری آنکھیں ہیں جہاں چاہیں دیکھوں گا۔۔"
وہ اسے تپانے کے لیے اس پر جھکتا اس کے ماتھے پر زور سے انگلی مارتا بولا تھا۔۔

"تم میرے ہاتھوں قتل ہو جاوگے۔۔"
وہ دانت کچکچاتی چیخی تھی۔جو مقابل کو سرور کر گئی تھی۔

"ایک پولیس والے کو قتل کی دھمکی دے رہی ہو؟"
وہ بھنویں اچکاتا پوچھنے لگا۔

"ہاں میں ڈرتی نہیں تم سے۔۔اور میرے سامنے یہ پولیس گیری جھاڑنے کی ضرورت نہیں ایک ہی مکے کے ساتھ ناک توڑ دوں گی۔۔"
بریرہ بولتے ہوئے مکہ بنا کر دھیرے سے مقابل کے مارتے ہوئے بولی تھی۔

"اوہ میرا بے بی۔۔۔ کچی کچی کو"
عادل مصنوعی مسکراہٹ سجاتا مکے کا بدلہ لیتا اس کے دونوں گال پکڑ کر ان کو زور سے کھینچنے لگا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہو پاگل انسان۔۔"
بریرہ اس کے ہاتھوں پر زور سے تھپڑ مارتی بولی تھی۔۔اس کی سفید میدہ جیسے رنگت میں سرخیاں گھل گئی تھی کچھ غصے کی وجہ سے اور کچھ عادل کے ظلم کی وجہ سے۔۔

بریرہ عادل کو مارنے لگی تھی جب عادل نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑتے اسے زور سے خود میں بھینچ لیا تھا۔

"صبح میں تمھیں فجر ٹائم اٹھاوں گا تم میرے ساتھ نماز ادا کرو گی اور اب سے یہ ہی تمھاری ڈیلہ روٹین ہو گی ہم ایک نماز سے شروع کریں گے اور پھر آہستہ آہستہ تم پانچ وقت کی نماز ادا کرنے لگو گی۔۔"

"تمہارے لیے میں کچھ ڈریسز بھی آرڈر کر چکا ہوں جو کل تک پہنچ جائیں گے۔۔"

عادل نے نرم لہجے میں بریرہ سے کہا تھا بریرہ جواباً کچھ نہ بولی تھی۔ اس کی خاموشی نے عادل کو مثبت جواب دے دیا تھا۔

عادل نے نرمی سے اس کی پیشانی پر ہونٹ رکھے تھے۔ موبائل رنگ ہونے پر وہ ایک سرد آہ خارج کرتا بریرہ کو چھوڑتا اپنے موبائل کی طرف بڑھا تھا۔

شاہزیب جس بار میں جاتا تھا اس بار سے فون آتے دیکھ کر عادل حیران ہوا تھا۔

"سر مسٹر شاہزیب ڈرگز لے رہے ہیں۔۔ اور کافی زیادہ ڈرنکنگ بھی کر چکے ہیں اب وہ سین کریٹ کر رہے ہیں چیزیں توڑ رہے ہیں۔۔"

ویٹر کی بات سنتے عادل کی پیشانی پر ڈھیروں بل پڑے تھے۔

"میں پندرہ منٹ میں پہنچ رہا ہوں شاہزیب کو اب مزید کوئی ڈرگ یا ڈرنک سرو نہیں ہونی چاہیے۔۔"
عادل کال بند کرتا تیزی سے روم میں آیا تھا۔اپنی گاڑی کی چابی اٹھاتے اس کی نظر بریرہ پر پڑی تھی جو سو چکی تھی۔عادل نے جھک کر کمفرٹر اس پر صحیح کیا تھا اور تیزی سے نکل گیا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

وہ فریج سے فریز پیزا نکال کر اون میں گرم کرنے کے لیے رکھ چکی تھی۔اس کے ذہن میں مسز شہروز کی باتیں گھوم رہی تھی۔اسے یہ سمجھ نہیں آرہا تھا بریرہ کو چھپا کر شاہزیب کو کیا فائدہ ہونا تھا۔۔

"کن سوچوں میں گم ہو؟ مجھے پسند نہیں تم میرے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچو۔۔"
شاہزیب کیچن میں داخل ہوتا بولا تھا۔افرح اپنے خیالوں سے باہر نکلتی شاہزیب کی جانب دیکھنے لگی تھی۔

"مجھ سے پہلے آپ کا کتنی لڑکیوں کے ساتھ ریلیشن رہ چکا ہے؟"
افرحہ کے چبھن زدہ لہجے کو سن کر شاہزیب نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو؟ میرا کسی لڑکی سے کوئی ریلیشن نہیں ہے۔۔"
شاہزیب اپنی مٹھیاں بھینچتا بولا تھا۔

"میں معصوم ضرور ہوں لیکن بے وقوف نہیں ہوں شاہزیب۔"
افرحہ نے بھینچے ہونٹوں کے ساتھ سلگ کر جواب دیا تھا۔

"تم کہنا کیا چاہتی ہو؟"
شاہزیب نے جبڑے بھینچ کر سرد آواز میں پوچھا تھا۔

"آپ جھوٹے ہیں۔۔ آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔"
افرحہ کے اونچی آواز میں چیخنے پر شاہزیب کے چہرے پر ناگواریت امڈ آئی تھی۔

"شٹ اپ۔۔دھیمی آواز میں بات کرو۔۔"
شاہزیب نے اپنا ماتھا ملتے سرد آواز میں کہا تھا۔

"مجھے چھونے کی کوشش مت کیجیے گا۔۔دور رہیں مجھ سے۔۔"
وہ شاہزیب کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر غصے سے پھٹ پڑی تھی۔شاہزیب کا ہوا میں ہاتھ تھم گیا تھا۔۔

سرخ چہرے پر جھنجھلاہٹ اور غصے کی وجہ سے سرد تاثرات چھا گئے تھے۔۔
ایک ہی جست میں افرحہ تک پہنچتے وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔

"کیوں میرا دماغ خراب کر رہی ہو؟پہلے ہی تمھارے غائب ہو جانے پر میرا دماغ گھوم گیا تھا۔دل کر رہا تھا سب کو جلا دوں جس نے تمھیں مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی ہے اسے زندہ جلا کر خاک کر دوں۔۔ایک بات یاد رکھنا تم پر میرا پورا حق ہے اور مجھے میرے حقوق سے محروم کرنے کی جرت بھی مت کرنا۔۔"

افرحہ کے ہونٹوں پر ہاتھ جماتے وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا تھا۔خوف کی لہر افرحہ کی رگ رگ میں سرایت کر گئی تھی۔

"یقیناً یہ خناس تمھارے دماغ میں مسز شہروز نے بھرا ہوگا۔۔کیا تمھیں اپنے شوہر پر زرا بھی یقین نہیں؟کیا کبھی میں نے ایسا ظاہر ہونے دیا کہ میں کسی اور میں انٹرسٹڈ ہوں جو تمھیں لگا ہو کہ میں پہلے نہ جانے کتنے ریلیشنز میں رہ چکا ہوں۔۔"

وہ افرحہ کی کمر پر گرفت مضبوط کرتا غرایا تھا۔۔

" آپ نے بریرہ کے بارے میں مجھ سے کیوں چھپایا؟کہاں ہے وہ؟اور یہ مت کہیے گا وہ ویکیشنز پر گئی ہے مجھے پتا ہے آپ نے جھوٹ بولا تھا۔۔"
افرحہ مردہ آواز میں بولی تھی۔۔

"وہ عادل کے ساتھ اس کے گھر میں موجود ہے کیونکہ وہ دونوں شادی کر چکے ہیں۔۔اب خوش؟ سچائی جان لی۔۔اب وجہ جاننا چاہو گی تو میں یہ بتادوں اس کے سوکولڈ پیرنٹس اس کی زبردستی شادی کرنے لگے تھے وہ خود اپنی مرضی سے گھر سے بھاگی تھی اور اس سے پہلے ہی وہ عادل سے نکاح کر چکی تھی۔۔"

شاہزیب زہر خند لہجے میں بولا تھا افرحہ کی بے اعتباری گہری چوٹ پہنچا رہی تھی۔اس کے ماضی کے زخم ہرے کر رہی تھی۔۔

"آ۔۔آپ یہ مجھے پہلے بھی بتا سکتے تھے اس میں چھپانے والی بات کیا تھی؟"
افرحہ اس کے جواب پر ایک دم نرم پڑ گئی تھی۔افرحہ اسے ایک جھٹکے سے چھوڑتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"شاہزیب؟ کہاں جا رہے ہیں آپ؟؟"
وہ شاہزیب کو باہر کی طرف بڑھتے دیکھ کر بولی تھی۔شاہزیب بنا اس پر نظر ڈالے اپنا کوٹ پہنتا گھر سے نکل گیا تھا اسے اپنے

پیچھے افرحہ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جنھیں اگنور کرتا وہ لفٹ میں داخل ہو چکا تھا۔۔

اس کا سانس گھٹ رہا تھا۔۔لفٹ سے نکلتے ہی اس نے سگریٹ نکال کر سلگائی تھی۔۔ایک گہرا کش لیتے اسے تھوڑا بہتر محسوس ہوا تھا۔وہ ابھی اپنی ساری سوچوں کو بھلانا چاہتا تھا جو شاید ہی ممکن تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"شاہزیب یہ تم نے اپنی کیا حالت بنا رکھی ہے؟؟اور تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟"
پرائیویٹ روم میں داخل ہوتے ہی ٹوٹی پھوٹی بوتلوں سے پھلانگتا ہوا عادل شاہزیب کے پاس گیا تھا۔جو بکھرے حلیے میں اپنے ہوش و حواس میں نہیں لگ رہا تھا۔۔

شاہزیب نے سرخ آنکھوں سے عادل کی طرف دیکھا تھا۔جسے صاف پتا چل رہا تھا وہ ڈر گز خاصی تعداد میں اپنے اندر اتار چکا تھا۔

"آ گئے تم ہمیشہ کی طرح مجھے درس دینے۔"
شاہزیب کا ڈگمگاتا لہجہ سن کر عادل ساکت ہو گیا تھا۔

"مجھے سخت نفرت ہے اس عورت ذات سے۔۔ان کے سامنے چاہے اپنا دل بھی نکال کر رکھ دوں گے تو وہ یہ شکایت ضرور کریں گی یہ سونے کا کیوں نہیں۔۔ لیکن آپ پر اعتبار نہیں کریں گی۔۔"

شاہزیب اپنے بالوں کو زور سے کھینچتا چیخ کر بولا تھا۔۔

"شاہزیب کالم ڈاون۔۔"
عادل نے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی تھی۔

"آئی ہیٹ ہر اگر وہ میرے سامنے ہوتی میں اس کا قتل کر دیتا۔۔اس نے مجھ سے میری زندگی کا مقصد چھین لیا۔۔اس کے بدلے یہ اندھیروں سے بھری زندگی میں دھکیل دیا۔۔"

"مجھے میری ماں، بہن، بابا اور دادا سے الگ کر کے اسے کیا ملا؟؟ میں نے کیا بگاڑا تھا اس کا؟؟"

وہ زور سے چیخ چیخ کر بول رہا تھا۔

"شاہزیب میرے یار اس میں تیری کوئی غلطی نہیں بس کچھ لوگوں کے ضمیر مر چکے ہیں۔۔اور اب ماضی کی باتوں کو زیادہ نہ سوچ۔۔حال میں جیو اب تو تمھاری بیوی ہے اس کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی گزارو کیوں خود کو برباد کر رہے ہو؟"

عادل اس کے تاثرات دیکھتے بولا۔۔

"میری بیوی؟ ہاں بہت محبت کرتا ہوں۔۔اس کے پیچھے پاگل ہوں لیکن وہ بھی مجھ پر اعتبار نہیں کرتی۔۔کیا اتنا برا ہوں میں؟؟"

وہ ڈگمگاتے قدم لیتا عادل کے پاس جاتا اس سے پوچھ رہا تھا۔

"نہیں میرے یار تو تو بہت اچھا ہے بس لوگوں کو تیری قدر نہیں۔۔"

عادل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔جب اچانک شاہزیب نے اس کو زور سے گلے لگالیا تھا۔۔

"میں بہت تکلیف میں ہوں یار۔۔۔کوئی مجھے نہیں سمجھ سکتا۔۔میرا دل پھٹ رہا ہے۔۔دم گھٹنے لگا۔۔اب تو زندہ رہنے کی خواہش بھی ختم ہو گئی ہے۔۔"

شاہزیب درد بھرے لہجے میں آنکھیں بند کر تا بڑبڑایا تھا۔عادل نے اس کی تکلیف محسوس کرتے لب بھینچ لیے تھے

شاہزیب کی گرفت ڈھیلی پڑتی دیکھ کر اسے پتا چل گیا تھا کہ وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہو چکا ہے۔۔وہ ویٹر کی مدد سے شاہزیب کو اپنی گاڑی تک لایا تھا۔۔وہ اسے واپس اس حالت میں افرحہ کے پاس لے جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا تبھی ایک پرائیویٹ ہوٹل میں بوکنگ کرواتا وہ شاہزیب کو وہاں لے گیا تھا وہ

ایک پل بھی شاہزیب کو اس حالت میں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا تبھی ساری رات اس نے کاوچ پر بیٹھ کر گزار دی تھی۔وہ افرحہ سے کل بات کرنے کا سوچتا آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

تیز چندھیا دینے والی روشنی سے اس کی آنکھ کھلی تھی۔بھاری سر اور سرخ آنکھوں سے اس نے ناسمجھ نظروں سے عادل کو دیکھا تھا۔جو چھوٹے سے صوفے پر آڑھا ترچھا لیٹا ہوا تھا۔

اپنا سر تھامتے وہ اٹھ بیٹھا تھا۔سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھاتے اس نے لبوں سے لگایا تھا۔اسے اپنے سر میں ہتھوڑے بجتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔گلاس کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتے اس کے ہاتھ سے گلاس چھوٹ کر زمین بوس ہو گیا تھا۔شاہزیب کی نظر بے ساختہ عادل پر گئی تھی جو پھرتی سے اٹھ بیٹھا تھا۔

"اب کیا خودکشی کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟"

عادل نے اسے دیکھتے طنزیہ کہا تھا۔ شاہزیب نے اسے گھور کر سرد نظروں سے دیکھا تھا۔

وہ بنا عادل کو کچھ بولے کھڑا ہوتا فریش ہونے کے لیے واشروم میں چلا گیا تھا۔ عادل نے اس کی خاموشی پر منہ بگاڑا تھا۔ بریرہ کا خیال ذہن میں آتے ہی عادل نے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔ اہنارات کا وعدہ یاد کرتے اس نے ایک ٹھنڈی آہ خارج کی تھی۔

"رات کو کیا جنون چڑھا تھا بتانا پسند کرو گے۔۔"
عادل شاہزیب کو فریش سا دیکھ کر بولا تھا۔

"شٹ اپ۔۔ مجھے گھر ڈراپ کر دو۔۔"
شاہزیب اپنا موبائل نکال کر چیک کرتا عادل سے سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔ اس کے سر میں ہلکی ہلکی درد کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔ اپنے موبائل پر افرحہ کی لاتعداد کالز اور میسجز دیکھ کر اس نے سختی سے لب بھینچ لیے تھے۔

"شاہزیب یہ بات یہاں ہی ختم نہیں ہو گی۔۔اب تمھاری بیوی ہے یار کم سے کم اس کا ہی لحاظ کر لو۔۔اور میری مانوں تو کیسے ڈاکٹر سے کنسلٹ کرو۔۔"

عادل شاہزیب کے پیچھے ہی روم سے نکلتا ہوا بولا تھا۔

"میرا باپ بننے کی ضرورت نہیں۔۔"

شاہزیب نے عادل کو کالر سے پکڑتے تلخ لہجے میں کہا تھا۔

"آئندہ کے بعد میں مر بھی رہا ہوا نہ تو تجھے کوئی کال نہیں آئی گی اور تمھیں کیا میں پاگل لگتا ہوں جو مجھے ڈاکٹر کے پاس جانے کا بول رہے ہو۔۔؟؟اپنی حد میں ہو رہو عادل۔۔"

جھٹکے سے عادل کا کالر چھوڑتا شاہزیب لمبے لمبے ڈھگ بھرتا نکل گیا تھا۔

وہ بنا عادل کا انتظار کیے ہوٹل سے نکل آیا تھا اور خود ہی کیب بک کرواتے گھر چلا گیا تھا۔

افرحہ ساری رات شاہزیب کی راہ تکتی رہی تھی اس کے بارے میں پریشان وہ صبح سے آنکھ بھی نہ لگا پائی تھی نہ جانے کتنے مسیجز اور کالز کر چکی تھی مگر اب تک کوئی میسج موصول نہ ہوا تھا۔

اب تو پریشانی سے اس کو پینک اٹیک محسوس ہونے لگا تھا۔ٹی وی لاونج میں موجود صوفے پر بیٹھتے اس نے گہرے گہرے سانس لینا شروع کیے تھے۔

"ک۔۔کچھ نہیں ہو گا شاہزیب کو۔۔وہ بس آتے ہی ہوں گے۔۔" وہ خود کو تسلی اور دلاسے دینے لگی تھی۔کانپتی ٹانگوں سے اٹھتی وہ انحیلر لینے روم میں گئی تھی۔

ایک کانپتی سانس خارج کرتے وہ شاہزیب کی سلامتی کی دعائیں مانگ رہی تھی اس سے ناراضگی ایک طرف اور اس کا یوں ناراض ہو کر چلے جانا ایک طرف۔۔

پینٹ ہاوس کا دروازہ کھلتا محسوس کرتی وہ پھرتی سے باہر نکلی تھی۔

"شاہزیب۔۔؟"
شاہزیب کو دیکھتے اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔

شاہزیب ایک نظر اس پر ڈالتا روم میں جانے لگا تھا جب افرحہ نے اس کو روکا تھا۔

" آپ اتنے لاپرواہ ہوں گے مجھے امید نہیں تھی۔ میں ساری رات آپ کے لیے پریشان رہی۔۔ کہ کہیں آپ غصے میں کچھ الٹا سیدھا نہ کر دیں اور آپ ہیں کہ ایک میسج یا کال کا جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھا؟؟"

وہ غصے سے شاہزیب پر چیخی تھی شاہزیب نے اپنے جبڑے بھینچ لیے تھے۔

"تم جاننا چاہتی ہو میں رات کو کہا تھا۔۔؟"
وہ افرحہ کے قریب ہوا تھا جب افرحہ کو اس کے کپڑوں سے شراب کی ناگوار مہک اٹھتی محسوس ہوئی تھی۔

"میں کلب میں تھا ساری رات میں نے ڈر گزا اور شراب پیتے گزاری۔۔ پھر مجھے عادل وہاں سے ایک ہوٹل لے گیا۔۔ بس یا اور کچھ بھی جاننا ہے۔۔"
اس کی باتیں سن کر افرحہ کو اس سے کراہت محسوس ہوئی تھی۔

"ش۔۔ شراب؟"
اس نے بے یقینی سے شاہزیب کو دیکھا تھا۔

"اتنی حیران کیوں ہو رہی ہو۔۔؟ شاید تم بھول گئی ہماری پہلی ملاقات تب کلب میں ہی ہوئی تھی۔۔"

افرحہ کے بازو کو مضبوطی سے تھام کر اپنی جانب کھینچتے شاہزیب سرد لہجے میں بولا تھا۔

"چ۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔ دوبارہ مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش بھی مت کیجیے گا۔۔" افرحہ اس کی گرفت سے مچل کر نکلتی غرائی تھی۔۔ اسے شاہزیب اس وقت نہایت برا لگ رہا تھا۔ اسے تو لگا تھا شاہزیب کب .سے شراب پینا چھوڑ چکا ہو گا۔۔

"شام کو تیار رہنا پھپھو کے گھر ڈنر ہے اور ہاں اپنی یہ ساری نخرے اور ناراضی گھر چھوڑ کر جانا۔۔"
شاہزیب اس کی بات پر مٹھیاں بھینچتا اس سے دور ہو کر بولتا کمرے میں چلا گیا تھا۔۔
افرحہ کافی دیر تک وہاں ساکت سی کھڑی رہی تھی۔ مسز شہروز کی باتیں اس کے دل و دماغ پر اثر انداز ہونے لگی تھیں۔۔

Zanoor Writes

"کہاں غائب ہو رات سے؟فرصت مل گئی گھر آنے کی؟"
عادل گھر میں داخل ہوا ہی تھا جب بریرہ کی سریلی آواز نے اس کا استقبال کیا تھا۔

"تمھاری باتوں سے مجھے یہ گمان ہو رہا ہے تم نے ساری رات مجھے بہت مس کیا ہوگا۔۔"
عادل اس کو چڑانے کے لیے لب دبا کر بولا تھا۔بریرہ نے آنکھیں گھما کر اسے گھورا تھا۔

"زیادہ تیز مت بنو اور یہ بتاؤ کہاں سے آوارہ گردی کر کے آرہے ہو؟"
وہ کمر پر ہاتھ ٹکا کر بولتی عادل کو اپنے دل کے قریب محسوس ہو رہی تھی۔

"فکر مت کرو کسی لڑکی کے ساتھ نہیں تھا۔۔"
وہ نڈھال سا لاؤنج کے صوفے پر گرتا بولا تھا۔

"تمھاری ایسی شکل ہی نہیں کہ کوئی لڑکی تمھیں منہ لگائے اس لیے مجھے ایسی کوئی فکر نہیں تھی۔۔"

بریرہ مسکرا کر بولتی عادل کو تپا گئی تھی۔

"بہت ہنسی آئی اچھا مزاق تھا۔۔اب جاو اور میرے لیے پانی لے کر آو۔۔"

عادل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسے گھوری سے نوازتا ہوا بولا تھا۔

"عادل۔۔؟"

بریرہ کے انتہائی میٹھے لہجے میں بلانے پر عادل نے ٹھٹھک کر اس کی طرف دیکھا تھا۔

"کیا تمھیں میں شکل سے کام والی ماسی لگتی ہوں؟خود اٹھو اور پانی پیو دوبارہ مجھ پر حکم چلانے کی کوشش مت کرنا۔۔"

اس کی بات سنتا عادل خطرناک تیور لیے اٹھا تھا۔

دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا وہ بریرہ کی طرف جا رہا تھا جو اسے اپنے پاس آتے دیکھ کر الٹے قدم اٹھانے لگ پڑی تھی۔

بریرہ پیچھے کو ہوتی دیوار سے جا لگی تھی۔

"سچ بتاؤ تو شکل سے تم مجھے اپنی بیوی لگتی ہو اس لیے تمھیں کام کہتا ہوں۔۔ اور تمھارا فرض ہے میرا خیال رکھنا جیسے میں تمھاری ضروریات کا خیال رکھتا ہوں۔۔"

اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑتے عادل دھیمے آنچ دار لہجے میں بولا تھا۔۔ بریرہ کی سانسیں اس کی نزدیکی پر اتھل پتھل ہونے لگی تھیں۔

"ت۔۔ تم۔۔ آہہہ۔۔"

بریرہ عادل کو جواب دینے ہی والی تھی جب اس کے ہونٹ اپنی گال پر محسوس کرتے وہ سن پڑ گئی تھی جبکہ اس کے دانت اچانک سے اپنے گال میں گڑھتے محسوس کر کے اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی تھی۔

"کیا کر رہے ہو پاگل انسان۔۔ جنگلی بلے۔۔"

وہ عادل کو دھکا دیتی چیخ کر بولی تھی۔ عادل نے مسکرا کر اسے آنکھ ماری تھی۔

"میرے لیے ناشتہ لگاؤ ڈیوٹی کے لیے لیٹ ہو رہا ہوں تب تک میں جلدی سے فریش ہو کر آتا ہوں اور زیادہ ہوشیاری مت کرنا ورنہ سارا ناشتہ تمھیں ہی کھلاؤں گا۔۔"

اس کے سفید گال پر اپنے دانتوں کے سرخ نشان دیکھتا وہ مسرور سا اسے وارن کرتا روم میں چلا گیا تھا۔۔

"کیڑے پڑے تمھیں منحوس انسان۔۔"

بریرہ تپی سی اپنے گال کو سہلاتی غرائی تھی۔۔اس کے دانتوں کے نشان وہ اپنی انگلیوں کی پوروں سے محسوس کر سکتی تھی۔۔

عادل کی دھمکی کا اثر نہ ہوتا تو وہ ضرور اسے ایسا ناشتہ کرواتی وہ ساری زندگی یاد رکھتا۔

اس کے لیے ٹوسٹ اور کافی تیار کر کے ٹیبل پر پٹھکتی وہ اپنے لیے پین کیکس بنانے لگی تھی۔اگر وہ افرحہ کے ساتھ نہ رہتی ہوتی تو اسے جو تھوڑی بہت کوکنگ آتی ہے وہ بھی نہیں آنی تھی۔

عادل اپنے یونیفارم میں ملبوس ٹیبل پر بیٹھ کر خاموشی سے ناشتہ کرتا ترچھی نظروں سے بریرہ کو پین کیکس کھاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"اپنا خیال رکھنا۔۔ میں شام تک آجاؤں گا۔۔"
وہ بریرہ کو نرمی سے بولتا چلا گیا تھا۔ بریرہ کی نظروں نے دروازے تک اس کا تعاقب کیا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

افرحہ نے دوبارہ سارا دن شاہزیب سے بات نہیں کی تھی بلکہ وہ دوسرے روم میں گھس کر اپنے موبائل پر نیٹ فلکس دیکھتی اپنا ٹائم گزار رہی تھی۔ وہ شاہزیب سے بالکل بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ اس وقت شاہزیب سے بری طرح بدگمان ہو چکی تھی۔

"ڈنر پر جانے کے لیے وہ فریش ہو کر نکلی تھی جب اس کی نظر بیڈ پر پڑے ڈریس پر گئی تھی۔ وہ براون کلر کا ویسٹرن سٹائل کا لونگ ڈریس تھا۔ اسے اچھے سے یاد تھا یہ ڈریس اس نے زید کے ساتھ

شاپنگ کرتے دیکھا تھا اور زید نے اسے لے کر دینے پر اصرار بھی کیا تھا جس پر وہ انکار کر گئی تھی کیونکہ ڈریس کی پرائز کافی زیادہ تھی۔

تو کیا وہ ڈریس اس دن شاہزیب نے افرحہ کے لیے خریدلی تھی ؟ اس ڈریس کے ساتھ میچنگ سٹالر اور جیکٹ بھی بیڈ پر موجود تھی۔۔ افرحہ ایک پل ڈریس کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔ جس پر جلدی سے اس نے اپنی حیرت پر قابو پالیا تھا چونکہ وہ شاہزیب کے جھانسے میں نہیں آنا چاہتی تھی۔ اسے پتا چل گیا تھا شاہزیب جیسا دکھتا ہے ویسا ہے نہیں۔۔

ڈریس چینج کرتی وہ لائٹ سے میک اپ میں تیار ہو چکی تھی۔ اپنا بیگ اور موبائل لیتی وہ روم سے باہر نکلی تھی جہاں لاونج میں کھڑا شاہزیب سگریٹ پھونک رہا تھا۔ افرحہ نے اس کے دیکھتے ہی نظریں پھیر لی تھیں۔

"میری طرف دیکھو۔۔"

سگریٹ پھینکتا شاہزیب افرحہ کے قریب آکر بولا تھا۔افرحہ ڈھیٹ بنی نظریں جھکا کر کھڑی رہی تھی۔

"اگر بات نہیں کرنی تو تمھاری مرضی لیکن جب میں کچھ بولوں یا کرنے کا کہوں تو مجھے رسپانس چاہیے۔۔"
افرحہ کی ٹھوڑی جکڑتا وہ اس کے ہونٹوں کو شدت سے چوم کر بولا تھا۔

افرحہ نے اس کا ہاتھ جھٹکتے اپنے لب رگڑ کر صاف کیے تھے۔شاہزیب کی غصے سے رگیں پھول گئیں تھیں۔بمشکل اس نے خود کو قابو کیا تھا ورنہ دل چاہ رہا تھا سامنے کھڑی لڑکی کو اچھا سبق سکھائے۔

وہ لوگ آدھے گھنٹے کا سفر طے کرتے پھپھو ماہین کے گھر پہنچے تھے۔

ماہین کی ایک ہی بیٹی تھی جس کی شادی وہ ایک سال پہلے ہی پاکستان میں کر چکی تھی۔اب وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھی اور آفس میں جاب کرتی تھی۔۔

ماہین نے ان کا پرتپاک استقبال کیا تھا۔ افرحہ نے ماہین سے خوب باتیں کی تھیں مگر شاہزیب کی طرف دیکھنا گوارا بھی نہیں کیا تھا جو شاہزیب کو بری طرح کھل رہا تھا۔

شاہزیب ماہین کے شوہر شاہد سے باتیں کرتا افرحہ پر ہی نظریں ٹکائے بیٹھا رہا تھا۔ ایک پرتپاک اور شاندار دعوت سے لطف اندوز ہو کر وہ لوگ واپس آ گئے تھے۔ مگر ان دونوں کے درمیان ٹینشن ہنوز قائم تھی۔

ایک دن، دو دن اور پھر کئی دن اسی طرح گزر گئے تھے لیکن افرحہ شاہزیب سے بات نہیں کر رہی تھی۔ شاہزیب نے اسے کئی بار پیار، غصے اور لاڈ سے اسے منانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ بھی خاصی ڈھیٹ ٹھہری تھی۔

شاہزیب یونیورسٹی سے واپس آ رہا تھا وہ مسلسل افرحہ کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ سامنے سے آتی ہوئی تیز رفتار کار کو بھی نہ

دیکھ پایا تھا ایک زوردار تصادم اس کا کار سے ہوا تھا اس کے بعد وہ ہوش و حواس کھو گیا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

افرح ڈنر تیار کر رہی تھی جب اس کا کاونٹر پر رکھا موبائل رنگ ہوا تھا ان ناوئن نمبر دیکھتے اس نے اگنور کر دیا تھا پھر نا جانے کس خیال کے تحت اس نے کال اٹھا لی تھی۔

دوسری جانب سے شاہزیب کے بارے میں ملنے والی خبر نے اس کا سارا وجود دہلا دیا تھا۔ وہ اگر بروقت کاونٹر کو نہ پکڑتی تو یقینا زمین بوس ہو جاتی۔

فون کٹ چکا تھا لیکن۔ وہ سن پڑ گئی تھی۔ اسے پینک اٹیک اٹھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا لیکن جلدی خود پر قابو پاتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

اپنا ضروری سامان لیتی وہ گھر سے نکل پڑی تھی۔ آنسو لڑیوں کی صورت اس کے گال پر بہہ رہے تھے اسے پچھلے دنوں شاہزیب کے ساتھ کیا گیا اپنا رویہ یاد آرہا تھا جس پر رہ رہ کر اسے پچھتاوا ہو رہا تھا۔

ہوسپٹل پہنچتے ہی شاہزیب کے بارے میں پوچھتی وہ مطلوبہ روم میں پہنچی تھی جہاں سویوں میں جکڑا وہ لیٹا ہوا تھا اسے ڈاکٹر سے پتا چلا تھا کہ اس کے سر پر سٹیچیز لگے ہیں باقی وہ ٹھیک ہے بس معصولی سی چوٹیں ہیں۔ جس پر اس نے سکون کا سانس بھرتے اللہ تعالی کا شکریہ ادا کیا تھا۔

شاہزیب کو ایک گھنٹے بعد ہوش آگیا تھا تب تک وہ شاہزیب کے پاس بیٹھی آیات پڑھ کر اس پر پھونک رہی تھی۔ شاہزیب کے ہوش میں آتے ہی وہ رونے لگ پڑی تھی۔ شاہزیب نے لب بھینچ کر اس کی طرف دیکھا تھا جس کے آنسو دل پر تیزاب کی طرح گرتے چھید کر رہے تھے۔

"رو کیوں رہی ہو؟ ابھی زندہ ہوں مرا نہیں ہوں۔"

شاہزیب نے افرحہ کی طرف دیکھتے پوچھا تھا جو اس کے قریب بیٹھی موٹے موٹے آنسو بہا رہی تھی۔

"اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتی؟"
اس نے شاہزیب کے کاٹ دار لہجے کو اگنور کرتے پوچھا۔

"تمھیں اس سے کونسا فرق پڑنا تھا۔۔جیسے اتنے دنوں سے مجھے نظر انداز کرتی آ رہی ہو۔۔ویسے ہی سوچتی رہتی مر گیا ایک پاگل۔۔"
وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔افرحہ کے حلق میں آنسوؤں کا پھندا سا اٹک گیا تھا۔۔

"شاہزیب۔۔۔"
وہ اس کی بات سنتی چیخی تھی لیکن شاہزیب کی گھوری نے اس کا منہ بند کر دیا تھا۔

"آپ ایسے باتیں مت کریں پلیز۔۔"
وہ دھیرے سے منمنائی۔۔

"پھر کیسی باتیں کروں۔۔اب کیوں تڑپ رہی ہو جب پہلے فرق نہیں پڑ رہا تھا اب کیوں تمھیں فرق پڑ رہا ہے۔۔"
وہ آگے کو جھکتا افرحہ کی گردن کو اپنی مضبوط گرفت میں لیتا چبا چبا کر بولا تھا۔
اس کے آنسو بے شک دل پر بجلی بن کر گر رہے تھے لیکن اسے احساس دلانا بھی تو ضروری تھا۔

"آپ نے کبھی مجھے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا پھر کیسے کرتی آپ پر اعتبار؟"
وہ شکوہ کن نگاہوں سے شاہزیب کو دیکھتی منمنائی تھی۔

"تمھیں میرا ماضی جاننا ہے؟ ٹھیک ہے یہاں سے ڈسچارج ہو کر گھر جاتے ہی میں تمھیں سب کچھ بتا دوں گا۔۔ لیکن دوبارہ مجھے اگنور کرنے کی کوشش مت کرنا اس بار میں نے زیادہ زور زبردستی نہیں کی مگر تم نے دوبارہ ایسے سوچا بھی تو بہت برا انجام ہو گا۔۔"

افرحہ کی روئی روئی سی گلابی آنکھوں کو شدت سے چومتے شاہزیب نے سرد لہجے میں کہا تھا۔ جس پر افرحہ اس کے سینے سے لگتی اپنا سر ہلا گئی تھی۔

شاہزیب نے اسے باہوں میں سماتے اس کے بالوں پر لب رکھ دیے تھے۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"میری قسم کھائیں آئیندہ کے بعد کبھی بھی شراب کو ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے۔۔"
شاہزیب ڈسچارج ہو کر واپس گھر آگیا تھا۔ افرحہ اس کا خاص خیال رکھ رہی تھی۔ وہ یونی سے بھی کچھ دنوں کا آف لے چکا تھا۔

افرحہ کی توجہ پا کر وہ مسرور ہو گیا تھا۔ افرحہ کی بات سنتے اس نے بھنویں اچکا کر اسے دیکھا تھا۔

"اگر میں نے ایسا نہ کیا تو پھر کیا ہوگا؟"
شاہزیب نے اپنے سر کے پیچھے بازو ٹکاتے پوچھا۔

"آپ میرا مرا ہوا منہ دیکھیں گے۔۔"
وہ سنجیدگی سے بولتی شاہزیب کی روح کو زخمی کر گئی تھی۔

شاہزیب کا پارہ ایک دم ہائی ہوا تھا۔ جھٹکے سے افرحہ کو اپنی جانب کھینچتا وہ اس کے منہ کو مضبوطی سے جکڑ چکا تھا۔

"دل تو کر رہا ہے تمھاری زبان کاٹ دو۔۔ جس سے تم نے یہ بکواس کی ہے۔"
اس کی بات سے افرحہ کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

"بالکل اسی طرح مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے جب آپ یہ حرام چیزوں کو منہ لگاتے ہیں۔۔"
وہ شاہزیب کی آنکھوں میں دیکھتی نم لہجے میں بولی تھی۔

"میں چاہتی ہوں جب بھی آپ اس حرام چیز کو منہ سے لگانے کا سوچیں تو آپ کے ذہن میں یہ خیال ضرور ہونا چاہیے کہ پھر آپ دوبارہ میرے لمس سے تو کیا میری شکل دیکھنے کے لیے ترس جائیں گے۔"

وہ بے رحم انداز میں دوٹوک بات کر رہی تھی۔ شاہزیب کو معاملے کی گہرائی کا اندازہ ہو رہا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر تم بھی وعدہ کرو دوبارہ مجھے اگنور نہیں کرو گی اور مجھے چھوڑ کر جانے کا تو سوچنا بھی مت۔۔"

افرحہ کے گال کو پیار سے سہلاتے شاہزیب سنجیدگی سے بولا تھا۔

"تھینک یو سوچ شاہزیب۔۔"

افرحہ اس کے جواب پر شاہزیب کے سینے پر اپنے ہونٹ رکھتی بولی تھی۔ شاہزیب اس کے لمس محسوس کر کے مسکرا اٹھا تھا۔

"میں نے ہمارے ہنی مون کے لیے پروگرام بنایا ہے جو کافی عرصے سے پینڈنگ تھا۔ تم پیکنگ کرلو ہم کل صبح نکلیں گے۔"

شاہزیب افرحہ کے کان کی لو کو چومتا سرگوشی میں بولا تھا۔ افرحہ گھبراہٹ سے سرخ پڑ گئی تھی۔ شاہزیب سے خود کو چھڑواتی وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔

افرحہ کے جاتے ہی شاہزیب نے عادل کو کال ملائی تھی۔

"اب کیسے ہو شاہزیب؟"

عادل کو اس کے ایکسڈینٹ کا پتا چلا تھا وہ اسی کی آج کل انویسٹیگیشن کر رہا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں تم بتاو کچھ پتا چلا ہے؟"

شاہزیب نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پوچھا۔

"ہاں ایک انٹرسٹنگ خبر ملی ہے۔۔ جس کار نے تمھارا ایکسڈینٹ کیا تھا اس کا مسز شہروز سے کنیکشن ملا ہے۔۔"

عادل نے بتایا۔

"ایک تو اس آرٹیفیشل بوڑھیا کو بھی سکون نہیں۔۔ تم اپنی بیوی کی سکیورٹ سٹرونگ کر لو اور اس مسز شہروز کا روحان کے ساتھ مل کر سارا کالا چٹھا اکٹھا کر کے رکھنا۔۔ میں کچھ دن کے لیے یہاں نہیں ہوں گا تو ٹینشن مت لینا۔"
شاہزیب نے عادل سے کہا تھا۔

"او کے ٹیک کیئر۔۔"
عادل نے جوابا کہا تھا۔

"ویٹ عادل لاسٹ ٹائم جو ہوٹل میں ہوا میں ایسا نہیں کہنا چاہتا تھا تم میرے اچھے دوست میں ہو جو ہمیشہ میرے ساتھ رہا سو تھینک یو یار۔۔"
شاہزیب نے ہچکچاتے ہوئے کہا تھا۔ اس نے محسوس کیا تھا سہ واقعی عادل سے اس دن بہت برا پیش آیا تھا جو کہ بالکل اچھا نہیں تھا۔

"اٹس اوکے میں سمجھ سکتا ہوں انجوائے کرنا میں یہاں سب سنبھال لوں گا۔۔"

عادل نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔ جس پر شاہزیب نے سکون کا سانس لیا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"اچھا اتنا تو بتائیں ہم جا کہاں رہے ہیں؟"

افرحہ نے جھنجھلا کر پوچھا تھا شاہزیب نے اپنی مسکراہٹ دباتے اسے زور سے خود میں بھینچ لیا تھا

"ہم فوگو آئی لینڈ پر جا رہے ہیں۔۔"

وہ افرحہ کے گال چومتا بولا تھا۔

"شرم کرلیں ہم باہر ہیں۔۔"

افرحہ نے اسے آنکھیں نکالی تھیں۔

"میں ڈرتا ہوں کسی سے؟"
وہ افرحہ کا چہرہ تھامتا جابجا اپنا لمس چھوڑتا بولا تھا افرحہ رینٹڈ کار کے ڈریوار پر بنا نظر ڈالے شاہزیب کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی۔

"لگتا ہے تم ڈر گئی ہو؟"
شاہزیب نے مسکراہٹ دباتے کہا تھا افرحہ نے ایک زوردار چٹکی شاہزیب کی ٹانگ پر کاٹی تھی جس پر وہ بلبلا اٹھا تھا۔

"اس کا بدلہ میں تم سے رات کو لوں گا۔"
اس کی بات پر افرحہ گھبرا گئی تھی۔ جبکہ چہرے پر حیا کی لالی بکھر گئی تھی۔

فوگو جزیرہ پر شاہزیب پہلے ہی اپنا کیبن بک کروا چکا تھا وہ ایک نہایت خوبصورت جزیرہ تھا جس کے ارد گرد پتھر اور ندی بھی بہتی تھی۔

"افرحہ گاڑی سے نکلتی سامنے موجود مناظر کو دیکھتی مسمرائز ہو گئی تھی۔ کھلی ترو تازہ ہوا اور ٹھنڈک کے احساس نے اسے فریش کر دیا تھا۔ شاہزیب رینٹ پے کرتا سامان لیتا افرحہ کا ہاتھ تھام چکا تھا۔

"ہ۔۔ہم یہاں رہیں گے؟"
افرحہ کیبن کو دیکھتی بولی تھی جس کی ایک سائیڈ گلاس سے بنی ہوئی تھی جس سے سارے اندر اور باہر کے مناظر دکھائی دے رہے تھے۔

"ہاں ہم کچھ دن اب یہاں ہی رہیں گے۔۔"
شاہزیب اس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگاتا بولا تھا۔افرحہ کے اس کے لمس پر کھل کر گلاب ہو گئی تھی۔

"واو شاہزیب۔۔۔یہ بہت پیارا ہے۔۔"
وہ شاہزیب کے گلے میں باہوں کا ہار ڈال کر جھومتی ہوئی خوشی سے پر جوش انداز میں بولی تھی۔شاہزیب نے ہنس کر اس کے بال سہلائے تھے۔

"یہاں سے پانچ منٹ دور ایک ریسٹورنٹ ہے اس کا ویو بہت پیارا ہے ہم وہاں چلیں گے ڈنر پر۔۔"

شاہزیب نے افرحہ کا گال کھینچتے پیار سے کہا تھا۔

"اب جاؤ اور جا کر کچھ دیر ریسٹ کر لو۔۔ میں بھی کچھ دیر تک آیا۔۔" شاہزیب افرحہ کو بیڈروم میں چھوڑتا گلاس ویو کے سامنے کرٹن کر چکا تھا جس سے کمرے میں اندھیرا چھا گیا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

ریڈ شرٹ بلیک جینز اور بلیک ہی لونگ کوٹ میں تیار افرحہ شاہزیب کے ساتھ اس وقت ڈنر کر رہی تھی وہ لوگ جس ریسٹورنٹ میں آیا تھا وہ گلاس کا تھا اس سے باہر سارا ویو دکھائی دے رہا تھا۔ اندھیرے کی وجہ سے کافی کچھ چھپ گیا تھا لیکن پھر بھی ایک خوبصورت منظر ان کی آنکھوں کو راحت بخش رہا تھا۔

"تم خوش ہو؟"

شاہزیب نے افرحہ کا ٹیبل پر دھرا ہاتھ سہلاتے ہوئے پوچھا۔

"بہت زیادہ۔۔ تھینک یو سو مچ۔۔"

افرحہ نے شاہزیب کا ہاتھ تھامتے اپنے ہونٹوں سے لگایا تھا۔ شاہزیب مسرور سا مسکرایا تھا۔ وہ لوگ ڈنر کر چکے تھے اب ڈیزرٹ سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"مجھے کبھی کبھی یقین نہیں آتا کہ میں اپنے ہسبینڈ سے ایسے ملوں گی۔۔"

وہ ہنس کر بولی تھی۔

"مجھے لگا تھا بابا جانی جو لڑکا پسند کریں گے میں شادی کر لوں گی لیکن یہاں تو قسمت نے الگ ہی کھیل کھلا ہے۔۔ مجھے پتا بھی نہ چلا اور آپ طوفان کی طرح میری زندگی میں داخل ہوتے میرے دل کی دہلیز پر قدم رکھ چکے تھے۔۔"

وہ شاہزیب کی انگلیوں پر نظریں ٹکائے دھیمی آواز میں بول رہی تھی۔ شاہزیب اس کے اظہار پر جتنی خوشی محسوس کر رہا تھا وہ شاید ہی بتانے سے قاصر تھا۔

"ہمیں اب چلنا چاہیے ورنہ میں مزید خود پر قابو نہیں کر پاؤں گا۔۔"

شاہزیب ویٹر کو بولا تابل کرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ افرحہ اس کی آنکھوں کے پیچھے چھپے جذباتوں کے ٹھاٹھے مارتے سمندر میں غوطہ زن ہونے لگی تھی۔

افرحہ کا ہاتھ تھامتا شاہزیب تیزی سے ریسٹورنٹ سے نکل آیا تھا۔۔

افرحہ کو پتا بھی نہ چلا اور وہ لوگ کیبن میں پہنچ چکے تھے۔

گھر میں داخل ہوتے ہی شاہزیب نے افرحہ کی گردن میں ہاتھ ڈالتے اس کے چہرے کو بلند کرتے اس کی سانسوں کو خود مِن

قید کرلیا تھا۔۔افرحہ نے پاوں کے بل اوپر اٹھتے شاہزیب کی گردن میں باہیں ڈال لی تھیں۔

فسوں خیز لمحوں میں ان کی تیز سانسیں اور دھڑکتے دل ایک عجیب ہی کیفیت پیدا کررہے تھے۔۔

شاہزیب نے افرحہ کا کوٹ اتار کر پھینکتے اسے اپنی باہوں میں اٹھا لیا تھا وہ تیزی سے سڑھیاں پھلانگتا روم میں پہنچا تھا۔افرحہ اس کی گردن میں منہ چھپائے اپنا سانس بحال کررہی تھی۔۔

"شاہزیب۔۔"
شاہزیب افرحہ کے چہرے پر جابجا اپنی محبت کے پھول کھلاتا اس کو اپنے لمس سے روشناس کروارہا تھا۔جب افرحہ نے شاہزیب کو پکارا تھا۔

"میں ابھی کچھ نہیں سننا چاہتا۔۔"

اتنے مہینوں کا خود کے جذبات پر باندھا بندھ آج ٹوٹ گیا تھا۔۔

"شاہزیب۔۔"

افرح نے اس کا چہرہ تھامتے اوپر اٹھایا تھا۔

"آئی لو یو سو مچ۔۔۔ میں نے اپنا دل آہ کے حوالے کر دیا ہے اس کو سنبھال کر رکھیا گے اگر یہ ٹوٹ گیا تو میری سانسیں روک جائیں گی۔۔"

افرح نے بولتے ہی شاہزیب کے ماتھے پر ہونٹ ٹکائے تھے۔ شاہزیب نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے بیڈ پر لٹایا تھا۔

افرح کی شرٹ کندھے سے کھسکاتے شاہزیب نے وہاں اپنے دہکتے لمس سے جابجا نشان چھوڑے تھے۔۔

افرحہ کے سرخ چہرے، بند آنکھیں اور پھولے سانس کو دیکھتے شاہزیب نے ایک بار پھر اس کی سانسیں خود میں قید کرلی تھیں۔افرحہ مکمل طور پر اپنا وجود اس کے حوالے کر چکی تھی۔

چاند بھی آج ان دنوں کے ملن پر بادلوں کی اوٹ میں چھپ چکا تھا۔آج دو محبت کرنے والے مل چکے تھے۔آپ نے رشتے کو نئی اہمیت دے چکے تھے۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

افرحہ شاہزیب کی باہوں میں لپٹی ہوئی تھی جب اس کی آنکھ کھلی مسکرا کر شاہزیب کی طرف دیکھتی وہ آہستہ سے اس کی گرفت سے نکلتی ڈریس چینج کرتی گلاس روم کے ساتھ موجود بالکونی میں کچھ دیر ٹھنڈی ہوا کھانے کے لیے چلی گئی تھی۔

شاہزیب کے ہر عمل نے اس کی محبت کی شدت اور دیوانگی کا بتا دیا تھا۔جس پر وہ بے حد مسرور تھی۔

شاہزیب کی جب آنکھ کھلی تو اس نے خود کو اکیلا پایا تھا وہ ایک پل کو ڈر گیا تھا اسے لگا افرحہ اسے چھوڑ کر چلی گئی ہے۔۔وہ تیزی سے بیڈ سے اٹھ کر افرحہ کو ڈھونڈنے لگا تھا جب وہ اسے بالکونی میں دکھائی دی تھی۔

"یہاں چھپ کر کیا کر رہی ہو؟اور کب سے یہاں موجود ہو؟"
شاہزیب نے افرحہ کے گرد بازو پھیلاتے اس کی گردن میں منہ چھپاتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ویسے ہی کچھ دیر ٹھنڈی ہوا کھانے کا دل کر رہا تھا۔۔"
وہ مسکرا کر شاہزیب کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی ہوئی بولی تھی۔

"میں نہیں چاہتا آئندہ تم مجھے یوں اکیلا چھوڑ کر اٹھو۔۔"
وہ افرحہ کے گرد اپنا گھیرا تنگ کرتا بولا تھا۔افرحہ کو اس کی تیز دھڑکن اپنے کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔

"کیا ہوا آپ کہ طبیعت تو ٹھیک ہے؟"

افرحہ نے پریشانی سے پوچھا تھا۔ لیکن شاہزیب خاموش ہی رہا تھا۔ وہ اسے کیا بتاتا کہ اس کی غیر موجودگی محسوس کر کے وہ ایک پل کو ڈر گیا تھا۔

"ہمم۔۔"
اس کی گردن پر ناک رگڑتے شاہزیب نے ہنکار بھرا تھا۔

"تم ٹھنڈی پڑ رہی ہو۔۔"
افرحہ کے سرد بازوں کو سہلاتے شاہزیب نے مدھم سے لہجے میں کہا تھا۔ افرحہ اس کے بدلے تیور دیکھتی گھبرا گئی تھی۔

"ہمیں اندر چلنا چاہیے۔۔"
شاہزیب افرحہ کی سرخ ناک کو چومتا بولا تھا افرحہ اس کے لمس پر ہلکا سا مسکرائی تھی۔

"آپ نے کہا تھا آپ مجھے اپنے پاسٹ کے بارے میں بتائیں گے۔۔"

افرحہ نے روم میں داخل ہوتے شاہزیب کی طرف دیکھتے پوچھا۔

شاہزیب نے اسے بیڈ پر بیٹھایا تھا اور خود اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا تھا۔

"تم واقعی اس وقت یہ جاننا چاہتی ہو تم چاہو تو ہم کچھ اور بھی کر سکتے ہیں۔۔"
شاہزیب اس کی گود میں منہ چھپاتا بولا تھا۔

"شاہزیب۔۔"
افرحہ کے پکارنے پر شاہزیب نے ایک گہرا سانس خارج کیا تھا۔

Zanoor Writes

ماضی:

حاتم شاہ کا ایک بیٹی اور بیٹا تھا اپنی بیٹی کی شادی وہ باہر کے ملک کر چکے تھے جبکہ میر شاہ جس کی شادی ان کی دوست کی بیٹی زینب سے ہوئی تھی شادی کے دو سال بعد ان کے گھر بیٹا پیدا ہوا تھا جن کا نام انھوں نے شاہزیب رکھا تھا۔ جو سارے گھر کی رونق تھا۔ زندگی خوشحال چل رہی تھی جب نو سال بعد زینب بیگم پھر سے پریگنینٹ ہوئی تھیں ڈاکٹر نے انھیں بتایا تھا یہ ان کے لیے جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے جس پر انھوں نے کان نہیں دھرے تھے۔

جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا زینب بیگم زندگی کی بازی ہار گئی تھیں۔ وہ اپنے پیچھے روتے بلکتے سب لوگوں کو چھوڑ گئی تھیں۔
میر شاہ کے لیے بکھرے شاہزیب اور بلکتی نورے کو سنبھالنا نہایت مشکل ثابت ہو رہا تھا۔ شاہزیب آہستہ زندگی کی طرف لوٹ آیا تھا چھ سال گزر گئے تھے شاہزیب پندرہ سال کا ہو گیا تھا جبکہ نورے چھ سال کی۔۔ ماہین اس عرصے میں کئی بار چکر لگا چکی تھی اس کے لیے بار بار پاکستان آنا آسان نہ تھا تبھی اس نے اپنے بھائی کو دوبارہ شادی کرنے کا کہا تھا۔

اسی دوران میر شاہ کو اپنی آفس ورکر فاطمہ پسند آگئی تھی جو بیوہ تھیں۔ انھوں نے اپنی پسندیدگی کا اظہار حاتم شاہ سے کیا تھا۔

"شاہزیب تمھارے بابا دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔نورے اور تمھیں ایک ماں کی ضرورت ہے میں یہ نہیں کہتا تم اسے اپنی زینب کی جگہ دو مگر اسے کم از کم ایک موقع دو۔۔"
حاتم شاہ نے شاہزیب کو اپنے پاس بیٹھا کر محبت سے سمجھایا تھا۔

"مجھے اس بات سے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اگر بابا یہ بات خود مجھ سے کرتے تو مجھے زیادہ اچھا محسوس ہوتا۔۔"
وہ نظریں حاتم شاہ پر گاڑھے بولا تھا جس پر وہ اپنے پوتے کے جواب پر کھل اٹھے تھے کیونکہ ان کے گھر میں ایک عورت کے وجود کی شدید کمی تھی ان کی خود کی زوجہ بھی کئی سال پہلے ان کا ساتھ چھوڑ کر جا چکی تھیں اور بیٹی بھی پرائے ملک تھیں۔

"یہ شکوہ شکایت تم دونوں باپ بیٹے کے درمیان ہے میں کچھ نہیں بولو گا میرے شہزادے۔۔"
حاتم شاہ مسکرا کر بولے تھے۔

ایک چھوٹی سی تقریب میں سادگی سے فاطمہ کا نکاح میر شاہ سے کر دیا گیا تھا۔ فاطمہ ایک سلجھے گھرانے سے تعلق رکھتی نرم مزاج عورت تھیں۔

"میں آپ کو اپنی ماں کی جگہ تو نہیں دے سکتا آنٹی لیکن میں آپ کی عزت اپنی ماں کی برابر کروں گا۔۔"
شاہزیب نے ان کے سامنے بیٹھتے سنجیدگی سے کہا تھا وہ اپنی جسامت اور قد کی وجہ سے اپنی عمر سے بڑا لگتا تھا۔

انھوں نے نورے کو اچھے سے سنبھال لیا تھا جبکہ شاہزیب کا بھی دل وہ آہستہ آہستہ جیتنے لگی تھیں۔

فاطمہ نے ان کا دل ایسا جیتا کہ شاہزیب بھی انھیں آہستہ آہستہ مما جان کہہ کر بلانے لگا تھا۔ فاطمہ کی بہن زباریہ جو کہ اپنے سے بیس سالہ بڑے آدمی کے ساتھ شادی شدہ تھی وہ دوسرے شہر سے ان کے شہر بلکہ ان کی کالونی میں ہی شفٹ ہو گئے تھے۔

"شاہزیب یہ میری بہن ہے زباریہ۔۔"
زباریہ فاطمہ سے ملنے آئی تھی جب پہلی بار فاطمہ نے ان دونوں کا آپس میں انٹرو کروایا تھا۔ وہ فاطمہ کے مقابلے میں انتہائی حسین اور پرکشش تھی۔ شاہزیب نے ان کے شوہر کو تصویروں میں دیکھا تھا جو فاطمہ نے اسے دکھائی تھی۔

اسے یہ سمجھ نہ آسکا اتنی خوبصورت ہونے کے باوجود اتنے ضعیف آدمی سے کیوں شادی کی؟

"اسلام علیکم آنٹی۔۔"
شاہزیب خوشگوار لہجے میں بولا تھا۔

"آنٹی میں ابھی ینگ ہوں شاہزیب تم مجھے میرے نام سے بلا سکتے ہو۔۔"
اپنے سنہری بالوں کو پیچھے جھٹکتی وہ ایک ادا سے بولی تھی۔

"اوکے زباریہ نائس ٹو میٹ یو۔۔ مما جان میں اپنے فرینڈز کے ساتھ باہر جا رہا ہوں۔"
شاہزیب فاطمہ سے بولتا چلا گیا تھا۔ زباریہ کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔

"تم نے کبھی بتایا نہیں شاہزیب اتنا ہینڈسم ہے۔۔"
زباریہ ہنس کر بولی تھی۔ فاطمہ اس کی بات پر بس مسکرا کر رہ گئی تھی۔

دن تیزی سے گزرنے لگے تھے زباریہ اب دن کے وقت زیادہ تر فاطمہ کے گھر ہی گزارتی تھی بلکہ جب بھی اس کا شوہر بزنس کے سلسلے میں باہر جاتا تھا وہ یوں ہی ان کے گھر رہنے آجاتی تھی۔ اس دوران اس کی آہستہ آہستہ شاہزیب سے بہت گہری دوستی ہو گئی

تھی۔ ان کی یہ دوستی حاتم شاہ کو کچھ خاص پسند نہ آئی تھی لیکن وہ کچھ بول بھی نہ پائے تھے۔

"زباریہ یار میں ٹرپ پر جارہا ہوں میری مدد کر دیں پیکنگ میں۔۔"

شاہزیب بے تکلفی سے اس کے ساتھ بیٹھتا ہوا بولا تھا وہ سترہ سال کا ہو گیا تھا۔ لیکن دیکھنے میں ایک حسین گھبرو جوان لگتا تھا کچھ اس کے جم جانے سے بھی اس کی اچھی خاصی بوڈی بن چکی تھی۔

"ہاں چلو میں تمھاری مدد کرتی ہوں۔۔"

اس کے بازو پر ہاتھ پھیرتی زباریہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ زباریہ کی اس حرکت پر شاہزیب نے گور نہ کیا تھا مگر زباریہ کو اس سے شہ مل گئی تھی وہ کسی نہ کسی بہانے اسے چھوتی رہتی تھی۔

فاطمہ بیگم اپنی بہن اور شاہزیب کے درمیان اتنی گہری دوست کر خوش تھیں اس بات سے بے خبر کہ یہ دوستی ایک معصوم کی زندگی تباہ کرنے والی تھی۔

-

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦ

شاہزیب کے فرسٹ ائیر کے پیپرز ہو رہے تھے جب حاتم شاہ کے گاوں میں موجود رشتے داروں کے گھر شادی تھی۔ شاہزیب تو جانے سے قاصر تھا اور باقی سب لوگوں کا شادی پر بھی جانا ضروری تھا کیونکہ وہ قریبی رشتے دار تھے شاہزیب کا مسئلہ تھا۔

"ایسا کرتے ہیں ہم شاہزیب کو زباریہ کے پاس چھوڑ جاتے ہیں پیپرز بھی آرام سے دے لے گا اور ہمیں اس کے کھانے پینے کی فکر بھی نہیں ہو گی۔۔"

فاطمہ بیگم نے یہ سجیشن دی تھی۔ جس پر شاہزیب کو کوئی اعتراض نہ تھا کیونکہ زباریہ سے تو اسکی کافی گہری دوستی تھی۔

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔"

شاہزیب نے کندھے اچکاتے جواب دیا تھا۔ حاتم شاہ کا دل تو نہیں مان رہا تھا مگر مجبوری کی وجہ سے وہ مان گئے تھے۔

"ہم دو دنوں میں واپس آجائیں گے تم اپنا خیال رکھنا میرے شہزادے۔۔"

حاتم شاہ نے پیار سے شاہزیب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔ جس پر وہ مسکراتا ہوا انھیں گلے لگا گیا تھا۔

"اچھے سے پیپرز دینا مجھے اچھا رزلٹ چاہیے۔۔"

میر شاہ نے اسے گلے سے لگاتے کہا تھا۔ شاہزیب نے سر ہلاتے انھیں زور سے گلے لگایا تھا اس بات سے بے خبر کے وہ پھر دوبارہ کبھی اپنے باپ کی خوشبو بھی محسوس کرنے کے لیے ترس جائے گا۔۔

"زباریہ میرے بیٹے کا اچھے سے خیال رکھنا۔۔"

فاطمہ نے شاہزیب کی طرف دیکھتے زباریہ سے کہا تھا جس پر وہ سر ہلا گئی تھی۔

"تم فکر مت کرو میں شاہزیب کا خاص خیال رکھوں گی۔۔"
وہ ذو معنی لہجے میں لبوں کو دانتوں تلے دباتی بولی تھی۔

"ارشد بھائی کو کوئی مسئلہ تو نہیں شاہزیب کے یہاں رکنے پر؟"
فاطمہ نے پریشانی سے پوچھا تھا۔

"نہیں اسے کیا مسئلہ ہوگا۔۔"
زباریہ نے اپنے شوہر کے ذکر پر دانت کچکچائے تھے۔

شاہزیب کو زباریہ کے گھر چھوڑتے باقی سب لوگ خوشی خوشی روانہ ہو گئے تھے۔۔

پہلا دن تو باآسانی گزر گیا تھا شاہزیب نے پڑھتے ہوئے گزار دیا تھا اگلے دن اسے چھوٹی تھی۔اور زباریہ کے شوہر نے شہر سے باہر جانا تھا۔

"شاہزیب تم فری ہو نہ آج رات کو؟؟"
زباریہ نے کمرے میں داخل ہوتے شاہزیب سے پوچھا تھا جو بیڈ پر لیٹا موبائل چلا رہا تھا۔

"نہیں میں دوستوں کے ساتھ باہر جانے کا پلان بنا رہا ہوں؟"
شاہزیب نے اٹھ کر بیٹھتے جواب دیا تھا۔

"تم اپنا پلان کینسل کر دو ارشد شہر سے باہر جا رہے ہیں اور میں اکیلی ڈنر نہیں کرنا چاہتی تم آج میرے ساتھ ڈنر کرو گے اور میں کوئی بہانہ نہیں سنوں گی۔۔"
زباریہ ایک ادا سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتی بولی تھی۔

"اوکے ملکہِ عالیہ اور کوئی حکم اس غلام کے لیے۔۔"
شاہزیب ہنس کر بولا تھا۔زباریہ اسے دیکھتی ذو معنی انداز میں مسکرا اٹھی تھی۔

"نہیں تم اب ریسٹ کرو تمھیں ریسٹ کی ضرورت ہے۔۔"
وہ شاہزیب کے قریب آتی اس کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیر کر بولی تھی۔۔ شاہزیب نے ائبرو اچکاتے اس کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا تھا جس پر وہ ہنستی اسے فلائنگ کس پاس کرتی دوف ہو گئی تھی۔۔ شاہزیب کو اس کی حرکت پر عجیب سا محسوس ہوا تھا جسے وہ سر جھٹک کر اگنور کر چکا تھا۔

"شاہزیب پندرہ منٹ بعد ڈنر کے لیے آجانا میں زرا فریش ہو جاوں۔۔"
زباریہ نے اس کے کمرے میں جھانکتے کہا تھا۔

"اوکے۔"
شاہزیب کے جواب پر وہ تیزی سے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

شاہزیب ٹراوزر شرٹ پہنے روم سے باہر نکلا تھا۔ وہ ڈائننگ روم میں داخل ہوتا ٹیبل پر بیٹھ گیا تھا۔ وہ اپنا موبائل استعمال کر رہا تھا

جب ہیل کی ٹک ٹک سنتا اپنے موبائل سے سر اٹھا تا سامنے دیکھنے لگا تھا۔

زباریہ کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

ریڈ سلیولیس نائٹ گاون جو اس کے ٹخنوں سے بس تھوڑی اوپر آتا تھا ساتھ ریڈ لپ اسٹک اور بلیک ہیلز پہنے وہ اپنے گولڈن بال کھولے کسی بھی مرد کا ایمان ڈگمگا سکتی تھی۔

شاہزیب نے گلا کھنگار کر شرمندہ ہوتے اپنی نظریں پھیر لی تھیں۔اسے نہیں پتا تھا کہ زباریہ اتنی بولڈ ڈریسنگ بھی کر سکتی ہے۔۔زباریہ کا تو پتا نہیں لیکن وہ بے حد شرمندہ ہو رہا تھا۔

"تمھیں کوئی پروبلم تو نہیں میری ایسی ڈریسنگ کرنے سے ؟ایکچولی مجھے اب کافی ایزی فیل ہو رہا ہے ورنہ پہلے گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔۔"

اس نے شاہزیب کے سامنے کھڑے ہوتے کمر پر ہاتھ ٹکا کر پوچھا تھا۔

"امم۔۔ نہیں ڈنر کب تک ملے گا۔۔"
وہ بالکل بھی کمفرٹیبل فیل نہیں کر رہا تھا تبھی نظریں چراتا بولا تھا۔

"یس میں ابھی سرو کرتی ہوں۔۔"
زباریہ کے جاتے ہی شاہزیب نے سکون کا سانس لیا تھا۔

"تم تب تک یہ جوس پیو۔۔ کھانا ٹھنڈا ہو گیا تھا میں ہیٹ اپ کر رہی ہوں۔۔"
وہ شاہزیب کو جوس پکڑاتی بولی تھی۔

شاہزیب نے ان کمفرٹیبل ہوتے اس کے ہاتھ سے جوس پکڑتے لبوں سے لگالیا تھا اور ایک ہی سانس میں سارا جوس پی گیا تھا۔

"مجھے پتا تھا تمھیں یہ جوس بہت پسند آئے گا۔۔"
وہ ذو معنی انداز میں مسکرا کر بولی تھی شاہزیب بھی جواب میں ہلکا سا مسکرا دیا تھا۔

"مجھے ٹھیک محسوس نہیں ہو رہا۔۔"

شاہزیب اپنی شرٹ کا بٹن کھولتا بولا تھا۔۔اس کو اچانک شدید گھبراہٹ ہونے لگی تھی اور گرمی لگنے لگی تھی۔

"اوہ آؤ میں تمھیں روم میں لے جاؤں کچھ دیر کے لیے ریسٹ کر لو۔۔"

زباریہ نے مسکراہٹ چھپاتے اس کو پکڑ کر اٹھایا تھا اور اپنے کمرے کی جانب لے گئی تھی۔

"یہ۔۔ی۔۔یہ م۔۔میرا روم نہیں ہے۔۔"

شاہزیب سے اپنے قدموں پر کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا تبھی وہ اپنے قدموں پر ڈگمگاتا بولا تھا۔بدلے میں زباریہ بس مسکرا کر رہ گئی تھی۔۔اسے پکڑ کر بیڈ کے قریب لے جاتے اس نے شاہزیب کو بیڈ پر دھکا دے دیا تھا۔

شاہزیب لڑکھڑاتا بیڈ پر چت سے گر گیا تھا۔۔

"مج۔۔مجھے کیا ہو رہا ہے؟؟"

شاہزیب کو اپنا سارا جسم پرالائز ہوتا محسوس ہو رہا تھا اسے اپنا جسم بے جان سا لگنے لگا تھا۔۔

"کچھ نہیں بے بی بس ڈرگز کا اثر ہے۔۔۔"
وہ بیڈ پر چڑھتی شاہزیب کی شرٹ کے بٹن آہستہ آہستہ کھولتی جھک کر سیڈیکٹیو انداز میں بولی تھی۔

"تم ایسا کیوں کر رہی ہو؟؟"
شاہزیب اس کے ہاتھ اپنے برہنہ سینے پر محسوس کرتا بے بسی سے بولا تھا۔۔اسے زباریہ کے لمس سے کراہت محسوس ہو رہی تھی۔

"مجھے تم پہلی ہی نظر میں پسند آ گئے تھے۔۔اور جو چیز زباریہ کو پسند آ جائے وہ اسے اپنا بنا کر چھوڑتی ہے۔۔۔اب بس تمھیں بھی مکمل طور پر اپنا بنانا چاہتی ہوں۔۔۔"

"ارشد سے شادی تو میں نے پیسے کے لیے کی تھی ورنہ اس بڈھے سے مجھے بالکل بھی پیار نہ تھا۔۔۔لیکن تم سے مجھے بہت محبت

ہے۔۔۔ یہ دولت سٹیٹس یہ تو نشہ ہے جو مجھے ارشد سے مل رہا ہے ورنہ وہ کسی کام کا نہیں ہے۔۔"

شاہزیب کی گردن میں منہ دیتی اس کی مہک خود میں اتارتی وہ مسکرا کر بولی تھی۔ شاہزیب کو اس سے سخت نفرت و کراہت محسوس ہو رہی تھی۔ جبکہ خود کو وہ بے بسی کی انتہا پر محسوس کر رہا تھا۔

زباریہ نے ابھی اپنے ہونٹ شاہزیب کے سینے پر رکھے ہی تھے کہ دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھولا تھا اور ارشد روم میں داخل ہوتا ٹھٹھک کر اپنی جگہ رک گیا تھا۔۔

"ارشد تم جیسا سوچ رہے ہو ویسا کچھ نہیں ی۔۔ یہ میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔"

زباریہ ارشد کو دیکھتی فوراً اپنے ارد گرد بازو باندھ کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

شاہزیب نے ارشد کو دیکھ کر شکر ادا کیا تھا مگر زباریہ کی بات نے اسے ہلا دیا تھا۔

"ہ۔۔ ہیلپ می۔۔"

شاہزیب کمزور آواز میں بولا تھا اسے اپنے جسم سے ساری انرجی ختم ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔

ارشد کو ساری بات سمجھ آگئی تھی۔۔ لیکن وہ خاموش کھڑا رہا تھا۔

"جان اس کے گھر والوں کو فون کر کے بتائیں اس نے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی ہے۔۔"
زباریہ ارشد کے قریب آتی اپنا نائٹ گاون پھاڑتی اور اپنا چہرہ بگاڑتی ہوئی بول رہی تھی۔

"تم تو مجھ سے بہت محبت کرتے ہو اپنی بیوی کے ساتھ ایسا ہوتے کیسے دیکھ سکتے ہو؟ اس لیے جلدی سے انھیں کال ملاو۔۔"
ارشد کہ چہرہ ہاتھ میں تھامتے وہ جس انداز میں بولی تھی وہ مجبور ہو کر رہ گیا تھا۔

اس نے کال ملائی تھی اور میر شاہ پر قیامت برپا کر دی تھی اپنے سپوت کی کرتوتوں پر پہلے تو انھیں یقین نہیں آرہا تھا۔ حاتم شاہ کو ساری بات بتاتے وہ لوگ فوراً وہاں سے نکل آئے تھے۔

انھیں پہنچتے ہوئے پانچ گھنٹے لگ گئے تھے۔ تب تک شاہزیب اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکا تھا۔۔

"یہ دیکھو تمھارے بیٹے کی کرتوت۔۔"
سب لوگوں کے گھر پہنچتے ہی ارشد نے ڈرامہ کرتی روتی بلکتی صوفے پر بیٹھی زباریہ کی طرف اشارہ کیا تھا جس کے اب اچانک سے چہرے اور بازوں پر نشان پڑ گئے تھے۔۔

"آپ کا سپوت نشہ کر کے بے ہوش پڑا ہے ہمارے کمرے میں اسے اٹھائیں اور یہاں سے نکل جائیں۔۔ اور ہم اس کے خلاف کل پولیس رپورٹ درج کروائیں گے۔۔"
ارشد پھنکارا تھا۔

"جھوٹ بول رہے ہو تم میرا پوتا ایسا نہیں کر سکتا۔۔"

حاتم شاہ دھاڑے تھے۔ جبکہ فاطمہ اپنی بہن کے پاس بھاگی تھی۔ اس کی حالت دیکھتے ان کو بھی یقین نہیں آرہا تھا۔

"شاہ صاحب ثبوت آپ کے سامنے ہے دیکھ لیں میری بیوی کی حالت میں تو شہر سے باہر جا رہا تھا مگر میری فلائٹ کینسل ہو گئی اپنی بیوی کو سرپرائز دینے آیا تو آپ کے سپوت کو۔۔۔ آگے میں سوچنا بھی نہیں چاہتا اسے لے کر نکل جائیں اس سے پہلے میں پولیس کو بلا لوں۔۔"

ارشد کی بات پر میر شاہ نے حاتم شاہ کی طرف دیکھتے سر ہلا دیا تھا وہ لوگ ہوش و حواس سے بیگانہ شاہزیب اور غمگین سی فاطمہ سمیت واپس آ گئے تھے جبکہ شکر تھا اس دوران نورے گاڑی میں سو رہی تھی۔

صبح شاہزیب کے اٹھتے ہی اس پر قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔

"شکر ہے آپ لوگ مجھے وہاں سے لے آئے وہ عورت پاگل ہے۔۔اس نے میرے ساتھ ز۔۔زبردستی کرنے کی کوشش کی۔۔اور مجھے ڈرگز دے کر پرالائز کر دیا تھا۔۔"

شاہزیب سب کو دیکھتا تیزی سے بول گیا تھا ادے اپنے جسم میں سویاں چبھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

"بکواس مت کرو۔۔ہمیں سب سچائی پتا چل گئی ہے تم نے کیا کیا ہے۔۔تمھیں زرا شرم نہیں آئی اپنی خالہ ساتھ زبردستی کرتے ہوئے۔۔تمھاری غیرت کہاں مر گئی تھی۔۔؟"

میر شاہ اس کی بات سنتے دھاڑے تھے۔

"بابا میرا یقین کریں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا وہ جھوٹ بول رہی ہے"

"وہ مکار جھوٹی عورت نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے۔۔۔وہ جھوٹی ہے۔۔"

شاہزیب نے میر شاہ کا ہاتھ پکڑنا چاہا تھا جب وہ خاموشی سے دو قدم پیچھے ہٹ گئے تھے۔شاہزیب نے بے یقینی سے انھیں دیکھا جن

کی آنکھوں میں نفرت ،مایوسی، حقارت اور نہ جانے کیا کچھ تھا۔

"تم انتہائی گھٹیا انسان ہو میری بہن پر الزام لگا رہے ہو۔۔"

فاطمہ نے آگے بڑھتے ایک زوردار تھپڑ شاہزیب کو مارا تھا۔ جس پر وہ سن سا اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ گیا تھا۔ اس کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹ گیا تھا۔

"دادا آپ تو میرا یقین کریں۔۔ میں ایسا کچھ نہیں کر سکتا۔۔" شاہزیب نے ایک آخری آس سے حاتم شاہ کی طرف دیکھا تھا مگر وہ بھی نظریں موڑ گئے تھے۔

"تم جیسا نالائق بیٹا ہونے سے بہتر تھا میرا کوئی بیٹا ہی نہ ہوتا۔۔" میر شاہ نے آگے بڑھ کر شاہزیب کو کالر سے پکڑ کر ایک زوردار تھپڑ دوبارہ لگایا تھا۔ شاہزیب کی آنکھیں بھیگ گئی تھی اپنے باپ کے الفاظ سن کر جبکہ ان کے تھپڑ نے اس کے دل سے رہی سہی ان کی عزت

بھی ختم کر دی تھی۔ وہ ان کا بیٹا تھا کیا انھیں اس پر زرا بھی یقین نہ تھا۔۔؟ اگر وہ اس سے کبھی معافی مانگ بھی لیتے تو وہ اب انھیں کبھی معاف نہیں کرنے والا تھا۔

"ہم تمھارے جیسے بے غیرت انسان کو اپنے گھر نہیں رکھ سکتے اپنا سامان اٹھاو اور نکل جاو یہاں سے۔۔"
میر شاہ سخت لہجے میں بولے تھے۔۔

"میں تمھاری دوبارہ کبھی صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتا شکر کرو ہم نے زباریہ کو تمھارے خلاف کیس کرنے سے روک لیا ورنہ اس وقت جیل میں سڑ رہے ہوتے۔۔"
میر شاہ آخری بار اس پر نظر ڈالتے فاطمہ کو لے کر اس کے کمرے سے چلے گئے تھے۔

"کیا آپ کو بھی مجھ پر یقین نہیں ہے۔۔؟"

شاہزیب نے ہارے ہوئے انداز میں بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا اسے اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔اس کی ہنستی بستی زندگی ایسا موڑ بھی لے سکتی ہے وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

"مجھے نہیں پتا شاہزیب سچائی کیا ہے۔۔ابھی حالات ایسے نہیں کے سچائی جان سکیں۔۔میں نے ماہین کو کال کر دی ہے۔۔تم رات کی فلائٹ سے کینیڈا جا رہے ہو۔۔وہاں تم محفوظ رہو گے اور نئے سرے سے زندگی گزار سکو گے۔۔لیکن یہاں فلحال واپس آنے کا نہ سوچنا۔۔"
وہ شاہزیب کی طرف پیٹھ کرتے بولے تھے اس بات سے
بے خبر کے ان کے آخری کے الفاظ انھیں اپنے پوتے کا دیدار کرنے کے لیے بھی ترسا دیں گے۔۔

اگر اس مشکل وقت میں کوئی اس کا سہارا بنا تھا وہ ماہین
تھی۔۔وہ واحد عورت تھی جس نے اس پر یقین کیا تھا۔۔مگر وہ بھیا سے تباہی کی طرف جانے سے روک نہیں پائی تھی۔۔

اس نے کالج کمپلیٹ کرنے کے بعد یونیورسٹی جوائن کرلی تھی اور وہیں یونی کے قریب فلیٹ میں رہنے لگ پڑا تھا۔ اس کی ملاقات کالج میں عادل سے ہوئی تھی۔ لیکن ان دونوں نے آگے جا کر الگ فیلڈز جوائن کرلی تھیں۔ لیکن عادل نے کبھی شاہزیب کو اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔ یہی وجہ تھی وہ دونوں ایک ہی فلیٹ میں رہتے تھے اور اسے شاہزیب کے پاسٹ کا بھی پتا تھا۔ کیونکہ شاہزیب کو اکثر اس بارے میں نائٹ میئرز آتے رہتے تھے۔ شاہزیب کو حاتم شاہ منتھلی پیسے بھیجتے تھے لیکن اس نے کبھی انھیں استعمال نہ کیا تھا۔

یونیورسٹی کے پہلے سال اس کی ملاقات ڈینیل سے ہوئی تھی۔ وہ اسے اچانک ہی ملا تھا جب شاہزیب نے اس کی مدد کی تھی۔ عادل اس دوران ٹریننگ پر گیا ہوا تھا اور ان کی ملاقات بھی زیادہ نہ ہوتی تھی۔

ڈینیل لوگوں کو لون دیتا تھا جبکہ اس کے مافیہ سے کافی تعلق تھے۔ شاہزیب کی ڈینیل سے کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔ وہ اپنے اندر چھپا سالوں کا غصہ اور درد لوگوں پر نکالنے لگا تھا۔ جو لوگ ڈینیل کو ٹائم سے پیسے

نہ دیتے تھے انھیں مار کروا رن کرنے کا کام شاہزیب کرنے لگا تھا۔ ڈینیل نے ہی اسے شراب اور ڈرگز سے متعارف کروایا تھا جس کے بعد وہ ان دونوں چیزوں میں سکون حاصل کرنے لگا تھا جبکہ سگریٹ تو وہ پہلے ہی کافی عرصے سے پیتا آرہا تھا۔

عادل جب واپس آیا تھا تو شاہزیب کو مار دھاڑ، نشہ اور شراب پیتے دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔ وہ ڈینیل کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا تھا چونکہ اس کے بڑے تعلقات تھے اور نہ ہی وہ شاہزیب کو روک پایا تھا۔

"شاہزیب تم پاگل ہو گئے ہو؟ کیا کر کے آرہے ہو؟؟ اور کیوں کر رہے ہو یہ سب؟؟"
عادل نے جھنجھلا کر پوچھا تھا۔ وہ زخمی ہاتھ لے کر بکھری حالت میں واپس آیا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔ کام کر کے آیا ہوں۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟ ڈیوٹی پر نہیں جانا تھا؟؟"

شاہزیب نے سگریٹ سلگاتے صوفے پر گرتے پوچھا تھا۔۔

"شاہزیب چھوڑ دو یہ سب ابھی بھی وقت ہے۔۔"
عادل نے اسے سمجھانا چاہا تھا جس پر وہ بھڑک اٹھا تھا۔

"میرا باپ مت بنو۔۔۔ میرا جو دل کرے گا میں کروں گا۔۔مجھے اس سب سے سکون ملتا ہے اور میں یہ سب کروں گا اب دفع ہو جاو یہاں سے۔۔"
شاہزیب کے بولنے پر وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔

ڈینیل کے لیے کام کر کے شاہزیب چند سالوں بعد اس زندگی سے تھک گیا تھا اس لیے اس نے یہ کام چھوڑ دیا تھا اور کوئی جوب وغیرہ کرنے کا سوچا تھا۔ڈینیل اسے اپنے لیے کام کرنے کی موٹی رقم دیتا تھا جس سے اسے پیسوں کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ڈینیل نے اسکے کام چھوڑنے پر اسے پینٹ ہاوس گفٹ کیا تھا۔جس میں وہ شفٹ ہو گیا تھا۔

اس دوران حاتم شاہ نے اس سے بات کرنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہے۔۔ماہین کی بیٹی کی شادی پر بھی وہ نہ گیا تھا اور نہ ہی اس نے اپنی شکل دوبارہ کسی کو دکھائی تھی۔

چند سال یوں ہی گزر گئے تھے وقت سارے زخم بھر دیتا ہے لیکن اسکے معاملے میں وقت نے اس کے زخم گہرے کر دیے تھے۔عادل ڈیوٹی کرنے لگ گیا تھا جبکہ وہ پروفیسر بن گیا تھا۔ڈینیل نے اسکا سارا ریکارڈ کلئیر کروادیا تھا اس لیے اسے جوب لینے میں مشکل نہ ہوئی تھی۔

پینٹ ہاوس کو دوبارہ مکمل طور پر رینویٹ کروانے کے لیے وہ کچھ دیر کے لیے دوسری جگہ شفٹ ہو گیا تھا جہاں اس کی ملاقات افرح سے ہوئی تھی اور اسکی بے رنگ سی زندگی میں رنگ بھرنے لگ پڑے تھے۔۔

۔

Zanoor Writes

عادل ڈیوٹی سے تھکاہارا گھر لوٹا تھا۔۔آج سارادن ایک ضروری کیس کی سٹڈی میں گزر گیا تھا جس سے وہ خاصا تھک گیا تھا۔

"بریرہ؟"
خالی گھر دیکھتے اس نے بریرہ کو پکارا تھا۔اس کا دل بری طرح دھڑکا تھا۔

"بریرہ کہاں ہوں تم؟؟"
اس نے لاونج کی لائٹس اون کرتے پوچھا تھا جب تیزی سے کچھ اڑتا ہوا آکر اس کے منہ پر گرا تھا۔ساتھ ہی بریرہ کی کھکھلاتی ہنسی اور مزید ٹھنڈا پانی اس کے اوپر گرا تھا۔

"کیا کر رہی ہو بریرہ پاگل ہو گئی ہو۔۔"
ٹھنڈے پانی نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔

"یہ مجھے اس گھر میں سارادن بند رکھنے کی سزا وہ بھی بنا کھانے کے۔۔"

وہ کمر پر ہاتھ ٹکاتی بولی تھی۔ جبکہ پیٹ میں تیزی سے چوہے دوڑ رہے تھے۔

"تمھیں اس کی سزا ملے گی۔۔"
عادل سنجیدگی سے اسے دیکھ کر بولتا ایک ہی جھٹکے میں اس کے قریب پہنچ گیا تھا۔

"نہیں۔۔۔ نہیں پلیز میرے قریب مت آنا۔"
بریرہ ابھی چیخی ہی تھی کہ عادل نے آگے بڑھتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے سینے سے لگالیا تھا۔ جس سے بریرہ کے کپڑے بھی گیلے ہو گئے تھے۔۔

"یو اڈیٹ۔۔ یہ کیا کیا تم نے؟"
بریرہ نے چیخ کر کہا تھا۔ عادل نے اس کے غصے سے سرخ پڑتے چہرے پر جھکتے اس کا منہ بند کر دیا تھا۔ بریرہ تو ہکا بکا رہ گئی تھی۔

"یہ کیا بے ہودہ حرکت کر رہے ہو۔۔"

وہ گہرے سانس بھرتی نظریں چرا گئی تھی۔ عادل نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

"یہ مجھے گیلا کرنے کی سزا ہے۔۔"
عادل نے اس کی گردن کے قریب جھکتے اس کی مہک خود میں اتاری تھی۔ بریرہ اس کی حرکت پر کپکپا اٹھی تھی۔

"عادل چھچھوڑا بننے کی ضرورت نہیں ہے مجھے بھوک لگی ہے کچھ آرڈر کرو۔۔"
وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی۔

"اس کے بدلے میں مجھے کیا انعام ملے گا۔۔"
وہ ناک سے اس کی گال سہلاتا گہری آواز میں بول رہا تھا۔ سارے دن کی تھکن اسے بریرہ کے نرم و نازک وجود سے ختم ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔

"آپ کو ثواب ملے گا۔۔ اور کیا چاہیے آپ کو؟"

وہ پلکوں کی جھالر اٹھاتے گراتے دھیمی آواز میں بولی تھی۔عادل کی حرکت اس کی آواز گلے میں ہی دبا گئی تھی۔

"مجھے کچھ اور چاہیے۔۔"
وہ سرگوشیانہ انداز میں بولا تھا۔

"اوکے اوکے جو چاہیے گا لے لینا اب جلدی سے کھانا آرڈر کرو میں تب تک کپڑے چینج کر لوں۔۔"
وہ عادل کی باہوں کو ہٹاتی رخ پھیرتی بول کر تیزی سے کمرے میں بھاگ گئی تھی۔
عادل نے مسکرا کر اسے جاتے دیکھا تھا جبکہ اپنی بھو کی بیوی کے لیے آرڈر کرتا اپنے گیلے یونیفارم کو دیکھتا خود بھی روم میں چلا گیا تھا۔
Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"کالم ڈاون شہروز تمھارے اتنے ہائپر ہو جانے سے کچھ نہیں ہو گا۔۔"
مسز شہروز نے نخوت بھرے انداز میں اپنے شوہر کے غصے کو لگام ڈالی تھی۔

"وہ کل کا آیا لڑکا مجھے میرے ہی آفس میں گولی مار کر چلا گیا اور تم کہہ رہی ہو کالم ڈاون۔۔"

شہروز صاحب بھڑک کر بولے تھے۔وہ بیڈ ریسٹ پر تھے فلحال اور شاہزیب سے بدلہ لینا چاہتے تھے۔

"اس کو سبق تو میں بھی سکھانا چاہتی ہوں سب ملازموں کے سامنے وہ مجھے بے عزت کر کے گیا ہے۔۔"

مسز شہروز بیڈ پر بیٹھتی بولی تھیں۔

"میری بات مانوں تو اس پر بریرہ کی کڈنیپنگ اور ہمھیں زخمی کرنے کی ایف ائی آر کٹوا دیتے ہیں جب یہ جیل میں سڑے گا تب ہی میرے دل کو ٹھنڈک پڑے گی۔"

شہروز صاحب کے جذباتی جواب نے مسز شہروز کو آنکھیں گھمانے پر مجبور کر دیا تھا۔

"ڈونٹ بی سلی۔۔ ہم۔اس سے خود بدلہ لیں گے۔۔اس کا خون ہی مجھے سکون دے گا۔"

مسز شہروز مسکراتی ہوئی بولی تھیں۔شہروز صاحب بھی اس کا انداز و اشارہ سمجھ کر مسکرا اٹھے تھے۔

"بریرہ کا کچھ پتا چلا؟؟"

شہروز صاحب نے پوچھا تھا۔

"پتا نہیں وہ بھگوڑی کہاں جا کر مر گئی ہے۔۔ جسٹن نے بھی میری ناک میں دم کیا ہوا ہے کہ بریرہ سے ملنا ہے اس کے ساتھ پری ہنی مون ٹرپ پر جانا ہے۔۔بلاں بلاں۔۔۔"

مسز شہروز خاصی تپ کر بولی تھیں۔

"یہ شاہزیب کا کام تمام کرنے کے بعد بریرہ کو ڈھونڈنے پر زور دینا ہم جسٹن کے ساتھ ڈیل نہیں توڑ سکتے۔۔"

شہروز صاحب نے پر سوچ انداز میں کہا تھا جس پر مسز شہروز سر ہلا کر رہ گئی تھیں۔

انھوں نے شاہزیب کو ماہرانہ انداز میں ختم کرنے کے لیے اس کا ایکسڈینٹ کروادیا تھا۔ مگر شاہزیب کی خوش قسمتی تھی یا مسز شہروز کی بد دعا جو وہ بچ گیا تھا۔

"افف کب چھوٹے گی اس شخص سے ہماری جان۔۔"
شاہزیب کے صحیح سلامت ہونے کی خبر سن کر مسز شہروز چیخ کر بولی تھیں۔ ساتھ ہی اپنے دوسرے ہاتھ میں موجود حرام مشروب وہ اپنے اندر انڈیل گئی تھیں۔

شاہزیب کے اپنی بیوی کے ساتھ ہنی مون جانے کی خبر نے ان کے زخموں پر جلتی کا کام کیا تھا اور ساتھ ہی ایکسڈینٹ کی انوسٹیگیشن کا سن کر وہ خاصی پریشان ہو گئی تھیں۔

لیکن جلد ہی ان کے شیطانی دماغ میں ایک آئیڈیا آیا تھا جس پر وہ کھکھلا جت ہنس پڑی تھیں۔
شاہزیب کو برباد کرنے کا سوچتے ہی وہ مسرور ہو گئی تھیں۔

اس بات سے بے خبر کہ شاہزیب اسے بہت بری طرح مات دینے والا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

اذان کا الارم بجتے ہی عادل کی آنکھ کھل گئی تھی۔اس نے اٹھ کر بیٹھتے الارم بند کرتے بریرہ کو دیکھا تھا جو آدھے بیڈ پر پھیل کر سو رہی تھی۔۔

اس کو عجیب و غریب انداز میں سوتے دیکھ کر عادل کے ہونٹوں کو مسکراہٹ چھو کر گزری تھی۔

"بریرہ۔۔"

عادل نے اس کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرتے اسے اٹھایا تھا۔

"کیا ہے اب مجھے سونے بھی نہیں دیں گے؟"

وہ نیند میں بڑبڑائی تھی جبکہ عادل کی سر میں چلتی انگلیاں اسے سکون بخش رہی تھیں۔

"اٹھ جاو بریرہ نماز کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔"
اس نے بریرہ کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اٹھا کر بیٹھا دیا تھا۔ بریرہ نے مندی آنکھوں سے معصوم انداز میں عادل کو دیکھا تھا۔

"میں کل پڑھ لوں گی اب مجھے سونے دو پلیز۔۔"
وہ نیند میں جھولتی بول رہی تھی۔

"نہیں ابھی اٹھو شاباش۔۔"
عادل نے اس کے ماتھے کو چوم کر اس قدر نرم لہجے میں کہا تھا کہ وہ آنکھیں کھولنے پر مجبور ہو گئی تھی۔

"تم نے اتنے پیار سے کہا ہے تبھی اٹھ رہی ہوں۔۔"
وہ مکمل آنکھیں کھولتی ہلکی مسکان کے ساتھ بولی تھی۔

"تم جا کر پہلے فریش ہو جاو میں نہیں چاہتا تم دوبارہ سو جاو۔۔"

عادل نے اسے جلدی جلدی اٹھا کر واشروم کی طرف دھکیلا تھا۔

بریرہ نے اس کی بات سن کر خاموشی سے آنکھیں گھما دی تھیں۔ بریرہ کے فریش ہونے کے بعد وہ بھی فریش ہو کر وضو کر چکا تھا۔۔

نماز کے بنیادی تمام علم بریرہ کے پاس موجود تھا۔ عادل نے اسے اچھے سے پہلے ساری طرح نماز کے بارے میں سمجھایا تھا کہ کیسے اور کس طرح سے نماز ادا کی جاتی ہے۔۔

عادل کی سربراہی میں بریرہ نے اپنی زندگی کی پہلی نماز ادا کی تھی اور نماز پڑھتے اسے اپنی رگ رگ میں سکون اترتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ اسے اپنے اندر موجود خالی پن بھی کم ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

عادل کے دعا مانگتے دیکھ وہ بنا دعا مانگے اٹھ پڑی تھی۔ عادل نے اس کو اٹھتے دیکھ کر خاموشی سے اپنی دعا مکمل کی تھی۔

"تم نے دعا کیوں نہیں مانگی؟"

عادل نے دعا مانگتے ہی بریرہ سے پوچھا تھا۔

"میرا دل نہیں کر رہا تھا۔۔"

وہ نظریں جھکا کر بولی تھی۔ عادل اس کی کیفیت سمجھتا خاموش ہو گیا۔

ایک دن، دو دن اور اب ہر روز بریرہ عادل کے ہمراہ نماز پڑھتی تھی لیکن ایک بات عادل کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ دعا نہیں مانگتی تھی۔۔

"یہاں میرے پاس بیٹھو۔۔۔"

بریرہ نماز پڑھتی اٹھنے لگی تھی جب عادل نے اس کا ہاتھ تھامتے اسے روک لیا تھا۔

"مجھے سچ سچ بتاؤ ایسی کیا وجہ ہے جو تم دعا نہیں مانگتی؟"

عادل کے پوچھنے پر بر ہرہ نظریں جھکاتی اپنی شرٹ کے کنارے پر انگلی پھیرنے لگی تھی۔

"تمھاری خاموشی سے مجھے کوئی جواب نہیں مل رہا۔"
عادل کے بولنے پر وہ لب بھینچ گئی تھی۔

"میری جان جو بھی بات ہے تم مجھے بتا سکتی ہو۔۔"
عادل نے اس کا چہرہ تھام کر نرم لہجے میں بولا تھا۔

"میں بہت گنہگار ہوں۔۔۔ میں خود کو اس قابل نہیں سمجھتی کہ اس پاک ذات سے کچھ مانگ سکوں۔۔"
وہ عادل کے کندھے پر سر رکھتے انتہائی دھیمی آواز میں بولی تھی۔ اس کا بدلہ انداز عادل کو بے حد بھانے لگا تھا۔

"آئیندہ کے بعد کبھی ایسا مت سوچنا میرا رب تمھیں تمھاری سوچ سے بھی زیادہ چاہتا ہے۔۔۔ تم اس سے دعا مانگا کرو اس سے باتیں کیا کروں۔ تمھارے دل کو سکون ملے گا۔۔ میری جان۔۔"

عادل کے انداز اور بات سے ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکلتا اس کے گال پر بہہ نکلا تھا۔ جسے عادل نے اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا تھا۔

بریرہ نے عادل کی طرف دیکھتے مسکرا کر سر ہلاتے دعا کے لیے ہاتھ پھیلائے تھے۔

عادل ناشتہ کر کے ڈیوٹی کے لیے نکل گیا تھا آج کل وہ شاہزیب کے ایکسڈینٹ کی انویسٹیگیشن بھی کر رہا تھا اور ایک کیس کو بھی ڈیل کر رہا تھا۔

مسز شہروز کے خلاف وہ کافی ڈیٹیلز حاصل کر چکا تھا۔ جنھیں شاہزیب کے واپس آتے ہی وہ اس کے سپرد کرنے والا تھا۔
بریرہ دن بدن اس کے دل کے قریب ہوتی جا رہی تھی اب وہ اسے کسی قیمت میں بھی کھونا نہیں چاہتا تھا۔

Zanoor Writes

شاہزیب اپنا ماضی بتا کر افرحہ کی گود میں منہ چھپا گیا تھا۔ افرحہ کی آنکھیں نم پڑ گئی تھیں۔ جبکہ ہاتھ مسلسل شاہزیب کے بالوں میں حرکت کر رہے تھے۔

"شاہزیب آپ ٹھیک ہیں؟"

افرحہ نے جذبات سے بھاری پڑتی آواز کے ساتھ شاہزیب سے پوچھا تھا۔ جس نے بس ہنکار بھرا تھا۔ وہ کیا بتاتا ماضی نے سارے زخم ہرے کر دیے تھے۔ اسے تو اپنوں کی بے اعتباری اور باپ کے الفاظوں نے زندہ لاش بنا دیا تھا۔

"شاہزیب پلیز کچھ بولیں میرا دل گھبرا رہا ہے۔۔"

وہ زبردستی شاہزیب کا چہرہ اپنہ گود سے اٹھاتی اپنے ہاتھوں میں تھام گئی تھی۔ اس کی سرخ انگارہ آنکھیں اس کی تکلیف اور اذیت کے بارے میں بتا رہی تھیں۔

"یہاں۔۔ مجھے یہاں درد ہوا تھا جب میرے باپ نے میرے مرنے کی خواہش کرتے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا۔"

وہ اس کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھتا بولا تھا۔ افرحہ اس کی تکلیف پر تڑپ اٹھی تھی۔

"شاہزیب سنبھالیں خود کو۔۔"

اسے تکلیف میں دیکھتی وہ اسے اپنے سینے سے لگاتی تکلیف دہ لہجے میں بولی۔۔

"مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا ہے۔۔ کو۔۔ کوئی عورت اتنا بھی گر سکتی ہے مجھے علم نہیں تھا۔۔"

وہ اس کے غم میں شراکت کرتی بول رہی تھی۔

"شش تمھاری آنکھوں میں آنسو میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔"

وہ افرحہ کے آنسو دیکھتا خود کو مضبوط بناتا اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالوں میں تھام کر بولا تھا۔ افرحہ نے اس کی آنکھوں میں بے ساختہ دیکھا تھا جہاں بے پناہ محبت اور دیوانگی رقم تھی۔

"آپ مجھ سے وعدہ کریں اس عورت کو سزا دلوائیں گے۔۔مجھے تو یہ حیرانی ہے آپ نے ابھی تک اسے سزا کیوں نہیں دلوائی۔۔؟؟ اسے جیل میں سڑنا چاہیے تھا۔"

افرحہ نے اس کے ہاتھ کو تھامتے مضبوط لہجے میں کہا تھا۔

"میں واپس پاکستان نہیں جانا چاہتا۔۔"

شاہزیب سنجیدگی سے بولا تھا۔

"لیکن شاہزیب۔۔"

"میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا افرحہ اب چپ کر کے سو جاو۔۔"

شاہزیب اسکی بات کاٹتا اسے باہوں میں بھر کر لیٹ گیا تھا۔

"شاہزیب میں اتنی آسانی سے اس عورت کو جانے نہیں دوں گی۔۔اس کا منہ نوچ لوں گی۔۔اس کا اپنے ہاتھوں سے گلا دبا دوں گی۔۔"

افرحہ اس کے ساتھ لپٹتے بولی تھی۔شاہزیب نے اس کا رخ موڑتے اس کے ہونٹوں کو قید کرتے اس کی زبان بند کروادی تھی۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

عادل کو آج ہی مسٹر اور مسز شہروز کے بارے میں کافی حیران کن باتیں پتا چلی تھی جنھیں سن کر وہ بے یقین سا تھا۔

"کیا ہوا کن خیالوں میں گم ہو؟"

بریرہ نے اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ ہلاتے پوچھا تھا۔جب سے وہ ڈیوٹی دے لوٹا تھا ایسے ہی بی ہیو کر رہا تھا۔۔

" کہیں نہیں تم بتاو کیسا گزرا دن؟"

عادل نے اسے اپنے ساتھ کھینچ کر بیٹھاتے پوچھا تھا۔

"کچھ نہیں سیم روٹین تم بتاو مجھے افرحہ سے کب ملوانے لے کر جاوگے؟میرا اس سے ملنے کو بہت دل کر رہا ہے۔۔"

بریرہ نے ہلکی مسکان کے ساتھ کہا تھا۔

"ابھی وہ اپنا ہنی مون ٹرپ انجوائے کر رہی ہے جب واپس آئے گی تب ملوا دوں گا۔۔۔"
عادل نے اس کے بال سہلاتے جواب دیا تھا۔

"اوکے اور تم مجھے گھمانے کب لے کر جا رہے ہو؟؟"
بریرہ نے ہنس کر پوچھا تھا لیکن عادل کا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی تھی۔۔۔

"کیا بات ہے عادل؟"
بریرہ نے سیدھے ہوتے پوچھا تھا۔

"مجھے تمہارے پاسٹ کے بارے میں جاننا ہے۔۔۔"
وہ سنجیدگی سے بریرہ کا ہاتھ تھامتا بولا تھا جبکہ وہ ساکت ہو گئی تھی۔

"کیا پاسٹ؟ میرا کوئی پاسٹ نہیں ہے۔۔"
وہ گھبرا گئی تھی عادل کی بات سن کر۔۔۔

"جسٹ ریلکس۔۔ میری طرف دیکھو۔۔"
اس نے بریرہ کا چہرہ تھام کر نرمی سے کہا تھا۔

"ناو ٹیل می۔۔۔اور جھوٹ بولنے اور باتیں چھپانے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔"
عادل نے اسے وارن کیا تھا۔بریرہ نے ہونٹ کاٹے تھے۔وہ ایک گہری سانس خارج کرتے عادل کی طرف سے رخ پھیر گئی تھی۔

(بریرہ کا ماضی)
بریرہ جب سے پیدا ہوئی تھی تب سے ہی اس کی پرورش ملازمین نے ہی کی شاید ہی کوئی ایسا دن ہو گا جب اس کے پیرنٹس اس کے ساتھ ہوں گے۔۔ سکول کے پہلے دن سے کالج کے پہلے دن تک اس کے ماں باپ اس سے لاتعلق رہے تھے۔

بالکل ایسے ہی جیسے اسے پیدا کر کے احسان کر دیا ہو اور اسے دنیا کے حوالے چھوڑ دیا ہو۔۔

"مما یہ دیکھیں مجھے پرائز ملا۔"
آٹھ سالہ بریرہ نے خوشی سے بھاگ کر آتے اپنی ماں کو دکھایا تھا۔ جو شاید پہلے سے غصے میں بھری بیٹھی تھیں۔ بریرہ کو دیکھتے ہی انھوں نے اسے ایک زوردار تھپڑ مارا تھا۔۔

"اس منحوس کو کمرے میں لے جاؤ دماغ کھا رہی ہے میرا۔۔"
مسز شہروز ناگواریت سے چیخ کر ملازمہ سے بولی تھیں۔ بریرہ تو بری طرح ان سے سہم گئی تھی۔

تھپڑوں کا ایسا سلسلہ شروع ہوا کہ جب بھی مسز شہروز کو غصہ آتا وہ بریرہ پر اتار دیتی تھیں۔ بریرہ اپنی عمر کے بچوں کے مقابلے میں کافی خاموش رہنے لگی تھی۔ جب کہ ماں کے ہاتھ سے ہتھوڑے کی طرح پڑتے تھپڑوں اور مکوں کے نشانہ اسکے ذات کا حصہ بن گئے تھے۔

جس سے وہ مسز شہروز سے خاصا ڈرنے لگ پڑی تھی۔ جبکہ اس کا باپ ان کے معاملے میں بالکل بھی نہ بولتا تھا۔ بریرہ ان سے چند ایک بار بات کرنے کی کوشش کر چکی تھی مگر ان کی مصروفیات نے اسے مزید مایوس کر دیا تھا۔

وہ بارہ سال کی تھی جب اسے پتا چلا اس کے ماں باپ رات کے اندھیرے میں کیا گھناونا کام کرتے ہیں۔ وہ لوگ غیر مردوں اور عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھتے تھے۔

وہ عمر سے پہلے بڑی ہو گئی تھی اسے حالات نے بڑا کر دیا تھا۔ وہ ایک رات کمرے میں لیٹی ہوئی تھی جب ایک شخص اس کے کمرے میں آیا تھا وہ بری طرح ڈر گئی تھی اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی تھی جسے سن کر وہ آدمی فوراً الٹے قدم باہر نکل گیا تھا جس سے اس کی معصومیت بچ گئی تھی۔

اس دن کے بعد وہ ہر روز روم کس کمپلسری لاک کر کے رکھتی تھی۔ وہ ہائی سکول کے لاسٹ ائیر میں تھی جب اس کی کلاس فیلو اسے

کلب لے کر گئ تھی اور اسے شراب پلائی۔ شراب سے اسے اپنے سارے دکھ ختم ہوتے محسوس ہونے لگے تھے۔ تبھی وہ اکثر شاموں کو بارز اور کلبز میں پائی جانے لگی تھی اس کے گھر والوں کو کوئی پرواہ نہیں تھی وہ اسے بس منتھلی پاکٹ منی دے دیتے تھے اسکے علاوہ وہ بھاڑ میں جائے یا جہاں مرضی جائے انھیں فرق نہیں پڑتا تھا۔

جب اس نے یونیورسٹی جوائن کی تھی تب وہ چھوٹے سے اپارٹمنٹ میں شفٹ ہوگئ تھی۔ سٹڈیز کے دو سال بعد افرحہ اس کے ساتھ رہنے لگی تھی جس سے اس کی زندگی میں تھوڑا سدھار آنے لگا تھا مگر افرحہ بھی اسے حرام مادہ پینے سے روک نہ پائی تھی۔ جو کوئی نہ کر سکا وہ عادل نے کر دیکھایا تھا وہ بریرہ کے لیے روشنی بن کر آیا تھا۔

--

Zanoor Writes

افرحہ اور شاہزیب اپنے ہنی مون سے دو دن بعد ہی واپس آ گئے تھے۔ شاہزیب کی چھٹیاں ختم ہو چکی تھیں اور افرحہ کا بھی سمسٹر سٹارٹ ہو چکا تھا۔

افرحہ کو شاہزیب نے کچھ دن پہلے ہی بریرہ کا نمبر دے کر اسے ساری بات بتا دی تھی۔ کہ کیسے اسکے پیرنٹس اسے شادی کرنے کے لیے فورس کر رہے ہیں۔۔

عادل ضروری کام کے سلسلے میں شاہزیب سے ملنے یونیورسٹی آیا تھا اس کے ہاتھ کچھ ثبوت لگے تھے۔

"یہ دیکھو فوٹیج اور اس شخص کی ریکورڈنگ۔۔ مسز شہروز نے تمھیں مارنے کے لیے اسے پیسے دیے تھے۔۔"
عادل نے اسے بتایا تھا۔

"میں چاہتا ہوں تم اس کے خلاف کیس کرو۔۔ اس عورت کی وجہ سے میری بیوی نا جانے کتنے دن مجھ سے ناراض رہی۔۔ اور جو

خناس اس نے افرحہ کے دماغ میں بھرا تھا اس کا
حساب کتاب بھی کرنا ہے ابھی۔۔"
شاہزیب نے کرسی سے ٹیک لگاتے کہا تھا۔

"میرا ابھی کچھ حساب نکلتا ہے مسٹر اور مسز شہروز سے۔۔"
عادل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا تھا۔

"پھر دیر کس بات کی ہے؟ کام شروع کیا جائے۔۔"
شاہزیب ہنس کر بولا تھا۔

"تمھاری بیوی کیسی ہے؟"
شاہزیب نے سگریٹ سلگاتے اس سے پوچھا تھا۔

"ہاں وہ ٹھیک ہے۔۔"
بریرہ کے بارے میں سوچتے وہ مسکرا اٹھا تھا۔ جواباً شاہزیب نے
سر ہلا دیا تھا۔

"خیال رکھا کرو اپنی بیوی کا۔۔وقت اور حالات کی ماری ہے بالکل میری طرح۔۔"
شاہزیب نے گہرا کش لیتے کہا تھا۔

"مجھے سب پتا چل گیا ہے۔۔"
وہ لب بھینچ کر بولا تھا۔

"ہمم۔۔میں برداشت نہیں کروں گا اگر تم نے اسے کوئی بھی نقصان پہنچایا۔۔وہ افرحہ کی دوست ہے اور اگر افرحہ بریرہ کی وجہ سے پریشان ہوئی اور اس کی وجہ تم بنے تو اپنی خیریت منانا۔۔"
شاہزیب نے اسے پرسکون انداز میں دھمکایا تھا۔۔

عادل نے اس کی بات سن کر مسکرا کر اپنا سر جھٹکا تھا۔۔

Zanoor Writes

افرحہ شاہزیب سے پرمیشن لیتی آج بریرہ سے ملنے آئی تھی۔بریرہ کی ضد پر وہ لوگ باہر لنچ کرنے کے لیے گئے تھے جبکہ عادل نے فلحال بریرہ کو گھر سے نکلنے سے بھی سخت انداز میں منع کیا تھا چونکہ وہ مسٹر اور مسز شہروز کے خلاف کیس سٹارٹ کر چکا تھا۔

بریرہ افرحہ سے بات کر رہی تھی جب اس کی نظر کیفے کے شیشے سے باہر اوپن کیفے میں پڑی تھی۔

وہ سرسری نظر ڈالتی اپنا رخ افرحہ کی جانب موڑنے لگی تھی۔جب عادل کو عام کپڑوں میں ایک لڑکی کے ساتھ بیٹھے دیکھ کر اس کی آنکھیں ایک دم پھیل گئی تھی۔

جلن کے احساس سے اس کی آنکھوں میں مرچیں سی چھبنے لگی تھیں۔اسے کہاں منظور تھا وہ اسے اپنا دیوانہ بنا کر دوسری لڑکیوں کے ساتھ لنچ کرتا پھرے۔

"آر یو اوکے؟"

افرحہ نے اسے ایک دم خاموش ہوتے دیکھ کر پوچھا تھا۔

آنسوں کا پھندا اس کے گلے میں پھنس گیا تھا۔افرحہ پر ایک نظر ڈالتے اس کی نگاہیں دوبارہ باہر کی طرف گئی تھیں۔
افرحہ کی نظریں اس کی پیروی کرتیں عادل پر پڑی تھیں۔

"تم جیسا سوچ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہوگا بریرہ۔۔"
افرحہ اس کا سپاٹ چہرہ دیکھتی بولی تھی۔

"میں اس کمینے انسان کو چھوڑوں گی نہیں۔۔اور اس عورت کے بال نہ جڑ سے اکھیڑ دیا تو میرا نام بھی بریرہ نہیں۔۔"

وہ اندھی طوفان بن کر اٹھی تھی اور باہر کی جانب بھاگی تھی۔

"بریرہ رکو یار۔۔شاید وہ بھائی کی دوست ہوں۔۔"
افرحہ نے اس کو روکنا چاہا تھا مگر تب تک دیر ہو چکی تھی۔وہ روڈ کراس کرتی پھرتی سے عادل کے پاس پہنچ گئی تھی۔

"اس کی ساری دوستیاں آج میں اپنے ہاتھوں سے ختم کروں گی۔۔"
وہ غصے سے بڑبڑائی تھی۔

عادل جو اس کی اچانک یوں پہنچ جانے پر حیران ہوا ہی تھا کہ بریرہ کی حرکت سے اس کی آنکھیں ابل پڑی تھیں۔۔

"اس چڑیل کو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔"
بریرہ نے اس گوری سی لڑکی کے بال دبوچ لیے تھے۔

"بریرہ پاگل ہو گئی ہو چھوڑو اسے۔۔"
عادل ہڑبڑا کر سیٹ سے اٹھتا اسے دور کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔ مگر بریرہ نے مضبوطی سے اس لڑکی کے بال پکڑ رکھے تھے جس سے عادل اسے چھڑوا بھی نہیں پا رہا تھا۔

"تم سے میں بعد میں نمبٹتی ہوں۔۔ یہ جو تمھاری آنکھیں ہیں ان کا بھی انتظام کرتی ہوں۔۔ دوبارہ یہ کسی لڑکی کو دیکھنے کے قابل نہیں رہیں گی۔۔"

"ہٹو پیچھے۔۔ یہ ساری میری ڈھیل کا نتیجہ ہے تمھیں تو میں اچھے سے سیدھا کروں گی۔"
بریرہ نے عادل کو گھور کر دیکھا تھا۔ عادل اس کے بپھری ہوئی شیرنی کا روپ دیکھتا گھبرا گیا تھا۔

"عادل۔۔ ہیلپ می۔۔ شی از کریزی۔۔"
وہ لڑکی چیخی تھی۔ عادل نے بے بسی سے افرحہ کو دیکھا تھا جو اپنی ہنسی دبا رہی تھی۔

"اس سے کیا بول رہی ہو؟ مجھ سے بات کرو۔۔ یہ میرا شوہر ہے اور صرف میری ہی بات مانتا ہے۔۔"
بریرہ چیخ کر
بولی تھی۔ ان کے ارد گرد لوگ اکھٹے ہونے لگے تھے۔

"بس بہت ہو گیا۔۔ چلو یہاں سے۔۔"

عادل نے بریرہ کو کمر سے تھام کر پیچھے کیا تھا افرحہ نے جلدی سے اس کے ہاتھوں سے مقابل لڑکی کے بال آزاد کروائے تھے۔

"چھوڑو مجھے میں اس کا قتل کر دوں گی۔۔"
بریرہ نے اسکے شکنجے سے آزاد ہونے کی بہت سی کوششیں کی تھیں مگر عادل اسے گھسیٹتا ہوا اپنی گاڑی تک لے گیا تھا۔

اسے گاڑی میں بیٹھاتے وہ چائلڈ لاک لگا چکا تھا۔ بریرہ حلق پھاڑ کر چلا رہی تھی مگر وہ اگنور کرتا واپس کیفے گیا تھا جہاں افرحہ اس لڑکی سے معذرت کر رہی تھی۔

"آئی ایم سوری لنڈا مائی وائف از آلٹ بٹ کریزی۔۔"
عادل نے اسے بولتے افرحہ کو چلنے کا اشارہ کیا تھا۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی بریرہ عادل کی طرف جنگلی بلی بن کر جھپٹی تھی۔ عادل نے تیزی سے اپنے ڈیش بورڈ میں سے ہتھکڑی نکالتے اس کے دونوں ہاتھوں میں ڈال دی تھی۔

افرحہ کیب کروا کر گھر جا چکی تھی۔ اب صرف وہ دونوں ہی گاڑی میں موجود تھے۔۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی اس چڑیل کے پاس واپس جانے کی۔۔۔ اور مجھ سے بے وفائی کرنے کی۔۔ جھوٹے انسان۔۔۔"
وہ چیخ رہی تھی۔ جلن سے اس کے اندر انگارے جل رہے تھے۔۔

"شش۔۔ ایک دم خاموش۔۔ وہ میرے کیس کی گواہ ہیں اڈیٹ۔۔"
عادل نے اس کی گردن کو پکڑتے اسکا چہرہ اپنے بے حد قریب کر لیا تھا۔

"دوبارہ کبھی سوچنا بھی مت میں کسی لڑکی کے ساتھ مل کر تم سے بے وفائی کروں گا۔۔"
وہ شدت سے اس کے ہونٹوں کو چھوتا پیچھے ہٹ گیا تھا۔

گھر پہنچتے اس نے بازو سے پکڑ کر خاموش بیٹھی بریرہ کو باہر نکالا تھا۔

"اچھا آئی ایم سوری اب یہ میرے ہاتھ آزاد کر دو۔۔"
بریرہ اسکے جواب پر شرمندہ تھی تبھی خاموشی سے منمنائی تھی۔۔

"تم نے ایسا سوچا بھی کیسے میں تمھارے علاوہ کسی اور کہ پاس جاوں گا ؟"
اس نے بریرہ کے ریشمی بالوں کو کیچر سے آزاد کرتے اپنے ہاتھوں میں جکڑتے بے حد نرمی مگر سنجیدگی پوچھا تھا۔۔

عادل کو ہاتھ اٹھاتے دیکھ کر اس نے اپنا چہرہ چھپانے کی ناکام سی کوشش کی تھی۔

"میں کبھی مر کر بھی تم پر ہاتھ اٹھانے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا بریرہ۔۔"
عادل اس کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگاتا بولا تھا۔۔

"مم۔۔ میں ڈر گئی تھی مجھے لگا تم بھی مجھے چھوڑ جاؤ گے۔۔"
وہ اس کے سینے میں منہ دیتی کپکپاتی آواز میں بولی تھی۔۔ عادل نے نرمی سے اس کے بال سہلائے تھے۔۔

"میں تمھارے سارے خدشات ختم کرنا چاہتا ہوں۔۔ کیا اجازت ہے؟"
عادل نے اس کا چہرہ تھام کر سہلاتے ہوئے پوچھا تھا جبکہ بریرہ نے نم پلکیں جھکا کر دھیرے سے سر ہلا دیا تھا۔ وہ بھی عادل کے ساتھ اپنا رشتہ قائم کرنا چاہتی تھی۔

عادل نے اپنی جیب سے چابی نکالتے اس کے ہاتھ ہتھکڑی سے آزاد کر دیے تھے۔۔ اس کی ہلکی ہلکی سرخ کلائیوں کو پکڑتے اس نے اپنی لبوں سے لگائی تھی۔ جیسے اس کے درد کو دوا لگا رہا ہو۔

عادل نے اسکا چہرہ تھامتے نرمی سے جابجا اس کے چہرے پر اپنا ٹھنڈا لمس چھوڑتے اس کا لونگ کوٹ اتار کر زمین پر پھینک دیا تھا۔

اس کے چہرے کو تھامتے اس نے نرمی سے بریرہ کے ہونٹوں پر لمس چھوڑتے اس کے بکھرتے وجود کو خود میں سمیٹ لیا تھا۔

عادل کی انگلیوں کا سرسراتا لمس اسے شرم سے دوہرا کر رہا تھا۔اس کے سفید گال شرم وحیا سے سیب کی طرح لال ہو چکے تھے۔

شرم وحیا سے لبریز وہ اپنی نظریں جھکا کر خود کو مکمل طور پر عادل کے سپرد کر گئی تھی۔

اس کے نرم ونازک گالوں پر گلال بکھیرتے وہ اپنے لمس اور محبت سے اسے خود میں چھپا گیا تھا۔وہ ساری رات اسے اپنی محبت کا یقین دلاتا رہا تھا۔

بریرہ کے تھکے وجود کو باہوں میں بھرتے وہ اس کے گلابی ہونٹوں کو چھوتا لیٹ گیا تھا۔ بریرہ کو زور سے خود میں بھینچتا وہ سکون کی نیند سو گیا تھا جبکہ بریرہ کے چہرے پر بھی ایک سکون دار مسکراہٹ موجود تھی۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

مسٹر اور مسز شہروز مزے سے ڈنر کر رہے تھے۔ شہروز صاحب آج ڈیل فائنل کر کے آئے تھے جس پر وہ بے حد خوش تھے۔ اس بات سے خبر ان کے کالے کاموں اور ناجائز ڈیلوں کا سارا چٹھا نیوز چینلز پر نشر ہو رہا تھا۔ کچھ سالوں پہلے مسٹر شہروز نے ایک ایمپلوئے کو مار کر اپاہج کر دیا تھا اسکے اور ایسے کئی وکٹمز کی رپورٹس بھی میڈیا کے پاس پہنچ گئی تھی۔

مسز شہروز اپنی ہی دنیا میں مست تھی جب اپنی دوست کی کال اٹینڈ کی تھی۔

"یار نیوز پر دیکھو اس وقت تم لوگوں کے بارے میں خبریں چل رہی ہیں۔۔"

"کیسی خبریں؟"
کرسی سے کھڑے ہوتے وہ تیزی سے لاونج کی طرف بڑھی تھی۔مسٹر شہروز ماتھے پر بل ڈال کر کھانا ادھوڑا چھوڑ کر اس کے پیچھے گئے تھے۔جو ٹی وی چلا رہی تھیں۔

مسز شہروز فون بند کر چکی تھیں۔نیوز دیکھتے ہی ان کا رنگ فق ہو گیا تھا ساتھ ہی مسٹر شہروز کی بھی حالت خراب ہونے لگی تھی آخر ان کے کالے کرتوت جو لوگوں کے سامنے آنے لگے تھے۔۔

"ڈیم اٹ۔۔اب کیا ہو گا شہروز۔۔"
مسز شہروز نے پریشانی سے شہروز صاحب کی طرف دیکھا تھا جو خود پریشان نظر آرہے تھے۔

"مجھے یہ اس شاہزیب کا کام لگتا ہے اور اس پولیس والے کا۔۔"
مسٹر شہروز پر سوچ انداز میں بولے تھے انھیں صبح ہی بریرہ کی لوکیشن بھی پتا چل چکی تھی۔

"ہم برباد ہو گئے ہیں لیکن انھیں بھی ہم سکون میں رہنے دیں گے۔۔"
مسز شہروز نے بولتے ہی فون اٹھا کر کسی کو کال ملائی تھی۔

"اس سے پہلے پولیس ہمارے خلاف ایکشن لے ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہیے۔۔"
مسٹر شہروز نے سجیشن دی تھی جس کو سنتے ہی مسز شہروز فوراً راضی ہو گئی تھیں۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

صبح صبح کا وقت تھا عادل اور بریرہ سو رہے تھے جب ان کے گھر پر مسلسل بیل اور دستک سے عادل کی آنکھ کھلی تھی۔

وہ لوگ فجر کی نماز پڑھ کر ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی سوئے تھے۔ آج اسنے پولیس اسٹیشن سے بھی چھٹی لے لی تھی۔

وہ سارا دن بریرہ کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا۔ دروزہ کھولتے ہی اس کا سامنا پولیس سے ہوا تھا۔

"ہاؤ کین آئی ہیلپ یو؟"
عادل نے بھنویں اچکاتے پوچھا تھا۔

"آپ کے خلاف بریرہ شہروز کو کیڈنیپ کرنے کی رپورٹ ملی ہے۔۔"
پولیس آفسر نے جواب دیا تھا۔

"آپ اندر آسکتے ہیں۔۔ بریرہ میری وائف ہے آپ ان سے کنفرم کرسکتے ہیں۔۔ بائے داوے آئی ایم آلسو این آفسر۔۔"
عادل نے اسے اپنا پولیس کارڈ نکال کر دکھایا تھا۔

بریرہ نیند سے اٹھتی باہر نکلی تھی۔عادل کو پولیس آفسر کے ساتھ دیکھ کر اسے لگا تھا شاید وہ لوگ عادل سے ملنے آئے ہیں۔۔

"ایکسکیوز می میم۔۔ہم آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔"
لیڈی آفسر نے بریرہ کو دیکھتے کہا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے عادل مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔۔"
بریرہ نے ناسمجھی دے اسے دیکھا تھا جب لیڈی آفسر اسے پکڑ کر روم میں لے گئیں تھیں۔۔

"مسٹر عادل کے خلاف آپ کو کڈنیپ کرنے کا رپورٹ ہوئی ہے۔۔جو کہ آپ کے پیرنٹس مسٹر اور مسز شہروز نے آج صبح ہی کروائی ہے۔۔"
لیڈی آفسر نے بریرہ کو بتایا تھا۔

"ایکچولی میرے پیرنٹس میری زبردستی شادی کرنا چاہتے تھے جبکہ میں پہلے سے ہی عادل سے نکاح کر چکی تھی۔لیکن وہ مجھے فورس

کر رہے تھے سو میں نے ان کا گھر چھوڑ دیا میں ٹو نٹی ون ائیر کی ہوں سو میں الگ رہ سکتی ہوں۔۔"
لیڈی آفسر نے بریرہ کی بات اطمینان سے سنی تھی۔۔

"کیا واقعی آپ یہاں اپنی مرضی سے رہ رہی ہیں؟ مسٹر عادل آپ کو فورس تو نہیں کر رہے؟"

"نو۔۔ میں خود یہاں رہ رہی ہوں اور اپنے پیرنٹس سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی۔۔کیونکہ وہ لوگ مجھے ابیوز کرتے تھے۔۔"
اس نے لیڈی آفسر کو صاف صاف بتا دیا تھا۔۔

"اوکے میم ہم نے آپ کا بیان ریکارڈ کر لیا ہے آپ کو کچھ پیپر ورک کرنے کے لیے پولیس اسٹیشن آنا پڑے گا۔۔"
لیڈی آفسر بریرہ سے سارے سوال کے جوابات لیتی مطمئن ہو چکی تھی۔

بریرہ جب باہر نکلی تھی عادل نے اس کی طرف پریشانی سے دیکھا تھا۔بریرہ نے مسکرا کر اس کی پریشانی ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔

پولیس کے جاتے ہی عادل نے اسے زور سے اپنی باہوں میں بھر لیا تھا۔وہ ایک پل کو ڈر گیا تھا کہ شاید وہ بریرہ کو کھو دے گا۔اس کی باہوں میں لپٹی بریرہ بھی سکون محسوس کر رہی تھی۔
عادل جانتا تھا رات کو جو ثبوت انھوں نے مسز شہروز کے خلاف میڈیا کو دیے ہیں یہ ان کی وجہ سے ہوا ہے۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

افرح یونیورسٹی میں داخل ہوئی تھی جب اسے سب لوگوں کی نظریں خود پر محسوس ہوئیں تھیں۔

وہ بھنویں بھینچتی تیزی سے کلاس میں چلی گئی تھی۔اس کے کلاس میں اینٹر ہوتے ہی گہری خاموشی چھا گئی تھی۔پھر دیکھتے ہی دیکھتے

لوگ اپنی موبائل کی سکرینوں کو دیکھتے افرحہ کی طرف اشارہ کرنے لگے تھے۔

"ہاں یہ وہ ہی لڑکی ہے۔"

"دیکھنے میں تو معصوم لگتی تھی۔۔"

"گریڈز کے لیے کسی ٹیچر کے ساتھ ریلیشن بنا با اوہ مائی گوڈڈ سگسٹنگ۔۔"

مختلف سرگوشیاں سن کر وہ ساکت ہوگئی تھی۔اپنے موبائل پر میسج کی بیل سنتے اس نے کانپتے ہاتھوں سے میسج کھولا تھا۔جس میں اس کی اور شاہزیب کی تصویریں تھیں جس میں وہ اس کے گلے لگی ہوئی تھی۔

اس کو اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا۔۔پینک اٹیک محسوس کرتی وہ تیزی سے اپنے سامنے کھڑے لوگوں کو دیکھتی کوریڈوروں میں بھاگی تھی۔۔اس کا پاؤں اچانک مڑا تھا اور وہ زمین بوس ہو گئی تھی۔۔

لوگوں کا ہجوم اور سرگوشیاں اس کا سانس روک رہی تھی۔۔اسکے منہ سے بے اختیار شاہزیب کا نام نکلا تھا۔۔

اسے اپنے سینے میں شدید تکلیف محسوس ہو رہی تھی جب اچانک ہجوم کو چیرتا شاہزیب اس کے پاس پہنچا تھا۔۔افرحہ کی حالت دیکھ کر اس نے اپنے جبڑے بھینچ لیے تھے۔اس کے بیگ کو پکڑتے شاہزیب نے تیزی سے اس کا انحیلر نکالتے اس کے منہ کے قریب کرتے اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا۔

"میں تمھارے پاس ہوں۔۔افرحہ میرے سکون۔۔تمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔جسٹ ریلکس۔۔"
وہ افرحہ کے کان میں سرگوشیاں کر رہا تھا۔۔افرحہ کا سانس بحال ہوتے ہی وہ اسے باہوں میں اٹھاتا ہجوم میں سے گزر کر اپنے آفس میں لے گیا تھا۔

وہ جب یونیورسٹی داخل ہوا اسے تب ہی جیسی گڑبڑ کا احساس ہو گیا تھا۔ جسے پختہ لوگوں کی سرگوشیوں اور اس کے موبائل میں ملنے والے میسج نے کر دیا تھا۔۔

"شاہزیب ا۔۔ اب کیا ہو گا۔ و۔۔ وہ آپ کو نکال دیں گے۔۔
مم۔ میری وجہ سے آپ کی جوب چلی جائے گی۔۔"
افرحہ نے اس کی شرٹ کا کالر دبوچتے سہمے انداز میں کہا تھا۔۔

"اس میں تمھاری کوئی غلطی نہیں ہے۔۔ اور تمھارے منہ سے میں کچھ بھی الٹا سیدھا نہیں سننا چاہتا میں یہ سب خود
ہینڈل کر لوں گا۔۔"
افرحہ کا سارا الزام خود پر ڈال لینے سے اسے تکلیف محسوس ہوئی تھی۔۔ تبھی وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

افرحہ کا سرخ چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا وہ اسے نرمی سے صاف کر گیا تھا۔ افرحہ کے چہرے کو اوپر اٹھاتا وہ شدت سے اس کے ماتھے کو چوم گیا تھا۔۔

"مجھ سر نے بلایا ہے۔۔ تم ریسٹ کرو۔۔ کسی چیز کی ٹینشن نہیں لینی اوکے ؟ اس میں ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔۔"
وہ افرحہ کی گال کو ہاتھ کی پشت سے سہلاتا نرمی سے اس کے آدھ کھلے ہونٹوں کو چھوتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

وہ ابھی اسے اکیلا چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا مگر مجبوری کی وجہ سے چلا گیا تھا۔ افرحہ شاہزیب کے آفس کی کرسی پر بیٹھی میز پر سر رکھ گئی تھی۔ من میں دعائیں پڑھتی وہ سب کچھ صحیح ہونے کی دعا کرنے لگی تھی۔۔

Zanoor Writes

شاہزیب ڈین کے آفس میں لاک کر تا داخل ہوا تھا۔ چہرے پر چٹانوں سی سختی اسر بے حد سنجیدگی تھی۔

"کیا آپ اس کے بارے میں کچھ بتانا چاہیں گے مسٹر شاہزیب ؟"
انھوں نے چند تصویریں میز پر پھینکی تھی جو آج صبح ہی انھیں میل کے ذریعے ملی تھیں۔

"شی از مائی وائف۔۔"
اس نے بے تاثر انداز میں کہا تھا۔

" آپ جانتے ہیں یہ یونیورسٹی کے پالیسی کے اگینسٹ ہے۔۔ کہ کسی بھی ٹیچر اور سٹوڈنٹ کا ریلیشن شپ نہیں ہونا چاہیے۔۔ آپ کو ہمیں پہلے ہی انفارن کر دینا چاہیے تھا۔"
ڈین کرخت آواز میں بولا تھا۔

"اس سے ہماری یونیورسٹی پر نیگیٹو افیکٹ پڑا ہے۔۔آپ کی اس لاپرواہی کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔۔"
ڈین نے اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھتے کہا تھا جو پتھر کا مجسمہ بنا بیٹھا تھا۔

"میں جوب سے ریزائن کر دوں گا بٹ افرحہ کو آپ کچھ نہیں کہیں گے۔۔"
شاہزیب نے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کہا تھا۔

"یہ فیصلہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کریں گے۔۔فلحال مس افرحہ کو یونیورسٹی سے ایکسپل کیا جا رہا ہے۔۔"
ڈین کی بات نے اسے بھڑکا دیا تھا۔اسے اپنی فکر نہیں تھی اسے افرحہ کی فکر تھی۔

"آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔اٹس مائی مسٹیک۔۔"
وہ کھڑا ہوتا چیخا تھا۔ڈین کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے۔

"مسٹر شاہزیب یہ میرا فیصلہ نہیں ہے مجھے بھی آرڈرز ملے ہیں۔۔ناویو کین گو۔۔کل میٹنگ میں آپ سے اور مس افرحہ سے بات ہو گی۔۔"

ڈین نے کرخت لہجے میں کہا تھا۔۔شاہزیب کافی دیر اس سے بحث کرتا رہا تھا۔لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا آخر کار وہ غصے سے بھرا زور سے ڈین کے آفس کا دروازہ بند کر کے نکل آیا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

افرحہ پریشانی سے شاہزیب کا انتظار کرتی آفس میں چکر لگانے لگی تھی۔دروازہ کھلتے ہی وہ اس کی جانب مڑ گیا تھا۔

"اب کیا ہو گا شاہزیب۔۔؟"

اس نے شاہزیب کو واپس آتے دیکھ کر پوچھا تھا۔

"کیا وہ آپ کو جوب سے نکال دیں گے۔۔۔؟مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے شاہزیب۔۔"

اس نے کانپتی آواز میں شاہزیب دے کہا تھا جو دو گھنٹے ڈین سے سر کھپا کر آرہا تھا۔

"کچھ نہیں ہو گا۔۔ تم ٹینشن مت لو۔۔"
شاہزیب نے پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگاتے کہا تھا۔۔

"کیا بات ہوئی ہے شاہزیب مجھے بھی کچھ بتائیں۔۔ میری پریشانی سے جان نکل رہی ہے۔۔"
افرحہ جھنجھلا کر اونچی آواز میں بولی تھی۔

"وہ تمھیں ایکسپل کرنا چاہتے ہیں ڈیم اٹ۔۔۔"
وہ اونچی آواز میں چیخا تھا۔۔ اسے اپنی فکر نہیں تھی۔۔ اسے افرحہ کے فیوچر کی فکر تھی۔ اس کے پاس اتنا پیسہ تھا کہ وہ ساری زندگی بنا جوب کیے گزار سکتا تھا۔۔

افرحہ اسکی اونچی آواز سنتی سہم گئی تھی۔ شاہزیب نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسے سینے سے لگا تھا۔۔

"سوری۔۔ ساری غلطی میری ہے مجھے ٹائم پر ہی جوب چھوڑ دینی چاہیے تھے۔۔اس میں تمھاری کوئی غلطی نہیں ہے۔۔ میں سب سنبھال لوں گا۔۔"

وہ بھاری آواز میں افرحہ سے بولا تھا۔جبکہ نرمی سے اس کی کمر سہلاتا وہ اسے پرسکون کر گیا تھا۔۔

"اٹس اوکے۔۔ شاہزیب آپ پریشان مت ہوں سب صحیح ہوجائے گا۔"

افرحہ نرم آواز میں بولی تھی۔شاہزیب نے جوابا ہنکار بھرا تھا جبکہ اس کا دماغ فل سپیڈ سے دور رہا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"عادل تم نے مسز شہروز کے خلاف ثبوت پولیس کو دے دیے ہیں؟؟"

شاہزیب یونیورسٹی سے واپس آچکا تھا۔ افرحہ کو وہ ریسٹ کرنے کا بول چکا تھا۔ عادل کو وہ کال کرکے سب بتا چکا تھا۔ اسے پہلے ہی شک تھا یہ سارا کام مسز شہروز نے ہی کیا ہوگا۔۔

اسے اس عورت سے سخت نفرت ہونے لگی تھی۔ اس کا دل تو کر رہا تھا وہ سامنے ہوتی اور وہ اپنی ساری گن اس پر خالی کر دیتا۔

"ہاں آج صبح ہی دیے ہیں مگر وہ لوگ بھاگ نکلے ہیں۔۔ پولیس نے ان کے گھر ریڈ کی لیکن وہاں کوئی موجود نہیں ہے۔۔"
عادل کے جواب نے اسے مزید بھڑکا دیا تھا۔

"تمہیں ایک کام دیا تھا تم وہ بھی نہیں کرپائے۔۔۔ تمہارا پولیس میں ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔"
وہ غصے سے بولا تھا۔ ان کا بھاگ نکلنا کتنا خطرناک ہو سکتا تھا اس کا اندازہ شاہزیب کو تھا۔ وہ لوگ شاہزیب کو قتل کروانے کے منصوبے بنا سکتے ہیں اب تو ان کی عزت کا ستیاناس ہوا ہے وہ لوگ زخمی بن کر وار کریں گے۔۔

" مجھے کیا پتا تھا وہ یہ وہ کر دیں گے۔۔ تم نے ہی کہا تھا پولیس کو اگلے دن ثبوت دینا۔۔"
عادل جھنجھلا کر بولا تھا۔ وہ بھی بریرہ کے لیے بے حد پریشان تھا۔۔

"میں ڈینیل کی مدد لینے لگا ہوں یہ پولیس والوں سے کچھ نہیں ہو پائے گا۔۔ اب یہ میں اپنے طریقے سے ہینڈل کروں۔گا۔۔"
شاہزیب نے گہری سانس بھرتے غصہ کم کیا تھا۔۔

"اوکے ٹھیک ہے ڈینیل سے مدد لے لو مگر جلدی کرو۔۔ صبح والے واقع کے بعد میں بریرہ کو اکیلا چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہتا۔۔"
عادل نے اپنی پریشانی ظاہر کی تھی۔

"روحان کو بلا لو تمھاری غیر موجودگی میں وہ بریرہ کو سیف رکھے گا۔۔"
شاہزیب کی بات سنتا عادل ہتھے سے اکھڑ گیا تھا۔

"بالکل بھی نہیں۔۔مجھے وہ شخص بریرہ کے آس پاس بھٹکتا ہوا زہر لگتا ہے۔۔۔"

عادل کی کیفیت سمجھتے شاہزیب نے آنکھیں گھمائیں تھیں۔

"تم اپنی جیلیسی کو کنٹرول کرو اور بریرہ کی سیفٹی کے بارے میں سوچو۔۔باقی تمھاری مرضی۔۔۔"

شاہزیب نے سنجیدگی سے کہا تھا جس پر عادل بھی سوچ میں پڑ گیا تھا۔

"اوکے تم ڈینیل سے بات کرو میں بھی دیکھتا ہوں اس مسز شہروز کو جیل میں بند کروا کر ہی میں سکون کا سانس لوں گا۔۔"

عادل جوابا بولا تھا جس پر شاہزیب ہنکار بھر گیا تھا۔

Zanoor Writes

شاہزیب ڈینیل سے بات کرتا اسے سب کچھ بتا چکا تھا۔افرحہ کے ساتھ رات کو ڈنر کرتے وہ لوگ ایک تھکا دینے والے دن کے بعد سو چکے تھے۔۔

لگاتار بجتی فون کی رنگ سے شاہزیب کی آنکھ کھلی تھی۔پاکستانی نمبر سے فون آتا دیکھ کر وہ ماتھا مسلتا افرحہ پر کمفرٹر اوڑھتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"بابا کو ہرٹ اٹیک ہوا ہے تمھیں یاد کر رہے ہیں۔۔"
کال اٹھاتے ہی اس کے کانوں میں اپنے باپ میر شاہ کی آواز پڑی تھی۔حاتم شاہ کی حالت سن کر اس نے سختی سے لب بھینچ لیے تھے۔

"تمہارا دل کیا تو آجانا۔۔ڈاکٹر نے انھیں ہر قسم کی ٹینشن سے دور رکھنے کا کہا ہے۔۔"
میر شاہ نے اس کی خاموشی محسوس کرتے مزید کہا۔

"میں نہیں آرہا پاکستان اور دوبارہ مجھے کبھی کال مت کیجیے گا۔۔ میرا آپ سے اور اس گھر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔"

وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔ اس کی جذبات سے عاری آواز نے میر شاہ کو غصہ دلا دیا تھا۔

"تم سے امید بھی کیا کی جا سکتی ہو۔۔ تم ہمارے خاندان کے لیے ایک دھبہ ہو۔۔ میں نے تمھیں شوق سے فون نہیں کیا تھا۔۔ بابا کی حالت نے مجبور کیا تھا۔۔ اگر بابا کو کچھ بھی ہوا تو تم اس کے ذمہدار ہو گے۔۔۔"

میر شاہ زہر خند لہجے میں بولے تھے۔۔

"ہر برے کام پر میرا نام لگانا تو ویسے بھی آپ کا اور آپ کی بیوی کا دوسرا کام ہے۔۔"

وہ بھی جواباً غصے سے بولا تھا ان کی باتوں سے اس کی رگ رگ میں زہر گھل گیا تھا۔

"میرے ساتھ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی میں فاطمہ کے بارے میں کوئی فضول بات سنوں گا۔۔اور کوئی ضرورت نہیں یہاں آنے کی سڑتے رہو ساری زندگی کینیڈا میں۔۔"

وہ غصے سے بولتے شاہزیب کو مزید طیش دلا گئے تھے۔۔۔شاہزیب نے غصے میں فون دیوار پر دے مارا تھا۔فون ٹوٹ کر زمین بوس ہو گیا تھا۔

"شاہزیب۔۔"

افرحہ نے نرمی سے اسے پکارتے پیچھے سے اس کے گرد اپنے بازو باندھ لیے تھے۔افرحہ کے نرم و ملائم لمس اور میٹھی آواز نے اس کو پر سکون کر دیا تھا۔

افرحہ کو بازو سے پکڑتے اپنے آگے کرتا وہ اس کو مضبوطی سے خود میں چھپاتا اس کی گردن میں منہ چھپا گیا تھا۔افرحہ پاوں کے بل اوپر اٹھتی نرمی سے اس کے گردن کے بالوں کو سہلانے لگی تھی۔

"کس کا فون تھا شاہزیب۔۔"

اس نے نرم آواز میں پوچھا تھا۔

"بابا۔۔میر شاہ کا فون تھا دادا کو ہرٹ اٹیک آیا ہے مجھے پاکستان بلا رہے ہیں۔۔"
اس کے منہ میں لفظ "بابا" دب گیا تھا۔

"ہمیں پاکستان جانا چاہیے انھیں آپ کی ضرورت ہے۔۔"
افرحہ پریشانی سے بولی تھی۔داداجان کی طبیعت خرابی کا سن کر وہ فوراواپس پاکستان جانا چاہتی تھی۔

"میں واپس پاکستان نہیں جانا چاہتا۔۔"
وہ بھاری آواز میں بولا تھا۔

"آپ فلائیٹ بک کروائیں ہم پاکستان جائیں گے۔۔داداجان کو آپ کی ضرورت ہے۔۔"
افرحہ نے دوٹوک انداز میں کہا تھا۔شاہزیب خاموشی سے لب بھینچتا اس کی خوشبو خود میں اتارنے لگا تھا۔

شاہزیب لائن فلائیٹ بک کروا چکا تھا۔ دوبارہ سونے کی بجائے وہ لوگ پیکنگ کرنے لگ پڑے تھے۔ شاہزیب ساری سچوئیشن عادل اور ڈینیل کو بتاتا ساتھ ہی اپنی یونیورسٹی کو بھی انفارم کر چکا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"آج میں بہت خوش ہوں۔۔بہت زیادہ۔۔"
وہ خوشی سے لہراتی بولی تھی آخر جس شخص کا انتظار تھا وہ واپس پاکستان آنے والا تھا۔

"اس کی بیوی کا انتظام بھی کرنا ہوگا۔۔"
افرحہ کے بارے میں سوچتے زباریہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔

جب شاہزیب چند ماہ پہلے پاکستان آیا تھا وہ تب ہی اس سے دوبارہ ملنا چاہتی تھی لیکن اس کی شادی کی خبر نے اس کو آگ لگا دی تھی۔ اس سے پہلے وہ کوئی پلان بناتی وہ واپس کینیڈا چلا گیا تھا۔۔

"تمھیں پانے کے لیے اس بار میں ہر حد سے گزر جاوں گی شاہزیب میر حاتم۔۔"
وہ مسکراتی ہوئی اپنے موبائل میں اس کی تصویر دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

ارشد جو ابھی آفس سے لوٹا تھا اسے پاگلوں کی طرح تصویر سے باتیں کرتے دیکھ کر لب بھینچ گیا تھا۔ اگر اسے زباریہ سے محبت نہ ہوتی تو وہ اسے کب کا فارغ کر چکا ہوتا۔۔ مگر آہ۔۔ محبت نے اسے تباہ کر دیا تھا۔ آہستہ آہستہ اس کا دل زباریہ سے اٹھنے لگا تھا۔ اور اس کی ایک اور وجہ تھی جسے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

وہ اسے نفسیاتی اور پاگل لگنے لگی تھی جو شاہزیب کی تصویر کو گھنٹوں بیٹھی حسرت سے دیکھتی رہتی تھی۔۔ اس کا دل کرتا تھا اب وہ اسے چھوڑ کر کہیں دور چلا جائے۔۔

"جان آ گئے تم۔۔ میرے لیے پھول نہیں لائے۔۔۔"
وہ ارشد کو دیکھتی موبائل بند کرتی اسے خالی ہاتھ دیکھ کر غصے سے بولی تھی۔وہ بے شک جتنا شاہزیب کو پانے کی چاہ کرتی وہ جیسی زندگی جی رہی تھی اس کی وجہ ارشد ہی تھا تبھی اسے وہ کھینچ کر اپنے حسن اور باتوں کے زیرِ اثر رکھتی تھی۔

"ہمم۔۔باہر پڑے ہیں جا و لے لو۔۔"
ارشد نے بے زار لہجے میں کہا تھا جسے اگنور کرتی وہ باہر بھاگی تھی۔ارشد نے اس کے جاتے ہی سکون کا سانس لیا تھا ورنہ اس کی موجودگی میں اس کا دم بھی گھٹنے لگا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

شاہزیب اور افرح پہلی فلائٹ سے پاکستان پہنچ گئے تھے۔۔گھر سامان رکھتا شاہزیب افرح کے ساتھ آتے ہی

بنا آرام کیے ہوسپٹل روانہ ہو گیا تھا۔ وہ ظاہر نہیں کر رہا تھا مگر اس کے ہر اشارے سے اس کی بے چینی صاف واضح ہو رہی تھی۔

"داداجان بالکل ٹھیک ہوں گے۔۔ آپ زیادہ پریشان مت ہوں۔۔"
شاہزیب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی وہ نرمی سے بولی تھی۔ شاہزیب نے سر ہلانے پر گزارا کیا تھا۔۔

"میرے ساتھ رہنا۔۔"
شاہزیب نے افرحہ کو کہا تھا جو اس کے ساتھ چلتی سر ہلا گئی تھی۔

ریسپشنسٹ سے ہوٹل روم کا پوچھتے وہ لوگ مطلوبہ روم میں چلے گئے تھے۔۔

"شاہزیب۔۔ میرے شہزادے۔۔"
حاتم شاہ جو بیڈ پر لیٹے کوئی کتاب پڑھ رہے تھے دروازہ کھلنے کی آواز پر سر اٹھاتے شاہزیب کو دیکھتے کانپتی آواز میں بولے تھے۔

"دادا آپ نے اپنی یہ کیا حالت بنالی ہے؟"
شاہزیب ان کا ضعیف وجود دیکھتا بولا تھا۔افرح اندر جانے کی بجائے باہر رک گئی تھی وہ چاہتی تھی شاہزیب کھل کر ایک بار حاتم شاہ سے بات کرلے۔۔۔

"تمھارے دادا اب پہلے جیسے نہیں رہے۔۔بس اب مرنے کی عمر ہو گئی ہے۔۔میں چاہتا ہوں آخری دن اپنے پوتے کے ساتھ گزاروں۔۔"
وہ مسکر کر بولے تھے۔۔ان کی بات سن کر شاہزیب کے گلے میں آنسوں کا پھندا سا پھنس گیا تھا۔

"کیسی بات کر رہے ہیں۔۔ابھی آپ کی عمر ہی کیا ہے۔۔"
وہ ان کے قریب بیٹھتا ان کا جھریوں سے بھرا ہاتھ تھام کر اپنے ہونٹوں سے لگا گیا تھا۔وہ جیسے بھی تھے لیکن مشکل وقت میں انھوں نے ہی اس کی کینیڈا جانے میں مدد کی تھی۔۔

"ہاہاہا۔۔۔ تم سے ایک بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔۔ جانتا ہوں بہت دیر کر دی لیکن ابھی بھی وقت تھا۔"

وہ ہنس کر ایک دم سنجیدہ ہوئے تھے۔ شاہزیب نے انھیں سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔

"مجھے پتا ہے اس دن تم نے کچھ غلط نہیں کیا تھا۔۔ میں تمھارا ساتھ دینا چاہتا تھا لیکن اس وقت نہیں دے پایا۔۔ یہ ہی میری سب سے بڑی غلطی تھی۔۔ میری خاموشی نے تمھیں مجھ سے دور کر دیا۔۔ اور بدگمان بھی۔۔"

وہ نم آنکھوں سے بول رہے تھے۔۔ شاہزیب نے لب بھینچ کر ضبط سے سرخ پڑتی آنکھوں سے انھیں دیکھا تھا۔

"میں جانتا ہوں بہت دیر کر دی لیکن پھر بھی ایک ہی بات کہوں گا مجھے معاف کر دو شاہزیب مظلوم تو تم تھے لیکن ظلم بھی تم ہر ہی ڈھائے گئے۔۔"

انھوں نے اپنا کانپتا ہاتھ آگے بڑھتے شاہزیب کے سر پر دھرا تھا جو بالکل ساکت بیٹھا تھا۔۔ان کے کانپتے ہاتھ جو شاہزیب نے مضبوطی سے تھام لیا تھا۔۔

"آپ سے میری کوئی ناراضگی نہیں ہے داداجان۔۔بس آپ جلدی سے ٹھیک ہوجائیں۔۔"
وہ بمشکل مسکراتا بولا تھا جبکہ جذبات کی شدت سے اس کا دل پھٹ رہا تھا سارے زخم ہرے ہوگئے تھے۔۔

شاہزیب ابھی مزید کچھ بولتا کہ باہر سے آنے والی اونچی آوازوں نے اسے روک دیا تھا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

افرح خاموشی سے کمرے کے باہر کھڑی تھی۔جب فاطمہ بیگم اور میر شاہ وہاں پہنچے تھے۔۔

"لڑکی اس کمرے کے باہر کیوں منڈلا رہی ہو؟"
وہ دور سے ہی اسے دیکھ چکی تھیں تبھی بنالحاظ کیے بولی تھی۔

"شاہزیب کی بیوی ہے یہ۔۔"
اس سے پہلے افرح جواب دیتی میر شاہ نے اس پر کٹیلی نظر ڈال کر پھیرتے ہوئے کہا تھا۔ انھیں پتا چل گیا تھا یقینا اندر شاہزیب موجود ہے۔۔

افرح میر شاہ اور ان کے ساتھ کھڑی فاطمہ کو دیکھ کر جانچکی تھی کہ یہ ہی شاہزیب کی سوتیلی ماں ہے۔۔

"اوہ تو یہ ہے وہ گھٹیا لڑکی جس نے اس گھٹیا شخص سے شادی کی۔۔"
فاطمہ بیگم شاہزیب کا نام سن کر بھڑک اٹھی تھیں۔۔

"آپ بڑی ہیں اس لیے میں کچھ بول نہیں رہی مگر شاہزیب کے خلاف میں ایک لفظ بھی نہیں سنوں گی۔۔"

افرحہ غصے کو بمشکل کنٹرول کرتی چیخ کر بولی تھی۔فاطمہ بیگم اس کی بات پر مزید آگ اگلنے لگ پڑی تھی۔۔

"شاید تمھیں اس نے بتایا نہیں وہ کتنا گھٹیا آدمی ہے اپنی خالہ جیسی عورت سے۔۔۔"

"چپ۔۔۔ بالکل چپ۔۔ اس گندی عورت کا نام بھی مت لیجیے گا۔۔وہ تو عورت کے نام پر دھبہ ہے۔۔اور اگر ایک لفظ مزید آپ نے شاہزیب کے خلاف بولا تو میں کوئی لحاظ نہیں کروں گی۔۔"
افرحہ غصے کی شدت سے کانپتی چیخی تھی۔

"فاطمہ خاموش ہوجاو۔۔"
میر شاہ معاملہ بگڑتے دیکھ کر بولے تھے۔لوگ ان کی طرف متوجہ ہونے لگے تھے۔

"یقینا اس نے تمھارا برین واش کیا ہوگا۔۔اوہ بی بی اپنی آنکھیں کھولو میری بہن معصوم تھی اب اسے کچھ کہا تمھاری زبان گدی سے کھینچ لوں گی۔۔"

فاطمہ بیگم چیخ کر بولی تھیں۔۔

"میں بولوں گی۔۔ بار بار بولوں گی وہ گندی عورت۔۔۔ عورت کہلانے کے لائق نہیں ہے۔۔"
افرحہ ابھی بول ہی رہی تھی جب فاطمہ بیگم کا ہاتھ اٹھا تھا۔

افرحہ نے زور سے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔ تھپڑ نہ بجنے پر اس نے آنکھیں دھیرے سے کھولی تھیں۔ جہاں شاہزیب فاطمہ بیگم کی کلائی کو پکڑے ان کا ہاتھ افرحہ کے چہرے تک پہنچنے سے پہلے روک چکا تھا۔

"میری بیوی پر ہاتھ اٹھانے کے بارے میں دوبارہ سوچیے گا بھی مت۔۔ اس کے معاملے میں مجھ میں صبر نام کی کوئی چیز نہیں۔۔ بنا لحاظ کیے ہاتھ توڑ دوں گا۔۔"
شاہزیب زور سے ان کا ہاتھ جھٹکتا اونچی آواز دھاڑا تھا۔ میر شاہ نے ڈگمگاتی فاطمہ کو فوراً تھام لیا تھا۔۔

"زرا شرم نہیں ہے تم میں۔۔ یہ ماں ہے تمھاری۔۔"
میر شاہ غصے سے بولے تھے۔

"بالکل غلط۔۔ یہ میری ماں نہیں سوتیلی ماں ہیں۔۔ جنہیں میں اپنی ماں کا رتبہ دینے سے انکار کر چکا ہوں۔۔ میرے لیے یہ صرف اس بیچ اور گھٹیا عورت کی بہن ہیں جس نے میری زندگی تباہ کر دی۔۔"
شاہزیب کی غصے سے رگیں پھول گئی تھیں۔۔ افرحہ نے اس کا بازو نرمی سے سہلاتے اسکا غصہ کم کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ شاہزیب نے افرحہ کو تھامتے بنا لحاظ کیے فوراً خود میں بھینچ لیا تھا۔ ورنہ ناجانے وہ غصے میں کیا کر جاتا۔۔

"میری بہن کے خلاف بکواس کرنے کی ضرورت نہیں۔۔"
فاطمہ سنبھل کر چیخی تھی۔

"انکل پلیز انھیں یہاں سے لے جائیں۔۔"
افرحہ نے شاہزیب سے دور ہٹتے کہا تھا۔ میر شاہ معاملہ بگڑتے دیکھ کر فوراً فاطمہ کو وہاں سے لے گئے تھے۔۔ افرحہ سب سے

معذرت کرتی شاہزیب کو روم میں لے گئی تھی۔۔ جہاں حاتم شاہ پریشان سے بیٹھے تھے۔۔

"شاہزیب۔۔"
حاتم شاہ نے اسے بلایا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں داداجان۔۔"
وہ بھاری آواز میں بولا تھا۔

"یہ تو ایک دم فٹ ہیں داداجان۔۔ میں آپ کے پوتے کا خاص خیال رکھتی ہوں۔۔ آپ بتائیں کیسے ہیں؟"
افرحہ نے شاہزیب کا دھیان ہٹانے کے لیے بات شروع کی تھی جس میں وہ کامیاب ہو گئی تھی۔۔

Zanoor Writes

"عادل کیا بنا؟ پتا چلا وہ لوگ کہاں گم ہیں؟"

عادل ڈیوٹی سے لوٹا تھا جب بریرہ نے اسے پانی پکڑاتے پوچھا تھا۔ اپنے ماں باپ کے یوں چھپ جانے سے وہ بھی بے حد پریشان تھی۔

وہ جانتی تھیں مسز شہروز کتنی تیز ہیں اور کس حد تک جا سکتی ہیں۔

"کچھ پتا نہیں چل رہا۔۔ وہ لوگ ایسے غائب ہوئے ہیں جیسے کبھی یہاں تھے ہی نہیں۔۔"
عادل بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا تھا۔ بریرہ کے پاس سے اٹھتا وہ لاونج میں چکر لگانے لگ پڑا تھا۔

"عادل از ایوری تھنگ آلرائیٹ۔۔؟"
اس نے بھنویں بھینچ کر پوچھا تھا۔ عادل کے چہرے سے ہی پریشانی چھلک رہی تھی۔

"آج صبح ہی مسز شہروز کے کمرے کی تلاشی لی گئی تھی۔ اس میں سے کچھ فائلز اور رپورٹز ملی ہیں۔۔ اور کنٹریکٹس"

عادل جبڑے بھینچ کر بولا تھا۔

"تو اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے؟"
بریرہ نے ناک چڑھاتے پوچھا۔

عادل اس کے قریب آکر بیٹھتا اس کے ہاتھ نرمی سے تھام گیا تھا۔

"اس میں تمھارے اڈپشن پیپرز ہیں۔۔ تم ان کی بیٹی نہیں ہو۔۔"
اس نے لب بھینچ کر بتایا تھا۔ عادل کی نظریں مسلسل اس کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھی جو یک دم ساکت ہو گئی تھی۔

"ا۔۔اچھی ب۔۔بات ہے ن۔ی۔۔ یہ۔۔؟"
وہ مسکرا کر بولی تھی۔۔ عادل نے اسے کھینچ کر زور سے سینے سے لگا لیا تھا۔

"انھیں بچہ لینے کی ضرورت ہی کیا تھا جب انھوں نے مجھ پر اتنے ظلم ڈھانے تھے۔۔"

وہ اس کے سینے میں منہ دے کر چیخی تھی۔ عادل کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

"ک۔۔کون ہیں میرے پیرنٹس؟ کیا انھیں مجھ سے پیار نہیں تھا جو یوں کسی غیر کی جھولی میں ڈال دیا؟"
وہ سیدھی ہوتی ایک دم چیخ کر بولی تھی۔

"جن کا نام اڈاپشن پیپرز پر تھا ان کی ڈیتھ ہو چکی ہے بریرہ اکیس سال پہلے۔۔ان کی ڈیتھ کے ایک ماہ پہلے مسز شہروز نے تمھیں اڈاپٹ کیا تھا۔۔"
عادل کی بات سے وہ ایک دم خاموش ہو گئی تھی۔

"شاید میری زندگی پیرنٹس کا پیار ہی نہیں لکھا تھا۔۔"
وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی بولی تھی۔

"اٹس اوکے تمھارے رونے کو دل کر رہا ہے تو رو لو دل ہلکا ہو جائے گا۔۔"

عادل نے اسے سینے سے لگاتے اس کے بالوں کو نرمی سے چھوتے کہا تھا۔ جس پر وہ زور سے رونے لگی تھی۔

#Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"تمھیں اپنی بیوی کے پاس اس کی حفاظت کے لیے چھوڑ رہا ہوں۔۔ میری مجبوری نہ ہوتی تو تمھیں کبھی نہ بلاتا۔۔"

عادل نے دانت کچکچاتے ہوئے روحان سے کہا تھا۔

"واٹ ایور ہسے بھی بریرہ مجھے پسند کرتی ہے میرے علاوہ وہ کسی کو برداشت نہیں کرے گی۔۔"

اس نے بھی آگ لگانے کی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ عادل نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔ جو بے شرموں کی طرح ہنسنے لگا تھا۔

"کیا ہوا؟ جیلیس ہو رہے ہو؟"

روحان نے سیٹی بجاتے ہوئے اسے مزید سلگایا تھا۔

"میری بیوی کے ساتھ فلرٹ کرنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔"
عادل نے اسے کالر سے دبوچتے اپنی گن نکالی تھی۔

"ورنہ یہ ساری گولیاں تمھارے اندر اتارنے میں مجھے بالکل بھی دیر نہیں ہوگی۔۔"
اس کی دھمکی پر وہ ڈرنے کی بجائے کھل کر مسکرایا تھا۔

"کیا تمھیں اپنی بیوی پر یقین نہیں؟"
اس نے تپا دینے والی مسکراہٹ سے پوچھا تھا۔

"شٹ اپ نکلو یہاں سے مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے تمھاری۔۔"
اسے دروازے کی طرف دھکا دیتا وہ غصے سے بولا تھا۔

"اوکے چل بڈی۔۔۔ میں مزاق کر رہا تھا۔۔"
روحان نے ہاتھ اٹھاتے سرنڈر کیا تھا۔بدلے میں عادل اسے گھور کر رہ گیا تھا۔۔وہ مجبور نہ ہوتا تو اسے کبھی نہ بلاتا لیکن مسٹر اور مسز

شہروز کی غیر موجودگی اس کے لیے خطرے کا الارم بجا رہے تھے۔۔اور بریرہ کو وہ ہرگز اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔

"دوبارہ ایسا گھٹیا مزاق مت کرنا روحان۔۔اس کے معاملے میں ،میں بہت پوزیسیو ہوں تمھارا منہ توڑنے سے ہچکچاؤں گا نہیں۔۔"
اس نے عادل کا کندھا تھام کر اس پر زور ڈالا تھا۔روحان معاملے کی سنجیدگی سمجھتا آنکھیں گھما کر سر ہلا گیا تھا۔

ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"تم ہمارے ساتھ اندر نہیں چل رہے؟"
حاتم شاہ جو ہوسپٹل سے ڈسچارج ہوئے تھے انھوں نے شاہزیب سے پوچھا تھا جو انھیں گھر کے اندر اتار کر خود نہیں نکلا تھا۔

"میں اپنے گھر میں رکوں گا داداجان۔۔"

اس نے حاتم شاہ کو سہارا دیے کھڑے میر شاہ پر ایک ڈال کر نظریں موڑلی تھیں۔۔اس کے ساتھ بیٹھی افرحہ بالکل خاموش تھی۔وہ اس معاملے میں کچھ نہیں بولنا چاہتی تھی۔

"ایسا مت کرو شاہزیب۔۔میری زندگی کے چند دن ہیں جو میں تم سب لوگوں کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔۔"
حاتم شاہ کی کانپتی آواز پر وہ بے بس ہوا تھا۔
اس نے بے بس نظروں سے افرحہ کو دیکھا تھا جس نے دھیرے سے سر ہلا دیا تھا۔

"اوکے آپ پریشان مت ہوں۔۔ہم کل تک یہاں شفٹ ہو جائیں گے۔۔"
شاہزیب نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا تھا۔

"سامان کوئی ملازم لے آئے گا تم آج یہاں ہی رکو گے باہر نکلو گاڑی سے اور مجھے میرے روم میں لے کر جاو۔۔"

ان کے ضدی انداز پر گہرا سانس بھرتے شاہزیب گاڑی سے باہر نکل آیا تھا۔ افرحہ بھی اس کی پیروی کرتی باہر نکل آئی تھی۔

شاہزیب کے آگے آنے پر میر شاہ دور ہٹ گئے تھے۔ شاہزیب نے انھیں نظرانداز کرتے حاتم شاہ کے کندھوں کے گرد بازو پھیلائے تھے۔۔

"داداجان آگئے آپ؟"
نورے انھیں گھر میں آتے دیکھ کر ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی۔ شاہزیب کے چہرے پر نظر پڑتے ہی اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی تھی۔ جسے افرحہ اور شاہزیب نے فوراً نوٹ کیا تھا۔

"یہ ہمارے گھر کیا کر رہے ہیں۔۔؟"
اس نے شاہزیب کی طرف دیکھتے نظریں پھیرتے غصے سے پوچھا تھا۔

"نورے بڑا بھائی ہے تمھارا شاہزیب۔۔دوبارہ اس سے ایسے بات مت کرنا۔۔"

حاتم شاہ شاہزیب کے سپاٹ چہرے پر نظر ڈالتے نورے کو جھڑک گئے تھے۔فاطمہ بیگم ابھی روم میں تھیں ورنہ ناجانے وہ کوما تماشا شروع کر دیتی۔۔

"میرا کوئی بھائی نہیں ہے۔۔"
وہ غصے سے چیخی تھی۔

"نورے اپنے کمرے میں جاو۔۔بابا کو پریشان مت کرو۔۔"
حاتم شاہ کو پریشان دیکھ کر میر شاہ سنجیدگی سے بولے تھے۔نورے ایک کٹیلی نظر شاہزیب پر ڈالتی اپنے کمرے میں بھاگ گئی تھی۔نورے کے رویے سے اسے ٹھیس پہنچی تھی جس پر شاہزیب صرف جبڑے بھینچ کر رہ گیا تھا۔

شاہزیب حاتم شاہ کو کمرے میں لیٹاتا انھیں میڈسن دیتا افرحہ کو لے کر اپنے کمرے میں آگیا تھا۔

کمرے کا دروازہ کھولنے سے انھیں احساس ہوا تھا کہ کمرے کو باقاعدگی سے صاف کیا جاتا رہا تھا۔ شاہزیب اپنی ساری چیزوں کو ان کی جگہ پر دیکھ کر جذباتوں کے ایک طوفان سے گزرا تھا۔۔

"شاہزیب آر یو آلرائیٹ۔۔"
افرحہ نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھتے پوچھا تھا۔ شاہزیب نے لب بھینچ کر دھیرے سے سر ہلا دیا تھا۔ وہ اسے کیا بتاتا اب یہ ساری چیزیں اسے صرف تکلیف دیتی ہیں۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

تین دن ہو چکے تھے انھیں یہاں رہتے ہوئے جس پر فاطمہ بیگم خاصا غصہ تھیں۔۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ شاہزیب اور افرحہ کو اٹھا کر باہر پھینک دیں۔۔ مگر حاتم شاہ کی وجہ سے وہ

خاموش ہوگئی تھیں۔۔نورے بھی شاہزیب سے کوئی بات نہیں کرتی تھی بس سارا دن اپنے روم میں رہتی تھی۔

"مجھے اپنے پیرنٹس سے ملنے جانا ہے۔۔"

افرحہ نے آج صبح اٹھتے ہی شاہزیب سے بول دیا تھا۔اسے اپنے پیرنٹس کی شدت سے یاد آرہی تھی اور وہ ان سے ملنا چاہتی تھی۔

"اوکے میں دادا جان کو میڈسن دے دوں تم تیار ہوکر نیچے آجانا پھر چلتے ہیں۔۔"

شاہزیب اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا باہر نکل گیا تھا۔افرحہ مسکراتی ہوئی تیار ہونے لگی تھی۔

رحیم صاحب اور ماجدہ بیگم کے بارے میں سوچتے ہی اس کا دل عجیب انداز میں دھڑکنے لگا تھا۔شادی کے بعد وہ پہلی بار ان سے ملنے جا رہی تھی اور اسے کافی ڈر لگ رہا تھا۔

"افرحہ ڈونٹ وری تمھارے پیرنٹس تمھیں کچھ نہیں کہیں گے۔۔"

شاہزیب نے افرحہ کا ہاتھ تھامتے نرم لہجے میں کہا تھا جس پر وہ مسکرا دی تھی۔ شاہزیب نے اس کے پیرنٹس کے گھر کے باہر گاڑی رکی تھی۔

"شاہزیب میں پہلے خود اپنے پیرنٹس سے بات کرنا چاہتی ہوں۔۔"

افرحہ نے اس کا ہاتھ تھامتے نرمی سے کہا تھا۔ شاہزیب اس کی سچوئیشن سمجھتا سر ہلا گیا تھا۔

افرحہ نے گاڑی سے نکلتے بیل بجائی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ہی دروازہ ملازمہ نے کھول دیا تھا۔

"مما اور بابا جانی کہاں ہیں؟"

افرحہ نے ملازمہ کو دیکھتے نروس ہوتے پوچھا تھا۔

"لاونج میں بیٹھے ہیں بی بی جی۔۔"
ملازمہ کے بتانے پر وہ تیزی سے لاونج میں بھاگی تھی۔

"باباجانی۔۔؟"
اس نے لاونج میں داخل ہوتے رحیم صاحب کو پکارا تھا جو نیوز سننے میں مگن تھے۔۔افرحہ کی آواز سنتے وہ جھٹکے سے مڑتے کھڑے ہوئے تھے۔ماجدہ بیگم بھی اتنی دیر بعد اپنی بیٹی کو دیکھتی اپنے آنسو روکتی کھڑی ہوگئی تھیں۔۔

"افرحہ۔۔"
انھوں نے بے یقینی سے افرحہ کو دیکھا تھا جو بھاگ کر ان
کے سینے سے آلگی تھی۔

"میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔۔"
وہ نم آواز میں بولی تھی۔رحیم صاحب نے اس کے سر پر شفقت سے بوسہ دیا تھا۔

"میرا بچہ۔۔"

ماجدہ بیگم نے افرح کے ہاتھ کو تھامتے ہونٹوں سے لگایا تھا۔

"تم ٹھیک ہو۔۔اس لڑکے نے کچھ کیا تو نہیں۔۔؟"

رحیم صاحب نے اسے بیٹھاتے پریشانی سے پوچھا تھا۔

"نہیں بابا جانی وہ میرا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں۔۔"

افرح نے نرمی سے جواب دیا تھا۔

"وہ لڑکا ٹھیک نہیں ہے افرح اس پر الزام لگا ہوا ہے۔۔ تم نہیں جانتی۔۔وہ بہت شاطر ہے۔۔اسے چھوڑ دو اور واپس لوٹ آو۔۔"

ان کی شاہزیب کے متعلق بدگمانی جان کر افرح نے لب بھینچ لیے تھے۔۔

"بابا میں شاہزیب کو کبھی نہیں چھوڑوں گی۔۔اور نہ ہی اس بارے میں مجھے آپ سے کوئی بات کرنی ہے۔۔ شاہزیب کے مضبوط کردار کی

گواہ میں خود ہوں۔۔ میں اس کے ساتھ بہت خوش ہوں اور چاہتی ہوں آپ لوگ اسے ایک موقع دیں۔۔"

افرح رحیم صاحب کی بات سنتی نرمی سے بولی تھی۔اس کے لہجے میں چھپی التجا رحیم صاحب اور ماجدہ بیگم سے مخفی نہیں تھی۔

"بالکل نہیں اس گنڈے اور بدتمیز شخص کو میں کبھی اپنا داماد نہیں مانوں گا۔۔اور اس نے جو زید کے ساتھ کیا وہ بھی ناقابلِ معافی ہے۔۔ہم اسے کبھی قبول نہیں کریں گے۔۔"

رحیم صاحب کی بات سنتی وہ ہتھے سے اکھڑ گئی تھی۔۔

" آپ اپنی انا اور ضد کی وجہ سے اپنی بیٹی کو خود سے دور کر رہے ہیں بابا۔۔اور رہی بات زید کی میں اسے شروع سے ہی پسند نہیں کرتی تھی اگر آپ لوگ مجھ پر دباو نہ ڈالتے تو میں مر کر بھی اس شخص سے شادی نہ کرتی جو نا جانے کتنی لڑکیوں کو گرلفرینڈز بنا کر شادی کے لارے لگا چکا ہے۔۔"

افرح غصے سے بولی تھی۔

"جھوٹ مت بولو زید ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔۔"
ماجدہ بیگم بھی اس بار بول پڑی تھیں۔افرح نے ان کی طرف دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا۔

"آپ لوگ شاہزیب کو ایک موقع بھی نہیں دیں گے؟"
اس نے اٹل لہجے میں پوچھا تھا۔

"تمھیں شاہزیب یا ہم میں سے ایک کو چننا پڑے گا افرح۔۔"
رحیم صاحب کی بات نے اسے ساکت کر دیا تھا۔

"آپ لوگ بہت غلط کر رہے ہیں۔۔ میں کبھی شاہزیب کو نہیں چھوڑوں گی۔۔ یہ بات جتنی جلدی مان لیں آپ دونوں کے لیے اچھا ہے۔۔ خدا حافظ!"
وہ بولتی ایک آخری نظر ان پر ڈال کر مڑ گئی تھی۔اس بات سے بے خبر کے شاہزیب اس کی ساری باتیں سن چکا تھا۔

شاہزیب کو گیراج میں دیکھ کر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا جبکہ چند آنسو اس کی آنکھوں سے نکلتے گال پر بہہ گئے تھے۔اپنے ماں باپ کو چھوڑنا کتنا مشکل تھا کوئی اس سے پوچھتا اسے اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔شاہزیب نے اسے تھامتے نرمی سے اس کی آنسو صاف کیے تھے۔۔اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلاتا وہ اسے وہاں سے لے گیا تھا۔اس کا بس نہیں چلتا تھا ورنہ وہ افرحہ کی ساری تکلیفیں دور کر دیتا۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"عادل میرا دل گھبرا رہا ہے مجھے ایسا لگ رہا ہے کچھ غلط ہونے والا ہے۔۔"

بریرہ اسے ڈیوٹی پر جانے کے لیے تیار ہوتا دیکھ نرنروس سی بولی تھی۔عادل نے اپنے بال بناتے اس کی طرف دیکھا تھا جو صبح سے ہی بے حد پریشان لگ رہی تھی۔

مسٹر اور مسز شہروز کا بھی کچھ پتا نہیں چل پا رہا تھا جس کی وجہ سے وہ لوگ کچھ زیادہ ہی پریشان تھے۔

"کچھ نہیں ہوتا میری جان ویسے ہی تمھیں محسوس ہو رہا ہے۔۔"
عادل نے اس کے قریب آتے نرمی سے اس کے بال سہلائے تھے۔

"عادل تم کب ان دونوں کو ڈھونڈو گے۔۔؟ وہ لوگ بہت خطرناک ہیں۔۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ تمھیں کچھ کر نہ دیں۔۔"
بریرہ آنکھیں میچ کر ڈر کر بولی تھی۔ عادل کو کچھ ہو جانے کا سوچ کر ہی اس کی روح تک کانپ اٹھی تھی۔۔

"میری جان مجھے کچھ نہیں ہو گا۔ تم آرام سے اپنا دن روحان کے ساتھ گزارنا۔۔ وہ اگر تنگ کرے تو اسے مارنے سے ہچکچانا مت۔۔ اور زیادہ مت سوچو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ جلد ہم سکوم کی زندگی گزاریں گے۔۔"
وہ بریرہ کے گال کو چومتا پیچھے ہٹا تھا۔ بریرہ نے ایک گہری سانس خارج کی تھی۔ وہ عادل کو روکنا چاہتی تھی مگر روک نہیں پائی تھی۔

"یہ منہ کیوں لٹکایا ہوا ہے بریرہ؟"
روحان نے عادل کے جانے کے بعد بریرہ کے سامنے بیٹھتے پوچھا تھا۔

"مجھے عادل کی فکر ہو رہی ہے۔۔"
وہ اپنے ہونٹ کاٹتی بولی تھی۔

"تم فکر نہ کرو اسے کچھ نہیں ہوگا۔"
روحان نے ہاتھ ہلاتے کہا تھا جس پر بریرہ صرف سر ہلا کر رہ گئی تھی۔ ورنہ اندر تو اسے عجیب محسوس ہو رہا تھا۔

عادل گاڑی میں بیٹھا پولیس اسٹیشن جا رہا تھا۔ ساتھ ہی وہ فون پر ڈینیل سے بات کر رہا تھا۔

"ڈینیل فار گوڈ سیک فائینڈ دیم۔۔"
وہ جھنجھلا کر بولا تھا۔ مسٹر اور مسز شہروز کے غائب ہونے سے وہ شدید پریشان تھا۔

"میں کوشش کر رہا ہوں ایک سراغ ملا ہے اب دیکھتے ہیں وہ وہاں ہیں یا نہیں۔۔"
ڈینیل نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔

"پلیز جو بھی کرنا ہے جلد۔۔۔"
ابھی عادل بول ہی رہا تھا جب اچانک اس کی گاڑی پر فائرنگ سٹارٹ ہوئی تھی۔

"اوہ۔۔شٹ۔۔"
وہ اپنی گن نکالتا فوراً جھک گیا تھا مگر ایک گولی اس کے کندھے میں لگ چکی تھی۔۔وہ تکلیف کی شدت سے لب زور سے بھینچ گیا تھا۔

عادل نے گاڑی کی سپیڈ تیز کر دی تھی۔۔وہ ایک ہاتھ سے گاڑی چلا رہا تھا جبکہ دوسرے کندھے میں گولی لگنے کے باعث وہ گن فائر کرنے سے قاصر تھا۔

"عادل کیا ہو رہا ہے؟"
ڈینیل نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"آئی نیڈ بیک اپ۔۔ سم ون اٹیکڈ می۔۔"
عادل تکلیف دہ لہجے میں بولا تھا۔

"سینڈ می یور لوکیشن۔۔"
ڈینیل نے تیزی سے کہا تھا۔

"اس کی ضرورت نہیں میں پولیس اسٹیشن کے باہر پہنچ چکا ہوں۔۔ تم میرے گھر کچھ گارڈز بھیج دو فورا۔۔"
خون کی کمی سے اس کی آواز ہلکی ہونے لگی تھی۔ اس نے کانپتے ہاتھ سے کال کاٹتے گاڑی کی ہارن پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔ اس کے بعد وہ جلد ہی ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا تھا اس بات سے بے خبر کہ بریرہ پر کیا قیامت ٹوٹنے والی تھی۔

شاہزیب افرحہ کو لے کر واپس گھر لوٹ آیا تھا۔گھر میں داخل ہوتے ہی حبا نے پہنچا نے قہقہے نے اسے ساکت کر دیا تھا۔لاونج میں بیٹھی زباریہ کو دیکھتا شاہزیب ساکت ہوا تھا۔

"اس عورت کی ہمت کیسے ہوئی اس گھر میں قدم رکھنے کی۔۔"
وہ پوری قوت سے چیخا تھا۔افرحہ اس کے چیخنے پر بری طرح ڈر گئی تھی۔اس کی نظر شاہزیب کی نظروں کے تعاقب میں زباریہ پر گئی تھی۔اور اسے سیکنڈز میں ساری بات سمجھ آ گئی تھی۔

"یہ تمھارا گھر نہیں ہے اس لیے چیخنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"
فاطمہ بیگم اس کے ایسے بولنے پر غصے سے کھڑی ہوتی پھنکاری تھیں۔۔زباریہ نے حسرت بھری نگاہوں سے شاہزیب کو دیکھا تھا۔افرحہ پر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھوں میں چنگاریاں سی آ گئی تھیں۔

"چچ۔۔ کس غلط فہمی میں ہیں آپ؟ یہ ساری پروپرٹی میری ہے۔۔ اس سے پہلے میں اس گھٹیا عورت کو دھکے دے کر باہر سڑک پر پھینکواوں خود شرافت سے اسے یہاں سے نکال دیں۔۔"
شاہزیب زہر خند لہجے میں چیخا تھا۔ میر شاہ جو حاتم شاہ کے ساتھ بیٹھے بزنس کے بارے میں بات کر رہے تھے۔۔ وہ بھی حاتم شاہ سمیت باہر نکل آئے تھے۔

"زبان سنبھال کر بات کرو۔۔ میری بہن یہاں سے کہیں نہیں جائے گی۔۔ تمھیں مسئلہ ہے تو نکل جاو یہاں سے۔۔"
فاطمہ بیگم بھی چیخی تھیں۔۔

"اٹس اوکے میں چلی جاتی ہوں فاطمہ۔۔ تم میری خاطر اپنا گھر تباہ مت کرو۔۔"
زبار یہ مسکراہٹ چھپاتی معصومیت سے بولتی افرحہ کو ناگن لگ رہی تھی۔

"تم کہیں نہیں جاؤ گی چپ کر کے بیٹھی رہو۔۔"

فاطمہ بیگم سخت لہجے میں بولی تھیں۔۔جب آگے بڑھتے شاہزیب نے غصے میں لاونچ میں پڑے شیشے کے نفیس اور مہنگے شو پیس اٹھا کر زمین پر مارے تھے۔۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے اس سے پہلے میں اپنے ہاتھوں سے تمہارا قتل کر دوں۔۔"

وہ غصے میں اس قدر اونچا چیخا تھا کہ نورے بھی اپنے کمرے سے نکل آئی تھی۔

"فاطمہ زباریہ کو کہو یہاں سے چلی جائے اور دوبارہ یہاں کبھی مت آئے۔۔"

حاتم شاہ اونچی آواز میں بولے تھے۔فاطمہ بیگم غصے سے سرخ پڑ گئی تھیں۔۔

"آپ ایسا نہیں کر سکتے بابا۔۔ پہلے اس بد کردار کو آپ نے گھر میں رکھا میں نے کچھ نہ کہا اب آپ میری بہن کو یہاں سے نکل جانے کا کہہ رہے ہیں میں بالکل برداشت نہیں کروں گی۔۔"

فاطمہ بیگم کی فضول باتوں پر سب لوگوں کو ہی غصہ آنے لگا تھا۔۔ میر شاہ کے ماتھے پر بھی بل پڑ گئے تھے۔۔

"شاہزیب کے کردار تک پہنچنے کی ضرورت نہیں پہلے آپ اپنی حوس زدہ بہن کے گریبان میں جھانک کر دیکھیں جو اپنے سے کئی سال چھوٹے معصوم مردوں پر زبردستی ڈورے ڈالتی پھر رہی ہے۔۔"

افرحہ کی بات نے فاطمہ سمیت زباریہ کو بھی آگ لگا دی تھی۔

"اپنی زبان کو سنبھالو لڑکی۔۔ ورنہ گدی سے کھینچ لوں گی۔۔"

زباریہ اونچی آواز میں پھنکاری تھی۔ معاملہ مزید بگڑنے لگا تھا۔

"شٹ اپ میری بیوی کو کچھ کہنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔"

شاہزیب اس سے بھی اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔ زباریہ غصے سے سلگ اٹھی تھی۔

"زباریہ یہاں سے چلی جاو پلیز۔۔"

میر شاہ نے اسے ٹوکتے کہا تھا۔۔ فاطمہ نے میر شاہ کے لہجے میں چھپی تنبیہ محسوس کرتے زباریہ کو بازو سے پکڑ کر خاموش کروایا تھا۔

"تم جاو یہاں سے ہم بعد میں ملیں گے۔"

فاطمہ بیگم نے زباریہ کو جانے کا کہا تھا جس پر وہ غصے سے بلبلاتی اپنا بیگ اٹھا کر نکل گئی تھیں۔ وہ جاتے ہوئے افرحہ کو نظروں ہی نظروں میں قتل کرتے ہوئے گزری تھی۔

"اگر اس عورت نے دوبارہ اس گھر میں قدم بھی رکھنے کا سوچا میں یہاں سے چلا جاوں گا اور کبھی لوٹ کر نہیں آوں گا اس لیے بہتر ہے اپنی بہو کو سمجھالیں۔۔"

شاہزیب حاتم شاہ کو وارن کرتا لمبے لمبے ڈھگ بھرتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔ زباریہ کو دیکھتے ہی جیسے اسے اپنی بے بسی اور سارے زخم یاد آ گئے تھے۔

اپنے غصے میں وہ سارے کمرے کی چیزیں توڑ چکا تھا۔ پھر بھی اس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا۔ افرحہ جو حاتم شاہ سے بات کرتی روم میں آئی تھی کمرے کی حالت دیکھتی ساکت ہو گئی تھی۔

شاہزیب بیڈ سے ٹیک لگا کر سگریٹ سلگا رہا تھا۔ افرحہ ٹوٹی چیزوں سے بچتی اس کے قریب پہنچی تھی۔

افرحہ کی موجودگی اور اس کے نرم ہاتھ کا لمس اپنے بالوں میں محسوس کرتا شاہزیب سگریٹ کو مسل گیا تھا۔۔

"وہ عورت پاگل ہے افرحہ۔۔ میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔"

شاہزیب لب بھینچ کر بڑبڑایا تھا۔۔

"آپ کو اس کے خلاف کچھ کرنا چاہیے شاہزیب۔۔"
افرحہ نے نرمی سے کہا تھا۔

"اس عورت کو میں سبق سکھا کر ہی رہوں گا۔۔ تاکہ دوبارہ کسی کے ساتھ ایسا کرنے کا سوچے بھی نہ۔۔"
شاہزیب افرحہ کے کندھے پر سر رکھتا جواباً بولا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"تم ریسٹ کر لو کچھ دیر مائینڈ فریش ہو جائے گا تمھارا۔۔"
روحان بریرہ سے بولا تھا۔ جس پر وہ سرد آہ خارج کر کے رہ گئی تھی۔

"اوکے میں کچھ دیر کے لیے سونے لگی ہوں۔۔"
بریرہ اسے بولتی اپنے روم میں چلی گئی تھی۔ روحان نے ابھی ٹی وی اون ہی کیا تھا جب گیٹ پر بیل ہوئی تھی۔

وہ ماتھے پر بل ڈالے اپنی گن اٹھاتا دروازے تک گیا تھا۔ اسنے کی ہول سے باہر دیکھا تھا جہاں کوئی نہیں تھا وہ چوکنا ہوتا بریرہ کو اٹھانے جانے لگا تھا جب اچانک سے اس کے سر پر کسی نے گن تانی تھی۔ وہ پیچھے مڑا ہی تھا جب مقابل نے زور سے اس کے سر پر گن مار کر اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

بریرہ جو آنکھیں بند کر کے لیٹی تھی۔ کمرے میں کسی کے موجود ہونے کے احساس سے اس نے آنکھیں کھولی ہی تھی جب اپنے کمرے میں موجود کسء شخص کو دیکھ کر ایک کان پھاڑ دینے والی چیخ اس کے حلق سے نکلی تھی۔

"روحان۔۔۔"

اس نے اونچی آواز میں عادل کو پکارا تھا۔ بلیک سوٹ میں ملبوس شخص نے بریرہ کی جانب قدم بڑھائے ہی تھے جب وہ بیڈ کی دوسری طرف سے نیچے اتر گئی تھی۔

"عادل۔۔۔"

وہ ایک بار پھر چیخی تھی۔

"کوئی فائدہ نہیں ہم پہلے ہی اس کا کام تمام کر چکے ہیں۔۔"

وہ آدمی ابھی بولا ہی تھا جب پیچھے سے بریرہ کو کسی نے دبوچ کر اس کے بازو میں ڈرگز انجیکٹ کر دیے تھے۔۔

آنکھیں بند ہونے سے پہلے اس کی آنکھوں کے پردوں پر عادل کے ساتھ گزارے حسین لمحات آئے تھے۔۔

ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

شاہزیب جانتا تھا افرح اپنے پیرنٹس کو کس قدر بہت یاد کرتی ہے اور ان کی وجہ سے کافی پریشان بھی ہے۔۔ وہ اپنی نہ سہی اس کی ساری پریشانیاں دور کر دینا چاہتا تھا۔

زباریہ کو دیکھے دو دن گزر چکے تھے۔ان دنوں میں افرحہ ہر پل اس کے ساتھ تھی اب وہ بھی اس کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا۔ تبھی آج اس کے سونے پر وہ اس کے ماتھے پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتا اس کے پیرنٹس کے گھر گیا تھا۔

ان کے گھر بیل دیتے وقت وہ بے چین تھا اسے ڈر تھا کہ وہ اس پر یقین نہیں کریں گے۔۔اس بات پر وہ ہنس پڑا تھا اس کے گھر والوں نے اس پر یقین نہ کیا تو وہ افرحہ کے پیرنٹس سے کیا امید رکھتا ہے۔۔

وہ ناامید ہو کر مڑنے والا تھا جب رحیم صاحب نے دروازہ کھولا تھا۔رحیم صاحب اسے دیکھ کر حیران ہوئے تھے ساتھ ہی ان کے چہرے پر چٹانوں سی سختی آگئی تھی۔

"ہماری بیٹی کو ہم سے دور کر کے اب یہاں کیا کرنے آئے ہو؟؟"
وہ غصے سے بولے تھے۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے انکل۔۔"
وہ لب بھینچ کر نرمی سے بولا تھا۔ رحیم صاحب نے کچھ سوچتے اسے گھر کے اندر آنے دیا تھا۔

"کون آیا ہے رحیم؟"
ماجدہ بیگم بولتی ہوئی کمرے سے نکلی ہی تھیں شاہزیب پر نظر پڑتے ہی وہ خاموش ہو گئی تھیں۔۔

"میں جانتا ہوں آپ لوگ مجھے اچھا نہیں سمجھتے۔۔ اور جیسے میں نے افرحہ سے نکاح کیا اس نے آپ کو مزید مجھ سے بدگمان کر دیا ہے۔۔"
وہ گلا کھنگارتا بات شروع کر چکا تھا۔

"آپ لوگوں کو لگتا ہے میرا کردار ٹھیک نہیں ہے۔۔ میرے گھر والوں کے لیے میں ایک ریپسٹ ہوں۔۔ دنیا کو لگتا ہے میں سخت دل ہوں۔۔ صرف افرحہ تھی جس نے مجھے جانا تھا۔۔ اسے کیسے چھوڑ دیتا۔۔؟"

وہ زمین پر نظریں ٹکائے بول رہا تھا۔ رحیم صاحب اور ماجدہ بیگم خاموشی سے اسے سن رہے تھے۔

"لوگ سمجھتے ہیں ہمیشہ قصور لڑکے کا ہی ہوتا ہے۔۔ میں آپ کو اپنا پاسٹ بتانا چاہتا ہوں اس کے بعد آپ فیصلہ کیجیے گا میں کیسا ہوں۔۔"

شاہزیب نے لب بھینچتے انھیں سب کچھ بتا دیا تھا۔

"افرحہ میری زندگی کی واحد خوشی ہے۔۔ اسے اپنی وجہ سے دکھ یا تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتا۔۔ اگر آپ لوگ چاہتے ہیں میں آپ سے معافی مانگنے کے لیے بھی تیار ہوں افرحہ کو میری وجہ سے خود سے دور مت کیجیے گا۔۔۔ اور مجھے ایک موقع دے کر دیکھیں میری نیت یا کردار میں آپ کو کوئی بھی کھوٹ دکھا پھر کہیے گا۔۔"

وہ اپنا ماضی بتاتا مضبوط لہجے میں بول رہا تھا۔

"مجھے یقین ہے آپ لوگ میری باتوں پر یقین نہیں کریں گے۔۔جس کے گھر والوں نے اس کی باتوں پر یقین نہ کیا تو پھر آپ لوگ تو انجان ہیں آپ کیسے یقین کر سکتے ہیں۔۔؟میں صرف اتنا کہوں گا میری وجہ سے افرحہ کو تکلیف نہ دیں"

وہ اذیت سے مسکرا کر بولا تھا۔ماجدہ بیگم اور رحیم صاحب اس کی باتیں سن کر حیران تھے انھیں یقین نہیں آرہا تھا دنیا میں زبار یہ جیسے بھی لوگ ہوتے ہیں۔۔

"افرحہ کے بارے میں ضرور سوچیے گا۔۔جلد آپ سے ملاقات ہو گی۔۔اب چلتا ہوں۔۔"

وہ کھڑا ہوتا ایک نظر خاموش بیٹھے رحیم صاحب اور ماجدہ بیگم پر ڈال کر چلا گیا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

شاہزیب نے سیڑھیاں اتر کر آتی افرحہ کو محبت بھری نظروں سے دیکھا تھا۔آج اس کی برتھ ڈے پارٹی تھی جسے حاتم شاہ

کے اصرار پر شاہزیب نے گھر میں ارینج کروایا تھا ورنہ اس کا دل کہیں اور سیلیبریٹ کرنے کا تھا۔

وائٹ فراک جو اس کے پیروں کو چھو رہا تھا ساتھ ریڈ ہیلز اور میک اپ کے نام پر سرخ لپ اسٹک اور کھلے بال چھوڑے وہ شاہزیب کو ساکت کر گئی تھی۔ ہر قدم اٹھاتی وہ مقابل کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی۔

شاہزیب نے آگے بڑھتے اس کا ہاتھ پکڑتے اسے کمر سے تھام کر اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"دل کر رہا ہے تمھیں باہوں میں بھر کر سب سے چھپا لوں۔۔ کوئی تمھیں اس روپ میں نہ دیکھ پائے۔۔"
وہ سب کی نظریں افرحہ پر محسوس کرتا گھمبیر آواز میں بولتا اس کی کمر پر گرفت مضبوط کر گیا تھا۔

شاہزیب کی باتوں اور اس کے پوزیسیو انداز نے اس کے رخسار سرخ کر دیے تھے۔ اس نے زور سے چٹکی شاہزیب کے بازو پر کاٹی تھی۔ جس پر شاہزیب صرف سرد آہ بھر کر رہ گیا تھا۔

"شرم کریں سب کی نظریں ہم پر ہی ہیں۔۔"
وہ آنکھیں دکھا کر بولتی شاہزیب کو بے حد کیوٹ لگی تھی۔ ہیلز پہن کر وہ اس کے کندھے تک آ رہی تھی۔

"تو میں کیا کروں؟ میری بیوی ہو میرا جو دل چاہے گا میں وہ ہی کروں گا۔۔"
وہ اس کی بالوں کی لٹ کو سنوارتا بولا تھا۔ افرحہ نے خفگی سے اسے غصے سے گھورا تھا جس پر وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا مسکرا گیا تھا۔

"شاہزیب مت تنگ کرو میری بیٹی کو۔۔"
شاہزیب اپنے پیچھے سے حاتم شاہ کی بات سن کر خفیف سا مسکرا کر رہ گیا تھا۔ جبکہ افرحہ شرمندگی سے سر جھکا گئی تھی۔

دور کھڑی فاطمہ بیگم کی نظروں نے حسد اور غصے سے انھیں دیکھا تھا۔ میر شاہ مروتا سب سے مل رہے تھے۔ نور ے پارٹی میں آنے کی بجائے اپنے کمرے میں چھپ کر بیٹھی تھی۔

"آجاو کیک کرتے ہیں پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے۔۔"

حاتم شاہ بولے تھے۔ افرحہ نے مسکرا کر سر ہلا دیا تھا۔ حاتم شاہ افرحہ کے کیک کٹنگ کے بعد شاہزیب کو کمپنی کا نیو اونر اناونس کرنے والے تھے جس سے سب بے خبر تھے۔

"ہیپی برتھ ڈے میری جان۔۔"

افرحہ کے کان کے قریب جھکتے شاہزیب نے مسکرا کر کہا تھا۔ جس سے اس کے چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

افرحہ نے کیک کٹ کرتے پہلے شاہزیب کے منہ میں ڈالا تھا اور بعد میں حاتم شاہ کو کھلایا تھا۔ جس پر انھوں نے مسکرا کر کھاتے اسے ایک اینولیپ پکڑایا تھا۔

"اس کی کیا ضرورت تھی داداجان؟"
اس نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

"اسے اوپن کر کے دیکھ۔"
حاتم شاہ کی بات پر افرحہ نے مسکرا کر وہ اوپن کیا تھا۔ جسے دیکھتے افرحہ حیران رہ گئی تھی۔ انھوں نے اسے ایک گھر گفٹ کیا تھا جو اس کے پیرنٹس گھر کے ساتھ تھا۔ افرحہ نے نم آنکھوں سے انھیں دیکھا تھا۔

اس دن کے بعد سے اسکے پیرنٹس نے اس سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔ جس پر وہ مکمل طور پر مایوس ہو چکی تھی۔

"تھینک یو داداجان۔۔"
وہ مسکرا کر بولی تھی جس پر حاتم شاہ نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

"میرا گفٹ دیکھنے کے لیے تمھیں اپنی آنکھیں بند کرنی پڑیں گی۔۔"
شاہزیب کے کہنے پر افرحہ نے ائبرو اچکاتے اسے دیکھا تھا پھر دھیرے سے اپنی آنکھیں بند کرلی تھیں۔۔

"اب آنکھیں کھولو۔"
شاہزیب اسے دو قدم آگے لے کر بڑھتا بولا تھا۔

افرحہ نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تھیں اور اس کی آنکھیں بے یقینی سے کھلی رہ گئی تھیں۔۔

سامنے ہی اس کے پیرنٹس اپنے چہروں پر پیار بھری مسکراہٹ سجائے کھڑے تھے۔

"باباجانی۔۔۔ مما۔۔م۔۔مجھے یقین نہیں آرہا۔۔"
وہ کانپتی آواز میں بولی تھی۔ شاہزیب نے اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا تھا۔ وہ مسکرا کر بھاگتی رحیم صاحب کے بازوں میں سما گئی تھی۔

"تھینک یو باباجانی۔۔"
وہ نم آنکھوں سے بولی تھی۔ رحیم صاحب نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

"آپ لوگ یہاں موجود ہیں مجھے یقین نہیں آرہا۔۔"
وہ ماجدہ بیگم کا ہاتھ تھام کر چومتی بولی تھیں۔

"یہ سب شاہزیب کی وجہ سے ہوا ہے۔۔ وہ ہمارے گھر آیا تھا۔ اس نے ایک موقع ہم سے مانگا تھا جس کے لیے ہم مان گئے۔۔" رحیم صاحب نے جواب دیا تھا۔ انھوں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا تھا۔ اپنی اکلوتی اولاد سے دور رہنا ان کو بھی کہاں منظور تھا۔۔

افرحہ نے نم پلکوں اور حسین مسکراہٹ سے شاہزیب کی طرف دیکھا تھا جو حاتم شاہ سے باتوں میں لگا تھا۔

"مجھے خوشی ہے آپ لوگ آئے۔۔"
وہ دونوں کے ہاتھ باری باری چوم کر آنکھوں سے لگاتی بولی تھی۔

اپنے پیرنٹس سے ایکسکیوز کرتی وہ شاہزیب سے بات کرنے جانے لگی تھی جب اس کا فون رنگ ہوا۔وہ بالکل ہال کے درمیان میں کھڑی تھی۔

اس نے فون پر ان ناؤن نمبر دیکھتے اسے واپس اپنے کلچ میں رکھنا چاہا تھا جب شاہزیب کی اونچی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی۔

"افرح۔۔۔۔"
شاہزیب کی پکار کے ساتھ ہی اسے شاہزیب تیزی سے اپنی طرف آتا دکھائی دیا تھا۔

چھت سے لگا قیمتی شیشے کا فانوس ٹوٹ کر افرح پر گرنے لگا تھا جب شاہزیب نے بروقت اسے دھکا دے کر وہاں سے دور کر دیا تھا۔ لیکن وہ خود اس سے بچ نہ پایا تھا۔کانچ کے ٹکڑے اڑتے اس کی جلد میں گھس گئے تھے۔ہال میں ایک دم چیخیں بلند ہوئی تھیں۔۔

"شاہزیب۔۔۔"

افرحہ سیدھی ہوتی چیخ کر پکارتی شاہزیب کے پاس آئی تھی جس کی کمر پر اچھے خاصے کانچ کے ٹکڑے کھب گئے تھے۔۔

"دور رہو۔۔۔ تمھیں کانچ لگ جائے گا۔۔"
اس نے سخت آواز میں افرحہ کو روکا تھا۔ جس کے منہ سے بے اختیار سسکاری نکل آئی تھی۔

"شاہزیب۔۔۔"
اس کے منہ سے سسکاری سنتا شاہزیب ہمت کر کے اٹھتا اس تک آیا تھا۔

"کوئی ڈاکٹر کو بلاو۔۔۔"
شاہزیب کو اپنے پیچھے سے حاتم شاہ کی آواز سنائی دی تھی۔

"تم ٹھیک ہو نہ ؟"

افرحہ کو زور سے خود میں بھینچتے شاہزیب نے بھاری آواز میں پوچھا تھا۔افرحہ کو کھو دینے کے خوف سے اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔

"شاہزیب آ۔۔آپ کو میری وجہ سے چوٹ لگ گئی ہے۔۔" وہ روتے ہوئے بولی تھی۔وہ شاہزیب کی کمر کے گرد بازو پھیلانے سے اجتناب کر رہی تھی کہ کہیں کانچ کے ٹکڑے اسے چبھ ہی نہ جائیں۔۔

"آئی ایم آلرائیٹ۔۔"
افرحہ کے ماتھے پر شدت سے بوسہ دیتا وہ اٹل لہجے میں بولا تھا۔

"اب تمہاری آنکھوں میں ایک آنسو بھی مجھے دکھائی نہیں دینا چاہیے فوراً آنکھیں صاف کرو۔۔مجھے منظور نہیں میری وجہ سے ایک بھی آنسو تمہاری آنکھ میں آئے۔۔"
اس کی بات پر افرحہ کے رونے میں مزید شدت آگئی تھی۔

"اسے چپ کروائیں آنٹی۔۔"

افرحہ کے پیرنٹس کو دیکھتا وہ لب بھینچ کر بولا تھا۔

افرحہ کسی بھی حال میں چپ نہیں ہو رہی تھی۔ شاہزیب کی خون سے بھیگتی شرٹ دیکھ کر اس کے آنسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔ مہمان سارے گھر چلے گئے تھے۔ ابھی صرف گھر والے ہی موجود تھے۔ ڈاکٹر تھا کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

شاہزیب کی اپنی بیٹی کے لیے محبت دیکھتے رحیم صاحب اور ماجدہ بیگم حیران رہ گئے تھے۔

"ایک منٹ دیں مجھے۔۔"
وہ سب کو بولتا افرحہ کو بازو سے پکڑ کر روم میں لے گیا تھا۔

اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتے شاہزیب نے ایک جھٹکے میں اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔

"اگر ایک منٹ سے پہلے رونا بند نہ کیا تو خود کو میں ایسی اذیت دوں گا تم بولنے کے بھی قابل نہیں رہو گی۔۔"

شاہزیب کی بات نے اس کے رونگھٹے کھڑے کر دیے تھے۔

"ش۔۔ شاہزیب۔۔"

اسے روتے ہوئے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ شاہزیب نے اس کا سر اپنے سر سے جوڑتے اس کے آنسو نرمی سے صاف کیے تھے۔۔

"شش۔۔ سب کچھ ٹھیک ہے۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔ اب ایک بھی آنسو تمھاری آنکھ سے نکلنا نہیں چاہیے ورنہ جس نے یہ سب کیا ہے اسے تمھارے سامنے کھڑا کر کے آگ لگا دوں گا۔۔"

اس کا رونا اسے اذیت دے رہا تھا تبھی وہ زخمی شیر کی طرح دھاڑا تھا۔

"م۔۔ میں ڈ۔۔ ڈر گگ۔۔ گئی تھی۔۔"

وہ لب بھینچ کر بولی تھی۔ شاہزیب نے شدت سے اس کی آنکھوں کو چوما تھا جن میں رونے کی وجہ سے سرخ ڈورے دکھائی دینے لگے تھے۔۔

"افرحہ ایک آنسو بھی زید مت بہانا یہی کانچ اپنی کمر سے نکال کر سینے میں گھسا لوں گا۔۔"
وہ شدت بھرے لہجے میں بولتا افرحہ کو ڈرا گیا تھا۔ افرحہ نے زور سے اس کا کالر پکڑا تھا۔

"میں خود کو کچھ کر لوں گی شاہزیب۔۔"
وہ غصے سے اپنی گیلی پلکوں کی جھالر اٹھا کر اسے دیکھتی چیخی تھی۔ شاہزیب نے اس کے گال پر بہتا آنسو اپنے انگوٹھے سے مضبوطی سے صاف کیا تھا۔

شاہزیب نے اس کے سرخ ہونٹوں کو نرمی سے چھوتے اس کی بولتی بند کروادی تھی۔

"دوبارہ ایسا کبھی مت بولنا افرحہ شاہزیب شاہ۔۔ورنہ تمھیں اپنے ہاتھوں ختم کر دوں گا۔۔"

اس کے لہجے میں شدت تھی۔افرحہ اپنے آنسو روکتی ایک دم چپ ہو گئی تھی۔

باہر سے حاتم شاہ کی آواز سن کر وہ باہر نکل آئے تھے۔ڈاکٹر آچکا تھا۔اور شاہزیب کی مرہم پٹی کر چکا تھا۔اس سارے عمل کے دوران شاہزیب تو البتہ چپ تھا مگر افرحہ کی بار بار سسکاری نکل رہی تھی۔

وہ بنا کسی کا لحاظ کیے افرحہ کو اپنے ساتھ لگا کر بیٹھا تھا۔سب لوگ ان کی کیفیت سمجھ کر خاموش تھے۔فاطمہ بیگم آرام سے روم میں جا چکی تھیں جبکہ میر شاہ خاموشی سے ایک سائیڈ پر کھڑے وہ کچھ بول تو نہیں رہے تھے البتہ ان کے چہرے سے پریشانی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

افرحہ کے پیرنٹس شاہزیب کو اس کی بچوں کی طرف کئیر کرتے دیکھ کر حیران تھے۔ اتنی کئیر وہ جانتے تھی زید بالکل بھی نہ کرپاتا۔۔وہ تو اسے شہزادیوں کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا محبت سے اس کو ساتھ لگائے اس کے بال سہلا رہا تھا۔ہاں وہ شہزادی ہی تھی جو شاہزیب کے پتھر دل کو موم کرتی بڑی شان سے اس کے دل پر راج کرنے لگی تھی۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد افرحہ کے پیرنٹس بھی چلے گئے تھے۔میر شاہ بھی ایک نظر ڈال کر کمرے میں چلے گئے تھے۔حاتم شاہ انھیں ریسٹ کرنے کا بولتے خود بھی چلے گئے تھے۔رات کافی ہو گئی تھی۔باقی معاملہ وہ صبح دیکھنے کا سوچ رہے تھے۔

شاہزیب افرحہ کو اپنے حصار میں لیتا اپنے کمرے میں جانے لگا تھا جب اسے اپنے کمرے سے تھوڑی دور نورے کھڑی دکھائی دی تھی۔

وہ ساکت نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"نورِ دل۔۔"

شاہزیب نے محبت سے اسے پکارا تھا۔ وہ بچپن سے اسے یہ ہی پکارتا تھا۔

"مجھے دوبارہ اس نام سے مت پکاریے گا۔۔ نورِ دل بہت پہلے مر چکی ہے۔۔ اب صرف نورے ہے۔۔"

وہ سرد آواز میں بولتی مڑ گئی تھی۔ جبکہ شاہزیب اپنی جگہ ساکت رہ گیا تھا۔ افرح اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر حوصلہ دیتی اسے کمرے میں لے آئی تھی۔ لیکن نورے کی باتوں نے شاہزیب کو پریشان کر دیا تھا۔

Zanoor Writes

ہوسپٹل کی تیز چندھیاں دینے والی روشنی سے اس کی آنکھیں کھولی تھیں۔ وہ پلکوں کو جھپکتا اپنے سر کے اوپر موجود سفید چھت کو گھورنے لگا تھا۔

ایک دم سب یاد آتے وہ اٹھ کر بیٹھنے لگا تھا جب کندھے میں اٹھتے شدید درد نے اسے روک دیا تھا۔

"ڈیم اٹ۔۔۔"
وہ زور سے چیخا تھا۔

اس کی آواز سنتے باہر موجود موجود نرس تیزی سے اندر آئی تھی اسے ہوش میں آتے دیکھ کر سب لوگوں کو جلدی سے انفارم کر دیا گیا تھا۔

"میری بیوی کہاں ہے؟"
اس نے سب سے پہلے نرس سے یہ ہی سوال کیا تھا۔ نرس خاموشی سے اپنا کام کر رہی تھی۔ جب عادل اونچی آواز میں چیخا تھا۔

"میری بیوی کہاں ہے؟"
اس کی آواز سے باہر موجود روحان، ڈینیل اور عادل کے چند کولیگز تیزی سے اندر آئے تھے۔

"بریرہ کہاں ہے روحان۔۔"
اس نے سب کو دیکھ کر بریرہ کی غیر موجودگی محسوس کرتے چیخ کر پوچھا تھا۔روحان کے سر پر بندھی پٹی اور سب لوگوں کی خاموشی نے اسے اس کا جواب دے دیا تھا۔

" کسی نے تمھارے گھر داخل ہو کر روحان پر حملہ کیا تھا اور بریرہ کو کڈنیپ کر لیا ہے۔۔ہمارا شک اس کے پیرنٹس پر ہے۔۔"
ڈینیل کی آواز کمرے کی گہری خاموشی میں گونجی تھی۔

" کتنی دیر سے وہ غائب ہے؟"
اس نے لب بھینچتے پوچھا۔

"چوبیس گھنٹوں سے۔۔"

ڈینیل کے جواب نے اسے مشتعل کر دیا تھا۔غصے میں اس کے ہاتھ میں جو چیز آئی تھی اس نے وہ اٹھا کر دیوار پر دے ماری تھی۔

"سب لوگ یہاں سے چلیں جائیں مجھے ڈینیل اور روحان سے بات کرنی ہے۔۔"
عادل سرد لہجے میں بولا تھا۔

"ہمیں تمھارا بیان ریکارڈ کرنا ہے تمھارے اوپر ہوئے حملے کے متعلق۔۔"
اس کا کولیگ بولا تھا۔

"فورا نکلو یہاں سے مجھے کوئی بیان نہیں دینا۔۔"
اس کی حالت سمجھتے وہ لوگ خاموشی سے نکل گئے تھے۔

" مجھے ہر حال میں دو گھنٹے کے اندر اندر شہروز اور اس کی بیوی کی لوکیشن چاہیے۔۔مجھے نہیں پتا تم یہ کیسے کرو گے۔۔ لیکن جو کرنا ہے جلدی کرو اور اس کی لوکیشن پتا لگواو۔۔"
وہ غصے سے بولا تھا۔

"میرے لوگ اس پر کام کر رہے ہیں ٹیک اٹ ایزی ریسٹ کرو۔۔ تمھارا کام ہو جائے گا۔۔"

ڈینیل نے تسلی بخش انداز میں کہا تھا جس پر عادل سر جھٹک کر رہ گیا تھا۔

"تم اپنی شکل لے کر گم ہو جاو ایک بریرہ کی حفاظت کے لیے کہا تھا وہ بھی نہیں کر سکے۔۔"

عادل غصے سے دانت پیس کر بولا تھا۔روحان شرمندہ ہو کر رہ گیا تھا۔ تبھی عادل کی بات پر فوراً باہر نکل گیا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"میں اس کو مار دوں گی۔۔و۔۔۔وہ کیسے شاہزیب کے ساتھ رہ سکتی ہے میرے ہوتے ہوئے۔۔اس کے ساتھ اور پاس صرف مجھے ہونا چاہیے۔۔"

غصے کی شدت سے کانپتی وہ بڑبڑائی تھی۔ شاہزیب سے افرحہ کو دور کرنے کے لیے اس نے ہی وہ فانوس گرا کر اسے مارنے کی پلاننگ کی تھی جو بے حد ناکام رہی تھی۔

" تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے ؟؟ آہستہ آہستہ پاگل ہونے لگی ہو۔۔ چھوڑ دو اس کا پیچھا اب شادی شدہ ہے وہ اور اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے۔۔"
ارشد اونچی آواز میں چیخا تھا۔ زباریہ نے ناگواریت اور غصے سے اسے گھورا تھا۔

"میرا سکون برباد کر کے میں انھیں بھی سکون سے نہیں رہنے دوں گی۔۔"
وہ اس سے بھی اونچی آواز میں چیخی تھی۔

" تم سے شادی کرنا میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔ مجھے تو کسی شاہزیب جیسے خوبرو جوان شخص سے شادی کرنی چاہیے تھی۔۔"

وہ آج پہلی بار ایسی بات بولی تھی۔ ارشد نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔ پیشمانی سے اپنا سر جھٹکتا وہ زباریہ سے اپنا پیچھا چھڑوانے کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔

"مجھے تکلیف دی ہے نہ شاہزیب۔۔۔ تمھیں اس سے دوگنی تکلیف دوں گی۔۔"

اس نے شیطانی مسکراہٹ سے بولتے اپنا موبائک نکالا تھا اور کسی کو کال ملائی تھی۔

"اس بار کام ہو جانا چاہیے کوئی بھی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔۔"

وہ سخت لہجے میں بولتی فون بند کر گئی تھی۔ اس کے ہونٹوں پر ایک زہریلی سی مسکراہٹ تھی۔ جس کے پیچھے بس تباہی ہی تھی۔

Zanoor Writes

"آہہہ۔۔"

اپنے بال زور سے کھینچے جانے پر درد کی شدت سے اس کی آنکھ کھلی تھی۔ مسز شہروز نے اس کے بال دبوچ کر اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔

"ویلکم بیک سویٹ ہارٹ۔۔"
مسز شہروز نے ایک زوردار تھپڑ اسے مارتے ہوئے کہا تھا۔
بریرہ کو اپنا کان بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔

"تمھیں کیا لگا تھا اس گھٹیا شخص کے ساتھ مل کر ہمیں برباد کر دو گی؟"
بریرہ کے منہ کو زور سے دبوچ کر مسز شہروز پھنکاری تھی۔ بریرہ نے حقارت سے انھیں گھور کر دیکھا تھا۔

"بالکل ایسی ہی تمھاری ماں تھی۔۔ بالکل تمھاری جیسی شکل تھی اس کی۔۔۔ مجھے سخت نفرت تھی اس سے ہر جگہ، ہر کام میں وہ سب سے آگے رہتی تھی۔ اپنے آپ کو مجھ سے بلند تر سمجھتی تھی۔ اس کا میں نے ایسا حال کیا کہ وہ تڑپتی ہوئی مر گئی۔۔"
اس کی باتیں سن کر بریرہ کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔۔

"تمھاری ماں میری بہن تھی۔ مجھے اس سے بے حد جلن محسوس ہوتی تھی وہ عیش و عشرت کی زندگی جی رہی تھی۔ جب کہ میں شہروز کے ساتھ رل رہی تھی۔۔۔"

"میں نے ایک سکیم کھیلی۔۔ اس پاگل سے معافی کر اسے اپنے جال میں پھنسایا۔۔ میں جانتی تھی ان کے مرنے کے بعد ساری پروپرٹی تمھارے نام ہو جائے گی۔۔ تبھی ہم نے پلان بنا کر پہلے تمھارے اڈپشن پیپرز پر سائن کروا لیے تھے تا کہ بعد میں کورٹ کوئی مسئلہ نہ کھڑا کرے۔۔ اس کے بعد تمھارے ماں باپ کو مارنے میں مجھے جو مزا آیا تھا۔۔ اس کا میں بتا نہیں سکتی۔۔"

"اس کی درد بھری چیخیں میرے کانوں میں سنگیت کی طرح گونجتی تھیں۔۔ آہ۔ بہت مزے کے دن تھے وہ۔۔ تمھاری شکل دیکھتی تھی تو تمھاری ماں یاد آجاتی تھی۔ تبھی تمھارے خوبصورت چہرے پر وقفے وقفے سے اپنی انگلیوں کے نشان چھوڑنا مجھے سکون دے دیتا تھا۔۔ تمھارے ماں باپ کے مرنے کے بعد ساری دولت، شہرت اور عیش و
عشرت والی زندگی میری ہو گئی تھی۔۔ بس رکاوٹ یہ تھی ساری

دولت تمہارے نام تھی مگر وہ بھی ہم تم سے سائن کروا کر بڑی چالاکی سے اپنے نام کروا چکے ہیں۔۔بے وقوف عورت کی بے وقوف بیٹی۔۔"

وہ بولتی ہوئی پاگلوں کی طرح ہنسی تھی جبکہ بریرہ کی کانچ سی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا۔منہ میں تھوک جمع کرتے اس نے مسز شہروز کے چہرے پر پھینکا تھا۔

"کمینی۔۔زلیل۔۔"
مسز شہروز چیخی تھی اور ساتھ ہی بریرہ کے چہرے پر پے در پے تھپڑ برسا گئی تھیں۔

"ایسی دردناک موت دوں گی تمہاری روح تک کانپ جائے گی۔۔"
وہ ادھ موئی بریرہ پر ایک حقارت بھری نگاہ ڈال کر وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

بریرہ نے بند ہوتی آنکھوں سے بس یہ دیکھا تھا کہ وہ ایک بند کمرے میں ہے جہاں روشنی کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

نیا دن شاہ پیلس پر قیامت بن کر ٹوٹا تھا۔ شاہزیب جو افرحہ کے گرد حصار ڈالے سکون سے سویا ہوا تھا۔ ملازمہ کے زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے پر اس کی اور افرحہ کی آنکھ کھلی تھی۔

"کیا ہوا صبح صبح دروازہ کیوں توڑ رہی ہو؟"

شاہزیب نے شرٹ پہن کر دروازہ کھولتے ملازمہ سے پوچھا تھا۔

"صاحب جی بے صاحب کی طبعت اچانک خراب ہو گئی ہے انھیں ہوسپٹل لے کر گئے ہیں ایمرجنسی میں۔۔ انھیں دوبارہ ہرٹ اٹیک ہوا ہے۔۔"

ملازمہ کی بات نے شاہزیب کے پیروں تلے سے زمین کھینچ دی تھی۔

"میں ہوسپٹل جا رہا ہوں افرحہ تم یہاں ہی رکو۔۔"

وہ گاڑی کی چابیاں اٹھاتا بولا تھا۔

"میں بھی آپ کے ساتھ آرہی ہوں۔۔پانچ منٹ بس۔۔"
وہ جلدی سے ڈریس چینج کرتی شاہزیب کے ساتھ ہوسپٹل کے لیے نکل گئی تھی۔

"کیا ہوا ہے داداجان کو؟"
شاہزیب نے لب بھینچ کر میر شاہ سے پوچھا تھا جو آپریشن تھیٹر کے باہر بازو باندھے پریشان سے کھڑے تھے۔

"میں صبح آفس جانے سے پہلے ان سے ملنے گیا تھا۔ہم لوگ بات کررہے تھے جب اچانک سے ان کے دل میں درد اٹھنے لگا تھا۔۔اوران کی طبیعت خراب ہوگئی تھی۔۔"
میر شاہ نظریں جھکائے بولے تھے۔

"انھیں کچھ نہیں ہوگا۔۔سب ٹھیک ہوجائے گا۔۔اِنشاءاللہ"
افرحہ نے شاہزیب کے بازو کو دبایا تھا۔

"ان کے بچنے کے چانسز بہت کم ہیں۔۔"
میر شاہ دھیمی آواز میں بڑبڑائے تھے۔ان کی یہ بات ان دونوں کے کانوں سے مخفی نہ تھیں۔۔

شاہزیب مٹھیاں بھینچ کر دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا جبکہ افرحہ اس کے ساتھ ہی کھڑی ہوتی دعائیں پڑھنے لگی تھی۔

ڈاکٹر کو باہر آتے دیکھ کر وہ سب ایک دم سیدھے ہوئے تھے۔۔

"آئی ایم سوری ہم انھیں بچا نہیں سکے۔۔"
ڈاکٹر کی بات نے سب کو ساکت کر دیا تھا۔

"جھوٹ بول رہے ہو تم۔۔ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔"
شاہزیب نے ڈاکٹر کو کالر سے تھام لیا تھا۔
ایک وہ ہی تھے جو اس کی زندگی کے ہر قدم پر مدد کے لیے کھڑے ہوتے تھے۔۔

"شاہزیب لیو ہم۔۔۔"
میر شاہ نے بمشکل ڈاکٹر کا کالر شاہزیب سے چھڑوایا تھا۔وہ لڑکھڑاتے قدموں سے پیچھے ہٹتا اپنے زخموں کی پرواکیے بغیر دیوار سے ٹیک لگا گیا تھا۔

"ڈیم اٹ۔۔۔"
اس نے ایک زوردار مکہ دیوار میں مارا تھا۔جذبات کے طوفان اس کے اندر اٹھ رہے تھے جنھیں غصے کی صورت میں وہ واضح کر رہا تھا۔

"شاہزیب۔۔پلیز سنبھالیں خود کو۔۔۔"
افرحہ نے نم آنکھوں سے اس کی تڑپ کو دیکھ کر نرم آواز میں اس کا ہاتھ تھامتے کہا تھا۔

" مجھے ایسے لگ رہا ہے یہ خواب ہے میں اٹھوں گا اور وہ یہاں موجود ہوں گے۔۔لیکن حقیقت بہت تلخ ہے یہ میری روح کو اذیت دے رہی ہے۔۔"

وہ افرحہ کو تھامتا بولا تھا۔ اس بات سے بے خبر کے میر شاہ بڑی مشکل سے خود کو سنبھالے کھڑے تھے۔

میر شاہ خود پر قابو پاتے تدفین اور جنازے وغیرہ کا انتظام کرنے لگے تھے۔۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

حاتم شاہ کی موت کو دو دن ہو چکے تھے اور یہ وقت ان کے لیے کتنا مشکل تھا یہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔

"افرحہ میرا یہاں رہنے کو من نہیں کرتا ہے۔۔ دل کرتا ہے واپس لوٹ جائیں۔۔"
شاہزیب افرحہ کی گود میں سر رکھ کر لیٹا تھا۔ جبکہ
افرحہ اس کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلا رہی تھیں۔

"شاہزیب میرے ذہن میں ایک بات کل سے آرہی ہے۔۔ آپ نے سوچا دادا جان کی طبیعت اچانک کیسے خراب ہو گئی جبکہ رات تک تو وہ بالکل ٹھیک تھے۔"

افرحہ نے پر سوچ انداز میں کہا تھا۔

"انھیں اگین ہارٹ اٹیک ہوا تھا افرحہ اور یہ کبھی بھی ہو سکتا ہے۔۔"

شاہزیب نے لب بھینچ کر کہا تھا۔

"نہیں شاہزیب۔۔ ڈاکٹرز نے کہا تھا اب وہ بالکل ٹھیک ہیں۔۔ انھیں کوئی ٹینشن بھی نہیں تھی۔۔ آپ نے بھی غصے میں ڈاکٹر سے پوچھا نہیں دادا جان کو ہوا کیا تھا۔۔"

افرحہ کی باتوں نے اسے سوچ میں ڈال دیا تھا۔

"تم کہنا کیا چاہتی ہو افرحہ؟ کیا کسی نے دادا جان کو مارا ہے؟؟"

شاہزیب نے اٹھ کر بیٹھتے پوچھا تھا۔

"ہاں۔۔آپ کیسے بھول گئے ان کی ڈیتھ سے ایک رات پہلے ہی مجھ پر فانوس گرا تھا اور میرا نہیں خیال ایک مضبوط فانوس اچانک گر سکتا ہے۔۔۔"

افرحہ کی باتوں سے اسے سب سمجھ آ گیا تھا یہ کس کا کام ہے مگر وہ خود کنفرم کرنا چاہتا تھا۔

"میں ڈاکٹر سے بات کر کے آتا ہوں۔۔"

شاہزیب فوراً اٹھتا کپڑے چینج کر کے نکل گیا تھا۔

"شاہزیب مجھے مما بابا کے گھر کچھ دیر چھوڑ دیں۔۔"

افرحہ شاہزیب کے گاڑی سٹارٹ کرتے ہی اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی تھی۔

شاہزیب اسے چھوڑتا ہوسپٹل چلا گیا تھا۔

افرحہ شاہزیب کے جاتے ہی اپنی مما سے بہانہ بناتی کیب کروا کر وہاں سے نکل گئی تھی۔

ایک بڑی سی بلڈنگ کے سامنے رکتے وہ تیزی سے رینٹ پے کرتی کمپنی کے اندر بڑھ گئی تھی۔

"ایکسکیوز می۔۔ میں مسٹر ارشد سے ملنا چاہتی ہوں۔۔" افرحہ نے ریسپشنسٹ سے کہا تھا۔

"کیا آپ کی اپائنٹمنٹ ہے؟"

"تو آپ ان سے کہیں شاہزیب کی وائف ان سے ملنے آئی ہیں۔۔" افرحہ کے بولنے پر ریسپشنسٹ نے ارشد سے کال کر کے پوچھا تھا جس نے افرحہ کو آفس میں بھینجنے کی اجازت دے دی تھی۔

افرحہ ناک کرتی آفس میں داخل ہوئی تھی جہاں ایک ضعیف مگر گریس فل آدمی سوٹ میں ملبوس کرسی پر بیٹھا تھا۔

"شاہزیب کی بیوی مجھ سے ملنے آئی ہے حیرت ہے۔۔"

اس نے سب سے پہلی بات افرح کو دیکھتے یہ ہی کہی تھی۔

"مجھے ایک بات جاننی ہے۔۔"
افرح نے اس کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھتے جواباً کہا تھا۔ ارشد نے ائبرو اچکا کر سوالیہ پوچھا تھا۔

"آپ نے شاہزیب کا ساتھ دینے کی بجائے اپنے ہوس زدہ اور دھوکے باز بیوی کا ساتھ کیوں دیا۔۔؟"
افرح نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

"محبت۔۔۔ ہر کام کروا دیتی ہے۔۔ اس سے نئی نئی محبت کا جنون سر پر سوار تھا تو اندھوں کی طرح اس کی ہر بات مانتا گیا۔ اس بات سے انجان وہ مجھے استعمال کر رہی ہے۔۔"
ارشد زباریہ کا ذکر نفرت سے کر رہا تھا جسے افرح نے بغور نوٹ کیا تھا۔

"آپ نے اپنی جھوٹی اور مکار بیوی کی خاطر ایک معصوم لڑکے کی زندگی خراب کر دی زرا بھی شرم نہیں آئی آپ کو۔۔"

افرحہ کھڑی ہوتی چیخی تھی۔۔

"میں شرمندہ ہوں۔۔"

ارشد منمنایا تھا۔

"آپ کی شرمندگی اس کی زندگی کے قیمتی لمحات لوٹا نہیں سکتی۔۔"

وہ میز پر ہاتھ مارتی شیرنی کی طرح دھاڑی تھی۔

"تم کیا چاہتی ہو؟"

ارشد نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پوچھا تھا۔

"ثبوت۔۔۔"

"مجھے ثبوت چاہیے کہ شاہزیب معصوم تھا۔۔اور آپ ہر حال میں مجھے ثبوت دیں گے۔۔ آپ کی پاگل بیوی کو میں مزید زندگیاں خراب کرنے نہیں دوں گی۔۔وہ مجھے مارنے کی کوشش کر چکی ہے۔۔اسکا پاگل پن اس حد تک بڑھ چکا ہے۔۔وہ آپ کو بھی مار دے گی۔۔"

افرحہ مضبوط لہجے میں بولی تھی۔ارشد نے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

"میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔۔"

ارشد نظریں چراتا بولا تھا۔

"جھوٹ مت بولیں۔۔مجھے بتا دیں اگر آپ کے پاس ایسا کچھ ہے جو شاہزیب کی معصومیت ثابت کر دے؟"

افرحہ کے اونچی آواز میں بولنے پر ارشد نے آنکھیں میچتے اپنے آفس کا لاکڈ ڈرا کھولتے ایک پیکٹ اس کی طرف پھینکا تھا۔

"یہ میں ایک عرصے سے اپنے پاس سنبھال کر رکھ رہا ہوں۔۔ لیکن لگتا ہے ٹائم آگیا ہے سب کو سچ پتا چل جائے۔۔"

ارشد سرد آہ خارج کرتا بولا تھا۔وہ بھی اب زباریہ اور اس کے ہاگل پن سے چھٹکارا چاہتا تھا۔

افرحہ خاموشی سے وہ پیکٹ اٹھا کر وہاں سے نکل گئی تھی۔

ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"اٹھو آنکھیں کھولو۔۔"

اپنے سوجے یوئے منہ ہر کسی کی سخت گرفت سے بریرہ نے مندی مندی آنکھیں کھولی تھیں۔بھوک پیاس سے نڈھال وہ شدید تکلیف میں تھی۔

"آنکھیں کھولو بھگوڑی۔۔"

مسز شہروز نے بریرہ کے چہرے پر ٹھنڈا پانی گرایا تھا جس سے وہ سن ہو گئی تھی۔دماغ جامد سا ہو گیا تھا۔

"چٹاخ۔۔"

ایک زوردار تھپڑ بریرہ کے چہرے پر مارتے مسز شہروز نے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔

"ان پیپرز پر سائن کرو۔۔"

مسز شہروز نے کچھ پیپرز اس کے سامنے میز پر رکھے تھے۔وہ بریرہ کے پیرنٹس کی پراپرٹی تھی جو کسی دوسرے علاقے میں تھی اسے بیچ کر مسز شہروز پیسے لے کر یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھیں۔ان کے اکاونٹ فریز ہو گئے تھے ورنہ انھیں پیسوں کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

"ان پیپرز پر فورا سائن کرو۔۔"

شہروز صاحب نے اس کے ہاتھ کھولتے پین اس کے ہاتھ میں تھمایا تھا۔مسز شہروز نے اس کے بالوں کو مضبوطی سے تھام کر اس کا چہرہ پیپر پر جھکایا تھا۔

"میں کبھی سائن نہیں کروں گی۔۔"

وہ پیپرز کو مروڑ کر پھینکتی چیخی تھی۔ جس نے مسٹر اور مسز شہروز دونوں کو غصے دلا دیا تھا۔

"وہ لوگ اندر ہی ہیں۔۔"
ڈینیل نے روحان کو اشارہ کیا تھا۔ جبکہ عادل اس کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کے کندھے کا زخم ابھی بھی کچا تھا مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔

ڈینیل کو رات کو ہی اس جگہ کا پتا چل گیا تھا انھیں یہاں آتے ہوئے ہی کئی گھنٹے لگ گئے تھے۔

"ہم کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں اپنے آدمیوں کو کہوں فوراً اندر داخل ہوں۔۔"
عادل نے بے تابی سے کہا تھا۔

"تمہاری جلد بازی سارا معاملہ خراب کر دے گی۔۔ تم چپ رہو۔۔"
ڈینیل نے اسے خاموش کروا دیا تھا۔

ڈینیل کے اشارے پر سب سے پہلے روحان اندر گیا تھا۔

"گھر خالی ہے وہ لوگ بیسمنٹ میں ہیں۔۔"
روحان سارے گھر پر سرسری نظر ڈالتا بولا تھا۔ بلوٹوتھ میں اس کی آواز سنتا عادل سب سے پہلے اندر گیا تھا۔ روحان کو پیچھے کرتا وہ خود بے صبری سے بیسمنٹ کی طرف بڑھا تھا۔

جہاں سے آتی بریرہ کی چیخ نے اس کے قدموں کی رفتار بڑھا دی تھی۔ عادل کے پیچھے ہی سب بھاگے تھے۔ عادل نے گن تھامتے مضبوطی سے نشانہ لیتے مسٹر شہروز پر گولی چلائی تھی جو بریرہ کو ٹھوکریں مار رہے تھے۔ گولی سیدھی ان کے سر میں لگی تھی اور وہ موقع پر ہی مر گئے تھے۔

مسز شہروز سب کو دیکھ کر گھبراتے ہوئے بریرہ کو دبوچنے لگے تھے جب ڈینیل نے اس کے بریرہ کی طرف بڑھتے ہاتھ پر گولی چلائی تھی۔

"بریرہ۔۔۔بریرہ۔۔"

عادل نے زمین پر بیٹھتے بریرہ کا چہرہ تھاما تھا جو اچھا خاصا سوجا ہوا تھا ساتھ ہی کافی زخمی تھا۔

"اس عورت کو آسان موت نہیں ملنی چاہیے۔۔ میں اپنی آنکھوں سے اسے مرتے دیکھنا چاہتی ہوں۔۔"
وہ سسکاری بھرتی عادل کی شرٹ کو پکڑتی کانپتی آواز میں بولی تھی۔عادل نے ڈینیل کو اشارہ کیا تھا۔کہ وہ مسز شہروز کو یہاں سے لے جائے۔۔

"تم فکر مت کرو اسے اتنی جلدی موت ملنے والی نہیں ہے۔۔ تم پر کیے گئے ہر ظلم کا حساب میں خود لوں گا۔۔"
عادل نے لب بھینچ کر اپنے زخم کو اگنور کرتے اسے باہوں میں بھر لیا تھا۔بریرہ زخموں سے چور عادل کی پناہوں میں آتی ہی بے ہوش ہو گئی تھی۔

Zanoor Writes

"کہاں گئی تھی؟"

افرحہ جو رینٹ پے کرتی کیب سے نکل تھی شاہزیب کو گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا دیکھ کر اس کا سانس خشک ہو گیا تھا۔

"و۔۔وہ مجھے ایک ضروری کام تھا۔۔"

وہ نظریں پھیرتی بولی تھی۔

"گاڑی میں بیٹھو۔۔"

اس نے دروازہ کھولتے سرد لہجے میں کہا تھا۔افرحہ خاموشی سے کار میں بیٹھ گئی تھی۔

شاہزیب نے خاموشی سے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی۔شاہزیب کی خاموشی سے افرحہ کو ڈر لگ رہا تھا۔

"ڈاکٹر نے کیا بتایا آپ کو؟"

افرحہ نے دھیان ہٹانے کے لیے پوچھا تھا۔شاہزیب کی گرفت سٹئرینگ ویل پر سخت ہوئی تھی۔

"کچھ نہیں ہوا ڈاکٹرز کہتے نیچرلی ہرٹ اٹیک ہوا تھا انھیں۔۔"

شاہزیب نے لب بھینچ کر جواب دیا تھا۔افرحہ خاموش ہو گئی تھی۔

"یہ اینولیپ پکڑاو۔۔"

شاہزیب نے سنسان سڑک پر ایک سائیڈ پر گاڑی پارک کرتے اسکے ہاتھ میں موجود پیکٹ کی طرف اشارہ کیا تھا۔افرحہ نے پریشانی سے لب کاٹے تھے۔۔

"شاہزیب۔۔"

"افرحہ مجھے اینولیپ دکھاو۔۔"

شاہزیب کے لہجے میں سختی محسوس کرتے اس نے کانپتے ہاتھوں سے اینولیپ شاہزیب کو پکڑایا تھا۔

شاہزیب نے اس اینولیپ کو کھولا تھا جس میں ایک یو ایس بی تھی اور چند تصویریں تھیں وہ تصویریں شاہزیب اور زباریہ کی تھی۔

"کیا سوچ کر تم مجھے بنا بتائے اس شخص کے پاس گئی۔۔"
وہ تصویریں دیکھتا چیخا تھا۔

"مجھ سے برداشت نہیں ہوتا آپ بے قصور ہونے کے باوجود مجرم ٹھہرائے جائیں۔۔ آپ ساتھ دیں یا نہ دیں میں اس عورت کو سزا دلا کر رہوں گی۔۔"

افرحہ بھی اونچی آواز میں چیخی تھی۔

"وہ پاگل عورت تمہیں نقصان پہنچا دے گی افرحہ۔۔ اس معاملے سے دور رہو۔۔"
شاہزیب افرحہ کا بازو پکڑتا سرد لہجے میں بولا تھا۔

"شاہزیب آپ کو میری قسم۔۔ہم ابھی اور اسی وقت پولیس اسٹیشن جا رہے ہیں۔۔۔اور آپ کیس فائل کریں گے۔۔"
اس نے شاہزیب کی آنکھوں میں دیکھتے اٹل لہجے میں کہا تھا۔اس نے شاہزیب کو بے بس کر دیا تھا۔

"ٹھیک ہے میں کیس فائل کروا رہا ہوں۔۔مگر شرط یہ ہے تم اس معاملے سے دور رہو گی۔۔"
شاہزیب لب بھینچ کر گویا ہوا تھا۔

"اوکے۔۔"
افرحہ کے ہامی بھرتے وہ زباریہ کے خلاف کیس فائل کر چکا تھا۔ساتھ ہی افرحہ کے ساتھ ہونے والی تحقیقات کا بھی بول چکا تھا۔

ایس پی حاتم شاہ کے دوست کا پوتا تھا اس لیے وہ شاہزیب کا کیس خود ہینڈل کر رہا تھا۔

"یہ ثبوت کم ہیں۔۔ ہمیں اس کے منہ سے اعتراف چاہیے کہ اس نے یہ سب کیا ہے۔۔"
ایس پی نے شاہزیب سے کہا تھا۔

"یہ ناممکن ہے وہ کبھی اعتراف نہیں کرے گی۔۔"
شاہزیب نے لب بھینچ کر جواب دیا تھا۔

"ناممکن نہیں ہے۔۔ بالکل آسان ہے۔۔"
ایس پی کی بات سنتے اس نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

"تمھاری وائف اس میں ہیلپ کر سکتی ہے۔۔ تمھارے مطابق یہ ثبوت بھی تمھاری وائف نے حاصل کیے ہیں تو وہ زباریہ کے منہ سے اعتراف بھی نکال سکتی ہے۔۔"

"نووے۔۔ میں اس پاگل عورت کے پاس اپنی بیوی کو کبھی نہیں بھیجوں گا۔۔"

وہ ہتھے سے اکھڑ گیا۔۔

"کالم ڈاون ہم اس دوران ساری پلاننگ سے اسکے ساتھ ہوں گے۔۔ ہمیں اب بس کچھ دن انتظار کرنا ہے کہ کب تک زبار یہ تمھاری بیوی سے رابطہ کرتی ہے۔۔"

ایس پی نے اسے ٹھنڈا کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

"اور تمھیں ایسا کیوں لگ رہا ہے وہ افرحہ سے کنٹیکٹ کرے گی؟؟"

شاہزیب نے استہزایہ انداز میں پوچھا تھا۔

"اگر اس دوران افرحہ کو خراش بھی آئی تو اس کا بدلہ میں تم سے لوں گا یاد رکھنا۔۔"

شاہزیب بالوں میں ہاتھ پھیرتا سرد لہجے میں بولا تھا۔ ایس پی جواباً اس کی پریشانی دیکھ کر مسکرا اٹھا تھا۔

Zanoor Writes

ایس پی کا اندازہ بالکل ٹھیک نکلا تھا ایک ہفتے بعد افرحہ کو زباریہ کی کال آ ہی گئی تھی۔ شاہزیب افرحہ کو ساری بات بتا چکا تھا جس پر وہ جھٹ سے راضی ہو گئی تھی۔

"مجھے سمجھ نہیں آ رہی ایسی کیا ضرورت پڑ گئی جو تم میرے شوہر کے آفس پہنچ گئی۔۔"
زباریہ نے سب سے پہلی بات یہ ہی کی تھی۔ افرحہ نے فون سپیکر پر ڈالا ہوا تھا اس کے ساتھ بیٹھا شاہزیب خاموشی سے سن رہا تھا۔

"اور مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی آپ کو ایسی کیا ضرورت پڑ گئی جو آپ نے مجھے کال کی ہے۔۔"
افرحہ نے بھی اسے اس کی طرح ہی جواب دیا تھا۔ جواباً زباریہ اس کی چالاکی پر ہنس پڑی تھی۔

"تم سے ملنا چاہتی ہوں۔۔ مجھے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں تم سے۔۔"

زباریہ سرد تاثرات لیے میٹھی آواز میں بولی تھی۔اس کے انداز سے کوئی بھی دھوکا کھا سکتا تھا۔

"کونسی ضروری باتیں؟"

افرحہ نے لاپرواہی سے پوچھا۔

"یہ تو تم جب مجھ سے ملنے میرے گھر آوگی تب میں بتاوں گی۔۔کل دوپہر دو بجے میں تمھارا انتظار کروں گی۔۔امید ہے تم اکیلی آو گی۔۔"

زباریہ اپنا شاطر دماغ چلاتی بولی تھی اس کے مطابق ساری چال وہ چل رہی تھی۔جبکہ اصل شکاری تو افرحہ تھی۔

"اوکے میں پہنچ جاوں گی۔۔اب کل بات ہوگی شاہزیب آنے والے ہیں میں زرا فریش ہو کر چینج کرلوں۔۔آخر شوہر کو خوش کرنا بیوی کا ہی کام ہے۔۔"

افرحہ تیزی سے بولتی کال کاٹ گئی تھی۔زباریہ نے غصے سے فون پر اپنی گرفت مضبوط کرلی تھی۔

شاہزیب افرحہ کے لیے بے حد پریشان ہو گیا تھا۔ لیکن افرحہ کی آخری بات نے اس کا موڈ خوشگوار کر دیا تھا۔

"اپنا خیال رکھنا اور اس عورت سے فاصلے پر بیٹھنا اور کام ہوتے ہی نکل آنا۔۔"

شاہزیب نے افرحہ کا چہرہ تھام کر شدت سے اس کے ماتھے کو چوما تھا۔ بے چینی اور پریشانی اس کے ہر عمل سے واضح ہو رہی تھی۔ ڈر تو افرحہ بھی رہی تھی مگر وہ ظاہر نہیں کر رہی تھی۔

پولیس کا سارا بیک اور شاہزیب زباریہ کے گھر سے دو منٹ کے فاصلے پر تھے۔ ہولیس نے افرحہ کی شرٹ میں کیمرہ فکس کیا تضا جبکہ مائکروفون بھی افرحہ کے ٹاپس میں موجود تھا۔

افرحہ پورے ٹائم پر زباریہ کے گھر پہنچ گئی تھی۔ ارشد کام پر تھا اور زباریہ اس ٹائم اکیلی گھر ہوتی تھی تبھی زباریہ نے اسے اس ٹائم بلایا تھا۔

افرح کے بیل دینے پر زباریہ نے گیٹ کھولا تھا۔وہ اسے اندر لاتی اوپن کیچن کے قریب سیٹنگ اریا میں بیٹھا چکی تھی۔

"یہاں پہنچنے میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی۔۔؟"
وہ فریج میں سے جوس نکالتی افرح سے پوچھنے لگی جو خاموش تھی۔

"بالکل بھی نہیں۔۔"
افرح نے مصنوعی مسکراہٹ سے کہا تھا۔

"ایک بات بتاو۔۔شاہزیب کی بیوی بن کر کیسا محسوس ہو رہا ہے؟"
افرح کو جوس کا گلاس تھماتے زباریہ نے دانت کچکچا کر پوچھا تھا۔

"میں خود کو خوش نصیب محسوس کرتی ہوں۔۔جسے شاہزیب جیسا ہینڈسم، کئیرینگ اور پوزیسیو شخص ملا ہے۔۔"

افرحہ نے تپا دینے والی مسکراہٹ سے جواب دیا تھا۔زباریہ کی رگوں میں زہر سا بھر گیا تھا۔

"آپ بتائیں شاہزیب کی زندگی برباد کر کے آپ کو کیا محسوس ہوا تھا۔؟"

افرحہ کے سوال نے اسے آگ لگا دی تھی۔اوپن کچن کی طرف بڑھتے وہ کھل کر ہنس پڑی تھی۔

افرحہ کو اس وقت وہ پاگل جنونی عورت لگ رہی تھی جو اپنے ہوش وحواس میں نہ تھی۔

زباریہ نے کیچن کی شلف پر پڑی چھری کو پکڑ کر اپنی کمر کے پیچھے چھپا لیا تھا جسے افرحہ بھی دیکھ نہ پائی تھی۔

"آہہ۔۔مجھے بہت دکھ ہوا تھا میں اسے حاصل نہیں کر پائی۔۔اس لمحے ارشد کو آتے دیکھ کر میرا دل کیا تھا اسے مار مار کر قتل کر دوں۔۔ منزل کے اتنے قریب پہنچ کر اسے چھو نہ پانے کی تکلیف اور

سرسراہٹ میری رگوں میں ابھی تک محسوس ہو رہی ہے۔۔ میں شاہزیب کو تب نہ سہی اب حاصل کر کے رہوں گی۔۔"

زباریہ نے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ افرحہ کی جانب بڑھتے کہا تھا۔

اپنی کمر کے پیچھے چھپایا چاقو نکال کر وہ افرحہ کی آنکھوں کے سامنے لہرانے لگ پڑی تھی۔ شاہزیب جو پولیس کے ساتھ کیمرے سے زباریہ کو دیکھ رہا تھا اس کی حرکت پر وہ بے قابو ہوا تھا۔

"بھاڑ میں گیا سب کچھ میں اپنی بیوی کے پاس جا رہا ہوں۔۔" وہ بے قابو ہوا تھا۔ ایس پی نے اسے بمشکل روکا تھا۔

"کالم ڈاون شاہزیب ہمیں زباریہ کا اعتراف چاہیے بس دو منٹ انتظار کر لو۔۔"

ایس پی کی بات کو اگنور کرتا وہ گاڑی سے چھلانگ لگاتا گھر کی جانب بھاگا تھا۔

"آپ نے واقعی اس رات شاہزیب کے ساتھ زبردستی کرنے کا سوچا تھا۔۔؟"

افرحہ اس کے ہاتھ میں چاقو دیکھ کر فوراً چوکنا ہوتی کھڑی ہو گئی تھی۔

"ہاں میں اسے اس رات اپنا بنانا چاہتی تھی اسے میں نے ڈرگز دیے تھے۔اسے اپنے سامنے بے بس دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی تھی۔ میں اسے مکمل طور پر حاصل کر لیتی اگر ارشد نہ آجاتا۔۔ مگر پھر بھی میں نے سارا ملبہ شاہزیب پر ڈال دیا۔۔مجھے لگا تھا بعد میں میں اسے حاصل کر لوں گی۔۔ مگر میرا سارا پلان خراب ہو گیا جب اس کے بڈھے دادا نے اسے باہر بھجوا دیا۔۔"

"اب اتنے سالوں بعد وہ لوٹا ہے تو میں اسے ہرگز کسی کے ساتھ شئیر نہیں کروں گی۔۔ تمھیں اچھا بھلا فانوس گرا کر مارنے کا پلان بنایا تھا مگر وہ بھی ناکام گیا۔۔ لیکن کوئی بات نہیں اب میں تمھیں اپنے ہاتھوں سے ختم کروں گی۔۔ شاہزیب صرف میرا تھا اور ہمیشہ میرا ہی رہے گا۔۔"

زباریہ نے بولتے ہوئے پھرتی سے آگے بڑھتے افرحہ پر حملہ کرنا چاہا تھا لیکن افرحہ پیچھے ہٹ گئی تھی۔

افرحہ پیچھے ہٹتی ایک دم لڑکھڑا اٹھی جب اس لمحے کا فائدہ اٹھاتے زباریہ نے اس کے پیٹ میں چاقو پوری قوت سے گھسا دیا تھا۔

ایک دردناک چیخ افرحہ کے حلق سے نکلی تھی۔ زباریہ چاقو مارتی پیچھے ہٹ کر ہنسنے لگی تھی۔

"اب صرف شاہزیب میرا ہو کر رہے گا۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے ذہنی مریضہ لگ رہی تھی۔ افرحہ تکلیف سے زرد پڑتی فرش پر گرتی چلی گئی تھی۔ خون تیزی سے بہتا فرش کو رنگنے لگا تھا۔

"افرحہ۔۔۔"

زباریہ جو افرحہ جو فرش پر گرا تکلیف میں دیکھ کر ہنس رہی تھی۔ شاہزیب کی اونچی آواز سن کر وہ ایک دم سیدھی ہوئی تھی۔۔

شاہزیب چیختا ہوا اندر آیا تھا جب زمین پر خون میں لپٹی گری ہوئی افرحہ کو دیکھ کر اس کا سانس سوکھ گیا تھا۔ دل جیسے رک گیا تھا۔ دماغ سن ہونے لگا تھا۔۔

"افرحہ آنکھیں کھولی رکھو۔۔"

وہ اسے تیزی سے اٹھاتا بولا تھا اسکے ذہن میں بس ایک ہی خیال تھا افرحہ کو تیزی سے ہوسپٹل لے جانے کا اسے افرحہ کے ساتھ اپنی زندگی ریت کی مانند ہاتھوں سے پھسلتی محسوس ہو رہی تھی۔

"نہیں شاہزیب۔۔ مر جانے دو اس کو تم صرف میرے ہو۔۔"

زباریہ نے شاہزیب کو کندھے سے تھامنا چاہا تھا۔ شاہزیب نے اپنے کندھے کو جھٹکا دے کر اس کا ہاتھ ہٹایا تھا۔

"میری بیوی کو کچھ بھی ہوا تو تمھیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔۔"

شاہزیب دھاڑا تھا۔

"اریسٹ ہر۔۔ شاہزیب باہر ایمبولینس کھڑی ہے اسے فوراً باہر لے جاو۔۔"

ایس پی نے لیڈی آفسر کو زباریہ کو پکڑنے کا آرڈر دیتے شاہزیب سے کہا تھا۔ جو دیوانہ وار اسے باہوں میں لیتا باہر بھاگ گیا تھا۔

"شاہزیب۔۔۔ شاہزیب۔۔ چھوڑو مجھے شاہزیب۔۔"

زباریہ ہزیانی انداز میں چیخ رہی تھی۔ پولیس اسے پکڑ کر وہاں سے لے گئی تھی۔

Zanoor Writes

"افرحہ میری جان آنکھیں کھول لو اب۔۔"
شاہزیب کے نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا تھا۔ اس کے سٹیچیز لگے تھے۔ وہ دوائیوں کے زہر اثر کافی دیر سے سو رہی تھی۔

شاہزیب اس کی آنکھوں کو دیکھنا چاہتا تھا۔ اس کی باتوں کو سننا چاہتا تھا۔ اس کی حسین مسکراہٹ کو تکنا چاہتا تھا۔ اس نے افرحہ کے پیرنٹس کو اور گھر میں سے کسی کو نہیں بتایا تھا۔

پولیس زباریہ کو گرفتار کر چکی تھی۔ اب اس کے خلاف باقائدہ کیس چلنا تھا۔

"شا۔۔ شاہزیب۔۔"
افرحہ نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تھیں۔ شاہزیب اس کی پکار پر فوراً اس پر جھکا تھا۔ اس کے ہوش آنے کی خوشی میں اس نے اپنا نرم و گرم لمس افرحہ کی پیشانی پر چھوڑا تھا۔

"آ۔۔آپ ٹھیک ہیں؟"

اس نے شاہزیب کے گال پر ہاتھ رکھتے پوچھا تھا۔اس کی بکھری حالت دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی تھی شاہزیب نے اس کا ہاتھ تھامتے اپنے ہونٹوں سے لگایا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں اڈیٹ۔۔"

اس نے افرحہ کے بالوں کو سہلاتے کہا تھا۔

"وہ زباریہ؟"

اس نے سوالیہ پوچھا تھا۔اپنے پیٹ کے قریب تکلیف محسوس کر کے زباریہ کا پاگل پن یاد آیا تھا۔

"پولیس نے اسے گرفتار کر لیا ہے اسکے خلاف کیس ہو گا۔۔"

شاہزیب نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔

"شکر اللہ کا"

افرحہ نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔

"اب آپ کو کوئی غلط نہیں سمجھے گا۔۔سب کو سچائی ہتا چل جائے گی۔۔"
افرحہ مسکرا کر بولی تھی۔

"اگر تمھیں کچھ ہو جاتا تو میں خود کو کبھی معاف نہ کر پاتا۔۔آئندہ کے بعد زیادہ ہیرو بننے کی کوشش مت کرنا۔۔میری جان نکل گئی تھی۔تم سے دوری اب سوہانِ روح ہے افرحہ شاہزیب شاہ۔۔"
اس نے افرحہ کے چہرے پر جھکتے محبت سے اس کی ناک چومی تھی جس پر وہ مسکرا اٹھی تھی۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"زیادہ پین تو نہیں ہو رہی بریرہ۔۔"
عادل نے بریرہ کا ہاتھ تھامتے پوچھا تھا۔دو ہفتے گزر چکے تھے۔اس کا چہرہ بھی اب ٹھیک ہونے لگا تھا۔عادل نے بریرہ کا بے حد خیال

رکھا تھا اپنے پیرنٹس کے بارے میں جان کر وہ کافی دن روتی رہی تھی۔ اس عرصے میں عادل نے اسے سنبھالا تھا۔

وہ لوگ ڈینیل کے وئیر ہاوس جا رہے تھے۔ جہاں مسز شہروز کو بیسمنٹ میں بند کیا گیا تھا۔ ڈینیل نے بذاتِ خود مسز شہروز کی خاصی چمڑی ادھیڑی تھی۔ عادل چاہتا تو وہ خود اس عورت کا حشر بگاڑ دیتا مگر وہ عورت پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔ تبھی یہ ذمہ داری اس نے ڈینیل اور روحان کو دے دی تھی۔

مسز شہروز کا چہرہ بالکل بریرہ کی طرح تھپڑوں اور مار سے سوجا ہوا تھا۔ جبکہ اس کے ہاتھ پاوں اور منہ سے خون رستا خشک ہو چکا تھا۔

اس کو اس حالت میں دیکھتے بریرہ کے سینے میں ٹھنڈک پڑ گئی تھی۔

"اسے ہوش میں لاو۔۔"

عادل نے روحان سے کہا تھا جس نے ٹھنڈا پانی مسز شہروز پر پھینکا تھا۔ وہ فوراً ہوش میں آ گئی تھی۔ ان کی آنکھیں بے جان اور وحشت زدہ لگ رہی تھیں۔

بریرہ نے اس کے منہ پر تھوکا تھا۔ آگے بڑھتے ایک کے بعد کئی تھپڑ اس نے مسز شہروز کے مارے تھے مسز شہروز کی چیخیں ہر جگہ گونجنے لگی تھیں۔

"یہ میرے ماں باپ کو قتل کرنے اور مجھ پر ظلم کرنے کی سزا۔۔"
اس نے مزید تھپڑ مارتے مسز شہروز کے بالوں کو زور سے دبوچ کر کھینچا تھا جس سے وہ تکلیف کی شدت سے بلبلا اٹھی تھیں۔

"خون کا بدلہ خون۔۔۔"
بریرہ دھیمی آواز میں بولی تھی۔ کانپتے ہاتھوں سے عادل سے گن پکڑتے اس نے مسز شہروز کے سر ہر تانی تھی جو اس سے زندگی کی بھیک مانگ رہی تھیں۔

"مجھے معاف کردو بریرہ۔۔"

مسز شہروز کو اگنور کرتے عادل نے بریرہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ٹریگر دبا دیا تھا۔گولی سیدھا اس کے سر سے نکلتی اسے خاموش کر گئی تھی۔

بریرہ نے نڈھال ہوتے عادل کے سینے میں منہ چھپالیا تھا۔عادل اس کی کیفیت سمجھتا اسے وہاں سے لے گیا تھا۔

"بریرہ۔۔"

روحان کی آواز نے ان کو روکا تھا۔

"آئی ایم سوری میں تمھاری حفاظت نہیں کر پایا تھا۔۔"

وہ تیزی سے بول گیا تھا۔بریرہ کی حالت کا ذمہ دار خود کو ٹھہراتا وہ کافی پریشان تھے۔

"اٹس اوکے اس میں تمھارا کوئی قصور نہیں ہے۔۔وقت نکال کر آنا کسی دن ہمارے ساتھ ڈنر کرنے"

بریرہ ہلکی مسکان کے ساتھ بولی تھی۔عادل نے اسے فورا کھینچ کر اپنے قریب کیا تھا۔روحان نے اسکی حرکت پر آنکھیں گھمائی تھیں جبکہ بریرہ کے جواب نے اسے پرسکون کر دیا تھا۔

"تم روحان سے زیادہ بات مت کیا کرو مجھے پسند نہیں ہے۔۔"
عادل نے گاڑی اپنے گھر میں روکتے کہا تھا۔بریرہ کا رخ اپنی طرف موڑتا وہ اسکا چہرہ نرمی سے تھام گیا تھا۔

"اوہ تم جیلس ہو رہے ہو۔۔"
وہ خوشگوار لہجے میں بولتی ہنس پڑی تھی۔اس کی ہنسی نے عادل کے چہرے پر بھی مسکراہٹ بکھیر دی تھی۔

"ہمم۔۔بہت زیادہ۔۔"
اس نے بولتے ہی بریرہ کو اپنی جانب کھینچتے اسکے ہونٹوں کو اپنی قید میں لے لیا تھا۔بریرہ نے نرمی سے اس کی گردن میں باہیں ڈال لی تھیں۔۔

"آئی لو یو سو مچ۔۔"

وہ جذبات سے بوجھل لہجے میں بولا تھا۔ بریرہ جی جان سے مسکرا اٹھی تھی۔ جبکہ گالوں پر لالی چھا گئی تھی۔

"آئی لو یو ٹو۔۔مائی لو۔۔۔"

اس نے عادل کے گال کو چومتے اس کے کندھے پر سرشاری سے سر رکھ دیا تھا۔ چاہے جانے کا احساس اور ایک نئی زندگی کی شروعات نے اسے خوش کر دیا تھا۔

ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

شاہزیب کی سچائی کے سارے ثبوت میر شاہ اور فاطمہ بیگم سمیت افرحہ کے پیرنٹس کو بھی پہنچ گئے تھے۔ فاطمہ بیگم اپنی بہن کی وجہ سے شدیدہ پشیمان تھی۔ میر شاہ بھی شاہزیب کی سچائی جان کر خود سے ہی آنکھیں چراتے پھر رہے تھے۔

افرحہ کے پیرنٹس ساری سچائی جان کر بے حد خوش تھے۔ زید تو ویسے ہی اپنے ماں باپ کے کہنے پر افرحہ کو کھونے کے غم میں آسڑلیا شفٹ ہو گیا تھا اس لیے اس کی جانب سے بھی اب کوئی مسئلہ نہیں رہا تھا۔

میر شاہ شرمندہ سے شاہزیب سے بات کرنا چاہتے تھے۔ وہ ان کے ساتھ ہی آفس سنبھال رہا تھا آج کل۔۔ افرحہ کے ہوسپٹل سے شفٹ ہونے کے بعد وہ اس کی اپنی جان سے بڑھ کر کئیر کر رہا تھا۔

زباریہ چند دن ہی جیل میں گزار کر اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھی تھی۔ اسے شاہزیب کے یوں ریجیکٹ کرنے کا غم اور اپنی ہار اس کے غرور کو توڑ گئی تھی۔ وہ پاگل ہوتی بس چیخیں مارتی رہتی تھی۔۔ کورٹ کی جانب سے حکم پر اسے مینٹل ہوسپٹل شفٹ کر دیا گیا تھا۔

ارشد نے اسے طلاق دے دی تھی جبکہ فاطمہ نے بھی اس سے قطعہ تعلقی کر لی تھی۔ اپنی ذہنی مریضہ پاگل بہن کا سوچ کر ہی فاطمہ کو شرمندگی ہوتی تھی۔ وہ اسے ایک دن ملنے چلی گئی تھی۔ لیکن اس کا پاگل

پن دیکھ کر وہ بھاگ آئی تھی وہ بس پاگلوں کی طرح شاہزیب کو ہی پکارتی رہتی تھی۔

شاہزیب سچائی سب کے سامنے لانے کے بعد سکون میں آگیا تھا۔اس کی سلگتی روح پر ٹھنڈی پھوار برس گئی تھی اور یہ سب افرحہ کی وجہ سے ہوا تھا جس کے بعد افرحہ کے لیے اس کی دیوانگی میں مزید اضافہ ہوگیا تھا۔

"شاہزیب مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔"
میر شاہ ناک کرتے شاہزیب کے آفس میں داخل ہوئے تھے۔شاہزیب نے سر ہلاتے اپنے سامنے موجود فائل بند کر دی تھی۔

"میں بہت شرمندہ ہوں مجھے تم پر اعتبار کرنا چاہیے تھا۔مجھے معاف کردو شاہزیب۔۔"
وہ بڑی ہمت کرتے بولے تھے۔شاہزیب نے زور سے اپنے لب بھینچ لیے تھے۔

"مجھ سے معافی کی امید نہ رکھیں۔۔ آپ کے دیے گئے بے اعتباری کے زخم اب ناسور بن چکے ہیں۔۔ میں جھوٹے دلاسے نہیں دوں گا ابھی میں آپ کو معاف نہیں کر سکتا۔۔۔"

شاہزیب نے صاف الفاظ میں جواب دیا تھا ان کی بے اعتباری نے اسے زندہ مار دیا تھا۔

"مجھے یقین ہے تم ایک دن مجھے معاف کر دو گے۔۔"

میر شاہ بولے تھے۔

"تب تک اس دن کا انتظار کریں۔۔"

شاہزیب نے جواب دیتے فائل اوپن کر لی تھی۔ میر شاہ اداس سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔ لیکن دل میں ایک رمق سی تھی وہ انھیں معاف کر دے گا۔۔ بس وقت لگے گا۔۔

فاطمہ بیگم تو شرمندگی سے شاہزیب سے بات بھی نہ کر پاتی تھی۔ اور نہ ہی اسے اب کچھ بولتی تھیں۔ بلکہ افرحہ سے بھی انھوں نے اپنا رویہ اچھا کر لیا تھا۔ اس عرصے میں صرف نورے تھے

جسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا اور نہ ہی اس نے شاہزیب سے بات کرنے کی کوشش کی تھی۔ بہن کے ایسے رویے سے شاہزیب بھی اداس ہو جاتا تھا۔ اگر اس کے لیے ممکن ہوتا تو وہ اپنی بہن کو کبھی نہ اکیلا چھوڑتا مگر وقت کے کھیل نے اسے مجبور کر دیا تھا جسے نورے سمجھنے سے قاصر تھی۔

Zanoor Writes

"اوکے سر ٹھیک ہے میں ایک ویک تک یہ سبمٹ کروا دوں گی۔"

افرحہ نے اپنے سر رحمان کی بات سنتے سر ہلایا تھا۔ شاہزیب اس کے ایڈمیشن کروا چکا تھا اور وہ آج کل پڑھ رہی تھی جبکہ شاہزیب نے سارا بزنس سنبھال لیا تھا۔

"آپ بھی پارکنگ لاٹ کی طرف جا رہی ہیں؟"

افرحہ سر رحمان کی بات پر سر ہلا گئی تھی وہ نئے سر تھے جنھوں نے کچھ دنوں پہلے ہی جوائن کیا تھا۔

"اگر آپ کو کسی بھی ہیلپ کہ ضرورت ہو تو مجھ سے کنٹکٹ کر لیجیے گا۔۔"
وہ افرحہ کے ساتھ چلتے بولے تھے۔افرحہ دوبارہ سر ہلا گئی تھی۔

"کل ملاقات ہو گی سر مجھے لینے آ گئے ہیں۔"
شاہزیب کو دیکھتے ہی وہ دمک اٹھی تھی۔

"اوہ یہ آپ کے بھائی ہیں؟"
رحمان نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

شاہزیب نے مٹھیاں بھینچتے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا تھا جبکہ افرحہ مسکراہٹ دبا گئی تھی۔

"نو سر ہی از مائی ہسبینڈ۔۔"
وہ مسکرا کر بولی تھی۔سر رحمان اسکی بات پر اداس ہو گئے تھے۔

"اوہ سوری مجھے پتا نہیں تھا تم میرڈ ہو۔۔اب میں چلتا ہوں۔۔"

وہ شاہزیب کی کھا جانے والی نظروں کو دیکھتا بھاگنے کو پر تول رہا تھا۔

"شاہزیب۔۔۔ مت گھورو۔۔ جانے دو انھیں۔۔"
وہ مسکرا کر اسے گاڑی کی طرف لے جاتی بولی تھی۔

"یہ آدمی مجھے ٹھیک نہیں لگتا۔۔ اس سے دور رہا کرو۔۔"
شاہزیب کی بات پر وہ کھکھلا کر ہنس پڑی تھی۔

"اوکے۔۔ کالم ڈاون۔۔"
اس نے مسکراتے ہوئے شاہزیب کے بازو پر ہاتھ رکھا تھا۔
شاہزیب نے ادھر ادھر نظر ڈالتے جھک کر تیزی سے افرحہ کے ہونٹوں کو چوم لیا تھا۔

افرحہ ششدر سی رہ گئی تھی۔

"شرم کریں شاہزیب پارکنگ لاٹ میں ہیں۔۔ آپ گھر چلیں۔۔"

وہ اپنے تپے ہوئے رخساروں پر ہاتھ رکھتی بولی تھی۔ شاہزیب نے ہنستے ہوئے اس کے سر پر لب رکھتے گاڑی کا دروازہ کھول دیا تھا۔

افرحہ کے بیٹھتے ہی اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی۔ افرحہ کا ہاتھ وہ اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔ افرحہ اسے اپنے سارے دن کی روداد سنانے لگی تھی۔ جسے شاہزیب بغور سن رہا تھا۔

بریرہ کی کال آتے دیکھ کر افرحہ نے جھٹ سے کال اٹھائی تھی۔

"بڑی کیسی ہو؟؟ کیا کیا سارا دن ؟؟ مجھے مس کیا؟؟"

افرحہ نے ویڈیو کال میں اسے دیکھتے ہی پوچھنا شروع کر دیا تھا۔

شاہزیب نے اسے مسکراتے دیکھ اس کے ہاتھ کو چوم لیا تھا۔ یہ تو افرحہ کا معمول تھا بریرہ سے باتیں کرنا اور اسے سب کچھ بتانا۔۔وہ کینیڈا میں ہی سیٹل تھی اور عادل کے ساتھ حسین زندگی گزار رہی تھی۔

شاہزیب بھی افرحہ کے ساتھ ایک پر سکون زندگی جی رہا تھا۔اب ان کے لیے ہر نیا دن روشن اور خوشگوار ہوتا تھا۔

Ⓩⓐⓝⓞⓞⓡ Ⓦⓡⓘⓣⓔⓢ

"پانچ منٹ ہیں آپ کے پاس شازل خان۔۔یہاں پہنچ جائیں۔۔۔ورنہ انجام کے ذمہ دار آپ خود ہوں گے۔۔"
جنونی انداز، بکھرا حلیہ، سرخ آنکھیں وہ ہوش وحواس میں نہیں لگ رہی تھی۔

"یہ کیا پاگل پن ہے نورے۔۔۔ڈونٹ کال می اگین آئی ایم ورکنگ۔۔"
شازل نے جھنجھلا کر کہا تھا۔

"چار منٹ۔۔"

وہ دھیرے سے سائیڈ ٹیبل کا دراز کھولتی اس میں سے ایک فولڈ کاغذ نکال چکی تھی۔

"میں نہیں آرہا نورے۔۔۔"

اس نے اس بار خاصہ زور دے کر کہا۔۔

"تین منٹ۔۔"

وہ کاغذ کو کھولتی بولی تھی۔ نظریں سامنے لگے کلاک پر ہی تھیں۔۔

"سٹاپ اٹ نورے۔۔"

شازل غصے سے بولا تھا۔

"دو منٹ۔۔"

اس نے کاغذ سے بلیڈ نکالتے کہا تھا۔

"میں کال بند کر رہا ہوں میرے پاس تمہاری ان فضول باتوں کے لیے وقت نہیں ہے۔۔"
شازل نے سرد لہجے میں بولتے ہی کال کاٹ دی تھی۔ جب ساتھ ہی نورے نے اسے ویڈیو کال کی تھی۔

اپنا غصہ ضبط کرتے اس نے کال پک کی تھی۔۔

"کیا چاہتی ہو نورے تم؟ ڈیم اٹ ایک کام بھی سکون سے نہیں کرنے دے رہی۔۔"
وہ اکھڑے لہجے میں بولا تھا۔

نورے کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔ اس نے موبائل کو تکیے کے سہارے رکھ کر ویڈیو کیمرے کا رخ اپنی طرف کر لیا تھا۔

"تیس سیکنڈ ہیں آپ کے پاس۔۔ ورنہ میں خود کو ختم کر لوں گی۔۔"

اس نے بلیڈ اپنی کلائی پر رکھا تھا۔ شازل جو اسے کھڑی سنانے لگا تھا۔ وہ ساکت رہ گیا تھا۔

"تمہاری جان میں خود اپنے ہاتھوں سے لوں گا۔۔ خبردار جو تم نے خود کو نقصان پہنچایا نورے۔۔"
وہ اس کے پاگل پن کو دیکھتا تیزی سے اپنی کار کہ طرف بھاگا تھا۔۔

"آپ کچھ نہیں کر پائیں گے۔۔"
اس نے اذیت سے ہنستے بلیڈ کو ہلکے سے اپنے بازو پر رکھا تھا جس سے بازو پر دباو پڑنے سے تیز بلیڈ اس کی جلد کو چیر گیا تھا۔ ہلکی خون کی لکیر نکلتی اس کے بازو پر بہہ گئی تھی۔

"نورے آئی سوئیر میں تمہاری جان اپنے ہاتھوں سے نکالوں گا۔۔"
وہ گاڑی فل سپیڈ سے ڈرائیو کرتا دھاڑا تھا۔ غصے سے اس کی رگیں پھول گئی تھیں۔

دل تو کر رہا تھا اس پاگل دیوانی کا گلا خود اپنے ہاتھوں سے دبا دے۔۔ اور جتنا وہ غصے میں تھا نا جانے کر بھی ڈالتا۔۔

"آپ کی کھوکھلی دھمکیوں سے مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔"
وہ فون میں چیخی تھی۔ شازل نے غصے سے مٹھیاں زور سے بھینچ لی تھیں۔۔

"آج تمھیں ان سب دھمکیوں کو سچ کر کے دکھاوں گا نورے شازل خان۔۔ جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔"
وہ سرد سپاٹ لہجے میں بولتا نورے کو ڈرا گیا تھا۔ نورے کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوتی محسوس ہوئی تھی۔
پروفیسر خان۔۔۔ سٹوری آف نورے اینڈ شازل خان۔۔
اس کی پہلی قسط میرے پیج پر کل پوسٹ ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ یہ کہیں پوسٹ نہیں ہو گا۔ اس میں شاہزیب اور افرحہ کی شادی سے بعد کی زندگی یو گی ساتھ ہی عادل اور بریرہ کے کچھ مزے دار سین اور نورے کی جنون اور محبت کی داستان۔۔ شازل خان کی دیوانگی اور کچھ نئے کردار۔۔

ختم شد۔۔